

# معارف النجوم

اردو شرح

# ہدایت النجوم

## مضمون

- جہانگیر کا عرس
- بعض اہم آقاؤں کا طالع تیسرا ذکر
- امام حسین علیہ السلام کی تاریخ
- نقش آسپاس کے کائنات
- جڑت کا طالع تیسرا ذکر
- بعض ضروری آقاؤں کا طالع ذکر
- جڑت کے بعد تارین کا طالع
- اشعار کی شکل و طالع تیسرا ذکر
- بعض اہم آقاؤں کا طالع ذکر
- آسمان اسطیلا کا طالع

مقدمہ

# مولانا عبدالحی استوی

استاذ اعلیٰ مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند  
 و آرا اعلیٰ مدرسہ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ عبدالحی استوی

# معارف النجوم

شرح اردو

# ہدایت النجوم

جدید ایڈیشن

خصوصی دست

- عبارت پیکل احزاب • بعض اہل کابل و تیسندہ وکر
- فام نجم سلیس اوین انطو ترجمہ • نفس کتاب حل کرنے کا نظام
- بدعت کا خلاصہ اور برستی کی قطع • بعض ضروری باتوں کا خوان میں ذکر
- ہرکشت کے بعد تارین کا اضافہ • اشعار کی مکمل وضاحت بمعترکیت
- بعض اجازت کی آفتو کیرا تو وضاحت • آسین اصطلاحات نجوم

عنوان

مولانا عبدالحمید ستوری

استاذ اعظم پانچواں درجہ، شاہ ولی اللہ خان  
پانچویں درجہ، سرکار اسلامیہ، لاہور

(03008950451- 03128733503)

مکتبہ عمر فاروق



### فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
66	مفعول مآلہ یسم فاعلہ	9	خطبہ
68	مبتداء اور خبر	12	مقدمہ
74	مبتداء کی قسم ثانی	12	علم نحو کی تعریف
76	اثر اور اس کے اخوات کی خبر	13	کلمہ کی تعریف
78	کان اور اس کے اخوات کا اسم	15	مفروض و تثنیٰ احتمالات
80	ما ولا المشبہین بلیس کا اسم	15	اسم کی بحث
81	لائی نئی جنس کی خبر	17	فعل کی بحث
82	تمرینات	19	حرف کی بحث
84	المقصد الثانی فی المنصوبات	21	فصل الکلام
84	مفعول مطلق	23	پہلا باب اسم معرب
87	مفعول بہ	27	اسم متکلم کی نو اقسام
97	مفعول فیہ		اسم معرب کی اقسام
99	مفعول لہ	31	منصرف، غیر منصرف، عدل
101	مفعول معہ	36	وصف
103	تمرینات	37	تانیث
104	حال	40	معرفہ
107	تمیز	40	تجملہ
109	مشقی	42	جمع
114	کان اور اس کے اخوات کی خبر	43	ترکیب
115	اثر اور اس کے اخوات کا اسم	44	الف و نون زائداتان
115	لائی نئی جنس کا اسم	45	وزن فعل
118	ما ولا المشبہین بلیس کی خبر	47	اسباب منع صرف کو منصرف بنانے کا قاعدہ
122	تمرینات	48	تمرینات
123	المقصد الثالث فی المعجورات	51	المقصد الاول فی المعروفات
123	منضاف الیہ	51	فاعل
129	تمرینات	56	تنازع فطان





220	گلدی دوسری قسم فعل فعل ماضی	130	خاتمہ و الخ
221	فعل مضارع	131	نعت
235	امر	135	عطف بالحروف
237	فعل بالمرسم فاعله	139	تأكيد
240	فعل متعدي	144	يدل
242	افعال قلب	146	عطف ببيان
245	افعال ناقصه	149	تقرينات
249	افعال متقاربه	150	دور اباب اسم مثنی کے بیان میں
252	افعال تعجب	153	مضمرات
254	افعال مدح و ذم	158	اسماء اشارات
256	تقرينات	160	اسماء موصولات
257	گلدی تیسری قسم حروف، حروف چارہ	164	اسماء افعال
269	حروف مشبہ بالافعال	166	اسماء اصوات
275	حروف عطف	166	اسماء مرکبات
279	حروف تنبيه	167	اسماء کتایات
281	حروف نداء	172	اسماء ظروفي
281	حروف ايجاب	180	تقرينات
281	حروف زياده	182	خاتمہ
284	حروف مصدر	183	معرف اور نکرہ
285	حروف تعلقہ	183	اسماء عدد
286	حروف توقع	190	مذکر و مؤنث
288	حروف استفهام	192	اسم مثنی
289	حروف شرط	195	اسم مثنوع
292	حروف رد	202	اسم مصدر
293	تائید ثانیه تنوین	203	اسم فاعل
297	حروف تاکید	205	اسم مفعول
299	تقرينات	206	صفت صفة
301	تسهيل الاصطلاحات والامثلة	212	اسم تفضيل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## عرض مؤلف

ہدایۃ العلوم عمکی بنیادی اور اہم کتاب ہے۔ اس کتاب کو اگر صحیح طرح سمجھ کر پڑھ لیا جائے تو علم نحو سے کافی حد تک آگاہی ہو جاتی ہے۔ یہ کتاب چونکہ عربی زبان میں ہے اور درجہ ثانیہ کے طلباء کو پڑھائی جاتی ہے، جن کی اکثریت عربی سے ناواقف ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس فن کو سمجھنے میں اکثر مشکل پیش آتی ہے۔

شرح وہی مفید ہے جو نند زیادہ لمبی ہو، نہ بہت مختصر، بلکہ نفس کتاب کو حل کرنے میں معاون ثابت ہو۔ اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہندو ناچیز نے اس شرح کو نہ بہت طویل کیا اور نہ ہی بہت مختصر **اخیر الامور او سطحا**

چند سالوں سے ہندو ناچیز کو جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیہ میں اس کتاب کی تدریس کا موقع ملا۔ تدریس کے دوران ہندو نے اس کتاب کی شرح لکھنی شروع کی جو کہ دو سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس محنت کو قبول فرما کر ہندو کے لیے ذریعہ نجات بناوے۔ آمین!

اس کتاب کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔

- عبارت پر مکمل احراب
- بعض اہم باتوں کا بطور تمہید ذکر
- عام فہم اور سلیس ترجمہ
- نفس کتاب حل کرنے کا اہتمام
- ہر بحث کا خلاصہ اور ہر سبق کی تفسیر
- بعض ضروری اور اہم باتوں کا نوادر میں ذکر
- ہر بحث کے بعد تمارین کا اضافہ
- اشعار کی مکمل وضاحت بمع ترکیب
- بعض اصطلاحات کی تفسیر کے ساتھ وضاحت
- آسان اصطلاحات نحو

اس کتاب کے قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ مطالعہ کے دوران اگر کسی قسم کی غلطی پر مطلع ہوں تو ہندو کو مطلع فرمادیں، تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی حلائی کی جائے۔ ہندو آپ کا ممنون و مشکور ہوگا۔

مولوی عبدالحی استوری

فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

استاذ جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیہ

امام و خطیب جامع مسجد فاطمہ غازی ٹاؤن فیئر تمہرا

رابطہ: 0300-8950451



## اعتساب

بندہ اپنی اس ادنیٰ کاوش کا اعتساب کرتا ہے:

- اپنے والدین کے نام،
- جن کی ان تھک محنتوں اور دعاؤں کی برکت سے بندہ علوم دینیہ سے وابستہ رہا اور
- اپنے مشفق اور مرنی اساتذہ کے نام،
- جن کی شب و روز محنت کی برکت سے بندہ نے درس نظامی کی تکمیل کی اور
- اساتذہ محترم حضرت مولانا یوسف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آدم جی غفر کراچی کے نام
- جنہوں نے باپ سے زیادہ محبت اور شفقت سے پڑھایا۔ بندہ نے اکثر کتب ان شی سے پڑھی ہیں۔ اللہ
- تعالیٰ ان دونوں ہستیوں کو اپنی شایان شان جزا عطا فرمائے اور حضرت کا سایہ ہم پر تادیر قائم فرمائے۔ آمین!

## کلمات شکر

بندہ مشکور ہے:

- حضرت مولانا شفیق الرحمن گلگتی رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر کا،
- جن کی حوصلہ افزائی سے یہ کام پائے تکمیل کو پہنچا اور
- مولانا جہان یعقوب رحمۃ اللہ علیہ اساتذہ جامعہ بنوریہ سائٹ کا، جنہوں نے اس کتاب کی تصحیح فرمائی اور
- مولوی عثمان صفدر کا، جنہوں نے اس کتاب کی کیوڑنگ کے فرائض انجام دیے
- اور بعض مقامات پر اہم مشورے بھی دیے اور
- درجہ ثانیہ کی کتابوں کے ان طلباء کا،
- جنہوں نے پڑھانے کے دوران اس کتاب کی شرح لکھنے پر مجبور کیا۔

## مصنف کتاب کا تعارف

ام: محمد کنیت: ابو حیان والد کا نام: ابو یوسف

**ولادت:** اندلس کے شہر غرناطہ میں شوال ۱۵۳ھ میں ہوئی۔ ابتدائی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا، پھر حفظ قرآن کے بعد علم قراءت و تجوید و حدیث میں مہارت کا ملکہ حاصل کی۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے نحو میں جمع الجوامع لکھی، وہ فرماتے ہیں: اس کتاب میں جو کچھ بھی ہے وہ میں نے ابو حیان رحمہ اللہ کی تصانیف سے حاصل کیا۔ کتاب سیبویہ موصوف کو از بریا و تھی۔ ابو حیان رحمہ اللہ کے ہم زمانہ صلاح الدین صفوی رحمہ اللہ ابو حیان کے بارے میں فرماتے ہیں: **کَانَ أَمِيرَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْخُرَاسَانِ** مصر، عراق، شام، حجاز، یمن و غیرہ کی طرف علمی سفر کیے، مزاج میں تیزی اور ثقافت تھا۔ اپنے اساتذہ سے مسائل نحو میں خوب مخالفت کرتے تھے، اپنی اپنی انصاف سے بہت محبت کرتے تھے۔ سن ۳۱۵ھ میں جب اس کی وفات ہوئی تو ایک سال تک گوشہ نشین ہو گئے۔

**اساتذہ:** ابو محمد عبد الحق رحمہ اللہ سے فن جوید سیکھا،

ابو جعفر غرناطی رحمہ اللہ اور حافظ ابو علی حسین بن سبع الحزیز رحمہ اللہ سے قراءت کی مشق کی،

بقول عبد الحلیم رحمہ اللہ: ابو حیان کے علم حدیث میں ۱۳۵۰ اساتذہ کرام ہیں۔

علم فقہ علم الدین عراقی رحمہ اللہ سے حاصل کیا،

علم منطق و علم کلام ابو جعفر بن زبیر رحمہ اللہ سے،

علم محو ابوالحسن ابو جعفر بن زبیر ابو جعفر الحلی رحمہ اللہ اور ابن صانع رحمہ اللہ سے حاصل کیا۔

ابن حقیل رحمہ اللہ اور ابن ہشام رحمہ اللہ جیسے ممتاز علما کو ان سے شرف ملتز حاصل تھا۔

**طلابہ:**

**تصانیف:** تقریباً پچیس سو کتب عربی و فارسی زبان میں تالیف فرمائی، جن میں سے چند مشہور درج ذیل ہیں:

(۱) **البحر المفیط** قرآن مجید کی مبسوط تفسیر ہے (۲) شرح تسہیل

(۳) **منہج السالک** شرح الفیہ ابن مالک (۴) جذباتہ الشعر

تاریخ وفات میں اختلاف ہے ایک قول ۴۳۳ھ کا اور دوسرا قول ۴۵۳ھ کا ہے۔

**وفات:**





## تعارف مؤلف

نام : عبدالحی استوری بن مولانا محمد یازہ پیدائش: 1974ء  
 آبائی علاقہ: گلگت بلتستان، ضلع استور، گاؤں ڈوئیاں۔  
 تعلیم : ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے گاؤں "ڈوئیاں" سے کیا، تین سال دارالعلوم استور میں قرآن مجید اور درس نظامی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں، پھر 1986ء میں کراچی آکر درجہ ثانیہ تک مدرسہ مدینۃ العلوم نارنجہ ٹائم آباد میں پڑھا، 1991ء میں درجہ ثالثہ کے لئے جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی میں داخلہ لیا، اسی سال پوری کلاس محمد علی سوسائٹی میں واقع جامعہ امام ابوحنیفہ، مکہ مسجد منتقل ہوئی، درجہ رابعہ سے سابعہ تک تعلیم اسی مدرسہ میں حاصل کی۔  
 1996ء میں دورہ حدیث کے لئے ملک کی عظیم دینی درس گاہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بخاری ٹاؤن کا رخ کیا۔  
 تدریس: درس نظامی سے فراغت کے بعد تدریسی زندگی کا آغاز جامعہ امام ابوحنیفہ، مکہ مسجد سے کیا، تقریباً چار سال اسی جامعہ میں درجہ خامسہ تک کی کتب پڑھانے کی سعادت حاصل رہی، بعد ازاں جامعہ صدیقیہ ناتھ خان گٹھ شاہ فیصل کالونی میں تقریباً سات سال تک تدریسی مصروفیت رہی، اس کے بعد ملیر کے علاقے شاد باغ میں واقع جامعہ انوار العلوم میں چار سال سے تاحال تدریسی مصروفیت جاری ہے۔ **فَللّٰہُ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ۔**

امامت و خطابت:

جامع مسجد الغنی، اول ہومر گلشن اقبال 1995ء۔

جامع مسجد الکبیر، نفیس فیروز خیابان ہلال 1999ء تا 2001ء،

جامع مسجد مدنی، گوشت مارکیٹ ملیر 2001ء تا 2007ء،

جامع مسجد طلحہ غازی ٹاؤن ملیر 2007ء سے تاحال

تصنیفی خدمات:

1۔ معارف النحوء اردو شرح ہدایہ النحوء (مطبوع)

2۔ معارف التوحید (مطبوع)

3۔ معارف الحوائی شرح اصول الشاشی (مطبوع)

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالْفَضْلُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ

تمام تعریفیں خاص ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور اچھا انجام پر بیزگاروں کے لیے ہے اور رحمت نازل ہو اس کے رسول یعنی محمد ﷺ پر اور اس کے آل اور اس کے تمام صحابہ کرام علیہم السلام پر۔

**وضاحت:** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اصل میں جملہ فعلیہ حمیدت اللہ حمدا تھا۔ اب یہاں فعل کو مع فاعل حذف کر دیا اور حمد کو اس کے قائم مقام کر کے جملہ اسمیہ بنا دیا، چنانچہ حمد پر الف لام داخل کیا اور لفظ اللہ پر لام چارہ داخل کیا۔ جملہ فعلیہ سے جملہ اسمیہ کی طرف پھیرنے کی وجہ یہ ہے کہ جملہ اسمیہ دوام ثبوت پر دلالت کرتا ہے جو کہ تمام حمد میں مقصود ہے، جب کہ جملہ فعلیہ تحدید و اور حدوث پر دلالت کرتا ہے۔

**الْحَمْد:** میں الف لام استغراقی ہے یعنی تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

**رَبِّ:** یہ اصل میں مصدر ہے اور معنی ہے پرورش کرنا یعنی کسی چیز کو قدر بجا حد کمال تک پہنچانا۔

**رَبِّ الْعَالَمِيْنَ:** کے معنی ہوں گے وہ تمام جہانوں کا مالک ہے اس کی ملکیت اور ربوبیت سے کوئی چیز باہر نہیں۔

**الْعَالَمِيْنَ:** یہ عالم کی جمع ہے بمعنی مَا يَعْلَمُ بِهِ الشَّيْءُ (وہ چیز جس سے دوسری چیز جانی جائے)

**وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ:** اِنْمَا خَيْرُ الْعَاقِبَةِ ثَابِتٌ لِلْمُتَّقِيْنَ (اچھا انجام پر بیزگاروں کے لیے ہے نہ کہ گناہگاروں کے لیے)

**الْمُتَّقِيْنَ:** یہ جمع ہے متقی کی، جو کہ باب افتعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ سخت میں متقی بمعنی پر بیزگار

ہے اور اصطلاح شرع میں متقی وہ شخص کہلاتا ہے جو اپنے نفس کو ان کاموں سے بچائے رکھے جن کی وجہ سے وہ سزا کا مستحق ہوتا ہے۔

**وَالْفَضْلُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ:**

**الْفَضْلُ:** کے لغوی معنی دے اور اصطلاحی معنی میں کچھ تفصیل ہے:

صلوٰۃ کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے تو اس سے مراد رحمت ہے۔

اس کی نسبت جب ملائکہ کی طرف کی جائے تو اس سے مراد استغفار ہے اور

اس کی نسبت جب انسانوں کی طرف کی جائے تو اس سے مراد تسبیح ہے اور

صلوٰۃ بمعنی عبادت مخصوصہ بھی آتا ہے یعنی نماز

**رَسُوْلِهِ:** رسول بروزن فعل ہے۔ لغت میں بمعنی ہر رسل ہے یعنی بھیجا ہوا اور فاعل بمعنی مفعول ہے۔

**اصطلاح شرع:** میں اس کی تعریف یہ ہے کہ رسول وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے

لیے بھیجا ہوا اور ان کے ساتھ کتاب ہو جو ان پر نازل ہوئی ہو۔

**مُحَمَّدٍ:** یہ باب تفعیل سے اسم مفعول ہے، بمعنی بہت تعریف کیا ہوا، مصدر فحسبہ ہے۔ یہ ہمارے نبی





اگر مہمان کا نام مبارک ہے۔

و بعدوا صمدیہ جمعیں۔ کے معنی امر، کے بارے میں پانچ آیتیں ہیں:

- (۱) پہلی اتباع (۲) ثانی ہاشم اور ثانی مطلب مراد ہیں (۳) صرف ہی ہاشم، (۴) روح امریات اور شخصیت مہمان کے ذہان و ذہن کی وہ دوسری ہیں، (۵) اہل بیت مراد ہیں۔

کا لفظ باعتبار معنی جمع اور باعتبار لفظ مفرد ہے جسے موسیٰ و آل ہارون

واصحاب جمع صاحب کی ہے اور صاحب جمع صاحب کی ہے۔

صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایسا کی حاکمیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ایمان پر وفات پائی  
اجتماعیں: یہ آل اور اصحاب کی تاکید لفظی ہے۔

انما بعد: انا کی دو قسمیں ہیں: (۱) استینافیہ (۲) تفصیلیہ

ما استینافیہ: سے مراد یہ ہے کہ اس سے پہلے کوئی جہاں نہیں ہوا، جیسا کہ کتابوں کے شروع میں آتا ہے  
جیسے انا بعد فلہذہ یہ استینافیہ ہوگا اس لیے کہ اس سے قبل کوئی اہل موجود نہیں۔

ما تفصیلیہ: سے مراد یہ ہے کہ اس سے پہلے کلام نے کسی چیز کو جہاں لا کر کیا، اور انا سے اس کی تفصیل ضرور ہو  
جیسے صمدی صوم ہمارے ہاں کرمندہ و مالک و اہل میر سے پاس قوم آئی پس گزیر آیا تو میں اس کا اسرام کردوں  
مگر اور بہر حال آپ تو میں اس کی توہین رسد گا) یہ امر تفصیلیہ ہے۔ ان دونوں صورتوں میں انا کے جواب میں فاء  
کا آنا ضروری ہے ورنہ اس میں انا استینافیہ ہے۔

### انما کی اصل سے متعلق نحو میں کے چند اقوال

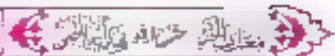
- (۱) طویل نحو کے نزدیک انما اصل میں مہمان تھا، ہاء کو تکفیف کے لیے ہمزہ سے تبدیل کر دیا، پس یہ مہمان ہوا، پھر ہمزہ صدر کلام چاہتا ہے، اس لیے کلام کے ابتدا میں سے آئے تو اب مہمان ہو، پھر کیم کا کیم میں اذعام کر دیا تو انا ہوا۔
- (۲) سبب یہ نحو کے نزدیک انما اپنے اصل پر ہے کیونکہ یہ حرف ہے و حرف میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔
- (۳) بعض نحو میں کے نزدیک انما اصل میں ہے۔ مانتا ہر اس کے بعد، زائدہ ہے تو کون کا کیم میں اذعام کر دیا تو انا ہوتا، پھر ہمزہ کے کہے کو فتح سے تبدیل کر دیا تو انا بن گیا، کیونکہ انما تب ہوتا جب اس کے بعد دوسرا مہمان یا ہوتا ہے۔

انما بعد کی اصل: مہمان کی مسمی، بعد التسمیہ و الحمد للہ و الصلوٰۃ ہے۔ پس انما کو مہمان کے قائم مقام کیا اور پھر فعل شرط یکس مسمی، کو حذف کر دیا، کیونکہ انما حرف شرط پر، مت کرتا ہے۔

### بعد کی باعتبار ترکیب تین حالتیں

بعد کی تین حالتیں ہیں: دو حالتوں میں معرب ہوگا و ایک حالت میں منعی ہوگا۔





پہلی حالت: بعد مضرف ہو اور اس کا مضرف ایہ فقرہ میں نہ کرے جیسے دعویٰ (بعد قبل عمر و) بعد بکر  
دوسری حالت: بعد مضرف ہو اور اس کا مضرف ایہ سی مسمیہ ہو (بالکل اس ذہن میں نہ ہو) جیسے رب بعد  
کان خیر من قبل۔ ان دونوں حالتوں میں بعد معرب ہوگا۔

**تیسری حالت:** بعد مضف ہو اور اس کا مضف الیہ مخدوف منوی ہو یعنی نیت و ارادہ میں ہو۔ جیسے **لا املو** میں فعل و میں بعد اس حالت میں بعد نکی ہوگا۔

یہ ایک مختصر مضمون ہے جو کہ لوگوں کو بھی گئی ہے جس میں میں نے خود کے اہم مسائل کو گائیڈ کی تیب پر اپنا اور تفصیل و تصانیف سحر اور  
واضحہ مع اثر و الأمثلة فی جمیع مسائلہا من غیر تعرض للأدلة والعلل بتألیف شریف دہش المبدی عن  
اس عمرت کے ساتھ جن یا ہے اور تمام مسائل میں اس کی مثالیں بھی ورنہ ہیں مسئلہ کے وائل اور متنوں کو کہ نہیں یا تا کہ مستدی  
فہم المسائل و سمیتہ بحدیۃ السحر و حاة ان یھدی اللہ تعالیٰ بہ الصابین ورتبہ علی مقدمہ و ثلاثة اقسام  
ہا ان مسائل کے سمجھنے میں تشریح و پیریشی میں مقید نہ ہو اور میں نے اس کا نام ہدیت الخو رکھا ہے  
اس میں سے کہ اند تعالیٰ اس کے ذریعہ طلب کو ہدایت دیں اور اس کو جس نے ایک مقدمہ و تعین اقسام  
و خاتمة بنو فیک الملک الفرز الغلام

اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا ہے، اس کی یاد شاہنشاہِ نوٹس سے جو غائب اور بہت زیادہ غم والا ہے۔

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ اس عبارت سے اپنی کتاب کی کچھ خصوصیات ذکر فرما رہے ہیں۔  
**خصوصیات:**

- (۱) یہ ایک مختصر رسالہ ہے، جو خود میں تحریر کیا گیا ہے۔ یہ اتنا سبب نہیں کہ پڑھنے والوں کو حقا دے۔  
 (۲) اس کتاب میں ٹھوکی اہم باتیں ذکر کی گئی ہیں۔  
 (۳) اس کتاب میں کافی کی ترتیب پر ہمارے کواپ بے رقصوں میں ذکر کیا گیا ہے۔  
 (۴) اس کتاب کی عبارت، اکل آسان اور واضح ہے۔  
 (۵) تمام مسائل کے ساتھ ان کی مثالیں بھی ذکر کی گئی ہیں۔  
 (۶) اس کتاب کو اکثر نہیں پاتا، بہت ہی عام علم کا اس تشویش اور پریشانی میں بہت حد ہو۔  
 وسمیہ بید بہ النحر لاج مصنف یہاں سے کتاب کی وجہ تسمیہ کو ذکر فرما رہے ہیں۔  
 اس کتاب کا نام میں ہے ہدایہ اسحور رکھا اس میدان پر کہ اللہ تعالیٰ اس کے ریحے طلبہ کی رہنمائی فرمائیں۔  
 ورفیقہ، اس عبارت سے مصنف رحمہ اللہ کتاب کی ترتیب کو ذکر فرما رہے ہیں۔ چنانچہ مصنف رحمہ اللہ فرماتے  
 ہیں کہ میں نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے، ایک مقدمہ تین قسطوں اور ایک خاتمہ پر۔ یہی اس کتاب کا خلاصہ ہے۔





بہترین السبک معریر لعلام مصنف اللہ سے عبارت سے اس عظیم کارنامے کی سبب اللہ تعالیٰ کی طرف کر رہے ہیں۔ تاکہ اس کام میں اضافہ پیدا ہو۔

## المقدمة

المقدمة في المبادئ التي يجب تقديمها ليعرف المسائل عذبة وفيها ثلاثة فصول فصل: اسحو علم مقدمه مدد کی مسائل کے بیان پر مشتمل ہے جن کو پہلے بیان کرنا ضروری ہوتا ہے، اس لیے کہ سب سے مسائل پر موقوف ہوتے ہر صوبہ لعراف بہا احوال او اخر الکلم الثلاث میں حیث الاعراب والبناء و کیفیت ترکیب بعضہ مع میں۔ اس مقدمہ میں تین قسمیں ہیں۔ پہلی فصل علم نحو کا تعریف ہے کہ علم نحو چند اصول، قواعد کا نام ہے جن کے زیر قیاس کلموں کے آخری حرف کے حالات معلوم کیے جاتے ہیں کہ وہ معرب ہیں یا مجہول اور اس علم کی ایک دوسری کسانچہ ترکیب کی کیفیت معلوم بعض والغرض منہ: صیغة لتستأن عن الخطا اللغوي في كلام العرب وموضوعه: الكلمة والكلام. ہوتی ہے اور اس کی غرض یہ ہے کہ اس نظام عرب میں غلطی خطا سے بچا جائے اور اس نامعلوم کلمہ اور کلام ہے۔

وضاحت: مصنف اللہ یہاں سے مقدمہ کو ابتدا میں ذکر کرنے کی وجہ بتا رہے ہیں کہ مقدمہ کو شروع میں اس لیے ذکر کیا جاتا ہے کہ مقدمہ میں مبادیات میں سے سے جس کا مقدم کرنا ضروری ہے کیونکہ مسائل اس مقدمہ پر موقوف ہوتے ہیں۔ مقدمہ مدد رسم سے اسم فاعل ہے یعنی ذات محققہ (وہ دست جو آگے مونسے والی ہو)۔

اس مقدمہ میں تین قسمیں ہیں۔

نحو کی تعریف، غرض وغایت اور موضوع کا بیان

کلمہ کی بحث

کلام کی بحث

فہم ملاحظہ فرمائیے۔

پہلی فصل

دوسری فصل:

تیسری فصل:

پہلی فصل

علم نحو کا لغوی معنی:

اصطلاحی تعریف:

نحو کی تعریف، غرض وغایت اور موضوع کا بیان

نحو کے لغوی معنی قصد و ارادہ کرنا۔

علم نحو اس قول کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے تینوں کلموں کے آخر کے حروف معلوم کیے جائیں معرب اور مجہول ہونے کے اعتبار سے اور ان میں سے بعض کلموں کو بعض کے ساتھ ملانے کا طریقہ معلوم ہو جائے۔

کلام معرب میں۔ ہر لفظ لفظی سے بچتا ہے۔

اس علم کا کلمہ: کلام ہے۔

غرض وغایت:

موضوع:



## دوسری فصل کلمہ کی بحث

**فصل۔** الکلمۃ لفظ واحد معنی مفرد وہی منحصرۃ فی ثلاثۃ اقسام، اسم و فعل و حرف، لانہا إما أن لا  
تفصل و لفظا ہے جو معنی مفرد ہے اسے کلمہ کہتے ہیں، وہ تین قسموں پر منحصر ہے اسم فعل اور حرف اس سے کہ وہ (کلمہ یا تو لامت  
تدل علی معنی فی نفسہا و هو الحرف و تدل علی معنی فی نفسہا و الفہم معاہدہا حد الأربعة الثلاثة  
نہیں کرے گا اپنے معنی پر بدلتا خواہ اور ۱۱ حرف ہے یہ وہ اپنے معنی پر بدلتا خواہ درست کرے گا اور  
اس کے معنی تینوں زبانوں میں سے کسی ایک ساتھ ملے ہوئے بھی ہیں اے تو وہ فعل ہے  
و هو الفعل أو تدل علی معنی فی نفسہا و لم یقتصر معاہدہ و هو الاسم  
اور زیادہ سے بڑے معنی پر بدلتا خواہ درست کرے گا اور اس کا معنی تینوں زبانوں میں سے کسی کے ساتھ ملے ہوئے نہیں ہوگا اور اسم ہے۔

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ نے کلمہ کی عبارت میں دو باتیں ذکر فرما رہے ہیں۔

**کلمی بات:** کلمہ کی تعریف

**دوسری بات:** کلمہ کی اقسام ثلاثہ اور ان کی وجہ تسمیہ

**پہلی بات:** کلمہ کی تعریف

**کلمہ:** وہ لفظ ہے جس کو معنی مفرد کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

**نوٹ و قیود:** ہر تعریف میں ایک جہت اور چند تفصیلات ہو کر چلی ہیں یہ کلمہ کی تعریف میں۔

لفظ اسم جنس ہے، اس میں تمام الفاظ داخل ہو گئے ہمدت، تہمیدات، مرکبات، غیر مرکبات،

وضع اسمی یہ پہلی فصل ہے اس سے حفاظت ہمارا سبب حارث ہو گئے،

**مغزوہ:** یہ دوسری فصل ہے اس سے ساتھ مرکبات خارج ہو گئے۔

### کلمہ کی تعریف میں تین اباحت

**کلمی بحث:** الکلمۃ کے الف لام سے متعلق

**دوسری بحث:** الکلمۃ لفظ میں دو اشکالات اور ان کے جوابات

**تیسری بحث:** مفرد میں ترکیبی احتمالات سے متعلق

**پہلی بحث:** الکلمۃ میں الف لام کی کوئی قسم ہے؟

اس بات کو سمجھنے سے پہلے الف لام کی اقسام کا جائزہ ضروری ہے، لہذا پہلے الف لام کی قسم کو ذکر کیا جاتا ہے۔

**الف لام کی اقسام:** الف لام کی لفظاً دو قسمیں ہیں: الکی اور حرفی۔





**الف لام می:** وہ ہے جو اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے اور یہ لفظی اسم مفعول کے معنی

میں ہوتا ہے۔ جیسے **الصابغ** اور **المطرب**۔

**الف لام حرفی:** وہ ہوتا ہے جو اسم فاعل، اسم مفعول کے علاوہ کسی اور اسم پر داخل ہو۔

پھر **الف لام حرفی** کی دو قسمیں ہیں: (۱) **الف لام زائدہ** (۲) **الف لام میرزا کردہ**۔

**الف لام زائدہ:** وہ ہوتا ہے جس کو گے سے معنی میں فرق نہیں آتا ہے۔

**الف لام غیر زائدہ:** وہ ہوتا ہے جو کام میں استعمال نہ ہو، بلکہ اس کے نہ ہونے سے معنی میں تبدیلی واقع ہو۔

**الف لام غیر زائدہ کی چار قسمیں ہیں:** (۱) **الف لام جنسی** (۲) **الف لام متغزائی**

(۳) **الف لام عہد خاری** (۴) **الف لام عہد ہنسی**

**ان چاروں میں وجہ صغر:** **الف لام** کے مدحوں سے، **سیت م دیوگی** یا **شران** اگر ماہیت م اد ہو تو یہ **الف لام**

جنسی ہوگا۔ جیسے **الرجل حیر من المرأة** (جنس مرد عورت سے بہتر ہے) اور اگر فرد مراد ہو تو دواہی سے حلق

کٹیں یا تو تمام افراد مراد ہوں گے یا بعض افراد، مگر تمام افراد مراد ہوں تو **الف لام** متغزائی کہلائے گا، جیسے **و**

**الاسمان منی خمس** (بے شک ہرے انسان شمس کے میں ہیں) اگر **الف لام** سے مدحوں سے بعض افراد مراد ہوں تو

دواہی سے خن نہ ہوگا یا تو یہ بعض افراد و خاریت میں متعلق ہوں گے یا نہیں، مگر نہ روح میں متعلق ہوں تو یہ **الف لام** عہد

خاریت کہلائے گا جیسے **فزعون الرسول** (پس فزعوں نے رسول کی نافرمانی کی) اس میں رسول میں **الف لام** عہد

خاریت ہے اور اس سے مراد موئی **ﷺ** ہیں اور اگر بعض افراد متعلق نہ ہوں اسے **الف لام** عہد ذہنی کہتے ہیں

جیسے **و حلف ان بکلمة الدنس** (اور مجھڑے کہ ان کو بھیڑ یا کھا جائے گا) یہاں **الدنس** میں **الف لام** عہد ذہنی ہے،

کیونکہ خارج میں کوئی بھیڑ یا جھٹکیں نہیں ہے۔

**الکلمۃ میں الف لام کی کوئی قسم ہے:** **الکلمۃ** میں **الف لام** جی ہے یا عہد حرقی ہے اور معبود خوی نکلے۔

**دوسری بحث:** اس بحث میں **کلمۃ** غلط سے متعلق دو شکاوت اور ان کے جوابات ذکر کئے جاتے ہیں۔

**پہلا شکالہ:** یہ ہوتا ہے کہ **کلمۃ** عظیم میں **کلمۃ** مبتداء ہے اور لفظ اس کی خبر ہے۔ یہاں مبتداء اور خبر کے

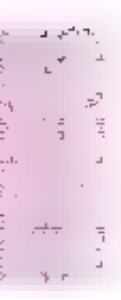
درمیان تذکیر و تانیث میں مطابقت نہیں ہے، **کلمۃ** مؤنث ہے اور لفظ مذکر ہے؟

**جواب:** مبتداء اور خبر کے درمیان مطابقت کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ خبر مشتق ہو جب کہ یہاں لفظ

مشتق نہیں ہے، اس لیے مطابقت ضروری نہیں ہے۔

**دوسرا شکالہ:** یہ ہوتا ہے کہ **کلمۃ** میں حواء سے وہ وحدت کی ہے اور **الف لام** جنس کا ہے جب کہ وحدت اور

جنس میں تضاد ہوتا ہے یہاں اجتماع کیسے ممکن ہوا؟



جواب: احدث کی تین قسمیں ہیں: (۱) احدث شخصی (۲) احدث نوعی (۳) احدث جنسی

تینوں قسم میں صرف احدث شخصی اور احدث نوعی جمع نہیں ہوتے ہیں، کیونکہ ان میں تضاد ہے۔ یہاں احدث نوعی یا احدث جنسی مراد ہے، لہذا یہ اشکال وارد نہیں ہوتا ہے۔

### تیسری بحث مفرد میں ترکیبی احتمالات

مفرد میں ترکیب کے اعتبار سے تین قسمیں موجود ہیں: (۱) مرفوع (۲) مجرور (۳) منصوب  
(۱) مفرد مرفوع والی صورت: اس وقت یہ لفظ کی صفت ثانیہ ہوگی درمیان میں ہوگا۔ کلمہ یا غلطہ مرفوعہ ہے جسے معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

(۲) مفرد مجرور والی صورت: اس میں مفرد مجرور اس بنا پر ہوگا کہ اسے معنی کی صفت قرار دیا جائے معنی چونکہ اسم چارہ کی وجہ سے مجرور اور موصوف سے تو جو کرب موصوف کا ہوتا ہے وہی کرب موصوف کا بھی ہوتا ہے، لہذا مفرد بھی مجرور ہوگا اس صورت میں معنی یہ ہوگا کلمہ یا غلطہ یہ وضع کیا گیا ہو ایسے معنی کے لیے جو مفرد ہو۔

(۳) مفرد منصوب والی صورت: اس وقت یہ وضع کن ضمیر سے جار و ملح ہوگا درمیان میں ہوگا کلمہ وہ لفظ ہے جسے وضع کیا گیا ہو کسی معنی کے لیے اس جار میں کلمہ لفظ مرفوعہ ہے۔

### دوسری بات کلمہ کی اقسام ثلاثہ کی وجہ صر

وجہ صر: کلمہ دو حصوں سے خالی نہیں یا تو وہ اپنے معنی پر بذات خود مستقل کرے گا یا نہیں، اگر وہ اپنے معنی پر بذات خود مستقل نہ کرے بلکہ اپنے معنی پر بذات کرنے میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہو تو وہ حرف ہوگا اور اگر وہ اپنے معنی پر بذات خود مستقل ہے تو وہ بھی دو حال سے خالی نہیں یا تو اس کا معنی تینوں زمانوں میں سے کسی یکا زمانے سے ساتھ ملتا ہو اور یا نہیں گرا ہوا ہو تو وہ فعل ہے ورنہ اس کا ہونا خود وہ اسم ہے۔

### الاسم

فحد الاسم كلمة تدل على معنى في نفسها غير متغيري بأحد الأقسام الثلاثة عني الماضي والحال  
پنابچہ اسم کی تعریف یہ ہے کہ اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے اور وہ معنی تینوں زمانوں یعنی ماضی، حال اور استقبال میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا ہو۔

والاستقبال كثر جلي وعدم وعلامته صيغة لاخراعه ربه دخو ربه قائم و لاضافه نحو غلام زيد  
جیسے رجل اور غلام اور کسی کی مدح یا برکت کے واسطے کے بارے میں خبر دینا صحیح ہو جیسے زيد قاسم و مصاب ہونا جیسے غلام و زيد

و دخو لایم لتعريف عيه كثر جلي و انحر و لتسوي بر يده و لتشيبة و الجمع والتب و التصغير و البداء  
اور انصاف کا داخل ہونا جیسے بر صلی اور ۷ اور نون کا داخل ہونا جیسے مریدا و رشید ہونا و رجع ہونا و رعت ہونا اور تعظیم ہونا اور نہ ہونا

لأن كل هذه خواص الاسم ومعنى لاخراعه أن يكون منكر ما عيه فاعلا او مفعولا او متدا و بنفسی







ہر اسم کے خواص میں ہیں اور ہر اسم کے معنی ہیں کہ وہ مخصوص ہے، وکیلوہ و فاعل، ہوگا یا موصوف یا مبتدأ اور اس کا نام اسم اس

اسما البسموہ علیٰ اسمیہ لالکرمو شفا علی المعنی

یہ رہا کیا ہے کہ وہ اپنی دوسری قسموں سے جدا ہوتا ہے اور اس سے اسم نہیں نکلا گیا کہ یہ بھی کے ہے علامت ہوتا ہے۔

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ نے عبارت میں اسم کے متعلق چار باتیں ذکر فرما دی ہیں۔

**پہلی بات:** اسم کی تعریف

**دوسری بات:** اسم کی علامات

**تیسری بات:** اخبار عہد کا مطلب

**چوتھی بات:** اسم کی وجہ تشبیہ

**پہلی بات:** اسم کی تعریف

اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بات خود بات کرے اور تین زمانوں یعنی ماضی حال اور مستقبل میں سے کسی

زمانے کے ساتھ ملا جلا ہو، جیسے رجل اور عجم

**دوسری بات:** اسم کی علامات

یہ ہے کہ اس کے بارے میں خبر دیا جیسا ہو (یعنی وہ خبر عن بن علی) جیسے ریدہ اسم اس میں رید

کے بارے میں قیام کی خبر دی گئی ہے اس لیے زید خبر عند ہے۔

**دوسری علامت:** مصنف ہونا جیسے غلام وید

**تیسری علامت:** اسم تعریف کا داخل ہونا۔ جیسے امر حل اس میں انف، متعریف کا ہے۔

**چوتھی علامت:** خبر اور عین کا داخل ہونا۔ جیسے ہوید

**پانچویں علامت:** تشبیہ ہونا۔ جیسے رجلا

**چھٹی علامت:** جمع ہونا۔ جیسے رجال

**ساتویں علامت:** صفت ہونا۔ جیسے رجل موصوف اور عام صفت ہے۔

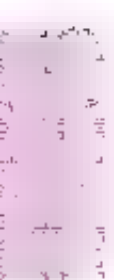
**آٹھویں علامت:** مصدر ہونا۔ جیسے دخل سے رجیل

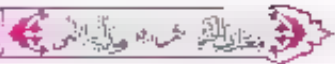
**نویں علامت:** منادی ہونا۔ جیسے یہ رید یہ سارے اسم کے خواص ہیں۔

**تیسری بات:** اخبار عہد کا مطلب

خبر عہد کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بارے میں خبر دینا۔ پس جس کے بارے میں خبر دی جاتی ہے، ہمتہ ہوتا ہے

کہ فاعل۔ پس اس اعتبار سے اخبار عہد کا معنی فاعل اور نائب فاعل کو شامل نہیں ہوتا تھا کیونکہ فاعل و نائب فاعل کے





چوتھی بات      اس کی وجہ تسمیہ

مصطفیٰ کے نزدیک، ہر عین کاغذ سب پسندیدہ ہے اس لیے اس کو ترچہ دی اور اس کو پہلے دے کر کر دیا۔

المُعَلِّم

اس نام غفل رکھنا ہے اس سے غفل کے نام سے اور وہ مقصود ہے اس ہے کہ بعد از قیامت میں وہ عمل کا ثقل ہوتا ہے۔

**وضاحت:** مصنف **پیارے** فعل سے متعلق چار پانچ اُغلیں ترقی مارے ہیں۔

محل کی تحریک

فصل في علم الاستدلال

تجربہ و پرکھا مطلب

کھلی بات

۱۹۵۳ء کی بات۔

پیش رو پات





## چوتھی بات : فعل کی جہتیں پہلی بات : فعل کی تعریف

**فعل** وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے یعنی ذات جو اس معنی کے زمانے کے ساتھ مل ہوئی ہو۔  
جیسے صوب میں رہا، ماضی اور بصرب میں زمانہ استغفار اور صرب میں زمانہ صاع پایا جاتا ہے۔

### دوسری بات : فعل کی علامات

**پہلی علامت :** فعل کا خبر ہونا صحیح ہو (یعنی مسند و مفعول ہونا صحیح ہو) اس کا خبر نہ ہونا صحیح نہ ہو (یعنی مسند یہ و مفعول نہ ہونا درست نہ ہو) اس کے ذریعے خبر دینا صحیح ہونے کو کہتے ہیں، اس میں خبر دینا۔

**دوسری علامت :** حرف قد کا داخل ہونا۔ جیسے قد صرب

**تیسری علامت :** حرف سین کا داخل ہونا۔ جیسے سین صرب

**چوتھی علامت :** حرف سوف کا داخل ہونا۔ جیسے سوف صرب

**پانچویں علامت :** حرف جزم کا داخل ہونا۔ جیسے لم بصرب

**چھٹی علامت :** فعل ماضی اور مضارع فی گردان کا ہونا۔ جیسے صرب، ماضی اور بصرب مضارع

**ساتویں علامت :** امر ہونا۔ جیسے اھرب

**آٹھویں علامت :** تمی ہونا۔ جیسے لا تعرب

**نویں علامت :** ضمیر یا رمر فوج کا ملا ہونا۔ جیسے صربت

**دسویں علامت :** تاء تائید ساکنہ کا ملا ہونا۔ جیسے صرب

**گیارہویں علامت :** فون تائید کا ملا ہونا خواہ ثقیفہ ہو یا حقیفہ ہو۔ جیسے اکنس، کنس

یہ ساری علامات فعل کے خواص میں سے ہیں۔ مصنف نے ان کی مراد علامات سے خواص ہیں، کیونکہ علامات وہ ہوتی ہے جو کبھی جدا نہ ہو، جب کہ ہوں تائید فعل ماضی میں نہیں آتا ہے، اسی طرح تائید ساکنہ مضارع میں نہیں آتی ہے، اسی لیے مصنف نے علامات سے مراد خواص یہ ہے، اب کوئی اشکال وارد نہ ہوگا۔

### تیسری بات : اخبار یہ کا مطلب

خبر یہ کا مطلب ہے اس کے بعد سے خبر دینا یہ معنی فعل پر تو صادق آتا ہے لیکن ماضی جو کہ انشاء کے قبل سے ہیں، اس پر صادق نہیں آتا کیونکہ اس کے ذریعہ سے خبر نہیں دی جاتی۔ پس مصنف نے وضاحت فرمادی کہ اخبار یہ سے مراد محکوم پہ ہے یعنی اس سے ساتھ سے حکم لگایا گیا ہو۔ پس اس اعتبار سے اخبار یہ کا معنی امر اور ماضی پر بھی صادق آئے گا کیونکہ امر اور ماضی کے ذریعہ سے بھی حکم لگایا جاتا ہے۔

مقدمہ: مقدماتی مسائل اور قواعد



## پہلی بات فعل کی وجہ تسمیہ

اس کو سمجھنے سے پہلے تسمیہ کے طور پر دو باتوں کا سمجھنا ضروری ہے۔

**پہلی بات :** یہ ہے کہ فعل مصدر سے لگتا ہے اس لیے مصدر اصل ہو۔

**دوسری بات :** یہ ہے کہ عربی میں مصدر مثلاً ضرب الفعل یعنی کام کہتے ہیں کیونکہ مصدر قائل کا فعل یعنی کام ہے۔

جب یہ بات سمجھ میں آگئی تو اس بات کو سمجھیں کہ نحو یوں نے فعل کو اصل یعنی مصدر قائم (فعل) کیا، اس کو کہتے ہیں

تسمية الشيء باسم مصدره

## الحرف

وَحَدَّ الْحُرُوفَ تَحْدِيدًا لَا تَدُلُّ عَلَى مَعْنَى فِي نَفْسِهَا بَلْ تَدُلُّ عَلَى مَعْنَى غَيْرِهَا سَوَاءٌ مِنْ فَنٍّ مَعْنَاهَا

حرف واکر سے جڑا ہوتا ہے۔ پہلی حرف پر اس سے مراد ہوتا ہے یعنی یہ اب رہتا ہے اس کے تیر میں پیدا ہوتا ہے جیسے اس سے کہ

الابتداء وہی لا تدلّ عليه إلا بفرد ذكر ما منه الابتداء كالتضمة و الكوفة مثلا تقولون مرث من البصرة إلى

اس کے معنی تداء کے ہیں اور ابتداء کے معنی پڑا۔ مرث کیل کرتا، جب تک اس بات کا ذکر نہ ہو جائے جس سے ابتداء کی جڑی ہے جیسے

للكوفة و علامته أن لا يصح الإخبار عنه ولا به وأن لا يقبل علامات الأسماء ولا علامات الأفعال

بمعنی دو کو جیسے، اسے گاموں کے ہر دو سے و نہ تلمیذی اور اس کی علامت یہ ہے۔ اس کا تیر غلط اور غلط دووں میں سمجھنا نہ ہو اور یہ کہ وہ

و بحرف في كلام العرب لو ائد كما ربط بين اسمي نحو ريد في ائذار أو القهين نحو اربداں تصرف

سواء اور افعال میں سے کسی کی علامت کو بھی قیوں۔ کرے اور حرف کے کلام عرب میں بہت سارے فائدے ہیں

جیسے دو اسموں کے درمیان ربط دیتا جیسے **ريد في الدار** یا + محلوں کے درمیان ربط دیتا جیسے **ربط**

او ائتم وفعل كحرف ربط بالخشة أو جملتين نحو ريد جاعبي ريداً كرمته وغير ذلك من العوائد التي

یا یک اسم یا یک فعل یا ربط جیسے ربط بالخشة۔ جنہوں کے درمیان ربط دیتا جیسے۔ جاعبی ريداً كرمته ان کے علاوہ بہت

مخبرفہ في القسم الثالث إن شاء الله تعالى وبسمي حرفاً لوقوعه في الكلام حول حروف في طرق ادليس

سارے فائدے ہیں جنہیں آپ قسم میں مل جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور حرف و حرف اس لیے کہتے ہیں کہ یکلام کے ایک طرف

مقصود أبدال الذات مثل المسند والمسد إليه

میں واقع ہوتا ہے اس لیے کہ اس سے اور مسند الیہ کی طرح مقصود بابت نہیں ہوتا۔

**وضاحت :** مصنف نے یہاں سے حرف سے متعلق چار باتیں ذکر فرما رہے ہیں۔

حرف کی تعریف

پہلی بات





دوسری بات: حرف کی علامات

تیسری بات: حرف کے فوائد

چوتھی بات: حرف کی وجہ تسمیہ

### مکلی بات حرف کی تعریف

حرف: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بدلتا خواہ اس میں کسی ایک حرف کی تبدیلی سے اس کا معنی بدل جائے۔  
مثال: من کا معنی اتم ہے اور یہ من اتم کے معنی پر دست نہیں کرتا ہے جب تک اس کے ساتھ اس چیز کا ذرہ نہ لیا جائے جس سے ابتداء کی حقیقت ہے جیسے ابصرہ الکوفہ مثلاً پ کہو گے: سرت من البصرۃ لی لکوفۃ میں سے بصرہ سے کوفہ تک کی سیر کی (ب یہاں جب تک بصرہ کا ذکر نہ کیا جائے اس سے ابتداء کے معنی نہ دیتا۔

### دوسری بات حرف کی علامات

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس کا مخبر عن اور مخبر بہ ہونا صحیح نہ ہو، حتیٰ کہ اس سے خبر دینا بھی صحیح نہ ہو اور اس کے ذریعے سے خبر دینا بھی صحیح نہ ہو۔ یہ دوسرا مسد بن سکتا ہے نہ مسد الیہ اور حرف کی علامت یہ ہے کہ وہ اسم و فعل کی علامت میں سے کسی علامت کو قبول نہیں کرتا۔

### تیسری بات حرف کے فوائد قیود

والتحریر فی کلام العرب فوائد مصنف علیہ یہاں سے ایک شعر کا زائد کر کے حرف کے فوائد و قیود ذکر فرما رہے ہیں۔ شب یہ ہوتا ہے کہ جب حرف نہ مشد الیہ ہوتا ہے اور نہ مسد اور نہ وہ علامات اسم اور فعل کو قبول کرتا ہے تو پھر کلام میں اس کا نایکارہ۔ مصنف نے اس شب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے ہیں کہ حرف کے کلام عرب میں بہت سے فوائد ہیں۔

### حرف کے چند فوائد

- ۱۔ دو اسموں کو جوڑنے کا قاعدہ دیتا ہے۔ جیسے رید فی الدار
- ۲۔ ی طرح دو فعلوں کو جوڑنے کا قاعدہ دیتا ہے۔ جیسے ارید ان مشرب یہاں حرف ر نے دو اسموں کو جوڑا۔
- ۳۔ ایک اسم و فعل کو بھی جوڑنے کا قاعدہ دیتا ہے۔ جیسے صرب بالخشبہ (میں نے لکڑی سے دار) یہاں مشرب فعل اور الخشبۃ اسم کو حرف با دے جوڑا ہے۔
- ۴۔ دو جملوں کو جوڑنے کا قاعدہ دیتا ہے۔ جیسے ان حدیسی رید انکو مند اس میں حدیسی رید ایک جملہ ہے اور انکو مند دوسرا جملہ ہے اس کو ربط حرف ان نے دیا ہے۔



نکدہ: حروف کے مزید فوائد آپ قسم ثمارت بحث حروف میں انشاء اللہ تعالیٰ جانیں گے۔

## چوتھی بات حروف کی وجہ تسمیہ

حرف کا حرف **س** یہ رکھا گیا کہ وہ کلام میں ایک طرف ہو کہ واقع ہوتا ہے طرف کا میں واقع ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وسط میں واقع نہیں ہوتا ہے، بلکہ ہنداء و رشتہ میں واقع ہوتا ہے۔ طرف کلام کا مطلب یہ ہے کہ وہ مقصود لذت نہیں ہوتا، اس طرح ہم مسند یہ اور فعل مسند ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ حرف اسم اور فعل کے متعلق میں مقصود سے ایک طرف ہوتا ہے، یعنی اسم و فعل یہ طرف ہو گئے اور حرف ایک طرف ہو گیا۔

## تیسری فصل کلام کی بحث

فصل: الکلام نطق تصمص کمیتیں بالاسناد و لاسنادیسیۃ خدی الکلمات الی الاخری بحیث تعبد کلام وہ لفظ ہے جو اسم و کلمات سے مرکب ہو اس کے ساتھ اسناد و کلام میں سے ایک کلمہ نسبت دوسرے طرف کرنا۔  
المخاطب فائدۃ قناتہ یصح السکوت علیہ نحو زید قائم و فامرید و یسمی حملاً فاعلم ان الکلام ہے اس صورت پر کہ وہ مدد سے مخاطب کو چارچرا کرنا ہو اور اس پر خاموشی ہو جیسے **زید قائم** اور **فامرید** اس و خبر بھی ہوتا ہے جس لایحصول الا من سمی نحو زید قائم و یسمی حملاً اسمیۃ او فعلی و سمی نحو فامرید و یسمی حملاً معلوم ہو کہ کلام حاصل نہیں ہوتا ہے مگر وہ سب سے جیسے **زید قائم** اور اس کا نام جس پر رکھا جاتا ہے یا ایک فعل اور اسم سے حاصل ہوتا ہے جیسے **فامرید** اور اس کا نام مسند علیہ رکھا جاتا ہے اس سے **یعلیۃ** ذلایو خدا المستند و المستند الیہ معافی غیر ہما لایند للکلام نہما فان فیہ قدم و نقص بالبناء نحو کہ مسند اور مستند الیہ دونوں (یعنی جملہ اسمیہ و فعلیہ) کے علاوہ کہیں اور ایک ساتھ نہیں پائے جاتے اور کلام نے اسے الیہ دونوں (مسند اور مستند الیہ) کا پایا ہے ضرورت سے ہیں مگر یہ اعتراض کیا جائے کہ حرف مدد ہا زید قائم حرف النداء فاعلم مقدم ادعو و اطلب و هو لفعل فلا تقص علیہ

ساتھ یہ قاعدہ ثابت جاتا ہے جیسے یہ بدلتا ہے کہ اس کے حرف انداء کا مقدم مدعو یا اطلب فعل سے ہے آپ کو اعتراض وارہ نہ ہوگا۔

وضاحت: علم نحو کا موضوع فکر اور طرز ہے معنی رکھتا ہے اور اس کی قسم کوہ کر کے کے بعد اب یہاں سے کا حکوہ فرما رہے ہیں کلام سے متعلق مصنف الہامی سے اس فصل میں چار باتیں ذکر فرمائی ہیں

کلی بات: کلام کی تعریف

دوسری بات: سناد کی تعریف

تیسری بات: کلام کیسے حاصل ہوگا

چوتھی بات: ایک اعتراض اور اس کا جواب





## مکمل بات کلام کی تعریف

کلام: وہ لفظ ہے جو مرکب ہو مثلاً کے ساتھ یعنی یک کلمے کی نسبت دوسرے کلمے کی طرف ہو

## دوسری بات اسناد کی تعریف

مثلاً کہتے وہ کلموں میں سے ایک کلمہ کی نسبت دوسرے کی طرف اس طور پر کہ مخاطب کو اس سے فائدہ نامہ حاصل ہو اور اس پر فائدہ موشی صحیح ہو۔

مثلاً: رید قابہ اور فہرہ دندان میں سے پہلے جملہ میں ایک کلمہ قابہ کی نسبت دوسرے کلمہ رید کی طرف ہو رہی ہے اور دوسرے جملہ میں پہلے کلمہ فہرہ کی نسبت دوسرے کلمہ رید کی طرف ہو رہی ہے اور تھی طب کو فائدہ نامہ بھی حاصل ہو رہا ہے اور کلام کو جملہ بھی کہتے ہیں۔

## تیسری بات کلام کیسے حاصل ہوگا

کلام دو کلموں کو یا دو سے زیادہ کلموں کو ملنے سے حاصل ہوتا ہے۔ بعض اوقات دو اسموں سے کلام حاصل ہوگا۔ جیسے رید قابہ اور اس کو جملہ سمیہ کا نام دیا جاتا ہے یا ایک فعل اور ایک اسم کو ملنے سے حاصل ہوگا۔ جیسے شاہر رید اور اس کو جملہ فعلیہ کا نام دیا جاتا ہے۔ اس لیے کہ مسند اور مسند الیہ ان دونوں صورتوں کے علاوہ کہیں بھی اکٹھے نہیں پائے جاتے یعنی مسند اور مسند اپنے کتبے پائے جانے کی دونوں صورتیں ہیں یا جملہ سمیہ میں یا جملہ فعلیہ میں۔ رکامہ کے لیے مسند اور مسند یہ کہ ہونا ضروری ہے۔

## چوتھی بات ایک اعتراض اور اس کا جواب

معارض: یہ رہا ہوتا ہے کہ فعل میں یہ بات فرمائی گئی تھی کہ کلام صرف دو اسموں یا ایک اسم اور فعل سے بنتا ہے اس کے علاوہ کام نہیں بنتا۔ اس پر یہ کہ یہ بات ہے جب کہ اس میں ماخوف نہ ہے اور رید اسم ہے تو معلوم ہو کہ کلام ایک حرف اور ایک اسم سے بھی بنتا ہے۔

جواب: یہ ہے کہ درجہ چوتھی ترکیب سے اعتراض کرنا کہ کلام ایک حرف اور اسم سے بھی بنتا ہے درست نہیں ہے اس لیے کہ یہ رید میں یہ حرف تداء بمعنی ادعو یا اطلب فعل کے ہے اس کلام ایک فعل اور اسم سے حاصل ہوا نہ کہ ایک حرف اور اسم سے۔ لہذا اب وہی اعتراض وارد نہ ہوگا۔

وإلهام من المصنعة مفسر على الأقسام الثلاثة والله الموفق والخبير

اور حسب مقدمہ کہ بیان سے فارغ ہوئے تو ہم شیوں قسم ہو یا برنا شروع کرتے ہیں

والله تعالى اعلم بما نرسله من دعاء له

مقدمہ



القِسْمُ الْأَوَّلُ فِي الْأَسْمِ

القسم الاخریٰ فی الاسماء و قد مر تعریضہ و هو ینقسم الی مغرب و مبین، فذكر احکامہا فی بابہا و خواصہا  
مصنف رحمہ اللہ یہاں سے فکر کی اقسام معلوم شد میں سے پہلی قسم اسم کو بیان فرما رہے ہیں۔ اسم کا تعریف پیسہ گد ریکی  
ہے۔ اسم کی دو قسمیں ہیں: مغرب و مبین۔ جن کو نام و دوا بواب اور یکہ حاتمہ میں بیان کر دیں گے۔

پہلا باب: اسم مغرب کی بحث

باب الأول في الاسم المعرب وفيه مقدمة وثلاثة فصول وحاشية اما المقدمة فهيها صورت

**وضاحت:** آپ دس تین ایک مقدمہ جو لگا تین مقاصد ہوں گے ام، ایک نہ تو جو مقدمہ میں چار شخصیں ہوں گی

اسم معرب کا بیان	پہلی فصل :
اسم معرب کا حکم و اعراب کا بیان	دوسری فصل :
اسم معرب کے اعراب کے اعتبار سے اقسام	تیسری فصل :
اسم معرب کی دو قسمیں، منصرف اور غیر منصرف سے متعلق	چوتھی فصل :

پہلی فصل

**فصل۔ فی تعریف الاسم العرب وهو كل اسم مركب مع غيره ولا يشتمل على الألف أعني الحرف**  
 پہلے نکل اسم عرب کی تعریف میں ہے کہ اسم عرب وہ اسم ہے جسے اپنے غیر کے ساتھ مرکب کیا گیا ہو۔ یعنی اصل کے ساتھ مشابہ ہو  
 و الآخر الحاضر و الماضي نحو زيد في قام زيد لا زيد وحده لعدم التركيب ولا هؤلاء في قام  
 امری مراد ہے، مراد ہے، جس سے جیسے **زيد** اور **زيد** میں ترکیب ہوئی ہے اور نہ وہاں **زيد** میں ہے اور نہ **هؤلاء**، **قام**

هَذَا لَا يَزِيدُ حُرْدَ لُجْبِهِ (أَيُّ بِالْحَرْبِ) أَوْ يَسْمِي قَتْمَكَا

فقہ: ایسی حالت میں جو کہ بہت زیادہ عرصے سے جاری رہا جاتا ہے۔

**وضاحت:** مصنف رحمۃ اللہ علیہ تین باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

عم عرب کی تعریف	پہلی بات
نبی الاصل کی تعداد	دوسری بات
اسم عرب کی دو شرطیں	تیسری بات





گلی پات

**اسم معرب:** ہر دو اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب 499: مبنی اصل کے ساتھ مشابہت نہ رکھتا ہو۔

## دوسری بات

معنی الہ حاصل تیں ہیں: (۱) امر کا مفعول (۲) فعل ماضی (۳) جمعہ حروف

## تیسری بات

**پیشی شرط:** یہ ہے کہ اسم معرب وہ اسم کہلئے گا جو تے عیب میں واقع ہو۔ پس جو اسم ترکیب میں واقع نہ ہو

بلکہ اگیدہ ہو تو دو مغرب نہیں ہوگا۔ جیسے ڈنڈ یہ جب تک ترکیب میں واقع نہ ہو تو جہی ہوگا، جب کہ **قام وید** میں وید مغرب ہوگا اس لیے کہ ترکیب میں واقع ہے۔

دوسری شرط:

ہاں، جو در کتب میں وقوع ہونے کے معرب نہیں ہوگا، اس لیے کہ **ہو** لا، ماضی جہل میں سے حروف کے ساتھ مثلاً بہت رکتا ہے جس طرح حروف دوم سے کے محتاج ہوتے ہیں کی طرح یہ بھی دوسرے کے محتاج ہوتے ہیں۔

**وبستگی منہک۔** ورم معرب کو اسہم متمکن بھی کہتے ہیں۔ متمکن اسم ذل کا معنی ہے بمعنی جگہ دینے والا۔ چونکہ یہ بھی تینوں اعراب ورتوین کو قیاس کرتا ہے، ورجہ دیتا ہے اس لیے اس کو اسہم متمکن کہتے ہیں۔

## دوسری فصل

**فصل حکمہ آری مختلف اخروہا مختلف العز سلی اختلافاً لفظاً نحو ح علی رینڈ و ریڈ اور سارید**  
 و در حرب کا ظنم ہے کہ اس کا اختلاف اس کے مختلف ہوتے سے بدلتا ہے یہ چار جانشینوں میں ہوگا جسے چاہیے ریڈ و سارید اور سارید

او نقذیرا جو جاءی موسی وراثت موسی و مرث موسی الم عراب ما به یخلف بحر العرب  
یا بدرا تقدیری کا تخلص جانی موسی ریت موسی و مرث موسی ہے جس سے اس کا شعر عرب کا شری قید

کائنات کا کسر والو اور الیاء و لألف و عراب لاسم علی ثلاثۃ انواع رفع، نصب، جر  
جائے ضم فتر، کسر، الف اور یا اور دا اہم کے اعراب تین قسم پر ہیں رفع، نصب، جر

والفعل ما يرفع ويصب وحز ومن الاعراب من الاسم هو الحرف الآخر نحو قام زيد فقام عامل وزيد  
وهو ما يستحق ان يرفع ويصب او جزا من كل اعراب اسمها فخر لا تف بے صاحب مثال لاہ مدے بن قام مالا اور مدے معرب ہے

معرب و لضمۃ اعراب و الدال مفتوحۃ الاعراب و انعم ۛ لا یعرب فی کلام لعرب الا الاسم لمتممک  
او ضمہ عرب ہے اور اس عمل عرب ہے اور حاس ہو کہ کلام عرب میں کوئی معرب نہیں ہے سوے اہم متکمک



وَالْفِعْلُ الْمَصْرُوعُ وَاسْتَحْيِي حِكْمَةً فِي الْهَسَمِ لِشَيْءٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

اور فعل مصروع کے لورس کا حکم قرطبی میں لکھا ہے اللہ آئے گا۔

**وضاحت۔** مصنف **رحمہ اللہ** نے اس فعل میں کل پانچ باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

مکمل بات	اسم عرب کا حکم
دوسری بات۔	عرب کی تعریف
تیسری بات۔	اسم کے اعراب
چوتھی بات :	اسم کے عامل کی تعریف
پانچویں بات:	محل اعراب کی تعیین
مکمل بات	معرب کا حکم

اسم معرب کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر بدلنا ہے عاملوں کے بدلنے سے۔ آخر کا یہ بدلنا خواہ لفظاً ہو۔ جیسے جاعنی زید

ورائب زد و مررب سرد جو ہا تشریح ہو جیسے جاعنی موسیٰ و رائب موسیٰ و مررب موسیٰ

**فائدہ:** یہاں ایک بات سمجھنی چاہیے وہ یہ ہے کہ جمہور نحویات کے نزدیک معرب کی تعریف یہ ہے ما حریف اخرہ یا اختلاف لعوامل جب کہ صاحب کافیه شیخ ابن حاجب رحمہ اللہ نے معرب کی تعریف کی ہے المعرب الم مرکب مدی یشبہ بسی الاصل اور ما حریف حرکہ اختلاف لعوامل و معرب کا حکم قرار دیا ہے جس صاحب مدیہ نحو نے بھی شیخ ابن حاجب رحمہ اللہ کی اتباع کی ہے۔

**دوسری بات** **اعراب کی تعریف**

عرب وہ حرف یا حرکت ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدلنے سے۔ جیسے ضمیر افتح، اسرہ انکس عرب ہا حرکت کہا جاتا ہے اور واو، الف اور یا انکس اعراب بالعزب کہا جاتا ہے۔

**تیسری بات** **اسم معرب کے اعراب**

اسم معرب کے عربت میں ہیں رفع، نصب اور جر۔ رفع فاعل کے ہے، نصب مفعول کے ہے اور جر مضاف الیہ کے ہے۔

**چوتھی بات** **عامل کی تعریف**

یہاں عامل سے مراد اسم کا عامل ہے۔ جس کا عامل وہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ رفع یا نصب یا جر آئے۔

**پانچویں بات** **محل اعراب کی تعیین**



1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----



ہے۔ یہاں اعراب کے اعتبار سے نو اقسام کا ذکر ہے۔

## اسم متمکن کی باعتبار اعراب نو قسموں کا ذکر

مثالی قسم:

حالت رفع صمد کے ساتھ، حالت نصب فتح کے ساتھ اور حالت جر نمرہ کے ساتھ اور یہ عرب میں طرح کے اسموں پر آتے ہیں۔

مفرد منصرب صحیح:

یہی یہ اعراب اس اسم پر آئے گا جو مفرد ہو تثنیہ جمع نہ ہو، منصرب ہو غیر منصرب نہ ہو اور وہ اسم صحیح بھی ہو۔ نحو یوں کے ہاں صحیح، وہ اسم کہاں ہے جس کے آخر میں رب ملت نہ ہو۔ جیسے ربید

مثالیں:

جاءنی ربید و ربید اور مرد و مرد و ربید

جاری مجری صحیح:

یہی مذکورہ عرب اس اسم پر بھی آتا ہے جو جمع کے قائم مقام ہو اور صحیح کے قائم مقام وہ اسم کہلاتا ہے جس کے آخر میں و یا یاہ یا قبل ساکن ہو۔ جیسے دلو و ظبی

مثالیں:

جاءنی دلو و ظبی و ربید و ظبی و مرد و مرد و ظبی

جمع مکسر منصرب:

یہ اعراب جمع مکسر منصرب پر بھی آتے ہیں یعنی وہ اسم جو جمع مکسر ہو سالم نہ ہو۔ جمع مکسر وہ اسم کہلاتا ہے جس کی وحدی بنا سالم نہ ہے۔ وہ وہ منصرب ہو غیر منصرب نہ ہو جیسے رجال

مثالیں:

جاءنی رجال و رجال و رجال و مرد و رجال و رجال

دوسری قسم:

حالت رفع صمد کے ساتھ، حالت نصب و جر نمرہ کے ساتھ ہو۔ اعراب کی یہ قسم صرف جمع مؤنث سالم کے ساتھ حاس ہے۔ جیسے مسلمات

مثالیں:

هَلْ مَسْلَمَاتٌ وَرَأَيْتُ مَسْلَمَاتٍ وَ مَوْرَثٌ مَسْلَمَاتٍ

تیسری قسم:

حالت رفع صمد کے ساتھ اور حالت نصب و جر فتح کے ساتھ۔ اعراب کی یہ قسم خاص ہے غیر منصرب کے ساتھ۔ جیسے عمر

مثالیں:

جاءنی عمر و رأیت عمر و مَوْرَثٌ بعمر

لرفع بالواو والنصب بالالف والجر بالياء ويختص بالانثاء الستة مكبرة موحدة

اور چوتھی قسم یہ ہے رث و رث کے ساتھ اور نصب الف کے ساتھ رثیہ کے ساتھ اور

یہ قسم خاص ہے اس کا متناہی ہر نامہ 30 وحد کے سیغہ 10

مضافة الى غير ياء المتكلم وهي أخو ك وأبو ك وخمرك وهوك وهنوك وذو مالي نقول جاءني

و منضاف هو يا عن متكلم كذا و كذا من غير ك طرف او را اية تبتا حوك، بوك، حموك، هوك، ذوك، ذو مالي جيتا كے جاءني

خوك و رأيت اخاك و مورت باخيك و كما اني اخي اخي من: ان يگون لرفع بالالف والنصب والجر بالياء





اُحْوَك وَاَنْبَحُک وَاَنْبَحُک ک پڑھتی قیاس کر لیجئے، پانچوں قسم یہ ہے۔ رفع الف کے ساتھ، نصب وجر  
المفتوح ما قبلہا وبعثتہا بمضی وکلا غصا فإی مضمر وانشاء وانشاء بقول، جاءی الرجلان  
یہ نقل مفتوح۔ ساتھ درجہ محاسن ہے مثنی کے ساتھ وکلا کے ساتھ جب کہ وہ ضمیر کی طرف مصروف ہو  
اور انشاء اور انشاء کے ساتھ جیسے تو کہے جاسکتے ہیں الرجلان

کلاهما وانشاء وانشاء بالرحمن کلہما وانشاء وانشاء بالرحمن کلہما وانشاء

کلاهما وانشاء وانشاء بالرحمن کلہما وانشاء وانشاء بالرحمن کلہما وانشاء

**وضاحت چوتھی قسم:** عرب کی چوتھی قسم یہ ہے۔ حالت رفع والے ساتھ ورنصب الف کے  
ساتھ وجر یاء کے ساتھ۔ کواعراب، حرف پہ جاتا ہے۔ عرب کی یہ قسم خاص ہے اسما سے ملنے والے ساتھ۔  
سما سے ملنے والے چوتھے۔ احوک، ابوک، حموک، لہوک، ہوک، ذو مال  
یہ خراب سما سے سمیر کے لیے ک وقت ہوں گے، جب سن میں چار شرٹھ پائی جائیں۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ وہ اسما یکسر ہوں مضمر نہ ہوں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ وہ اسما مضارع ہوں۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ وہ اسما مفرد ہوں۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ وہ یا غے متکلم کے علاوہ کسی اور کی طرف مصروف ہوں۔

مثالیں: جاءی الخوک وانشاء اناک ومرت باحک باقی پانچ سما کو ای پر قیاس کر لیں۔

**پانچویں قسم:** حالت رفع الف کے ساتھ ورحا سے نصب وجر یاء ما قبل مفتوح کے ساتھ عرب کی یہ قسم خاص  
ہے مثنی کے ساتھ اور کلا کے ساتھ جب کہ اس کی صحت ضمیر کی طرف ہو اور انشاء اور انشاء کے ساتھ۔

مثالیں: جاءی الرجلان کلاهما وانشاء وانشاء بالرحمن کلہما وانشاء

ومرت بالرحمن کلہما وانشاء

فائدہ: جانا چاہیے کہ مثنی کی تین قسمیں ہیں: (۱) حقیقی (۲) صوری (۳) معنوی۔

**مثنی حقیقی:** جتنی وہ جو غلط اور معنی دونوں اعتبار سے مثنی ہو۔ جیسے رجلان

**مثنی صوری:** جتنی وہ مثنی کی صورت پر ہو اور اس کا مقرر اس کے لفظ سے رہو۔ جیسے انشاء اور انشاء یہ الفاظ  
مفرد ہیں اس لیے یہ مثنی وہ ہے جس کے مفرد کے قرینیں مفرد اور نون کے اور ان کا مفرد انشاء اور انشاء نہیں آتا ہے۔  
نہ کی ظاہری صورت چونکہ تثنیہ جیسی ہے، اور اس کے معنی تثنیہ جیسے ہیں، لہذا اس کو تثنیہ تصور کرتے ہیں۔

**مثنی معنوی:** جو اعتبار معنی کے مثنی ہوں۔ جیسے کلا اور کنت یہ باعتبار غلط مفرد ہیں۔ کیونکہ لفظ کل کا ان کے







و سے مفرد و ثابث نہیں ہے لیکن باعتبار معنی یہ معنی میں اللہ نہ کوئی معنوی کہتے ہیں۔

السادس ان یكون الزرع بالواو المقصور ما قبلها وانصب والجر بالياء المكسور ما قبلها ويختص  
ورقته قسمیہ ہے کہ رفع و ما قبل مضموم کے ساتھ ہو اور نصب اور جر و ما قبل منور کے ساتھ ہو اور یہ عرب  
بالجمع المد کبر السالم نحو مسلسلون و اؤنو وعشرون مع أحرفها نقول: جاءني مسلمون وعشرون و  
جمع ذکر سالم جیسے مسلمون اور عشرون اس کے ثبات کے ساتھ حاصل ہیں جیسے تو کے جاءني مسلمون وعشرون و  
اولو ما قبل و رأيت مسلمين وعشرين و أولي مالي و موزت بمسلمين وعشرين و أولي ما قبل و اعلم أن من  
و ما قبل اربع مسلمين وعشرين و أولي ما قبل و ضرب مسلمين وعشرين و ما قبل ما قبل و ما قبل ما قبل

النظية مكسورة أنة و بين الجمع استلامه مقصور حة أندا و كلاًهما تشقطان عند الإضافة نقول: جاءني  
ميسر ميسر ہوتا ہے اور جمع کا توں ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور یہ دواو و ضاقت کے وقت گر جاتے ہیں جیسے تو کے گا جاءني  
علامہ ربید و مسلفو مقصر السابغ ان يكون الزرع بتقدير الصمة وانصب بتقدير الفتحة والجر بتقدير  
علامہ ربید و مسلفو مقصر اور سا تو یہ قسم ماسکی کا شروع ضمہ تقدیر کے ساتھ ورجہ ت نصب بتقدیر کے ساتھ ورجہ ت  
الکسرة ويختص بالمقصور وهو ما يلي اخره ألف مقصورة كعصا وبالضاف الي ياء المتكلم غير

جزء و تقدیر کے ساتھ یہ عرب اسم مقصور کے ساتھ حاصل ہے اور (اسم مقصور) وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصور ہو

جیسے عصا اور یہ فاعل ہے اس اسم کے ساتھ

الجمع المد کبر السالم کلامی نقول جاءني عصا علامی و رأيت عصا و علامی و فرب و عصا و علامی  
بدرجہ جمع و اگر سالم یا متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے علامی تو کہے جائی عصا و علامی و رب و عصا و علامی و فرب و عصا و علامی

وضاحت چھٹی قسم عرب اسم کی چھٹی قسم یہ ہے کہ حالت رفع میں و ما قبل مضموم کے ساتھ  
ورجہ ت نصب و ج میں یہ و ما قبل منور کے ساتھ اور آخر میں و ما قبل مفتوح کے ساتھ یہ عرب حاصل ہے جمع ذکر سالم کے  
ساتھ و اؤنو کے ساتھ اور عشرون سے تصغیر کی دہائیوں کے ساتھ

مثالیں حالت رفع کی مثال: جاءني مسلمون وعشرون و اؤنو ما قبل

حالت نصب کی مثال: رأيت مسلمين وعشرين و اؤني ما قبل

حالت جر کی مثال: موزت بمسلمين وعشرين و أولي مالي

فائدہ: جمع کی تین قسمیں ہیں۔ اس لیے مثالیں بھی جمع کی تین قسموں کی دی گئی ہیں وہ یہ ہیں۔

(جمع حقیقی) (۲) جمع معنوی (۳) جمع صوری

جمع حقیقی: وہ ہے جس کے مفرد میں کچھ صحت کر کے اس کو جمع بنالی ہو جیسے درجہ و مسلسلون

جمع معنوی: وہ ہے جو حقیقت کے اعتبار سے جمع نہ ہو، بلکہ معنی کے اعتبار سے جمع ہو۔ جیسے اولو یہ ذکر کی جمع من



عبر لفظ ہے۔

**جمع صوری:** وہ ہے کہ جو حقیقتاً جمع ہوں معنی جمع ہو بلکہ جمع ہو جیسے **عشرون** سے **سبعون** یہ حقیقتاً بھی جمع نہیں ہے، اس لیے کہ جمع حقیقی وہ ہے جس کے مفرد میں کچھ تصرف کر کے جمع بنایا گیا ہو، جب کہ **عشرون** وغیرہ کا مفرد تو ایک ہے، اور یہ جمع معنوی بھی نہیں ہے اس لیے کہ جمع معنوی کے لیے ضروری ہے کہ وہ افرادِ مجتہد پر دست کرے اور **عشرون** سے **سبعون** تک یہ افراد مجتہد پر دالالت کرتے ہیں۔

**واعلم:** یہاں سے مصنف **رحمہ اللہ** یہ فرما رہے ہیں کہ دونوں شئیہ ہمیشہ یعنی تینوں حاسوں میں رفع، نصب، جر میں کمزور ہوتا ہے اور نونا جتنی تینوں حالتوں میں مشغول ہوتا ہے۔ اور نون شئیہ اور جمع دونوں اصناف کے وقت گرجاتے ہیں۔ جیسے آپ کہیں **جاءني غلاما رندو مسمر مصر**

**ساتویں قسم:** حالت رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ در حالت نصب فتح تقدیری کے ساتھ اور حالت جر کسرہ تقدیری کے ساتھ اگر آپ کی یہ قسم خاص ہے اسم مقصورہ کے ساتھ اور اسم مقصورہ وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔ جیسے **عصا** اور یہ اگر آپ خاص ہے اس اسم کے ساتھ جو غیر جمع مذکر سالم ہو و مضاف ہو یا مشکلم کی طرف۔

جیسے غلامی

**مثالیں:** حالت رفع میں **جاءني غلامي** حالت نصب میں **نصب غلامي**

حالت جر میں **مورث بعصا غلامي**

الخاص أن يكون الرفع بتقدير الضمة والنصب بالفتح والجر بتقدير الكسرة ويختص بالمتفرد وهو  
ساتویں قسم یہ ہے کہ رثا تقدیری صمد کے ساتھ، جر تقدیری کسرہ کے ساتھ، نصب فتح تقدیری کے ساتھ، یہ اگر آپ خاص ہے اسم  
خاصی آخرہ، ما قبلہا مکتور کا قاصی تقول **جاءني القاضي ورأيت القاضي ومررت بالقاضي التابع**  
مقتوم کے ساتھ اور (مقتوم) وہ اسم ہے جس کے آخر میں یا یا قبل کسرہ ہو۔

جیسے القاضي رثا جاءني القاضي و رأيت القاضي ومررت بالقاضي اور یں قسم یہ ہے کہ

أن يكون الرفع بتقدير لواء والنصب والجر بالياء لفظاً ويختص بالجمع المذكور السالم مضاف إلى ياء  
رفع و تقدیری کے ساتھ و نصب و جر یاء لفظی کے ساتھ اور یہ عرب جمع مذکر سالم کے ساتھ خاص ہے جب کہ وہ یہ مشکلم کی  
المتكلم بقول جاءني مسلمي تقديره مسلموي احتتمت الواو والياء ولاولى منهما ساكنة لقببت  
طرف مضاف ہو۔ جیسے تو کے جاءني مسلمي۔ مسلمي کی میں مسلمي ہی تھی واو اور یاء ایک جمع ہوں۔ اس وقت تک سے پیدا

الواو ياء وادعصب في لواء والنصب بالياء والضم بالياء

ساکن کے ساتھ واو یاء سے بدلایا گیا اور یاء یاء میں واو مرکب یا یاء یاء میں کسر کو رد سے بدلایا گیا۔ یہی متا بعد کی وجہ سے

فصار مسلمي تقول جاءني مسلمي ورأيت مسلمي ومررت بمسلمي



یہ سبسی دیکھا تو کہے غائبی سبسی وراثت سبسی و عزت سبسی

**وضاحت** **انہوں میں قسم:** حاست رفع غمہ کے تقدیری ساتھ اور حاست نصب فتح غمہ کے ساتھ اور حاست برکسرہ تقدیری کے ساتھ اور یہاں ب عاص ہے اسم مقوص کے ساتھ۔ اسم مقوص وہ ہے جس کے آخر میں یا ہو جس کا تامل کسور ہو جیسے القاصی

**مثالیں:** حاست رفع میں جاءی القاصی، حاست نصب میں زائب القاصی، حاست جر میں مورت بالقاصی

**نویں قسم:** حاست رفع تقدیری، و کے ساتھ اور حاست نصب، جر یا غمہ کے ساتھ اور یہ عرب خاص ہے جمع نہ رسام کے ساتھ، جب کہ وہ مضارع ہو یا متکلم کی طرف۔ جیسے جاءی سبسی

**سبسی کی تقدیری عبارت اور اس کی تعلیں:** سبسی کی تقدیری عبارت مسعودی تھی، صافت کی اجرتوں گر گیا مسعودی رد کیا، پھر اولاد یا انکشتے جمع ہوئے، ان دونوں میں سے پہلا ناک ہے، پس ہم نے! کو یاد سے پس دیا اور یاد کیا میں دعا فرمادیا تو سبسی ہو، اب یہ کی مناسبت سے ہم کے غمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو سبسی ہو گیا۔

**مثالیں:** حاست رفع میں جاءی سبسی، حاست نصب میں وراثت سبسی، حاست جر میں مورت سبسی

## چوتھی فصل اسم معرب کی دو قسمیں منصرف اور غیر منصرف سے متعلق

**فصل:** لاسم المعرب علی ما عین منصرف و هو ما لیس فیہ نسبیان او واجدین، یقوم مقامہما میں اسم معرب دو قسم ہے، ان میں سے ایک منصرف ہے، منصرف وہ ہے جس میں قیاس میں سے دو سبب ہیں یا ایک سبب پر دو کے لاسباب العنصرۃ لانیۃ کزید و سبسی لاسم المتمکن و حکمہ ان یدخلہ الحركات الفلانیۃ مع التنبؤی کا مقام ہو نہ پڑ جائے جیسے زید اور اسے اسم متمکن کا نام دیا جاتا ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ کس بدو یا نسبت تینوں حرکات داخل ہوتی بقول، جاءی زید و زائب زید و مورت زید غیر منصرف و هو ما فیہ سببان او واجدین، یقوم مقامہما تینوں کے گا جاءی زید و زائب زید و مورت زید اور دو ہی قسم غیر منصرف ہے، (غیر منصرف) وہ ہے جس میں دو سبب ہیں سے دو سبب پڑے جائیں یا ایک سبب دو مقام کا، وہ سبب کے

والا سبب التسعة هی العن و الوصف و التانیث و المعرفۃ و العجمۃ و الجمع و الترتیب و الألف و التوابع یا سبب ہاں سبب، صفت، تانیث، معرفت، عجمہ، جمع، ترتیب، ترکیب، الف

والتوابع الترتیب و وزن الفعل و حکمہ ان لا یدخلہ الحركات الفلانیۃ و یكون فی قیاس صیغ المعرب مفتوحا انباء و لون زائدتان، وزن فعل اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور نحوں داخل نہیں ہوتے اور جر کی حالت میں ماضی سے آتا ہے

**تعلو:** جاءی أحمد و زائب أحمد و مورت أحمد

جیسے کہ جاءی أحمد و زائب أحمد و مورت أحمد



وضاحت: مصنف <sup>(۱)</sup> نے اس فصل میں چار باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

- ۱. پہلی بات: اسم معرب کی اقسام
- ۲. دوسری بات: منصرف اور غیر منصرف کی تعریقات
- ۳. تیسری بات: ان میں سے ہر ایک کا حکم بمعہ مثال کے۔
- ۴. چوتھی بات: اسباب منع صرف کو اجمالاً ذکر کرنے کے بعد آگے ان کی تفصیل ذکر کی ہے۔

### پہلی بات: اسم معرب کی اقسام

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں (۱) منصرف۔ اس کا دوسرا نام اسم متصل بھی ہے۔ (۲) غیر منصرف۔ دوسری اور تیسری بات: منصرف اور غیر منصرف میں سے ہر ایک کی تعریف، حکم اور مثال منصرف کی تعریف: منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب جو قائم مقام دو سبب کے ہو نہ پایا جائے۔

### اسم منصرف کا حکم:

مثالیں: حالت رفع میں جاء فی رید، حالت نصب میں رایت ویناء، حالت جر میں مررت ہزید۔ اسم غیر منصرف کی تعریف: غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب جو قائم مقام دو سبب کے ہو، پایا جائے۔

اسم غیر منصرف کا حکم: اسم غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر تثنیہ اور کسرہ داخل نہیں ہوتے ہیں اور حالت نصب و جر میں فتح آئے گا۔

مثالیں: حالت رفع میں جاء فی احمد، حالت نصب میں رایت احمد، حالت جر میں مررت باحمد

### چوتھی بات: اسباب منع صرف

اسباب منع صرف کی کل تعداد نو ہے اور وہ یہ ہیں

- (۱) عذر (۲) وصف (۳) تائید (۴) معرقہ (۵) عجز
- (۶) جرح (۷) ترکیب (۸) انکار و انکاران (۹) وزن فعل

## العدل

العدل: وہو تغییر اللفظ من صیغته لأصلیہ الی صیغہ أخرى تحقیقاً و تعدیلاً ولا یجتمع مع وزن الفعل  
سواء وہ کہ لفظ کا اپنے اصل میں سے دوسرے صیغے کی طرف تبدیل ہونا ہو یا تحقیق ہو یا تعدیل اور وزن فعل کے ساتھ بالکل جمع  
أصلاً و یجتمع مع التعمیلة کھمرو و زهر مع أنوصب کفالات و مثلث و آخر و جمع



کس ہوتا ہے وراثت کے تعلق موت ہے جیسے عمر و دیگر مصنف کے ساتھ تعلق ہوتا ہے جیسے ۱۰۰ منٹ، ۱۰۰ حص، جمع

عبارت سمجھنے سے پہلے چند مفید باتیں ملاحظہ فرمائیں

## چند مفید باتیں

**مثال:** عدس ہونے کا سبب منع صرف یہ مقدم نہیں کیا ہے؟

**جواب:** اس لیے کہ یہ بغیر شرط سے منع صرف میں مؤثر ہے۔

**مثال:** مصنف نے صرف عدس کی تعریف بیان کی ہے، دیگر سبب منع صرف کی تعریف ذکر نہیں کی ہے؟

**جواب:** چونکہ عدس کی تعریف غیر معروف ہے، دیگر سبب منع صرف کی تعریف معلوم پر معروف ہے، اس لیے صرف عدس کی تعریف ذکر کی ہے یا مصنف نے عدس کی تعریف اس لیے ذکر کی ہے کہ چونکہ مصنف نے عدس کی جو تعریف کی ہے وہ مقدم میں کی تعریف کے خلاف ہے۔

**عدل کا لغوی معنی:** لغت میں عدل کنی معنوں کے لیے آتا ہے؛

عدل کے ایک معنی مائل ہونا ہے جب کہ اس کا صلب الہی ہو۔

جیسے **فلان عدل**۔ **لیہ ای مالی الخیہ** (فلاں اس کی طرف مائل ہوا) اور

اعراض کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے جب کہ اس کا صلب عرفی ہو۔

جیسے **فلان عدل عنہ ای اعراض عنہ** (فلاں نے اس سے اعراض کیا) اور

بمعنی صرف کے بھی آتا ہے جب کہ اس کا صلب فی ہے۔ جیسے **فلان عدل فیہ ای صرف فیہ** اور

یہ بعد کے معنی میں بھی آتا ہے جب کہ اس کا صلب صدق ہو۔

جیسے **عدل محمد بن النبی** (محمد بن النبی کے لیے صوفی و فاضل سے دور ہونی) اور

برابری کے معنی میں بھی آتا ہے جب کہ اس کا صلب نہیں ہو۔

جیسے **عدل الامیر** (امیر نے اس کے اور اس کے درمیان برابری کی)

چند مفید باتیں ملاحظہ فرماتے کے بعد اب عبارت سمجھیں۔

**وضاحت:** مصنف نے یہاں سے اسباب منع صرف میں سے عدس کو حذف فرما دیا ہے چنانچہ اس میں بنیادی

طور پر پانچ باتیں ذکر کی گئی ہیں۔

**پہلی بات:** عدس کی تعریف

عدل کی قسم

عدل کا وزن فعل کے ساتھ جمع ہونے کی وجہ

عدل کا علیت کے ساتھ جمع ہونے کی دو مثالیں

عدل تحقیقی کا وصف کے ساتھ جمع ہونے کی چار مثالیں

**دوسری بات:**

**تیسری بات:**

**چوتھی بات:**

**پانچویں بات:**







## بکلی بات عدل کی اصطلاحی تعریف

اسم کا اپنے اصلی معنی سے دوسرے کی طرف تبدیل ہونا خواہ تبدیلی تحقیقی ہو یا تقدیری۔

قائدہ: عدل کا معنی نکلتا ہے جس سے ٹکڑے ہو معدول سے اور جو ٹکڑے ہوں وہ معدول ہے اور ٹکڑے ہونے سے عدل ہے

## دوسری بات عدل کی اقسام

عدل کی دو قسمیں ہیں: (۱) عدل تحقیقی (۲) عدل تقدیری

عدل تحقیقی کی تعریف: عدل تحقیقی وہ ہے کہ جس کے اصل سے معدول ہونے پر لفظ کے غیر مصرف ہونے کے

ملاوہ بھی کوئی دلیل موجود ہو، یعنی اگر عرب اس کو غیر منصرف نہ بھی پڑھتے پھر بھی اس میں عدل تسلیم کرنا پڑتا۔

مثال: ثلاث اور مثلثان میں سے ہر ایک کے معنی تین تین کے ہیں۔ قیاس کا تقاضا یہ تھا کہ ان کے معنی صرف تین ہوتے، اس لیے کہ لفظ میں تکرار نہیں ہے، لیکن چونکہ قاعدہ ہے کہ معنی کا تکرار الفاظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے، لہذا معصوم ہوا کہ یہ اصل میں ثلاثہ ثلاثہ تھے ہر اس سے ثلاث اور مثلث بنا گئے ہیں، خواہ ہم ان کو منصرف یا غیر منصرف۔

عدل تقدیری کی تعریف: عدل تقدیری وہ ہے کہ جس کے معدول ہونے پر کوئی دلیل موجود نہ ہو، سوائے اس کے کہ اس کو کلام عرب میں منصرف پڑھا گیا ہے۔

مثال: عدم اور فو کہ یہ عرب میں غیر منصرف مستعمل ہیں اور ان میں سوائے علیت کے دوسرا سبب منع صرف کا نہیں ہے، بقاعدہ یہ ہے کہ ہم ایک سبب سے غیر منصرف نہیں بننا، پس چونکہ عرب میں عدم اور فو فرعیہ منصرف مستعمل ہوئے ہیں تو ہم نے ان میں ایک سبب عدم کو فرض کر لیا اور عدم کو عامیہ سے ودر لفظ کا زائد سے معدول قرار دیا۔

## تیسری بات عدل کا وزن فعل کے ساتھ جمع ہونے کی وجہ

عدل وزن فعل کے ساتھ جمع ہو کر غیر منصرف کا سبب نہیں بنتا، اس لیے کہ عدل کے چھ اور ہیں اور ان میں سے کوئی بھی وزن فعل پر نہیں آیا کرتا، لہذا معصوم ہوا کہ عدل وزن فعل کے ساتھ جمع نہیں ہوتا۔

اوزان عدل: عدل سے چھ اوزان ہیں: (۱) فعل جیسے ثلاث (۲) متعلق جیسے مثلث

(۳) فعل جیسے عدم اور فو (۴) فعل جیسے مثلث (۵) فعل جیسے سحر (۶) فعل جیسے فضاء

## چوتھی بات عدل کا علیت کے ساتھ جمع ہونے کی دو مثالیں

عدل منع صرف کے سبب ہونے کے وقت علیت کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے۔

مثال: عدم اور فو یہ دونوں عدل تقدیری اور علییہ کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔





مصدر بعضی اسم مفعول ہوگا جس سے کہ مصدر غیر تاویل کے صحت نہیں ہو سکتا کیونکہ ان دونوں کی اصل وضع وصفیت کے لیے ہے۔

## الوصف

اما الوصف فلا يجتمع الي وصف مع بعينه أصلاً وشرطه أن يكون وصف في أصل الوضغ لا سود و أرقم  
 وكن وصف عييت کے ساتھ باطل جمع نہیں ہوتا ہے اس کی شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع میں وصف ہو پس سود و ارقم  
 غیر منصرف و ہوں ضار اسمیں للمعية لا ضار لهما في الوضعية و أربع لمي تَوَزَّتْ بِسَوْدَةٍ أَرْبَعٌ مَنْصَرِفٌ  
 غیر منصرف ہیں اگرچہ اس سے کہ نام ہو چکے ہیں أربع منصرف ہے جو بسورة أربع میں واقع ہے  
 مع آية صفة ورون الفعل لعدم الأصلية لمي الوضعية  
 اور جو آیت یہ وصف اور رن فعل ہے، وجہ وصفیت میں اس نہ ہونے کے۔

**وضاحت:** اس میں جمادیٰ طور پر مصنف **لعمري** سے تھیں، تھیں اور فرمائی ہیں۔

**پہلی بات:** وصف کا علمیت کے ساتھ جمع نہ ہونے کا ذکر

**دوسری بات:** وصف کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط

**تیسری بات:** وصف اصلی کی دو مثالیں اور وصف عارضی کی ایک مثال

**وصف کے لغوی معنی:** تحریف کرنا۔

**وصف کی اصطلاحی تعریف:** محذوف الاسم لا علی دہ منہ سے ما عودۃ مع بعض صفاتہ (اسم کا کسی ایسی  
 ذات مجسمہ پر دلالت کرنا کہ جس میں کسی صفت کا ذکر کیا ہو)

مثال: جیسے احمر اسم و ذوات ہم پر درت کر رہا ہے اور اس میں صفت کا بھی ذکر لکھا گیا ہے جیسے سرخی و۔۔۔

**پہلی بات:** وصف کا علمیت کے ساتھ جمع نہ ہونے کا ذکر

وصف علمیت نے ساتھ کبھی جمع نہیں ہوتا خواہ وصف وضعی ہو یا ماضی ہو اس لیے کہ علم میں تعین ہوتا ہے اور وصف  
 میں بہام ہوتا ہے پس تعین و بہام میں منافات ہونے کی وجہ سے یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے ہیں۔

**دوسری بات:** وصف کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط

وصف کا منع صرف کے سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ اصل وضع میں وہ وصف ہو یعنی وضع نے اس کو معنی وضعی کے  
 لیے وضع کیا ہو، اگر یہ بعد میں وہ کسی چیز کے نام مقرر ہو کے ہوں اور اگر اصل وضع میں وصفیت کا معنی نہ ہو تو عارضی طور  
 پر اس میں وصفیت کے معنی پائے جانے سے وہ صحت غیر منصرف کا سبب نہیں بنے گی، کیونکہ وصف کا غیر منصرف کا سبب  
 بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع میں وصف ہو۔



## تیسری بات وصف اصل کی دو مثالیں

**اُسود** اور **اُرہم** یہ شرط وجودی یا تفریح ہے **سود** (سیاہ رنگ کا سانپ) اور **رہم** (پست کہہ سانپ) یہ دونوں ہم غیر منصرف ہیں۔ ان میں اسبب پائے جا رہے ہیں، ایک علیت اور دوسرا وصف۔ ان دونوں میں وصف اصلی ہے عارضی نہیں، اس لیے کہ یہ دونوں اصل وضع میں معنی وصیت پر دست کرتے ہیں، کیونکہ اصل وضع میں اُسود ہر کان چیز اور **رہم** ہر چیت کہری چیز کے لیے وضع کیے گئے ہیں، بعد میں یہ دونوں سانپوں کے نام رکھ دیے گئے، جس جب با اصل وضع میں وصف ہیں تو اس کی رعایت کرتے ہوئے وضع صرف کا سبب قرار دیا۔

**وصف عارضی کی مثال:** **اربع** یہ شرط عدلی پر تفریح ہے یہ جب ترکیب میں واقع ہو۔ جیسے **خودت بسنوخ** **اربع** پس **اربع** میں اسبب یعنی وصف اور وزن نقل سے پائے جانے کے، وجوہ منصرف ہے، اس لیے کہ **اربع** میں معنی وصف عارضی طور پر ترکیب میں واقع ہونے کی وجہ سے پایا گیا، اگر نہ اصل وضع میں **اربع** کا لفظ یک عدد معین کے لیے وضع کیا گیا ہے، جو کہ پانچ اور معین کے درمیان کا عدد ہے، اس میں وصفیت کا معنی نہیں کیونکہ وہ ذات معینہ کے لیے وضع کیا گیا ہے، لہذا **اربع** میں باوجود اسبب پائے جانے کے اسے مصرف پر جا جائے گا کیونکہ وصف کا غیر مصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ تھی کہ وہ وصف اصلی ہو عارضی نہ ہو لیکن یہ شرط یہاں ثبوت باری ہے۔

یہ شرط عدلی پر تفریح ہے **مروت بسنوخ** **اربع** پس مثال میں **اربع** میں اسبب منصرف میں سے ایک جب وصف کا پڑا جا رہا ہے، اسبب وزن نقل کا اس لیے کہ وہ **اکھوم** کے وزن پر ہے جو وزن نقل میں سے ہے چاہے تو یہ تھا کہ وہ سبب پائے جانے کی وجہ سے یہ غیر مصرف ہوتا لیکن چونکہ اس میں وصف اصلی نہیں ہے بلکہ عارضی ہے، لہذا منصرف ہے **عندم الأصل فی الوصفیۃ:** اس مہارت سے مصنف **رہم** **اربع** کے منصرف ہونے کی دلیل دے رہے ہیں دلیل یہ ہے کہ **اربع** میں وصفیت کا معنی عارضی طور پر ترکیب میں وصف واقع ہونے کی وجہ سے آگیا اگر نہ اس کی اصل وضع یک عدد معین کے لیے ہے جو پانچ اور معین کے درمیان کا ہے اور اس میں معنی نہیں ہے کیونکہ وہ ذات معینہ کے لیے وضع کیا گیا ہے لیکن استعمال میں اس کو وصفیت عارضی ہو گئی ہے اس لیے کہ **اربع** میں وصف ترکیب میں واقع ہونے کی وجہ سے آگیا ہے، ورنہ اگر **رب** کو ترکیب مذکورہ سے علیحدہ کر دیا جائے تو اس میں معنی وصفی نہیں رہے گا۔

## التثانیث

اما التثانیث بالقاء فنسطره ان یکون عند کذلک المعنوی ان کان ثلاثیا ساکن الوسط غیر تانیث باتا ہیں اس کی شرط یہ ہے مدہ علم موجب صحفہ اور اسی طرح معنوی ہے ہر معنوی **اثر** ثلاثی ساکن الاوسط غیر تانیث ہے دوس کا غرض یہی ہے جو صراط ورنہ لاحق، **الجمعہ مع وجود النسب** کہہ دو والا یجب معہ کونین و سفر و ماہ مصرف پڑھنا ورنہ مصرف پڑھنا دونوں جائز ہے جو سخت پائے جانے کے اور وہ اسبب پائے جانے کے لیے ہے اور اگر ثلاثی ساکن الاوسط غیر تانیث نہیں ہے تو اس کا غیر مصرف پڑھنا واجب ہے جیسے **سفر و ماہ**

و م د و ح و و ر ن ا ی ت ا ل ف م ق س و ر د م س ت ا ی ر ی م ج م ی ح ا ن د ل و ر ت ا د ر ا ل ف م د و م س س ا ت و ج م ی ح م ر م م م ل و ر ت ا م

دو کا مصرف ہوتا ہے اکل ممتنع ہے کہ پیہ۔ لطف قائم مقام ہے دو سہول کے ایک تاشیخ اور دوسرا ازہم تاشیخ

لہذا اس سمجھنے سے پہلے چند مفید باتیں ملاحظہ فرمائیں۔

تاریخ کی اقسام: تاریخ فی الزمان وشمس میں (۱) تاریخ بہ وقت (۲) تاریخ بہ جگہ

تائیت باغ کی دو قسمیں ہیں: (۱) تائیت بالائے تصور: جسے جی

(۲) تائیت بالآلف الممدوۃ: جیسے حضراء

تالیف ہاتھ کی دو قسمیں ہیں: (۱) تالیف لفظی (۲) تالیف معنوی

**تائیت لفظی:** سے مراد وہ تاء تائیت ہے جو اسول کے آخر میں ہوتی ہے اور وقف کی حاست میں اسے جانے ہے۔

### جیسے علیحدہ اور فاطمہ

**تائید معنوی:** سے مراد وہ تا ہے جو مقدرہ ہو جنی اقلوں میں موجود نہ ہو۔ جیسے ربیب وغیرہ

مفید باتیں، ملاحظہ فرمائے کے بعد اب عبارت سمجھیں۔

مصنف رحمہ اللہ نے اس میں بنیادی طور پر چار باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

**وضاحت:**

پہلی بات : تائیت بالترقی ففقی اور تائیت معنوی کا منع صرف بننے کے لیے شرط

کھلی بات :

تانیٹ معنوی کا منح صرف کے لیے وجوہی طور پر سبب بننے کی تین شرائط

روسی کی بات

تاسیت مثنوی میں مذکورہ شرائط ثلاثہ یہ پائی جائیں تو اس کا مصروف اور غیر مصروف

تیسری بات:

روٹیوں پر دست چاہئے

چوتھی بات : تائید بالائف المقصرہ، تائید بالائف لمدودہ کو غیر منصرف پر مبنی ہے۔

پہلی بات تائیت بالہام لفظی اور تائیت معنوی کا متع صرف بننے کے لیے شرط

گاہکوں کے

تائید لفظی اور تائید معنوی کا غیر منحرف کے لیے سبب بننے کے یہ طبیعت شرط ہے۔

تائید، تاہم لفظ کے لیے عینیت کی شرط لگانے کی وجہ: تائید، تاہم لفظ کے لیے عینیت کی شرط لگانے کی وجہ:

گناہ گئی ہے کہ تاہم تائید کھل زوہ میں سوئی ہے ورنہ مذکورہ نمٹ کے درمیان فرق کرنے کے لیے لائی جاتی ہے البتہ

ہم نے اس عیسائیت کی شرط لگا دی تاکہ یہ تعلق و تبدل سے محفوظ ہو جائے، کیونکہ ملیت کلمہ کثیر و تبدل سے محفوظ زیادہ جتنا





ہے۔

**تانیث معنوی کے لیے علیست کی شرط لگانے کی وجہ:** علیست جس صرح تانیث تعظی کے لیے شرط ہے،  
اسی طرح تانیث معنوی کے لیے بھی شرط ہے۔ فرق یہ ہے کہ تانیث شخصی میں علیست پائے جانے کی وجہ سے دمنع  
صرف کا وجوبی سبب بنے گا جب کہ تانیث معنوی میں علیست پائے جانے کی وجہ سے دمنع صرف کا جو اسباب بنے گا۔  
دوسری بات **تانیث معنوی کا دمنع صرف کے لیے وجوبی طور پر سبب بننے کی تین شرائط**

تانیث معنوی کو غیر منصرف کا وجوب سبب بننے کی علیست کے علاوہ تین شرائط درمجموعہ ہیں اور وہ یہ ہیں

**پہلی شرط:** وہ غلائی نہ ہو۔ جیسے ریسب

**دوسری شرط:** اگر غلائی ہو تو اس میں ال وسط نہ ہو یا نہ متحرک ال وسط ہو جیسے سحر

**تیسری شرط:** نہ متحرک، وسط نہ ہو تو نہ پایہ ہے کہ عمدہ ہو۔ جیسے ماہ و حدود یہ دو شہور کے نام ہیں۔

**تیسری بات** **تانیث معنوی میں مذکورہ شرائط کا مل نہ پائی جائیں تو اس کا حکم**

تانیث معنوی میں مذکور تین شرائط نہ پائی جائیں اس طور پر کہ وہ غلائی ہو، ساکن، وسط ہو اور غیر عمدہ ہو تو  
اسے منصرف پڑھنا بھی جائز ہے اور غیر منصرف پڑھنا بھی جائز ہے۔

**محدود صرفہ و نز کہ لأجل الحذف منصرف پڑھنے کی وجہ:** تانیث معنوی جب غلائی ہو، غلائی  
ساکن ال وسط ہو اور غیر عمدہ ہو یعنی عربی ہو تو وہ علم اس کلمہ کے مقابلے میں حقیقہ درہنہ کا وجوہ ہے جو راہی ہو یا غلائی  
متحرک ال وسط ہو یا غلائی ہو جس سے یہ محقق غیر منصرف کے دو سہو میں جن میں تانیث پائے جانے کی وجہ سے کسرہ اور تونین  
نہیں آتے ہیں۔ ایک سبب کے معارض و مقابض ہونے کی وجہ سے اس سبب کا نقل ختم ہو گیا تو وہ سبب کا لحدوم ہو گیا۔  
ب صرف ایک سبب باقی رہ گیا اور ایک سبب سے کلمہ غیر منصرف نہیں ہوتا ہے لہذا اسے منصرف پڑھنا جائز ہوگا۔

**و حدود المسببین غیر منصرف پڑھنے کی وجہ:** تانیث معنوی غلائی ہو یا غلائی ساکن ال وسط ہو اور عربی ہو تو  
اسے غیر منصرف پڑھنا بھی جائز ہے۔ معصفت اس کی وجہ یہ بتا رہے ہیں کہ اس میں دو سبب علیست اور تانیث معنوی  
پائے جا رہے ہیں، اس لیے اسے غیر منصرف پڑھنا بھی جائز ہے۔

**چوتھی بات** **تانیث بالالف المصنوعة اور تانیث بالالف المنوode**

**کو غیر منصرف پڑھنے کی وجہ**

تانیث بالالف المصنوعة اور تانیث بالالف المنوode کو، عربی طور پر غیر منصرف پڑھا جانے کا کیونکہ اس  
میں ایک سبب قائم مقام دو سبب کے ہے اس میں ایک سبب تانیث اور دوسرا سبب تانیث ہے یعنی تانیث ان سے





جد نہیں ہو سکتی لہذا یہ ایک سبب و اسباب کے قائم مقام ہے۔

## المعرفة

المعرفة: ولا يعتبر هي منع العرف بها الا العلمية وتجتمع مع غير الوصف  
اور بہر حال معرفہ وہ نہیں سمجھتا ہے منع صرف میں اس سے مگر علمیت اور معرفہ وصف کے علاوہ کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے۔

**وضاحت:** اسباب منع صرف میں سے چوتھا سبب معرفہ ہے۔ اس میں بنیادی طور پر دو باتیں لکھ چکی ہیں گی۔  
**پہلی بات:** اسباب منع صرف کے لیے سبب بننے کے لیے سات قسم میں سے صرف علمیت کا اعتبار کیا گیا ہے۔  
**دوسری بات:** معرفہ اسباب منع صرف میں سے وصف کے علاوہ باقی تمام اسباب کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔  
**پہلی بات:** اسباب منع صرف کا سبب بننے کے لیے معرفہ کی سات قسم میں سے صرف علمیت کا اعتبار کیا گیا ہے۔

معرفہ منع صرف کا سبب بننے کے لیے معرفہ کی سات قسم میں صرف علمیت کا اعتبار کیا گیا ہے، باقی چھ قسم کا اعتبار نہیں کیا گیا ہے؟

**وجہ:** یہ ہے کہ ان میں سے حضرات، اشارت و موصولات یہ مبنی ہیں، لہذا یہ معرفہ غیر معرفہ کا سبب نہیں بن سکتے ہیں اور معرفہ بالعام اور اضافت یہ غیر معرفہ کو معرفہ کے حکم میں کر دیتے ہیں تو یہ غیر معرفہ کا سبب کیسے بن سکتے ہیں ورنہ ان کی کونویں معرفہ بالعام میں شامل ہیں، لہذا مصنف نے معرفہ کے لیے علمیت کا اعتبار کیا ہے۔

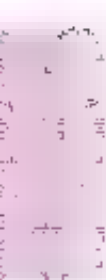
**دوسری بات:** معرفہ وصف کے علاوہ باقی تمام اسباب منع صرف کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔  
معرفہ کا وصف کے ساتھ جمع نہ ہونے کی وجہ: معرفہ وصف کے ساتھ اس لیے جمع نہیں ہو سکتا ہے کہ معرفہ میں ذات پر دست کرتا ہے جب کہ وصف ذات محکم پر دلالت کرتا ہے اور نہ دونوں میں تضاد ہے لہذا یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

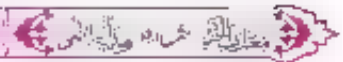
## العجمة

اما العجمة وشرطها ان تكون علما في لعجمية وراية على ثلاثة اشرف كتابهم او ثلاثا مستخرج  
بہر حال عجمہ تو کسی اس کی شرط یہ ہے کہ وہ عجمیت میں علم ہو اور تین حرفوں سے نہ ہو جیسے ر، ح، ی، یا ثلاثی متحرک الوند ہو

الوسط: كنشتر فمجمام مصرف لعدم لعلمية وروح مصرف لسكون الاوسط  
جیسے مشر بہل بمجمام مصرف ہے علمیت نہ ہونے کی وجہ سے اور روح بھی ساکن اور وسط ہونے کی وجہ سے مصرف ہے۔

**وضاحت:** اسباب منع صرف میں سے پانچوں سبب عجمہ ہے اس میں مصنف نے دو باتیں ذکر فرمائی ہیں۔





۱۰. پہلی بات : عجم کا مشہور صوفی کا سبب بننے کے لیے دو شرطیں

دوسری بات: جو اثر از می مثالیں

ناتده عجمک لقوی محی: گوینا ہونا، نکلن، اصطلاحی معنی: غیر مری کی جہاں القادیا عمر

پہلی بات عجمہ کا منع صرف کا سبب بننے کے لیے دو شرطیں

تہی شرط:

یہ ہے کہ محمد علم ہو خواہ حقیقتاً علم ہو یا حکماً علم ہو۔

عجمہ کے لیے علیست کی شرط لگانے کی وجہ: عجمہ کے لیے علیست کی شرط لگائی گئی ہے تاکہ یہ زواہاں سے محفوظ

ہو جائے، کیونکہ اب وہاں جب تک کہ کلے کو خیر حرم پاتے ہیں تو وہ اس کے ثقل کو ختم کرنے کے لیے اس میں رو و بدل کر دیتے ہیں۔ پس جب عیسیٰ کی شرط بخدا دی تو وہ اسمِ ربّی سے محفوظ ہو جائے گا۔

نہم حقیقت کی مثال: **برہم** یہ علم حقیقی کی مثال ہے۔

**علمِ حق کی مثال:** قالوں یہ بھی زبان میں اس علم تھا ہر عہدہ چیز پر اس کا طوق ہوتا تھا، جس عربی زبان میں اس علم جس میں تصوف سے پہلے یہ علم جس گویا یعنی ایک قاری کا نام رہا گیا، لہذا اس کو علمِ علی کہا جاتا ہے کیونکہ اس علم کو تصوف سے پہلے علمِ بن گیا۔

دوسری شرط: اس شرط کی دو وثائق ہیں: (۱) وہ عین حرفی سے راکٹ نہ ہو۔ جیسے: **یہ** **ہم** **یہ** **عین** **حرفی** **سے** **راکت** **ہے**۔

(۲) ملائی ہو لیکن متحرک اور وسط ہو، جیسے **شمر** یہ فیس حرفی ہے لیکن درمیان والا حرف متحرک

ہے۔ بالکل برا جیم اور شتر شراٹا۔ جانے کی وجہ سے غیر منصرف ہوں گے۔

دوسری بات رواحترازی مثالیں

پہلی مثال: لجام پہ کالی شہ طوطا ہونے کی وجہ سے منصرف ہے، کیونکہ یہ علم نہیں ہے۔

**دوسری مثال:** لوح یہ بھی منصرف ہے، اس لیے کہ اس میں دوسری شے طاعت جو رہی ہے، کیونکہ یہ خلائی سائنس

$$= \frac{1}{r} \frac{dr}{dt} \frac{dt}{ds} ds$$

**فائدہ:** واقعہ کے تمام نام غیر متصرف ہیں، اور انبیاء م م کے بھی تمام نام غیر متصرف ہیں سوائے اس سات ناموں

کے: (۱) محمد بن علیؑ (۲) شعیبؑ (۳) نوحؑ (۴) ہودؑ

(۵) مسیح علیہ السلام (۶) لوط علیہ السلام (۷) شعیث علیہ السلام

ن میں سے تئیں نام مخرجی سے: محمد سیاحی: صاحب: شعیب: -

ہائی جبرائیل کی ہیں    نوح علیہ السلام    ہود علیہ السلام    موسیٰ علیہ السلام    شعیب علیہ السلام

عربی خوانی کے اہل نام پر پیغمبرؐ تاکدام ست اے بردار نزد کوئے منصرف

صاحب، ہوتو محمد علی با شعیب و نوح دہلوی منصرف داس و گریاتی ہمد لاہ صرف

## الجمع

اما الجمع فشرطه ان يكون على صيغة مفعلي لجمع وهو ان يكون بعد الف الجمع حرفان كمساجد  
 ہر جمع شرط ہے کہ وہ مفعلی جمع کے مراد ہو اور جمع نہ ہو کہ الف تک مفعلی لجمع کے بعد و حرف اور جیسے مساجد  
 او حرف مشدود مثل دراب أو ثلاثة احواف أو سطح ساکن غیر قابل لہاء کمضابیح فصيلة و لمر ربة  
 یا عت جمع کے بعد حرف مشدود جیسے دراب یا عت تک حرف ہوں کہ ان میں درمیان واو حرف ساکن ہوں حال میں کہ  
 وہ ہاء کو قبول کرنے والے نہ ہو جیسے مضابیح تک صافۃ اور فزودہ

مصرف بقول لہما لہاء وهو أيضا فانه مقام السبب لجمع ولو مہاو

منصرف ہیں جو قبول کرتے ہیں وہ سے لہاء مکی قائم مقام ہے دو سببوں کے ایک ال میں سے سبب ہے اور وہ ال کے سبب ہے اور

امضاع ال بجمع مرة أخرى جمع التکسیر فکانہ جمع مرکب

دوسری مرتبہ جمع تکسیر لانا مختص ہے جس کو یا کہ یہ جمع دوسری بار لائی گئی ہے۔

عبارت سمجھنے سے پہلے ایک فائدہ ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ: جمع کا لغوی معنی: کٹھا کرتا **مصطلحی معنی:** کسی جم کا تین یا زائد افراد پر وراثت کرنا۔

فائدہ ملاحظہ فرمائے کے بعد اب عبارت سمجھیں۔

**وضاحت:** اسباب منع صرف میں سے چھ اسباب جمع ہے۔

منصف **الظلم** نے اس میں بنیادی طور پر دو باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

**پہلی بات:** جمع کا غیر منصرف کے لیے سبب بنے کے لیے دو شرائط

**دوسری بات:** جمع کا دوسرے کے قائم مقام ہونے کی وجہ

**پہلی بات:** جمع کا غیر منصرف کے لیے سبب بننے کے لیے دو شرائط

**پہلی شرط:** یہ ہے کہ وہ جمع مفعلی لجمع کے ورس پر ہو اور مفعلی الجمع کے ورس یہ ہیں۔

(۱) الف جمع کے بعد و حرف ہوں۔ جیسے مساجد برورں مسجدیں

(۲) الف جمع کے بعد ایک حرف مشدود ہو۔ جیسے دراب برورں درابیں

(۳) الف جمع کے بعد تین حرف ہو درمیان والے حرف ساکن ہو جیسے مضابیح برورں مضابیحیں

**دوسری شرط:** یہ ہے کہ جمع کی تاء و قیوں نہ کرتا ہو جو حالت وقف میں ہونے چاہئے۔ یہ شرط اس لیے رکائی تاکہ

جمع کی بعض مفردات کے ساتھ مشابہت پیدا ہو جائے۔



**مثالیں:** صباقیہ اور فرائیہ منصرف ہوں گے، کیونکہ یہ اس تاء کو قبول نہیں کرتے ہیں، جو حالت وقف میں ہر س جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کی مشابہت طوابعہ اور تکرار کے ساتھ ہو جاتی ہے اور دونوں منفر ہیں۔ اس لیے ان میں جمعیت ضعیف ہو جاتی ہے لہذا مفرد کے ساتھ مشابہت سونے کی وجہ سے یہ منصرف ہوں گے۔

**دوسری بات** جمع کا دو سیبوں کے قائم مقام ہونے کی وجہ

**جمع مستہی الجموع کیلئے دو سیبوں کے قائم مقام ہے:** اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ایک سیب جمعیت پایا جا رہا ہے اور دوسرا سیب لزوم جمعیت کہ اس کے بعد دوسری جمع کسر نہیں بنانی چاہتی ہے گویا اس میں اسب پائے گئے ایک جمع ہونا اور دوسرا لزوم کا ہونا پس یہ ایک سیب قائم مقام اسب کے ہونے کی وجہ سے غیر منصرف کا سیب بنے گا۔

**فائدہ (۱):** جمع مستہی الجموع کی وجہ تسمیہ: اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مستہی الجموع کا معنی سے جمعوں کے انتہاء کو پہنچنے کی جگہ۔ اس جمع کے بعد یہ لگے جمع شیعہ میں بناں جا سکتی ہے، پس یہ جمعوں کی آخری جمع ہے اور اس کو جمع اقصی بھی کہتے ہیں۔

**فائدہ (۲):** دوسری شرط میں جو شرط لگائی ہے کہ اس جمع کے آخر میں اسکی تاء ہو جو حالت وقف میں جاء بن جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ جمع کا التباس بعض مفردات کے ساتھ نہ جائے جن کے آخر میں جاء ہوتی ہے جس کی وجہ سے جمع کی جمعیت میں خلل واقع ہو جائے گا اور غیر منصرف کا سب نہیں بن سکے گا جیسے صباقیہ اور طوابعہ کا التباس طوابعہ (بمحتی سرکشی) اور تکرار (بمحتی کرہت) کے ساتھ اور یہ دونوں مفرد ہیں۔

## التزکیب

فما التزکیب فمشرعہ ان یکن علی صاف ولا یساو کعبیک فعبد اللہ منصرف ومعدیکوب غیر ہجراں ترکیب میں اس کی شرط یہ ہے کہ وہم ہو میرا حالت کے اور میرا اساتے جیسے بعدیک میں عبد اللہ منصرف سے و معدیکوب

منصرف و رشہ بقرہ ماہ منی

غیر منصرف ہے اور شاب قرطاطانی ہے۔

یہ استیجھتے سے پہلے وہ فائدے سے حکم فرما میں۔

**فائدہ (۱):** ترکیب الفوی معنی جوڑنا، ملانا۔ اصطلاحی معنی: یہ ہے کہ دو یا اس سے زیادہ کلموں کو

ایک بر یا جب کہ کوئی حرف اس کا جز نہ ہو۔ یہ تعریف ترکیب کی ہے جو معنی صرف کا سب ملتی ہے مطلق ترکیب کی نہیں۔

**فائدہ (۲):** ترکیب کی چھ قسمیں ہیں (۱) ترکیب اصنافی جیسے علامہ زید (۲) ترکیب اسنادی جیسے زید الام

(۳) ترکیب توصیفی جیسے رجل عالم (۴) ترکیب صوتی جیسے مبرہ

(۵) ترکیب عددی جیسے خمسة عشر (۶) ترکیب استرجاعی جیسے بغلیک







ن چوتھوں میں سے منع مصرف میں صرف ترکیب احترازی کا اعتبار رہا گیا ہے۔

نادرہ ملاحظہ فرماتے کے بعد بھارت سمجھیں۔

**وضاحت:** سبب منع مصرف میں سے ہر توں سبب ترکیب ہے۔ اس میں دو، تیس ذکر کی گئی ہیں۔

**پہلی بات:** ترکیب کا منع مصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرائط

**دوسری بات:** ایک مثال اتفاقی اور دو مثالیں احترازی

**پہلی بات:** ترکیب کا منع مصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرائط

**پہلی شرط:** یہ ہے کہ وہ علم ہو۔ ترکیب کے لیے علمیت کی شرط اس لیے لگائی ہے۔ ترکیب ایک عارضی چیز

ہے، کیونکہ اصل ہر کلمہ میں یہ ہے کہ وہ لگ الگ استعمال ہو کسی عارض کی وجہ سے اس کو جوڑا جاتا ہے۔ پس ترکیب ایک عارضی چیز ہونے کی وجہ سے کل اس میں بھی علمیت کی شرط لگا کر اسے محفوظ بنایا۔

**دوسری شرط:** یہ ہے کہ ترکیب اضافی بھی نہ ہو، و ترکیب ساری بھی نہ ہو کیونکہ صاف غیر منصرف کو منصرف کے حکم میں کر دیتی ہے، و مرکب اسنادی جی ہوتا ہے ورجی غیر منصرف نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ غیر منصرف معرف کی قسم ہے۔

**دوسری بات:** ایک مثال اتفاقی اور دو مثالیں احترازی

**اتفاقی مثال:** بغض شک ہے اس میں ترکیب کی دونوں شرطیں پائی جاتی ہیں۔ وجہ سے غیر منصرف ہے پہلی علمیت

بھی پائی جا رہی ہے۔ یہ ایک شہر کا نام ہے و دوسری شرط ترکیب اضافی اور ترکیب اسنادی کا نہ ہونا ہے چنانچہ اس میں و ترکیب اضافی ہے اور نہ اسنادی۔

**و احترازی مثالیں**

**پہلی مثال:** عبد اللہ یہ منصرف ہے اس میں پہلی شرط علمیت پائی جا رہی ہے و دوسری شرط ترکیب اضافی نہ ہونے کی قوت ہونے کی وجہ سے غیر منصرف نہ ہوگا۔

**دوسری مثال:** **نشاب** قر ماہا یہ جی سے اس میں پہلی شرط پائی جا رہی ہے یہ ایک عورت کا نام ہے مگر دوسری شرط ترکیب اسنادی کا نہ ہونا قوت ہو رہی ہے لہذا یہ منصرف سے نہ ہی غیر منصرف بلکہ مثنیٰ ہے۔

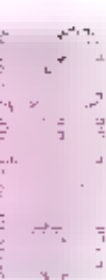
**نشاب قر ماہا کا معنی:** وہ عورت جس کی دونوں سینٹھیں سفید ہو گئی ہوں

**الْأَلْفُ وَالشُّونُ الزَّائِدَتَانِ**

اَقَالِ الْاَلْفُ وَالشُّونُ الزَّائِدَتَانِ اِنْ كَانَتَا فِي اسْمٍ فَشَرَطَهُ اَنْ يَكُوْنَ الْاِسْمُ عَدَمًا كَقَوْلِهِمْ اِنْ وَعْثَمَانُ فَسَعْدٌ اِنْ اِسْمُ

سَعْدٍ اَلْفٌ وَشُونٌ اَلْمَدَّةُ اِنْ اِسْمٌ فِي حَالٍ اَوْ اِسْمٌ فِي شَرْطٍ اِنْ اِسْمٌ كَقَوْلِهِمْ اِنْ وَعْثَمَانُ فَسَعْدٌ اِنْ اِسْمٌ اَوْ اِنْ اِسْمٌ

نَبِ مَصْرُوفٍ اِلْعَدَمِ الْعَلَمِيَةِ اِنْ كَانَتَا فِي صِلَةِ فَرْقٍ اِنْ لَا يَكُوْنَ مَوْثِقَةً عَنِ فِعْلَانِ كَقَوْلِهِمْ اِنْ وَعْثَمَانُ





نام ہے مصرف ہے عیلت نہ ہونے کے سبب، اور یہ صنعت میں ہوں تو اس کی شرط یہ ہے اس صنعت کی مؤنث کے فعل اللامہ دون پر نہ ہو۔

### منصرف لؤ جز و مدعا

جیسے **سکراں** پس مدعا منصرف ہے مدعا کے موجود ہونے کے وجہ سے۔

### وضاحت:

اسباب منع صرف میں سے آخوال سبب الف و لون زائد تان ہے۔

اس میں مصنف نے **سکرا** نے وہاں تیں کر کرمان ہیں۔

### مکمل بات

الف و لون گرام کے آخر میں زائد ہوں تو اس کے مع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط

### دوسری بات

الف و لون اگر صفت کے آخر میں زائد ہوں تو اس کے مع صرف کا سبب بننے کی شرط

### مکمل بات

الف و لون اگر اسم کے آخر میں زائد ہوں تو اس کے مع صرف کا سبب بننے کے لیے شرط

الف و لون زائد تان گرام کے آخر میں ہوں تو اس کے مع صرف بننے کے لیے عیلت کی شرط ہے۔

الف و لون زائد تان مع صرف کا سبب بننے کے لیے عیلت کی شرط گانے کی وجہ عیلت کی شرط اس لیے لگادی کہ الف و

ون خرمیں ہوتے ہیں اور قلہ کا ختم و تبدل کا مل ہوتا ہے پس عیلت کی شرط لگادی تاکہ الف و لون کل ختم و تبدل میں

محموط ہوں۔ جیسے عمروئی اور عثمان

### حزری مثال

**سعد** اس میں عیلت نہ پائے جاتی، وجہ سے مصنف ہوگا، کیونکہ یہ ایک قسم کی گھاس کا نام

ہے، کسی کا علم نہیں

### دوسری بات

الف و لون اگر صفت کے آخر میں زائد ہوں تو اس کے مع صرف کا سبب بننے کی شرط

یہ ہے کہ اس کی مؤنث فعل اللامہ کے وزن پر آتی ہو۔

### نقد مثال

**سکر** غیم مصرف ہے اس لیے اس کی مؤنث **سکر** نہ نکلی ہے بلکہ اس کی مؤنث **سکری** ہے۔

### حزری مثال

مدعا منصرف ہے اس لیے کہ اس کی مؤنث مدعا نہ ہو کہ فعل اللامہ کے وزن پر ہے۔

## وزن الفعل

خاورن الفعل فشرطه أن يختص بالفعل ولا يؤخذ في الاسم إلا متقولا عن الفعل كشمرو و ضرب وإن

سبحان و۔ فعل ایک اسم کی شرط یہ ہے کہ وہ مختص بفعل کے ساتھ اور فعل سے متعلق ہونے بغیر اسم میں نہ پڑ جائے جیسے **شمرو** و **ضرب**

لهم يختص به فيجب أن يكون في أو به إحدى حروف المصارعة ولا يدخله الهاء

ور اگر فعل کے ساتھ مختص نہ ہو تو اس کے شروع میں حروف مصارعہ میں سے کسی حرف کا ناویب و رسم ہونی چاہیے و اس کے آخر میں

کأحمد و يشكر و تعيب و مرجس فيهم مصرف ليقبوا له كقولهم ناقة بعمدة

نار و اقل نہ ہو۔ جیسے **أحمد** و **يشكر** و **تعيب** و **مرجس** اس میں عمل منصرف ہے کیونکہ وہ ماہ و قول برتا ہے

جیسا کہ عربوں کا قول ہے ناقة بعمدة





وضاحت:

باب منع صرف کا نواں سبب وزن فعل ہے۔

## وزن فعل کا غیر منصرف کا سبب بننے کی شرائط

وزن فعل کا غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرائط ہیں۔

**پہلی شرط:** یہ ہے کہ وہ وزن فعل کے ساتھ مختص ہو اس میں نہ پایا جائے۔ اگر اس میں پایا جائے تو مختص ہو کر آیا ہو۔

**دوسری شرط:** ششتر یہ ہر تفعیل کا صیغہ ہے (بمقتی دامن سمیتا مایہ وزن فعل کے ساتھ مختص ہے پھر اس کو اسم کی طرف منتقل کیا گیا اور ایکہ نیز رقم رکھوئے کا نام بن گیا اب یہ وزن فعل اور طبیعت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

**دوسری مثال:** ضرب ہے جو کہ فعل مجہول ہے یہ وزن بھی فعل کے ساتھ مختص ہے اب اگر کسی کا نام ضرب رکھ دیا جائے تو تو یہ وزن فعل اور طبیعت کی وجہ سے غیر منصرف ہوگا۔

**دوسری شرط:** یہ ہے کہ اگر وزن فعل کے ساتھ مختص نہ ہو، جگہ اسم اور فعل دونوں میں مشترک ہو تو اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کے شروع میں حروف مضارع یعنی حروف افعال میں سے کوئی حرف ہو اور اس کے آخر میں ایسی تاء تائید نہ ہو، جو حالت وقف میں حاکم بن جائے۔

**مثال:** حمد اور یشکو اور مغرب اور ہو جس کے شروع میں حروف مضارع بھی ہے در آخر میں تاء بھی نہیں جو صورت وقف میں آتا ہے اس لیے یہ طبیعت اور وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہوں گے۔

**شرط ثانی کی تشریحی مثال:** ایک بعد منصرف ہے اگرچہ اس میں دو سببوں اور وقف پانے جارہے ہیں اس کے باوجود منصرف ہے کیونکہ نہ تاء تائید کو قبول کرتا ہے چاہے ہافہ بعداً آتے ہیں البتہ یہ منصرف ہے۔

واعلم ان كل ما شرط فيه بعمية وهو: لمؤنث بالثناء والاعنوى والنعجمة والنتر كتيب والاسم ليدني فيه اور حال لو کہ ہر دو اسم غیر منصرف جس میں طبیعت شرط ہے (جس میں اسباب میں طبیعت شرط ہے وہ یہ ہیں مؤنث مائید معنوی اور مجرور و تائب اور و اسم جس میں الألف والین لواند تانی اورم بشرط فيه دلیک ولكن اجتماع مع سبب واحد فقط وهو العلم المعدول ع و اس کتاب جس پر یہ عام غیر منصرف اس میں طبیعت شرط نہیں ہے بلکہ ایک سبب کے ساتھ جمع ہوجاتی ہے اور وہ علم معدول ووزن الفعلی دانکہ صرف اما فی القسم الأول فبقیاء الاسم بلا سبب و اما فی القسم الثاني فبقیاءه علی اور وزن فعل ہے جب ان کو گراہ کر لیا جائے تو منصرف ہوجائے گی یہی پہلی قسم میں کو اس سے یہ تم بھی سب کے باقیہ جاتا ہے اور سبب واحد نقول حاء فی طلحة وطلحة عور و قام عمر و عمرو اخر و ضرب احمد و احمد اخر اور یہی قسم میں ایک سبب باقی رہا ہے اس لیے جیسے تو کہ حاء فی طلحة وطلحة عور یا طلحة میرے پاس اور یہی دوسرا طریقہ اقدام عمر و عمرو جو (کنز عمر و یک اسر عمر) اور ضرب احمد و احمد عور (دارالاحمد نے اور ایک دوسرے اسم)۔

وضاحت:

مصنف رحمہ اللہ باب منع صرف بیان کرنے کے بعد اب یہاں سے اس چیز کو ذکر فرما رہے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين  
السلامة



جس کے زائل ہونے سے اسباب منع صرف کی تاثیر ختم ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے وہ منصرف میں جاتے ہیں۔ اب یہاں سے، کسی قاعدہ کو ذکر فرما رہے ہیں۔

## اسباب منع صرف کو منصرف بنانے کا قاعدہ

اسباب منع صرف کے دو اسباب میں سے چار سبب یہ ہیں جن کے ساتھ علیت جمع ہو، ایک مستقل سبب بھی بن رہی ہے اور پھر دوسرے سبب کے لیے شرط ہو کر منع صرف میں مؤثر ہوتی ہے اور وہ چار سبب یہ ہیں:

(۱) تائید غلطی و مسوئی (۲) مجر (۳) ترتیب (۴) الف فو نا ر اند تان

اور اسباب ایسے ہیں کہ جن کے ساتھ علیت جمع ہو کر ایک مستقل سبب بن رہا ہے، لیکن ان کے سبب بننے کے لیے علیت کی شرط نہیں ہے اور وہ سبب یہ ہیں: (۱) عدل (۲) وزن جمل۔

سبب ن چھ اسباب و جن میں سے چار میں علیت شرط ہے اور دو میں شرط نہیں ہے، بلکہ ان کے ساتھ علیت محض منع ہوتی ہے جب نکرہ بنایا جائے تو یہ منصرف ہو جائیں گے۔

جن چھ اسباب میں علیت بطور شرط جمع ہو رہی تھی ان کو نکرہ بنانے سے منصرف ہونے کی وجہ: یہ ہے کہ ان میں سے پہلے چار اسباب جن میں علیت شرط ہے جن کو نکرہ بنایا جائے تو ان سے علیت ختم ہو جاتی ہے جب علیت ختم ہو گئی تو وہ سبب بھی ختم ہو گیا۔ **دقائق الشرطيات المسروحة** کے قاعدہ کے تحت اس میں چاروں قسموں میں ایک سبب بھی ہائی نہیں رہے گا کی کو منصرف نے فقہاء سمجھ سبب سے انکار کر لیا ہے گو کہ ایک سبب ہے، لیکن وہ غیر مؤثر ہونے کی وجہ سے بمنزہ معدوم کے ہے ہند ایک سبب بھی باقی نہیں رہے گا اور یہ منصرف بن جائیں گے۔

اور جن دو اسباب میں علیت بطور شرط کے نہیں ہے بلکہ محض جمع ہو رہی ہے ان کو نکرہ بنانے سے منصرف ہونے کی وجہ: یہ ہے کہ ان میں ایک سبب مؤثر باقی رہ جاتی ہے اور ایک سبب کی وجہ سے اسم غیر منصرف نہیں ہوتا ہے۔

**غیر منصرف کو منصرف بنانے کی مثالیں:** وہ اسباب جن کے ساتھ علیت شرط کے جمع ہو رہی ہے ان میں سے حرف تائید غلطی کی مثال: کہ کی ہے بقید جن کو ان پر قیاس کیا جائے

**تائید غلطی کو منصرف بنانے کی مثال:** جاء طلحة یہ غیر منصرف ہے اس میں ایک سبب تاء تائید اور دوسرا سبب علیت ہے اس کو نکرہ بنایا جائے تو یوں پڑھیں گے **جاء طلحة**، حوا اس میں حوا بہ **طلحة** کی صفت ہے، جب آخر صفت نکرہ ہے تو موصوف بھی نکرہ ہوگا **طلحة** نکرہ ہو گیا تو یہ بھی منصرف ہو جائے گا۔

**عدل کو منصرف بنانے کی مثال:** قام عمر یہ غیر منصرف ہے اس میں وہ سبب پائے جا رہے ہیں ایک سبب علیت ہے اور دوسرا سبب عدل اس کو نکرہ بنایا جائے تو یوں پڑھیں گے **قام عمر**، خبر سبب اس کو نکرہ بنایا گیا تو اس میں علیت والا سبب ختم ہو گیا صرف ایک سبب عدل باقی رہ گیا، اور ایک سبب سے غیر منصرف نہیں ہوتا ہے لہذا یہ منصرف ہوگا۔





**وزن فعل کو منصرف بنانے کی مثال:** صوب احمد یہ غیر منصرف ہے۔ اس میں اسبب پائے جا رہے ہیں؛ ایک علیست اور دوسرا سبب وزن فعل ب اگر اس کو نکرو بنائیں تو اس کو یوں پڑھیں گے **صوب احمد** سبب جب اس کو نکرو بنایا گیا تو اس میں سے علیست والا سبب ختم ہو گیا صرف ایک سبب ورس فعل باقی رہ گیا اور ایک سبب سے غیر منصرف نہیں ہوتا ہے لہذا یہ منصرف ہوگا۔

وکل ما لا ينصرف اذا صيغ او دخله افعال قد عده النكسرة معوز مروت يا احمد كم وبلا احمد  
اور ۱۰۰ عام جو جمع منصرف، وجب اس کی اضافت کی جائے یا اس پر الف لام داخل ہو جائے تو اس کے آخر میں کسرہ آ جائے گا جیسے مروت یا احمد کم وبلا احمد

**غیر منصرف کو منصرف بنانے کا قاعدہ:** غیر منصرف کی حالت جب کسی دوسرے اسم کی طرف ہو جائے یا اس پر الف لام داخل ہو جائے تو اس پر کسرہ پڑھی جائے گی۔ جیسے مروت یا احمد کم اسی طرح ضرورت بالاحمد میں الف لام داخل ہونے کی وجہ سے کسرہ پڑھی جائے گی اور یہ منصرف ہوں گے

**مثال:** اسباب منع صرف پر اضافت اور الف لام کے داخل ہونے سے اس پر کسرہ کیوں پڑھی جاتی ہے؟

**جواب:** یہ ہے کہ غیر منصرف پر کسرہ کا نہ آنا یہ فعل کے ساتھ مٹا بہت کی وجہ سے ہے جب اس پر الف لام یا اضافت آجائے جو کہ اسم سے خواص میں سے ہے تو اس پر غیر منصرف کی مٹا بہت فعل سے کم اور اسم سے زیادہ ہو جاتی ہے لہذا اس پر کسرہ بھی آئے گا اور یہ منصرف بھی پڑھے جائیں گے۔

## تمارین

- سوال نمبر ۱: علم نحو غوی اور اصطلاحی تعریف، موضوع وروائد ذکر کریں "یہ ہدایہ" لغو کے معنی کا تعارف لکھیں؟
- سوال نمبر ۲: کلمہ کی تعریف دو کلمہ کی قیاسی ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۳: اسم کی تعریف اور مثال ذکر کریں؟ اسم کی وجہ تسمیہ تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۴: اسم کی علامات مثالوں کے ساتھ ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۵: فعل کی تعریف اور مثال ذکر کریں؟ نیز فعل کی وجہ تسمیہ تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۶: فعل کی علامات ذکر کریں نیز ہر علامت کے ساتھ مثال بھی ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۷: حرف کی تعریف اور مثال ذکر کریں؟ نیز حرف کی وجہ تسمیہ تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۸: حرف کے فوائد مع مثال ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۹: کلام کی تعریف کریں اور مثال سے وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۱۰: کلام کن چیزوں سے مرکب ہوتا ہے اور اس پر خاموشی اختیار کرنا کب درست ہے مثالوں سے



واضح کریں؟

سوال نمبر ۱۱: جملہ کی اقسام مع امثلہ ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۲: اسم معرب کی تعریف اور مثال لکھئے؟ نیز معنی "اصل کتنی چیزیں ہیں؟"

سوال نمبر ۱۳: اسم متکلم کسے کہتے ہیں مثال سے واضح کریں؟ نیز اسم متکلم کی اقسام ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۴: اعراب محل اعراب اور محل کی تعریف کر کے؟ ایک کی مثال سے وضاحت کریں؟ نیز اعراب

حرکی اور حرکتی کیا ہوتا ہے ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۵: اسم کے اعراب کی اقسام مع امثلہ وضاحت سے لکھیں؟

سوال نمبر ۱۶: جار مجرای صحیح کسے کہتے ہیں مثال سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۱۷: مفعول مفعول صحیح، چارہی مجرای صحیح اور جمع مکسر کے اعراب مع امثلہ ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۸: جمع مؤنث سالم کے اعراب ذکر کریں؟ مثال بھی ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۹: غیر منصرف کے اعراب ذکر کریں اور مثال سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۲۰: اسمائے متکبرہ کون کون سے ہیں؟ نیز اسمائے متکبرہ کے اعراب مرنے کے بعد ن کے

اعراب کے لیے کیا شرائط ہیں تفصیل سے مع امثلہ تحریر کریں؟

سوال نمبر ۲۱: مثنیٰ کے اعراب مع امثلہ ذکر کریں؟

سوال نمبر ۲۲: جمع مذکر سالم کے اعراب مثال کے ساتھ ذکر کریں؟

سوال نمبر ۲۳: لون تشبیہ اور لون جمع مذکر سالم کب گرتے ہیں مثالوں سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۲۴: اسم مفعول کی تعریف کریں اس کے اعراب کر کرنے کے بعد اس کی مثالوں سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۵: جمع مذکر سالم جب یائے متکلم طرف مصروف ہو اس کا اعراب کیا ہوگا مثال سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۲۶: اسم منصرف، و غیر منصرف کی تعریف مع امثلہ بیان کریں؟ نیز اسباب مع صرف بھی مع امثلہ ذکر

کریں؟

سوال نمبر ۲۷: حد کی تعریف اور اقسام مع امثلہ ذکر کرنے کے بعد عدل کے مع صرف میں مؤنث مرنے کی شرط

لکھیں "نیز عدل اسباب مع صرف میں سے کن کے ساتھ جمع ہوتا ہے اور کن کے ساتھ نہیں ہوتا

واضح کریں؟

سوال نمبر ۲۸: وصف کی تعریف اور مثال ذکر کر کے کے بعد وصف کے غیر منصرف ہونے کی شرط بھی ذکر کریں؟

نیز وصف اصلی اور وصف عارضی کی تعریف کریں اور وصف اصلی کے اشتراط کا سبب بیان کریں؟

سوال نمبر ۲۹: تانیث کی قسم مع امثلہ ذکر کریں؟ نیز تانیث کے غیر منصرف ہونے کی شرط مع امثال ذکر

کریں؟

سوال نمبر ۳۰: تانیث معنوی جب علم ہو اور ماکن ال وسط ہو تو کیسے؟ منصرف پڑھنا چاہیے مثال سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۳۱: تائید مقصود اور تائید الف سمدودہ میں غیر منصرف بننے کا سبب کیا ہے رکر کریں؟

سوال نمبر ۳۲: معرفہ کی تعریف ذکر کرنے کے بعد بتائیں کہ تائید میں غیر منصرف ہونے کا سبب کیا ہے؟ نیز

علیت کے عدوہ معرفہ کی باقی اقسام غیر منصرف کا سبب یہاں نہیں بن سکتے؟ نیز صفت کے ساتھ

معرفہ جمع نہ ہو سکنے کی وجہ کیا ہے؟

سوال نمبر ۳۳: عجمہ کا منع صرف کا سبب بننے کے لیے کون سی شرط میں یہ بھی بتائیں کہ برہم، جام، روح

منصرف ہیں یا غیر منصرف؟ یہ عنما فی العجمہ کا کیا مطلب ہے؟

سوال نمبر ۳۴: جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کیا شرائط ہیں؟

سوال نمبر ۳۵: ترتیب کا حوی در اصطلاحی معنی بیان کریں؟ اور مصنفہ رلیہ کی؟ رکر وہ تمام اتفاقی اور اترازی

مثالوں کی وضاحت کریں؟ نیز ترتیب کے منع صرف میں موثر ہونے کے لیے علیت اور

بلا صافہ و لا مساد ہونے کی شرطیں کیوں لگائی ہیں تحریر کریں؟

سوال نمبر ۳۶: الف وفون اگر اسم کے آخری رائد ہوں تو اس کے منع صرف کا سبب بننے کی شرط بیان کریں اور

اتفاقی مثال اور اترازی مثال بھی، رکر کریں؟ نیز الف ولون اگر صائے کے آخری رائد ہوں تو اس

کے منع صرف کا سبب بننے کی شرط بیان کریں اور اتفاقی مثال اور اترازی مثال تفصیل سے تحریر کریں؟

سوال نمبر ۳۷: وزن فعل کا منع صرف کا سبب بننے کی شرط تحریر کریں اور مثالوں سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۳۸: اسباب منع صرف کا منصرف بنانے کا قاعدہ تفصیل سے بیان کریں اور مثالوں سے وضاحت

کریں؟ یہ غیر منصرف کو منصرف بنانے کا قاعدہ منع امثلہ تحریر کریں؟



## المقصد الأول في المرفوعات

لأنشاء المرفوعات ثمانية أقسام: المفعول الذي لم يسم فاعله، والمستند، والمضمر، والخبر،

مقصد اول مرفوعات و بحث میں ہے اسم مرفوعہ۔ کی تین قسم میں فاعل، مفعول، مستند، مضمر اور خبر اور اس

وأخواتها وإنهم كان وأخواتها واسم ما ولا المشبهتين بالنس و خبر لا لتس لمعي الجسم

اور اس کے اخوات و خبر اور گن اور اس کے تحت کا اسم اور ما ولا المشبهتين بيس کا م، والا لیس جس کی

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ مقدمہ سے شروع ہونے کے بعد سب یہاں سے مقاصد مثالی بیان فرما رہے ہیں۔

مقصد اول مرفوعات کی بحث میں درمقدمہ ثانی منصوبات کی بحث میں اور مقصد ثانی خبر ورات کی بحث میں۔

**فقال:** یہ ہوتا ہے کہ مصنف اللہ نے مقاصد مثالی میں سے مرفوعات کو منصوبات اور خبر ورات پر مقدم کیا ہے؟

**جواب:** یہ ہے کہ مصنف نے مرفوعات کو اس لیے مقدم کیا ہے کہ مرفوعات پر فاعل ہوتا ہے اور رفع قوی اور مضبوط ہوتا

ہے نسبت نصب اور خبر لہذا مرفوعات رفع پر مشتمل ہونے کی وجہ سے قوی ہوئے ہیں اس کو مقدم کیا۔ دوسری وجہ یہ

ہے کہ مرفوعات فاعل اور مہند پر مشتمل ہوتے ہیں اور یہ مشد لیا ہوتے ہیں درمشد یہ کلام میں عمدہ ہوتا ہے جب کہ

منصوبات اور خبر ورات کلام میں قصہ ہوتے ہیں اس لیے مرفوعات کو مقدم کیا۔

**اسم مرفوع کی تعریف:** اسم مرفوع وہ اسم ہے جو عداست فاعل پر مشتمل ہو عداست فاعل میں چیزیں ہیں۔

(۱) ضمہ (۲) ولا (۳) انف

ضمہ کی مثال: جاء عيسى ريد وروکی مثال: جاء عيسى مستمعي لفت کی مثال: جاء عيسى توريد

## مرفوعات کی پہلی قسم فاعل

فصل - الفاعل كمن اسم قبله فعل أو صفة أو اسد إليه عبي معنى انه قام به لا وقع عليه نحو قام زيد وريد

فاعل ہ وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا صیغہ فعل (یعنی شہ فعل ہو) یا فعل یا شہ فعل جس کی اس اسم کی طرف نسبت کی گئی ہو

اس طور پر کہ وہ فعل یا شہ فعل اس اسم سے ساتھ قائم ہو نہ اس اسم پر درج ہو جیسے قام زید (زید کھڑے ہے) اور زید

ضارب آلہ عمر و آل قاصر ب و زید عشر را

ضارب نوہ عمر و (ایک، دہائیے والے سے اس کا باپ عمر و کا) اور ضارب زید عطف و (انہیں مارا زید نے عمر و کو)

**وضاحت:** مصنف اللہ نے اس فعل میں جیسا کہ چارہ تیں ذکر فرمائی ہیں۔

فاعل کی تعریف

پہلی بات

فاعل کی مختلف صورتیں اس کی مناسبت سے فعل، ضمہ کا ضمہ

دوسری بات:



**تیسری بات:** وہ مقام جہاں فاعل کو معنوں پر مقدم کرنا واجب ہے اور

وہ مقام جہاں فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا چاہیے۔

**چوتھی بات :** قرینہ موجود تو باطل کے فعل کو حذف کرنا چاہتا ہے

فاعل کی تعریف

کلیات

ہر وہ اسم ہے کہ جس سے پہلے فعل یا شے فعل ہو اور اس فعل یا شے فعل کی نسبت اس اسم کی طرف کی گئی ہو اس طور پر کہ وہ فعل یا شے فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو نہ کہ اس پر واقع ہو۔

**قواند و قیود:** اس تعریف میں کل سہریض ہے اس میں سارے کام داخل رہ گئے۔ قبیہ بعل و صفہ فصل

بول ہے اس سے دوا سہ نظر آگئے جو فعل یا شے فعل سے مقدم ہوں۔ چاہے نام پر یا

سید الیہ

یہ عمر و امیں عمرو و اقل نہیں ہے اس لیے کہ اس میں **حصر** کی سہ و عمرو کی طرف نہیں ہے۔

یہ تیسری فصل ہے اس سے وہ اسم نکل گئے جن سے سب تھیں فعل یا یہ فعل قائم ہو بلکہ نہ یہ واقع ہو

جیسے صرب ریڈ سے پیسے جو بھلے سے وہ اس اسم پر واقع ہے اس کے ساتھ رقم نہیں ہے کیونکہ ریڈ ٹاپ فاسل ہے

مفسر اب فعل کے ہے

مثالیس پہلی مثال: فعل کی ہے جسے فہم و رد اس مثال میں فہم فعل ہے اور یہ اس کا اسم اور فاعل ہے

مرد اس اہل کی اناؤں میں طرف ہو رہی ہے اس طور پر کہ محلہ کے ساتھ قائم ہے اس مرد کے پاس ہے۔

دور کی مثال - شعلہ کی ہے۔ جسے بدھ و ابیو دھم، ان کی مثال میں صد، بشر فعل سے اب کی نسبت

یہ وہی ہے اس طرح کہ **صاحب** والے فعل اس کے ساتھ قائم ہے اس پر واقع نہیں ہے

فصل میں بتدی کی ذکر کی جاتی ہے کہ جو مرتبہ خلعت کی نسبت ہوا، وہ صرف ہوتی ہے

۱۔ فصل دوم، کتبہ نستقاعاً، کہ طرف اولیٰ ہے جسے صاحب بیدعب، ائمہ صاحب بقدرتہ، و است

نیلہ کی طرف بوری ہے اس طرح کہ وہ نفع مند ہے۔ یہ کہہ کر وہ بڑا خوش ہوا۔

وکل علی لا بدله من فعل مرفوع مظهر کدھب ریداً و مصر بار و کسرت ریداً او مستتر کرید دھب

اور اس کے لیے وہ عمل کا پورا تہہ بہ تہہ اور ہر صوفی کا مشروع مقصد ہو چکے **قلب** میں خواہ مخواہ جو چیزیں **قلب** میں داخل ہوں وہ **مشقہ** ہو چکے **بدن** میں

وَأَنَّ كَلَامَ بَعْضِ أَهْلِ كَلْبٍ لَهُ مَقْبُولٌ بِهِ أَيْضًا حَتَّى يَصْرُبَ رَيْدُ عَمْرِو بْنِ كَلْبٍ الْقَاعِلَ مَظْهَرًا وَاحِدًا لِمَعْنَى

اور تفاعل متعین ہو، اس فعل کے ہے مفعول کا ہونا وہی ہے کی طرح جیسے ضرب بید عمر (اور تفاعل کا فاعل سرسنگم ہو تو فعل



بدا بحو: صرب رید و صرب الیہاں و صرب الیہوں و ان کاں مضموناً و حد لفعل للواحد بحو رید  
 ہمیشہ سمر یا جائے گا جیسے صرب رید و صرب الیہاں و صرب الیہوں اور مضموناً و حد کے لیے حد جیسے رید صرب  
 صرب ویشی لمحتی بحو الیہاں صربا و یجمع للجمع بحو: الیہوں صربوا و ان کاں لفاعل مؤنث  
 و مشبہ کے لیے مشبہ جیسے رید یا صربا و ان کے لیے جمع لایا جائے گا جیسے ریدوں صربوا اور رفاں یومث حتیٰ اور وہ یہ ہے  
 حقیقت و ہو ما پر اند کر جس الحیرا اب آیت الفعل ابدا ان لم تعمل بین الفعل و الفاعل بحو قاصب ہندوں  
 کہ اس کے مقابلے میں جائزہ نہ کر ہو فعل اس صورت میں ہمیشہ مؤنث لایا جائے گا بشرطیکہ خود اسے فعل اور فاعل نہ درمیان وئی  
 فصت فلک الحیز فی لند کبر و لتابث بحو صرب الیوم ہند و ان شئت قلت صربت الیوم ہند  
 قاصب جیسے ساعت ہند اور فصل و فاعل نہ درمیان فاعل، تو تجھے عیار ہے فعل کو موصوفہ اور موصوفہ میں جیسے تو کہے صرب  
 و كذلك فی الموصوف غیر الحقیقی بحو طلعت لشمس و ان شئت قلت طلعت الشمس هذا اذا کان  
 لیوم ہند اور اگر تو چاہے تو کہے صرب ہند و اسی طرح (حی فعل کو وقت اور مکرر ہے میں اختیار ہے)  
 مؤنث غیر حتیٰ میں جیسے صرب سمس اور اگر تو چاہے تو کہے صرب سمس یہ اس وقت ہوگا جب  
 بفعل مسند الی لمظہر و ان کاں مسند الی لمضمون ابدا ان لم تعمل بین الفعل و جمع لتکسیر  
 فعل مسند ہوا م ظاہر کی طرف اور اگر فعل مسند ہو ضمیر کی طرف تو فعل ہمیشہ مؤنث، یاد ہے تا جیسے سمس صرب و ان کسر مؤنث ہر  
 کا لمؤنث البعیر الحقیقی، تفویض فاعل لرجاں و ان شئت قلت قاصب لرجاں  
 تحقیق و طرح ہے تو ہے فاعل و مضمون پاتے تو کہے قاصب لرجاں

**دوسری بات** فاعل کی مختلف صورتیں اور ان کی مناسبت سے فعل لانے کا حکم

فاعل بھی اسموت رہتا ہے اور کبھی مضمون کی شکل میں ہوتا ہے اور کبھی مشترک کی شکل میں ہوتا ہے۔

**فاعل منظم:** جس میں فاعل نہ ہو جیسے دھب رید (زید گیا) اس میں رید فعل اسموت ہے۔

**فاعل منضم رز:** جس میں فاعل ضمیر کی شکل میں ہو اور وہ ضمیر کا ہر ہو جیسے صرب رید (میں نے رید کو مارا)  
 اس مثال میں ضرورت میں ضمیر فاعل ہے جو کہ ہر ہے۔

**فاعل مستتر:** جس میں فاعل ضمیر کی شکل میں ہے اور وہ ضمیر پوشیدہ ہو نظر نہ آ رہی ہو جیسے رید دھب اس مثال  
 میں دھب فعل ہے، ورنہ ضمیر اس کا فاعل ہے جو کہ پوشیدہ ہے اس کو ضمیر مستتر کہتے ہیں۔

**فعل متعدی کے لیے مفعول بہ ضروری ہے:** اگر فعل لازمی نہ ہو بلکہ متعدی ہو تو اس کے لیے مفعول بہ کا ہونا  
 ضروری و لازمی ہے، کیونکہ فعل متعدی مفعول بہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتا ہے۔ جیسے صرب رید صربو (زید نے عمر کو  
 مارا) اس مثال میں مفعول بہ ہے صرب فعل کے لیے۔







میں یہ سوٹ غیر حقیقی کی طرح ہے لہذا جمع مکسر فعل کو مکسٹ یا بڑ کر لائے گا اختیار حاصل ہوگا:

جوا جمع مکسر نہ کر ہو جیسے **وجہاں** یا مؤنث دونی العقول ہو جیسے **حصان**

یا غیر دونی العقول ہو۔ جیسے **یام وغیرہ** ان سب کا ایک آل حکم ہے۔

جیسے **فہم** لرحال نہایت بھی جائز ہے، **ارقاب** لرحال نہایت بھی جائز ہے۔

و یجب تقدیم الفاعل علی المفعول إذا كان مقصوراً وحقت الیسی لحو صریح موسیٰ عیسیٰ

و فاس مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے جب وہ دونوں اسم مقصور ہوں اور قرآن دونوں میں التباس کا خوف کرے جیسے **صرب موسیٰ عیسیٰ**

و یجوز تقدیم المفعول علی الفاعل ل لم یحب الیسی محو اکل الکمثری پختی و ضرب عمرو و ازیذ

و مفعول کو فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے جب قرآن دونوں میں التباس کا خوف نہ ہو لہذا

جیسے **اکل الکمثری** پختی و **ضرب عمرو** و **ازیذ**

**تیسری بات** وہ مقام جہاں پر فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے

مر فاعل و مفعول دونوں اسم مقصور (یعنی وہ اسم ہنس کے آخر میں تک مقصور ہو) ہوں تو اس صورت میں فاعل

کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے ورنہ فاعل اور مفعول دونوں میں امتزاج پیدا ہو جائے گا اور یہ معلوم نہیں ہوگا کہ فاعل

کون ہے اور مفعول کون ہے؟ اس صورت میں جو پہلے ہے اسے فاعل کہا جائے گا۔

**مثال:** **صرب موسیٰ عیسیٰ** اس صورت میں موسیٰ دہل اور عیسیٰ مفعول ہوگا۔

وہ مقام جہاں پر فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا جائز ہے: **مر فاعل و مفعول کے درمیان تباس کا خوف نہ**

ہو اس طور پر کہ فاعل متعین ہو تو فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا جائز ہے۔

**پہلی مثال:** **اکل الکمثری** پختی (مٹل سے مراد کھایا) اس صورت میں **الکمثری** مفعول ہے اور **پختی**

فاعل، مفعول کو فاعل پر مقدم کیا گیا ہے اور یہ جائز ہے، اس لیے کہ ان دونوں میں التباس کا اندیشہ نہیں ہے۔ وہ اس

طرح کہ پختی کے مد فاعل سے کی صداقت موجود ہے و **الکمثری** میں مفعول سے کی صداقت موجود ہے، کیونکہ

**الکمثری** یک پھل ہے جسے کھایا جاتا ہے اب یہاں **الکمثری** کے مفعول ہونے پر قرینہ حتمی ہے اس لیے اس کو

فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے۔

**دوسری مثال:** **صرب عمرو و ید** اس مثال میں **عمرو** و **مفعول** سے، اسے مقدم کیا گیا ہے اور یہ جائز ہے اس

کیے قرینہ عطی موجود ہے و وہ اسے اعراب چونکہ **عمرو** پر نصب ہے اور **ید** پر رفع ہے، لہذا **عمرو** کو **ید** پر مقدم

کرنے کی وجہ سے التباس کا اندیشہ نہیں رہتا ہے اس لیے **عمرو** کو مفعول ہے اس کو فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے۔



و بخبر حذف الفعل حيث كانت قرينة نحو ريد في جواب من قال . من ضرب ؟ وكذا حذف الفاعل  
اور جا کر ہے فعل کا حذف ناچنا قرینہ ہے ۔ ویسے رید کہنا اس کی کے جواب میں جو کہے میں ضرب (کس نے مارا) اسی طرح فعل  
والفعل معاً كنعم في جواب من قال أقدم ريداً وقد حذف الفاعل ويقام المفعول مقامه إذا كان الفاعل  
ورفاعل دونوں کو حذف کرنا ہے جیسے نعم کہنا اس کوئی نے جواب میں کہے کہ ہم رید (بیازید کھڑے ہے؟)  
اور بھی فعل حذف کیا جاتا ہے مفعول کو اس کا قائم مقام بنایا جاتا ہے  
مجهول لا نحو ضرب ريداً وهو قسم الثاني من المرفوعات  
جب فعل نہیں ہے جیسے ضرب رید اور یہ مرفوعات کی قسم تہی ہے۔

### چونگی بات قرینہ ہو تو فاعل کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے

فعل کے حذف ہونے پر اگر قرینہ موجود ہو تو فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے رید کہنا اس شخص کے جواب میں جو  
کہے کہ ضرب (کس نے مارا) اب یہاں رید کہنا چونکہ سوال کے جواب میں واقع ہے اس لیے یہ قرینہ فعل کے  
حذف ہونے پر دلالت کر رہا ہے جو کما حاصل میں ضرب رید ہے۔

### اسی طرح قرینہ ہو تو فعل اور فاعل دونوں کو حذف کرنا بھی جائز ہے

کس طرح قرینہ ہو تو حذف فعل کا حذف کرنا جائز ہے اسی طرح قرینہ ہو تو فعل اور فاعل دونوں کو حذف کرنا بھی  
جائز ہے۔ جیسے نعم کہنا اس شخص کے جواب میں جو کہے کہ ہم رید (بیازید کھڑے ہے؟) اصل میں عبارت یوں تھی:  
نعم أقدم ريداً اب فعل اور فاعل دونوں کو حذف کر کے صرف نعم ذکر کر دیا یہاں نعم کا سوال کے جواب میں واقع ہونا  
اس بات پر قرینہ ہے کہ یہاں فعل اور فاعل دونوں ہیں جنہیں تخفیف کے لیے حذف کیا گیا ہے۔

### کبھی فاعل کو حذف کر کے مفعول کو اس کے قائم مقام بنایا جاتا ہے

جب فعل متعدی ہو تو فاعل کو حذف کرنے اس کی وجہ مفعول کو اس کے قائم مقام بنایا جاتا ہے۔ جیسے ضرب رید  
(مار گیا رید) اس میں فاعل کو حذف کر کے مفعول کو اس کے قائم مقام بنایا گیا ہے اس کو مفعول **بہ** یا **علہ**  
کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل مرفوعات کی قسم تہی میں آئے گی۔

## بَحْثُ تَنَازُعِ الْفِعْلَانِ

فصل إذا تَنَازَعَ الْفِعْلَانِ فِي اسْمٍ ظَاهِرٍ بَعْدَهُمَا أَيْزُورَادُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْفِعْلَيْنِ أَوْ يَفْعُلُ فِي ذِكْرِ الْأَسْمِ  
دوسری شخص جب نام میں دو فعل مزاح (حذف) کرے اس میں اسم ہر میں نام دونوں سے بعد ذکر کیا گیا ہو  
یعنی مذکورہ دونوں فعلوں میں سے ہر ایک اسم ظاہر پہ عمل کرنے کا ارادہ کرے۔

وضاحت: اس بحث نو، کر مرتبہ سے پہلے چند فضائل مت اور اس کے جو بات ذکر کیے جاتے ہیں، تا کہ بحث

مجھے میں آسانی ہو۔

**پہلا اشکال:** یہ ہوتا ہے کہ **تعارض المفعول** سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ تنازع صرف دو افعال کے مابین ہو سکتا ہے جب کہ دو شبہ فعل (یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ) کے مابین بھی ہو سکتا ہے؟  
**جواب:** یہ ہے کہ چونکہ فعل عمل میں اصل ہے اور شبہ فعل اس کی فرع لہذا جب اصل کو ذکر کر دیا گیا تو فرع کا حکم اس سے سمجھ جائے گا۔

**دوسرا اشکال:** یہ ہے کہ وہ دونوں فعل ایک اسم ہی میں تنازع کر رہے ہوں، ضمیر میں تنازع کیوں نہیں کر سکتے؟  
**جواب:** یہ ہے کہ تنازع ضمیر میں اس سے نہیں کر سکتے ہیں کہ ضمیر یا تو متصل ہوگی یا منفصل اگر ضمیر متصل ہے تو وہ اسی فعل کا مفعول ہوتی ہے جس کے ساتھ متصل ہوتی ہے ورنہ منفصل ہے تو اس میں تنازع تو ہو سکتا ہے مگر اس کو ختم کرنے کا طریقہ وہ نہیں جو کو فیوں اور ضمیر پر ذکر کیا۔ لہذا وہ اس بحث سے خارج ہے۔

**تیسرا اشکال:** مہارت ہے **د تعارض المفعول** (جب دو فعل جھگڑا کریں) تو اب اشکال یہ ہوتا ہے کہ تنازع جہی جھگڑا کر تا تو، ورون چیہ وہ میں ہو سکتا ہے کہ غیر ورون چیہ وہ میں، پس دو فاعلوں میں جھگڑا کیسے ممکن ہو؟  
**جواب:** یہ ہے کہ یہاں تنازع اس معنی میں نہیں ہے جو، ورون چیہ میں پایا جاتا ہے بلکہ یہاں تنازع کا یہ مطلب ہے کہ وہ فعل ایک اسم کا سر پر عمل کا تقاضا کرتے ہوں اور اس کا طرف متوجہ ہوں۔

### بحث کا خلاصہ

**تعارض المفعول کی بحث چھ باتوں پر مشتمل ہے۔**

- |   |               |
|---|---------------|
| تعارض المفعول کی اقسام  | ایک بات :     |
| تعارض المفعول کی بعض صورتوں میں جوار و عدم جوار میں الامم افراد انہما کا جمہور نحو یوں سے اختلاف۔                             | دوسری بات :   |
| اصریین اور کوفیین کا اختلاف کہ تعارض المفعول کی صورت میں فعل دل کو عمل دینا انھیں سے یا فعل ثانی کو۔                          | تیسری بات :   |
| اصریین کے مسلک کے اعتبار سے تعارض المفعول کی پانچ صورتیں  | چوتھی بات :   |
| کوفیین کے مسلک کے اعتبار سے تعارض المفعول کی چھ صورتیں۔   | پانچویں بات : |
| نویسوں کے مذہب سے مطابق گروہوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں ورون وہ مشغول میں تنازع کریں تو فعل ثانی کے مفعول کو ہر کرنے کی وجہ۔ | چھٹی بات :    |

[لہذا انہما یکون علی اربعۃ اقسام الاول ان یصارع فی القاعیۃ لفظ بخو: ضمیر بی واکرمی زید لثانی: ان









عمرہ چیز کا محذوف ماننا۔ مآے گا جو کہ جائز نہیں۔ اور اگر ضمیر میں آئے تو اصناف میں آئے۔ مآے گا تو یہ صورت بھی جائز نہیں ہے

وأما الإخبار فله خلاف التصريح والكوفيين فيهم يختارون. عمال الفعل الثاني. عتبار التقرب. ودر جواب جہاں تک نصبت کا تعلق ہے تو اس میں تصریح و کوئیوں کا قصد ہے کہ (بعض) فعل ثانی کو مل دینے کا اختیار کرتے

والجواب والكوفيين يختارون. عمال الفعل الأول. مراعاة للتقدم والاستحقاق

یہ قرب و جوار (پڑوسی) کا اعتبار کرتے ہوئے اور کوئی فعل اس کو مل دے، قدر کرتے ہیں تقدیم اور استحقاق۔ رعایت کرتے ہوئے۔

**تیسری بات** بصریین اور کوفیین کا اختلاف کہ تاراع الفعل کی صورت میں فعل اول کو عمل دینا افضل ہے یا فعل ثانی کو

بصریین اور کوفیین حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ دونوں فعلوں میں سے کسی کو بھی عمل دینا جائز ہے، البتہ اختلاف فضیلت اور غیر افضلیت میں ہے چنانچہ بصریین حضرات کہتے ہیں کہ فعل ثانی کو عمل دینا پسندیدہ ہے و کوفیین حضرات فعل اول کو عمل دینا پسندیدہ قرار دیتے ہیں۔

**بصریین کی دلیل:** بصریین حضرت فعل ثانی کو عمل دینا پسندیدہ قرار دیتے ہیں کہ محقق بقرب ثم تبعہ (حق قریب و بے کا ہوتا ہے پھر دورا بے کا)، چنانچہ اسم ظاہر فعل ثانی کے قریب ہے اس لیے عمل فعل ثانی کو دینا بہتر ہے۔

**کوفیین کی دلیل:** کوفیین حضرت فعل اول کو عمل دینا پسندیدہ قرار دیتے ہیں و اوضح یہ بتاتے ہیں کہ سبق حو من الاما حو (حق پہلے آنے و بے کا ہوتا ہے نہ کہ بعد والے کا) چنانچہ فعل اول پہلے ہے حق بھی سی کا ہے لہذا فعل اول کو عمل دینا پسندیدہ ہے۔

### چند اہم فائدے

**مذہب بصریین:** مصنف شیعہ کے نزدیک چونکہ بصریین کا مذہب راجح ہے اس لیے ان کے مذہب کو پہلے ذکر فرما رہے ہیں۔ بصریین کے مذہب کو تفصیل سے ذکر کرنے سے پہلے تین فائدے ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) فائدہ جس فعل کو عمل نہیں دیا گیا ہوا اسے عمل دینے کا طریقہ: جس فعل کو عمل نہیں دیا گیا ہوا اسے عمل دینے کے عین طریقے ہیں: (۱) حذف (۲) ذکر (۳) ضمیر

**حذف:** یعنی معمول کا محذوف مانا جائے۔

**ضمیر:** یعنی معمول کو ضمیر کی شکل میں دیا جائے۔

**ذکر:** یعنی معمول کو لفظوں میں ذکر کیا جائے۔







جیسے تو کئے گا صریحی و اکثریت ریداً و ضربی و اکثریت زیدیں و صریحی و اکثریت زیدیں در اثر فعل دل مضمون کا تھا۔  
 يقتضي المفعول ولم يكن الفعل من أفعال القلوب حدثت المفعول من الفعل لأول كما تقول في  
 كرمه أو فعل أفعال قلوب من كرمه أو فعل أفعال قلوب من كرمه أو فعل أفعال قلوب من كرمه أو فعل أفعال قلوب من كرمه  
 (یعنی دونوں فعل مفعول کا تقاضا کرتے ہیں اور دونوں فعل افعال قلوب میں سے نہ ہوں)  
 لموافقين. صریح و اکثریت ریداً و ضربیت و اکثریت الزیدیں و ضربیت و اکثریت الزیدیں و ضربی  
 ضرب و اکثریت ریداً و ضرب و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں  
 (یعنی فعل میں مفعول کا درجہ ملان فاعل کا تقاضا کرتا ہو اور وہ دونوں فعل افعال قلوب میں سے نہ ہوں ایسے  
 لمختلفين. ضرب و اکثریت زید و ضربیت و اکثریت الزیدیں و ضربیت و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں  
 ضرب و اکثریت زید و ضرب و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں و ضرب و اکثریت الزیدیں  
 لفعال من أفعال القلوب يجب إظهار المفعول الأول كما تقول حسبني مطعماً و حسبني مطعماً و حسبني مطعماً و حسبني مطعماً  
 افعال قلوب میں سے ہوں و فعل اس نے ہے مفعول کا جہاں رہنا واجب ہے جیسے کہ گاہی مطعماً و حسبني مطعماً و حسبني مطعماً و حسبني مطعماً  
 لا يجوز حذف المفعول من أفعال القلوب و ضم المفعول قبل لذكر هذا هو مذهب البصريين  
 یہ کہ افعال قلوب سے مفعول کا حذف کرنا جائز نہیں اور یہ اصحاب میں نہ کرمی نہ نہیں یہ صریحی کا مذہب ہے۔

چوتھی بات: صریحی کے مسلک کے اعتبار سے تارخ الصلح کی پانچ صورتیں  
 پہلی صورت: دونوں فعل جب فاعل کا تقاضا کریں۔

مفرد، حثی، جمع کے اعتبار سے مثالیں

مفرد کی مثال: صریحی و اکثریت زید اس مثال میں صریحی میں فاعل ضمیر ہو مستتر ہے جو کہ زید مفرد کے مطابق ہے۔

حثی کی مثال: صریحی و اکثریت الزید اس مثال میں صریحی میں فاعل ضمیر حثی ہے اس لیے کہ اسم ظاہر حثی ہے یعنی الزید

جمع کی مثال: صریحی و اکثریت الزیدوں اس مثال میں صریحی میں فاعل واو ضمیر جمع کی ہے جو کہ الزیدوں اسم ظاہر کے موافق ہے۔

دوسری صورت: فعل دل فاعل کا تقاضا کرے اور فعل تالی مفعول کا تقاضا کرے۔

مفرد، حثی، جمع کے اعتبار سے مثالیں

مفرد کی مثال: صریحی و اکثریت زید اس مثال میں صریحی میں ضمیر ہو فاعل مستتر ہے جو زید کی طرف راجع ہے۔





**تشبیہ کی مثال:** حضر مایہ و اکرمیت الزیدین اس مثال میں **حضر مایہ** میں فاعل ثانیہ ہے جو سریدیں کی طرف راجع ہے

**جمع کی مثال:** حضر فویہ و اکرمیت الزیدین اس مثال میں **حضر فویہ** میں فاعل اول و ضمیر جمع ہے جو لزیدین کی طرف راجع ہے۔

**تیسری صورت:** دونوں فعل مفعول کا تقاضا کریں اور وہ دونوں فعل فاعل قلوب میں سے کسی نہ ہوں اس صورت میں بعد میں حضرت فرماتے ہیں کہ اسم ظاہر و فعل ثانی کا مفعول بنائیں گے وہ فعل اول کا مفعول مخدوف بنائیں گے کیونکہ ذکر کرنے میں مفعول کا تکرار لازم آئے گا جو کہ غیر مناسب ہے اور ضمیر مانے میں **اصحار فعل** مدح و عہدہ میں جائز ہے نہ کہ فصدہ میں لہذا فعل وں کا مفعول مخدوف بنائیں گے جو کہ فصدہ میں جائز ہے۔

**مفردہ تشبیہ، جمع کے اعتبار سے مثالیں**

**مفرد کی مثال:** حضرت و اکرمیت زید

**تشبیہ کی مثال:** حضرت و اکرمیت الزیدین

**جمع کی مثال:** حضرت و اکرمیت الزیدین

تینوں مثالوں میں فعل اول کا مفعول مخدوف ہوگا۔

**چوتھی صورت:** فعل وں مفعول کا تقاضا کرے اور فعل ثانی فاعل کا تقاضا کرے۔

**مفردہ تشبیہ، جمع کے اعتبار سے مثالیں**

**مفرد کی مثال:** حضرت و اکرمیت زید

**تشبیہ کی مثال:** حضرت و اکرمیت الزیدین

**جمع کی مثال:** حضرت و اکرمیت الزیدین

ان تینوں مثالوں میں بھی فعل اول کا مفعول مخدوف ہوگا۔

**پانچویں صورت:** اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں جو کہ دو مفعولوں کا تقاضا کرتے ہوں اور وہ دونوں فعل متعدی مرکب یا مفعول بنانا چاہتے ہیں تو پھر میں کے مذہب کے مطابق اسم ظاہر کو فعل ثانی کا مفعول بنایا جائے گا اور فعل وں کا مفعول ذکر کرنا واجب ہوگا، کیونکہ فعل اول فاعل اپنے کے تین طریقے تھے حذف، تکرار و ضمیر۔

سب یہاں پر حذف کریں گے اور خرائی، مسمیٰ نہ فعل قلوب کا یہ مفعول مذکور اور ایک مفعول مخدوف ہوگا جو کہ درست نہیں یا تو دونوں مذکور ہوں یا وہاں مخدوف ہوں۔ اگر ضمیر لاتے ہیں تو یہ خرائی مازم آتی ہے کہ فصدہ (یعنی مفعول) میں **اصحار فعل** مذکور لازم آئے ہے جو کہ جائز نہیں ہے لہذا فعل اول کا مفعول ذکر کرنا واجب ہے۔

**مثال:** **حبی مطلقا و حب ربہ مطلق** اس مثال میں پھر میں کے مذہب کے مطابق **مطلقا** جو کہ مفعول

مقدمہ: مشق اول: قواعد الفصحی







پانچویں بات کو فیین کے مذہب کے مطابق ناسخ اصلاح کی صورتیں

کلی صورت: دونوں فعل فاعل کا تقاضا کریں۔ کو فیین کے مذہب کے مطابق اگر دونوں فعل فاعل کا تقاضا کریں تو فعل اول کو دیا جائے گا اور فعل ثانی کے لیے ضمیر لیں گے، یہ نہ فعل ثانی کا فاعل کہ ہم ضمیر لکرتے ہیں تو فاعل کا حکم رما رم آئے گا اور اگر حذف کرتے ہیں تو عمدہ کا حذف آئے گا جس سے دونوں صورتیں جائز نہیں ہیں ضمیر لیں گے اس صورت میں اصمار قبل ابد کر لے آئے گا، لیکن یہاں اصمار قبل الد کر فقط لازم آئے گا نہ کہ ہمت اور اصمار قبل الد کر وہاں نا جائز ہے، جہاں لفظ اور ہمت ہو، چنانچہ یہاں صرف اصمار قبل الد کر رما رہا ہے جو جائز ہے۔

مفرد، ثنیہ، جمع کے اعتبار سے مثالیں

مفرد کی مثال: ضربی و اکرمی رید  
ثنیہ کی مثال: ضربی و اکرمی الریدی  
جمع کی مثال: ضربی و اکرمی الریدوں

ان مثالوں میں اسم ظاہر کو فعل اول کا معصوم بنایا اور فعل ثانی کے لیے اسم ظاہر کے موقع ضمیر لئی گئی ہے یہی مثال اکرمی میں ضمیر ہر مستتر فاعل ہے اور دوسری مثال اکرمی میں الف اور تیسری مثال اکرمی میں و و فاعل علامت جمع کا لایا گیا ہے۔

دوسری صورت: فعل اول معصوم اور فعل ثانی فاعل کا تقاضا کرے۔

مفرد، ثنیہ، جمع کے اعتبار سے مثالیں

مفرد کی مثال: ضربت و اکرمی رید  
ثنیہ کی مثال: ضربت و اکرمی الریدی  
جمع کی مثال: ضربت و اکرمی الریدی

تینوں مثالوں میں اسم ظاہر کو فعل اول کا معصوم بنایا جو کہ معصوم کا تقاضا کرے اور فعل ثانی کے لیے اسم ظاہر کے موقع ضمیر لیا۔

تیسری صورت: اگر فعل ثانی مفعول کا تقاضا کرے، اور دونوں فعل فعال کلوب میں سے نہ ہوں تو اس صورت میں کو فیین کے نزدیک دو جہیں جائز ہیں پہلی وجہ فعل اول کو عمل دینے کے بعد فعل ثانی کے مفعول حذف کرنا بھی جائز ہے اور دوسری وجہ ضمیر لانا بھی بہتر ہے تاکہ مفعول مقصود متکلم کے موافق ہو جائے۔





## دونوں فعل اسم کا ہر کو اپنا مفعول بنانا چاہیں

حذف کی مثالیں مفرد، مشنیہ، جمع کے اعتبار سے مثالیں

مفرد کی مثال: صرب و اکثر صربہ

مثنیہ کی مثال: صربت و اکثر مٹ مریدیں

جمع کی مثال: صرب و اکثر مٹ مریدیں

فعل ثانی اسم کا ہر کو اپنا مفعول اور فعل اول اسے اپنا فاعل بنانا چاہتا ہو

مفرد، مثنیہ، جمع کے اعتبار سے مثالیں

مفرد کی مثال: صربی و اکثر صربہ

مثنیہ کی مثال: صربی و اکثر مہمدا بریدان

جمع کی مثال: صربی و اکثر مہمدا الریدون

چوتھی صورت: سر اول فعل فاعل قلوب میں سے ہوں (جو کہ دو مفعولوں کے متقاضی ہوتے ہیں) اور وہ

دونوں فعل اسم کا ہر کو اپنا مفعول بنانا چاہتے ہوں تو اس صورت میں کوئیوں کے مذہب کے مطابق فعل اس کو عمل دیا جانے کا دراصل ثانی کے لیے مفعول کا خا ہر کرنا، زنی ہو گا فعل ثانی کے مفعول کو حذف کرنا بھی جائز نہیں اور اس سے لیے ضمیر نا بھی جائز نہیں۔

مثال: حسبی و حبیبہما مطہقین لریدان مطلقا اس مثال میں دونوں فعلوں نے پہلے مریدان میں جھگڑا کیا، فعل اس نے فاعل اور فعل ثانی نے مفعول کو قہ ضا کیا، پس کوئیوں کے مذہب کے مطابق فعل اس کو عمل دیا اور فعل ثانی کے لیے ہما ضمیر کے ہیں حبیبہما ہوا۔ اس کے بعد دونوں فعلوں نے مطلق مفعولوں میں جھگڑا کیا، پس ہم نے کوئیوں کے مذہب کے مطابق مصلحہ لافعل اول کو مفعول بنا دیا۔ پس مصلحہ حسبی یا مفعول ثانی ہوا، اب فعل ثانی کا دوسرا مفعول مطلق مفعولوں میں ذکر کرنا لازم ہو۔

وذلك لان حسبی و حبیبہما تارعا فی مطلقا و عملت الاول و هو حسبی و اظہرت المفعول فی

یاس کے کس حسبی حبیبہما دونوں نے مطلق میں راعا کیا کہ وہ اس کا مفعول واقع ہوا اور تو نے فعل اس کو عمل دیا اور وہ

ثانی ان حدثت مطہقین و قلت حسبی و حبیبہما لریدان مطلقا یرم لافحصاز علی أحد المفعولین

سے حسبی اور ثانی نے یہ مفعول کا ظاہر کر دیا جس آیتوں کے کم سے مطلقاً کو حذف کر دیا اور کہ حسبی و حبیبہما بریدان

فی تعاب القلوب و هو غیر جانہ و ان أضمرت فلا یحذف من أن تضمر مفعولاً و تقول حسبی و حبیبہما





مطلق تو فعال قلوب کے دونوں مفعولوں میں سے ایک پر لکھ کرنا اور دوسرے کا حوالہ دینا ہے، اگر تو اسے صحیح ہے

تو یہ دوسرا سے خارج نہیں ہے تو ضمیر مفرد کی ہے اور اسے کا تیسرے حسبی و حسبہما

ایہا لریدان مطلقاً و حسبہ لا یکنون المفعول الثاني مصدقاً للمفعول الأول وهو هما ہی قولک

یہا لریدان مطلقاً اس صورت میں مفعول ثانی مفعول دوسرے کے مطابق نہ ہوگا اور وہ ہے ہما جو کہ ہے سے قوس

حسبہما ولا یجوز دلک أو ان تصیر مفعول و قلوب: حسبی و حسبتہما ایہما لریدان مطلقاً و حسبتہ

حسبتہما میں ہے اور یہ صورت جا نہیں اور اگر تو اسے ضمیر تشبیہی دے تو ہے حسبی حسبتہما ایہما لریدان مطلقاً تو اس

یہا لریدان مطلقاً و حسبتہما لریدان مطلقاً لریدان مطلقاً و حسبتہما لریدان مطلقاً و حسبتہما لریدان مطلقاً

یہا لریدان مطلقاً و حسبتہما لریدان مطلقاً و حسبتہما لریدان مطلقاً و حسبتہما لریدان مطلقاً

یجوز الحذف و الإضمار کما عرفت و جب الإظهار

جا نہیں پس جب مفعول کو حذف کرنا اور ضمیر لانا دونوں ناجائز ہے تو اس کا اظہار کرنا واجب ہوگا

چھٹی بات کو فیوں کے مذہب کے مطابق اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں اور وہ

مفعول میں تنازع کریں تو فعل ثانی کے مفعول کو ہر کرنے کی وجہ

فعل ثانی کے مفعول کو نہ کرنا اس لیے ضروری ہے کہ اگر فعل ثانی کے مفعول ثانی کو حذف کرنا جائز ہے تو افعال قلوب

کا ایک مفعول پر لکھ کرنا لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے۔ اور اگر فعل ثانی کا دوسرے مفعول کو ضمیر کی صورت میں مانے تو

اس کی دو صورتیں ہیں: یا ضمیر مفرد کی یا میں سے یا تشبیہی۔ پس اگر ضمیر مفرد کی لائی تو اس صورت میں فعل ثانی کے

دونوں مفعولوں کے درمیان مطابقت نہ ہوگی، کیونکہ مفعولوں کی ضمیر تشبیہی ہے اور مفعول ثانی کی مفر کی ہوگی۔ جیسے

حسبی و حسبتہما ایہا لریدان مطلقاً اس میں حسبتہما میں مفعول تشبیہی ضمیر ہے اور ایہا میں مفعول مفرد کی

ضمیر ہے اور یہ صورت جا نہیں اور اگر مفعول ضمیر تشبیہی لائی تو اس صورت میں فعل ثانی کے دونوں مفعولوں

میں مطابقت تو ہو جائے گی، جیسے حسبتہما ایہا لریدان مطلقاً لیکن اس صورت میں ثانی یہا لریدان آئے گی کہ ضمیر اور جمع کے

درمیان مطابقت باقی رہے گی، اس لیے کہ ایہا ضمیر تشبیہی کی ہے اور اس کا مخرج مطلق ہے، جو کہ مفرد ہے، لہذا یہ

صورت بھی جا نہیں۔ پس جب فعل ثانی کے مفعول کو حذف کرنا بھی جا نہیں ہو۔ اور ضمیر لانا بھی جا نہیں ہو۔ تو یہی

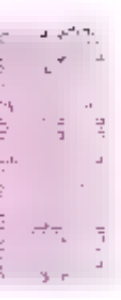
صورت باقی رہ گئی، وہ یہ کہ اس کے مفعول کو غفلوں میں ظاہر کیا جائے۔

## مرفوعات کی دوسری قسم مفعول ما لہم یسم فاعلہ

فصل مفعول ما لہم یسم فاعلہ و هو کن مفعول حذف فاعلہ و أقیم المفعول مقدمہ نحو: ضرب رید

مفعول ما لہم یسم فاعلہ وہ مفعول ہے جس کا فعل حذف یا ضمیر لانا اس کو (نشان مفعول) اس فاعل کے قائم مقام بنادیا گیا وہ جیسے ضرب رید

و حکمہ فی نو جہد فعیہ و تشبیہ و جمعہ و قد کثیر و ثابتہ علی قیاس ما عرفت فی الفاعل



اور اس کا حکم اس کے فعل مفر، شتیہ، جمع، مذکر، مؤنث نے میں فاعل کے فعل کی مانند ہے

**وضاحت:** مصنف اپنے مرفوعات کی پہلی قسم فاعل کو بیان فرمائے کے بعد دوسری قسم مفعول مالم بسم عدہ کو بیان فرما رہے ہیں۔ اس میں تیس باتیں ذکر کی ہیں۔

پہلی بات: مفعول مالم بسم فاعلہ کی تعریف

دوسری بات: مفعول مالم بسم فاعلہ کا حکم

تیسری بات: حکم کے اعتبار سے چند صورتیں

**پہلی بات مفعول مالم بسم فاعلہ کی تعریف**

مفعول مالم بسم فاعلہ برود مفعول ہے کہ جس کا فاعل حذف کر دیا گیا ہو اور مفعول کو اس کے قائم کردہ پڑ گیا ہو۔  
مثلاً: ضرب برید (زیر را گیا) اب اس مثال میں ضرب فعل مجہول کا فاعل حذف کر دیا گیا ہے جو کہ عمرو ہے اور زید کو جو کہ مفعول ہے اسے نائب فاعل بنا کر فاعل کو حذف کر دیا گیا۔ اصل عبارت یوں ہوئی ضرب عمرو زید۔

دوسری بات: مفعول مالم بسم فاعلہ کا حکم

مفعول مالم بسم فاعلہ کا حکم یہ ہے کہ اس کے فعل کو مفر، شتیہ، جمع، مذکر، مؤنث بنانے میں بعینہ وہی تفصیل ہے جو فاعل کی بحث میں گزر چکی ہے۔

**تیسری بات حکم کے اعتبار سے چند صورتیں**

۱) مفعول مالم بسم عدہ اگر اسم ظاہر ہے تو اس کا فعل ہمیشہ مفر دیا جائے گا۔

مفرد جیسے ضرب برید شتیہ: جیسے ضرب الزیدانی جمع: جیسے ضرب الزیدانی

۲) مفعول مالم بسم عدہ اگر مضمحل ہے تو فعل کو اس کی سمیرائے موافق، یا جائے گا سمیرا اگر مفر ہو تو فعل کو مفرد اور شتیہ ہو تو فعل کو بھی شتیہ اور اگر سمیر جمع ہو تو فعل بھی جمع کا لایا جائے گا۔

ضمیر مفرد کی مثال: ضرب برید ضمیر شتیہ کی مثال: الزیدانی ضمیر جمع کی مثال: الزیدانی

۳) مفعول مالم بسم عدہ اگر ماضی ہو تو فعل کو مؤنث لایا جائے گا خواہ اسم ہو یا ضمیر بشرطیکہ کج میں فاصدہ ہو۔

مثلاً: صوت جند، صد ضربت پہلی مثال اسم ظاہر ہے دوسری مثال ضمیر کی ہے۔ دونوں صورتوں میں فعل کو مؤنث لایا گیا ہے۔ اگر فعل اور اسم ظاہر کے درمیان فاصدہ ہو تو فعل کو مؤنث اور مذکر لائے میں اختیار ہے۔

مثلاً: ضرب الزوم صد ضربت یوم جمع پہلی مثال میں فعل کو مؤنث اور دوسری مثال میں مذکر لایا گیا ہے۔

۴) مفعول مالم بسم عدہ اگر مؤنث غیر حقیقی ہو اور اسم ظاہر ہو تو بھی فعل کو مذکر اور مؤنث، نے میں اختیار ہے خواہ فعل صلی ہو یا فاصدہ ہو۔

مثلاً: تکلور لفسفس اور کودت الفسفس پڑھا جائے ہے۔

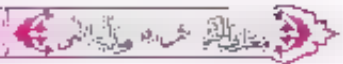
مثال: کور لوم شمس اور کور عت الیوم انشمی

مثال: إذا الشمس كورت

یہ احمد حیات ہے۔

یہ فصل مانی ہے اس سے خبر اور ممتد کی قسم مانی خارج ہو گئے۔





والفہمی مستندہ: یہ فصل ثالث ہے، اس سے مبتدا خارج ہو گیا۔

دوسری بات: مبتدا اور خبر کے عامل سے متعلق

والعاجل فیہما معنوی، وهو الابتداء

۱۔ ان دونوں میں عامل معنوی سے مراد مبتدا ہے

اقول:

مبتدا اور خبر کے عامل کے حوالے سے قیاسی ہے۔

پہلا قول:

مبتدا اور خبر کے عامل کے حوالے سے پہلا قول یہ ہے۔ ان دونوں کا عامل معنوی سے مبتدا کا عامل بھی مبتدا ہے اور خبر کا عامل بھی مبتدا ہے جو کہ معنوی سے ہیں نہ سبب بظہار یوں ثابت ہے۔ مصنف رحمہ اللہ کے نزدیک چونکہ مصرع میں کامد سبب پدیدہ ہے، اس لیے صرف ہی مذہب کو کتاب میں ذکر کیا ہے۔

دوسرا قول:

یہ ہے کہ مبتدا کا عامل مبتدا اور خبر کا عامل مبتدا ہے۔

تیسرا قول:

یہ ہے کہ مبتدا کا عامل خبر ہے، اور خبر کا عامل مبتدا ہے

وأصل المبتدأ، أن يكون معرفة وأصل الخبر أن يكون نكرة والنكرة إذا وصفت حالاً تقع مبتدأ نحو

مبتدا میں اصل یہ ہے کہ وہ معرف ہو، اور خبر میں اصل یہ ہے کہ وہ نکرہ ہو اور نکرہ جب اس کی صفت لائی جائے تو اس کا مبتدا بنتا درست ہے جیسے

قوله تعالى: وبعد مومن خبر من مشرك وكذا إذا خصصت بوجه آخر نحو: أرسل في الدار أم امرأة

وبعد مومن خبر من مشرك اور ان امرت اس میں جب کسی اور شخص سے تخصیص کی جائے جیسے أرسل في الدار أم امرأة

وما أجد خير منك وشئ آخر ذائب وفي الدار رجل وسلام عليك

وما أجد خيراً منك وشئ آخر ذائب وفي الدار رجل وسلام عليك

تیسری بات

مبتدا میں اصل معرفہ اور خبر میں اصل نکرہ ہونا ہے،

مگر چھ جگہوں میں نکرہ میں تخصیص کرے کے بعد مبتدا بنایا جاسکتا ہے۔

پہلی جگہ:

نکرہ کی جب صفت لائی جائے تو اس میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے، لہذا سے مبتدا بنانا جائز ہے۔

مثال: وبعد مومن خبر من مشرك (مومن عام بہتر ہے مشرك سے) اس مثال میں عند کرد ہے اس کا

معلق غلام پر ہوتا ہے خود مسلمان ہو یا کافر۔ اب جب عند نکرہ کی صفت مومن لائی گئی تو نکرہ میں تخصیص پیدا ہوئی

یعنی ہر غلام میں مبتدا مومن نلام مرد ہے پس اس تخصیص کی وجہ سے نکرہ کا مبتدا بنانا جائز ہے۔

دوسری جگہ:

یہ ہے کہ جب نکرہ سے ہمراہ استفہام کے بعد قیاس ہو، جو ام متصل کے ساتھ ہوا ہو تو نکرہ میں

تخصیص پیدا ہو جاتی ہے، اس لیے یہ ہمزہ استفہام متصل کے ساتھ ہوا ہو تو حد الامریں (دو باتوں میں سے ایک)

تعمین کے لیے آتا ہے۔

مثال: أرسل في الدار أم امرأة (گھر میں مرد یا عورت) اس مثال میں تخصیص متکلم کے علم کے بعد سے لائی





ہے، یہ تک شکلم سے ذہن میں چبھے سے یہ بات متعین تھی۔ گھر میں مرد یا عورت میں سے کوئی نہ کوئی ہے، لہذا اس بات کی تعین چاہتا ہے کہ مرد و عورت میں سے کون ہے۔

**تیسری جگہ:** یہ ہے کہ جب نکرہ تحت انکی واقع ہوتو اس میں عموم آجاتا ہے، اس عموم کی وجہ سے وہ نکرہ تمام افراد کو شامل ہو جاتا ہے اور جملہ افراد میں تعدد نہیں ہوتا ہے بلکہ جملہ افراد مندرجہ ذیل کے ہوتے ہیں۔ پس نکرہ انکی کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے کلام میں عموم پیدا ہوا اور عموم کی وجہ سے تخصیص پیدا ہوئی۔

**مثال:** وہ حد عبیر ملک (اور کوئی یہ بھی تجھ سے بہتر نہیں ہے) اس مثال میں احد نکرہ ہے جس میں محارف غی کے واقع ہونے کی وجہ سے تخصیص پیدا ہوئی لہذا اسے مبتدا بنانا جائز ہے۔

**چوتھی جگہ:** یہ ہے کہ نکرہ کی صفت بسبب مقدرہ، تو اس صفت کی وجہ سے نکرہ میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے لہذا اسے مبتدا بنانا جائز ہے۔

**مثال:** شرہر ذاب (شر نے بھونک دیا کتے) اس مثال میں شر نکرہ ہے اس سے مراد ہر شر ہے، تو وہ چھوٹا ہو خواہ بڑ ہو، لیکن اس سے اوپر جو توین ہے، وہ تعظیم، ان ہے، پس توین تعظیم سے معلوم ہوا کہ وہ شر بڑ ہے نہ کہ چھوٹا۔ اس کی تقدیر کی عبارت یہ ہوئی شر عظیم لا حقیر اور ذاب (بڑے شر نے کتے کو بھونک دیا ہے نہ کہ چھوٹے شر نے) پس اس تخصیص کی وجہ سے اسے مبتدا بنانا جائز ہے۔

**پانچویں جگہ:** یہ ہے کہ مبتدا پر مقدم کرنے کی وجہ سے تخصیص پیدا ہو جاتی ہے چونکہ قاعدہ یہ ہے کہ التقديم ما حقه ناحیہ بقید الحصر والتخصیص (جس کا حق بعد کا ہے سے مقدم کرنے کی وجہ سے منصرف اور تخصیص پیدا ہو جاتی ہے)

**مثال:** لی لدر رحل (گھر میں آدمی ہے) اس مثال میں رحل نکرہ ہے لیکن لی مد (جو کہ خبر ہے اور ظرف ہے) اس سے مقدم کرنے کی وجہ سے کلام میں تخصیص پیدا ہو گئی یعنی گھر میں مرد ہی ہے لہذا رحل جو کہ نکرہ تھا اسے مبتدا بنانا درست ہوگا۔

**چھٹی جگہ:** یہ ہے کہ نکرہ کی شکلم کی طرف نسبت کرنے کی وجہ سے کلام میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے۔

**مثال:** سلام علیک (سلام ہو تم پر) اس مثال میں قضا سلام نکرہ ہے جو کہ سب سلاموں کا شامل ہے، لیکن یہ جملہ اسمیہ ہے جو کہ جملہ فعلیہ سے معدوم ہو کر آیا ہے اور جملہ فعلیہ کی عبارت یوں ہے **صمد سلام** **عسک** اور جملہ فعلیہ میں سلام کی نسبت شکلم کی طرف ہے لہذا جملہ اسمیہ جو کہ جملہ فعلیہ سے معدوم ہو کر آیا ہے سلام علیک اس میں ہی سلام کی نسبت شکلم کی طرف ہوئی سب ہر سلام مراد نہ ہوگا بلکہ وہ سلام مراد ہوگا تو شکلم کی طرف سے ہے۔ پس اس تخصیص کی وجہ سے سلام نکرہ کو مبتدا بنانا جائز ہے۔





مضاف مضاف یہ سے طرف سے متعلق ہو، مستقر فعل سے مستقر فعل اپنے ذیل سے اور مفعول سے مفعول فعل یہ ہو کر خبر ہوگی دہلہ متداکی۔

والظرف متعلق بحملة عند الاكتمار وهي المستقر لقول زيد في المداق تقدیرہ زيد المستقر في المداق

طرف جملہ کے ساتھ متعلق ہوتا ہے کثرت کے لیے اور وہ جملہ مستقر ہے۔  
مثلاً آپ کہیں گے زيد في القمار اس کی سہولت یہ ہے زيد مستقر في المداق

### خبر جب طرف ہو تو اس کا متعلق جملہ فعلیہ ہوگا

وضاحت: طرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) طرف اول (۲) طرف مستقر

طرف نحو: طرف متعلق عمر غفلوں میں موجود ہوتا ہے طرف لغو کہتے ہیں۔

طرف مستقر: طرف متعلق عمر غفلوں میں موجود ہوتا ہے طرف مستقر کہتے ہیں۔

طرف مستقر کے متعلق کے بارے میں کو یوں اور بھریوں کا مختلف ہے، چنانچہ بھری حضرات اس کا متعلق فعل کو قرار دیتے ہیں جب کہ کوئی حضرات سموات قرار دیتے ہیں۔

بھریوں کی دلیل: یہ ہے کہ طرف میں عامل متعلق ہوتا ہے اور فعل عمل کرنے میں اصل ہوتا ہے، اس لیے اس کا متعلق فعل ہوگا

کوئیوں کی دلیل: یہ ہے کہ خبر میں اصل مفرد ہوتا ہے اور اسموں میں اصل مفرد ہوتا، لہذا اس کا متعلق اسم نکالیں گے۔

مصنف رحمہ اللہ کے ہاں چونکہ بھریوں کا مذہب پسند یہ تھا اس لیے اس کو عند الاکتمار کہہ کر دیا ہے۔ بھریوں کے نزدیک، مگر کسی فعل خاص کے مقدم کرنے پر کوئی قرینہ جو جواز ہو تو فعل عامہ میں سے کوئی فعل مقدم رہا نہیں گئے۔

افعال عامہ چار ہیں: (۱) کون (۲) ثبوت (۳) وجود (۴) حصول

ولا بد من ضمير في الجملة يعود الى المبتدأ كقوله في المداق

اور جملہ میں ایک کی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف سے ہے جیسے مذکورہ مثال میں ہے۔

چشمہ بات خبر جب جملہ ہو تو اس میں ایک عامکہ (ضمیر کا ہونا) ضروری ہے جو مبتدا کی طرف لوٹے

### خبر جملہ ہو تو عامکہ کی چھ صورتیں

خبر جب ممد ہو تو اس میں ایک عامکہ ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف لوٹے۔ اس عامکہ کی چھ صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: عامکہ جب ضمیر ہو۔ جیسے زيد آمنو فانهم اس مثال میں ضمیر مبتدا کی طرف راجع ہے۔

**دوسری صورت:** ؎ کہ جب الف لام ہو۔ جیسے بعد سر جل رید اس مثال میں بعد فعل، اس جل فاعل ہے، فعل فاعل مکرر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم ہے رید مبتدا مؤخر کے ہے۔ اس میں مبتدا کے ساتھ خبر مقدم اور با ویتہ دو، اس جل کا الف لام ہے۔

**تیسری صورت:** ؎ کہ جب ام ظہر کا اسم ضمیر کی جگہ نواسو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہاں اَلْحَمْدُ اسم ظہر ضمیر کی جگہ آگیا ہے اصل عبارت یوں تھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

**چوتھی صورت:** ؎ کہ جب خبر مقرر ہو۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہاں یہ جملہ اسمیہ خبر یہ مبتدا دل کی تفسیر کر رہا ہے کہ ہو سے مراد اللہ ہے تو اس کی تفسیر ہونا ہی ضرور پڑ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور بدلہ دینے کی ضرورت نہیں۔

**پانچویں صورت:** ؎ کہ جب اسم اشارہ رہے۔ جیسے وَلَیْسَ بِسَقْوٰی دَلَّکَ حَیْرٌ اَسْ مِنْ ذٰلِکَ اَمْرٌ اَشَارَہُ مَا کہ ہے۔

**چھٹی صورت:** ؎ کہ جب خبر مبتدا کے عین ہونا ہو۔ جیسے وَفَصَّلَ مَا قَدْ اَنَابُوا التَّیْبُوْنَ مِنْ لَبِیْ قُبُوْ لَا اِلَہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ سب صواب میں عین ہیں مگر چونکہ یہاں تکرار یا تکرار میں ضمیر نبی کا استعمال ہوتا ہے اور ضمیر عمدہ بھی ہے اس لیے مصنف رحمہ اللہ نے ضمیر کو ذکر کیا اور باقی رو بط کا کرتیں کیا۔

وَبِجُزْءٍ حَذَفَ عَمَّا وَجُوْدُ قَرِیْبِهِ نَحْوُ التَّنْصِیْطِ مَوَاقِفَ بَدْرٍ هُمُ الْوَلِیُّ الْکَرِیْمُ سِتِّیْنِ دُرْہِمًا

اور جہاں سے ضمیر کا حذف کرنا قرینہ موجود ہوئے کی صورت میں جیسے التَّنْصِیْطِ مَوَاقِفَ بَدْرٍ هُمُ الْوَلِیُّ الْکَرِیْمُ سِتِّیْنِ دُرْہِمًا

### قرینہ موجود ہو تو ضمیر کا حذف کرنا جائز ہے

**وضاحت:** پہلے یہ بات گزری تھی کہ خبر اگر جملہ ہو تو اس میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف دے۔ اب یہاں سے مصنف رحمہ اللہ یہ فرما رہے ہیں کہ خبر کے مبتدا کے ساتھ خبر پڑ پر اگر کوئی قرینہ ہو تو ضمیر کا حذف کرنا بھی جائز ہے۔ اس پر دو مثالیں دی ہیں۔

**پہلی مثال:** التَّنْصِیْطِ مَوَاقِفَ بَدْرٍ هُمُ الْوَلِیُّ الْکَرِیْمُ سِتِّیْنِ دُرْہِمًا (اوپر بھی ایک درہم کے بدلے میں ہے) اس میں اصل عبارت یہیں تھی: التَّنْصِیْطِ مَوَاقِفَ بَدْرٍ هُمُ الْوَلِیُّ الْکَرِیْمُ سِتِّیْنِ دُرْہِمًا کی جگہ کے یک درہم ہے (یہاں سے کو حذف کر دیا گیا، کیونکہ قرینہ موجود تھا۔ وہ اس طرح کہ جب بیچنے والا کسی چیز کا نام نہ دے آگے شہید کرتا ہے تو تھیئٹارٹ بھی سی کا تھلا ہا ہوتا ہے، جس کا اس نے اس پر یہ ہے نہ کہ کسی اور چیز کا۔

**دوسری مثال:** الْوَلِیُّ الْکَرِیْمُ سِتِّیْنِ دُرْہِمًا (گندم کا ایک کرس تھو درہم کے عوض ہے) اس میں اصل عبارت یہیں تھی: سِتِّیْنِ دُرْہِمًا سِتِّیْنِ دُرْہِمًا اس مثال میں بھی قرینہ کی وجہ سے وہ کی ضمیر کو حذف کر دیا اس طرح سے کہ بیچنے والا پہلے الْوَلِیُّ الْکَرِیْمُ کو ذکر کر کے پھر سِتِّیْنِ دُرْہِمًا ذکر کر رہا ہے۔ یہاں بات کا قرینہ ہے کہ یہ سا تھو درہم اسی گندم کے ہیں جس کا بھی ذکر کیا ہے نہ کہ کسی اور چیز کا، لہذا ضمیر نہ کو حذف کر دیا۔





## کبھی خبر کو مبتدا پر مقدم کیا جاتا ہے

وقد تقدم الخبر على المبتدأ إن كان ظرفاً نحو لي الدار زيد

اور کبھی خبر مبتدا پر مقدم ہوتی ہے جیسے فی الدار زيد

**وضاحت:** مبتدا اور خبر میں اسل تو یہ ہے کہ مبتدا مقدم اور خبر مؤخر ہوتی ہے، لیکن کبھی خبر کو مبتدا پر مقدم کیا جاتا

ہے۔ بعض صورتوں میں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں جائز ہوتا ہے۔ چنانچہ مبتدا اگر مکمل ہو

تو خبر مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔ جیسے فی الدار زيد

## ایک مبتدا کی کئی خبریں لانا جائز ہے

وتجوز للمبتدأ لو اختلف اخبار كثيرة نحو زيد فاضل عالم عاقل

اور عام ہے ایک مبتدا کے لیے بہت سی خبریں، جیسے زيد فاضل عالم عاقل

**وضاحت:** ایک مبتدا کی کئی خبریں لانا بھی جائز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مبتدا ذات ہے اور خبر صفت و حال

پس ایک ذات کی کئی صفات و احوال ہو سکتے ہیں جیسے زيد فاضل عالم عاقل لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ ان صفات میں ہمیں میں تضاد نہ ہو۔ جس پر کہ درست نہ ہوگا کہ زيد عامہ جامع اور خاص میں تضاد ہے۔

**وفائدے:** (ایک خبر سے زیادہ کا ہونا بعض اوقات واجب اور بعض اوقات جائز ہوتا ہے جہاں دوسری خبر کے بغیر معنی پورا نہ ہوتا ہو وہاں دوسری خبر کا نا واجب ہوتا ہے جیسے لحل حلہ جامع (کہ کھنٹھا ہے)

(۲) مبتدا متعدد ہوں اور خبر واحد ہو یہ بھی جائز ہے۔ جیسے زيد و عمرو و جلال

## مبتدا کی قسم ثانی

ساتویں بات

واعلم أن لهم قسمين أحدهما المبتدأ ليس بمسند إليه وهو صفة وقعت بعد حرف لنفي

اور جانو کہ انہوں نے دو قسمیں دی ہیں۔ ایک قسم یہ ہے جو مسند الیہ نہیں ہوتی ہے اور دوسری صفت و وقعت ہے جو حرف نفی

نحو ما قالہ زيد او بعد حرف الاستعظام نحو أفانم زيد<sup>۱</sup> و شرطہ أن ترفع نكك للصفة اسماً ظاهراً بعده جیسے ما قالہ زيد یا حرف استعظام کے بعد، رفع ہوتا ہے جیسے أفانم۔ بعد اس شرط کے ساتھ کہ وہ صفت اسم عام و رفع اسے

نحو ما قالہ الریدان و أفانم الریدان لا بخلاف ما قالہما الریدان<sup>۲</sup>

جیسے ما قالہ الریدان و أفانم الریدان بخلاف ما قالہما الریدان<sup>۲</sup> کے

## مبتدا کی قسم اول اور قسم ثانی میں فرق

مبتدا کی قسم اول اور قسم ثانی میں دو طرح کا فرق ہے۔

**پہلا فرق:** یہ ہے کہ مبتدا کی قسم اول مسند ہوتی ہے اور مبتدا کی قسم ثانی مسند ہوتی ہے۔



**دوسرا فرق:** یہ ہے کہ مبتدا کے لیے خبر کا ہونا ضروری ہے لیکن مبتدا کی قسم ثانی کے لیے خبر کا ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ اس کا جو فاعل ہوگا وہ قائم مقام خبر کے ہوگا۔

**مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف:** وہ صیغہ جو حرف استفہام یا حرف نفی کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر و رفع دے۔

**مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف میں دو شرطیں ہیں**

**پہلی شرط:** یہ ہے کہ وہ صیغہ صفت حرف استفہام یا حرف نفی کے بعد واقع ہو

**دوسری شرط:** یہ ہے کہ وہ صیغہ اسم ظاہر و رفع دے۔

**پہلی شرط لگانے کی وجہ:** یہ ہے کہ صیغہ صفت یا قائم مقام صفت بغیر ہمارے کے محسوس نہیں آتا، جس سے یہ صیغہ حرف استفہام یا حرف نفی پر ٹیک لگا کر عمل کرے گا، اس لیے یہ شرط لگادی۔

**دوسری شرط لگانے کی وجہ:** یہ ہے کہ اگر وہ صیغہ اسم ظاہر و رفع نہ دے، بلکہ ضمیر مستتر کو رفع دے تو یہ مبتدا نہیں بن سکتا، کیونکہ پھر یہ جملہ بن جائے گا اور جملہ مبتدا نہیں بن سکتا۔ اسم ظاہر سے مراد وہ ہے جو ضمیر مستتر کے مقابلے میں واقع ہو۔

**مبتدا کی قسم ثانی کی شرائط کے مطابق مثالیں**

صیغہ صفت بھی مفرد اور اسم ظاہر بھی مفرد ہو۔ جیسے **ما قائم** یہ صیغہ صفت حرف نفی کے بعد واقع ہونے کی مثال ہے۔ **ما قائم** یہ صیغہ صفت حرف استفہام کے بعد واقع ہونے کی مثال ہے۔ ان دونوں مثالوں میں صیغہ صفت جو کہ مفرد ہے اور مبتدا ہے اور اسم ظاہر ہے اس کا فاعل قائم مقام خبر ہے، اور صیغہ صفت جو کہ **ما قائم** ہے وہ اسم ظاہر جو کہ **ما قائم** سے رفع دے رہا ہے لہذا دونوں شرطیں پائے جانے کی وجہ سے **ما قائم** اور **ما قائم** کا مبتدا بننا درست ہوگا۔

**احترازی مثالیں:** مذکورہ دونوں شرطیں جہاں نہ پائی جائیں وہیں صیغہ صفت مبتدا نہیں بنے گا۔

**صیغہ صفت مفرد اور اسم ظاہر مفرد، مثبت، جمع کی تین صورتیں**

**پہلی صورت:** صیغہ صفت مفرد ہو اور اسم ظاہر بھی مفرد ہو۔ جیسے **ما قائم** یہ اور **ما قائم** یہ؟

**اس صورت کا حکم:** یہ ہے کہ یہاں دونوں صورتیں جائز ہیں، صیغہ صفت کو مبتدا بنایا جائے اور اگر صیغہ صفت میں واقع ہونے والی ضمیر مستتر کا کیا کیا جائے تو ضمیر بنایا جائے گا۔

**دوسری صورت:** صیغہ صفت ہے بالبعد اسم ظاہر کے مطابق نہ ہو۔ جیسے **ما قائم** یہ اور **ما قائم** یہ؟

**اس صورت کا حکم:** یہ ہے کہ صیغہ صفت کا مبتدا کا قسم ثانی ہونا واجب ہے

**تیسری صورت:** صیغہ صفت ہے بالبعد اسم ظاہر کے مطابق ہو مثبت و جمع ہونے میں۔

جیسے **ما قائم** یہ اور **ما قائم** یہ؟





اس صورت کا حکم: یہ ہے کہ صیغہ صفت کا خبر یہ نا واجب ہے اور ما بعد اس اسم مبتدا ہوگا۔

اس صورت میں صیغہ صفت اسم ظاہر کو رفع نہیں دے رہا، اس لیے کہ اگر اسم ظاہر کو رفع دیتا تو صیغہ صفت و حد لا یا جاتا۔

## مرفوعات کی پانچویں قسم خبریں وأخواتہا (حروف مشبہ بالفعل)

فصل: خبریں وأخواتہا وہی ان وتکثر ولکن ولبت ولعل فہذہ الحروف تدخل علی المبتدأ والخبر خبریں اور اس کے اخوات اور وہ ان رکعتیں ہوتی ہیں یہ صیغہ مبتدا اور خبر پر مشتمل ہوتے ہیں بتعصب المبتدأ وبسقی اسم ان وترفع الخبر وبسقی خبریں ہوا المبتدأ بعد دخولہا نحو خبریں مبتدا کو صیغہ مبتدأ میں اس کا اسم رکھا گیا ہے اور خبر پر رفع دیتے ہیں اور اس کا اسم نہما کا ہے خبریں خبروں کی خبر لا سم ہے جو مبتدأ ہے ان کے اہل ہونے کے بدلے

ان ربذا قائم وحکمہ لی کو بہ مہر دا أو خمدہ أو قہر فہ أو سکرة کحکمہ خبر المبتدأ ولا یعوہ تغذیم اس صیغہ قائم اور اس کی خبر اس کا مہر اور خمدہ اور قہر ہونے میں مبتدأ کی خبر ہے حکم کے متذہب اور اس نے خبروں سے اسم پر اخبار ہوا علی اسماء ہذا لا ذاکان ظہر فاعلم خبریں فی المذارید لصحاب التوسع فی الظروف مقدم کرنا جو خبریں ہے مگر وہ خبر جو ظرف ہیں جیسے فی المذارید اس لیے کہ ظرف میں گنجائش ہوتی ہے

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ مرفوعات کی پانچویں قسم اس اور اس کے اخوات حروف مشبہ بالفعل کو بیان فرما رہے ہیں۔ یہاں چار باتیں ہیں:

- پہلی بات: حروف مشبہ بالفعل کا عمل
- دوسری بات: خبریں کی تعریف اور مثال
- تیسری بات: خبریں کا حکم

چوتھی بات: ان کی خبر اس کے اسم پر مقدم کرنے کی صورت

قائدہ: حروف مشبہ بالفعل کی اچھٹسیہ: ان حروف کی مشابہت فعل کے ساتھ فقط محال ہے اور معنی بھی ہے تو اس وجہ سے ان کو حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں۔

لفظاً مشابہت: ان حروف کی فعل کے ساتھ فقط مشابہت اس طرح ہے کہ جس طرح فعل محذوف رہا ہی ہوتے ہیں اس طرح یہ حروف بھی محذوف اور رہا ہی ہوتے ہیں اس حروف میں سے ہا، لب، لڈی اور کان، لک، بعد رہا ہی ہیں۔

معناً مشابہت: ان حروف کی فعل کے ساتھ معنات معنوی بھی ہے، وہ اس طرح ہے کہ:

مقدمہ



و، اُن حروف کے معنی میں ہے اور کان سبب کے معنی میں ہے لکن دستور سب کے معنی میں ہے

لیت فعیث کے معنی میں ہے اور لعل نوحیث کے معنی میں ہے۔

### پہلی بات حروف مشبہ بالفعل کا عمل

یہ حروف مبتدئ، خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مستند کو نصب دیتے ہیں و اس کو ان کا اسم کہتے ہیں اور خبر کو رفع دیتے ہیں اس کو ان کی خبر کہتے ہیں۔

مثال: ان ریذا فانیم اس میں فانیم ان کی خبر ہے اور ریذا اس کا اسم ہے۔

### دوسری بات خبر ان کی تعریف اور مثال

ان کی خبر وہ ہے جو مستند ہوا ان کے داخل ہونے کے بعد۔

مثال: ان ریذا فانیم ان کے داخل ہونے سے پہلے ریذا فانیم تھے، حتیٰ ریذا مبتدئ فانیم خبر ہوئی۔ انوں مرفوع تھے پس ان کے داخل ہونے کے بعد ریذا منصوب ہوا اور فانیم مرفوع ہوا اب فانیم ان کے داخل ہونے کے بعد مستند ہے۔ ان کے داخل ہونے سے پہلے مبتدئ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع تھا اب ان کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

### تیسری بات خبر ان کا حکم

یہ ہے کہ اس کی خبر مفرود جسد ہوے میں، پھر جسد ہونے کی صورت میں اسمیہ، تعبیہ، شرطیہ، ظرفیہ ہوے میں، سی صرح مرفوع ہوے میں، سی طرح مثبت یا منفی ہونے میں مبتدئ کی خبر کی طرح ہے، سی طرح قرینہ کی وجہ سے عائد کو حذف بھی کیا جاسکتا ہے۔

### مستند کی خبر اور ان کی خبر میں فرق

ولا یجوز تقدیم اخبارہ۔ الخ: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے مستند کی خبر اور ان کی خبر میں فرق بیان فرما رہے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ مستند کی خبر کو مبتدئ پر مقدم کرنا جائز ہے، لیکن ان کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے۔ عدم جواز کی وجہ: ان اور اس کے اخوات کی خبر کون کے اسموں پر مقدم کرنا جائز ہے۔ یہ ہے کہ یہ خبریں مشبہ بالفعل میں ضعیف ہیں اور عامل ضعیف اسی وقت عمل کر سکتا ہے جب اس کے معمول میں ترتیب ہو۔ جب ترتیب بدل جائے جی خبر اسم پر مقدم ہو جائے تو اس وقت، پنے نصب کی وجہ سے یہ عمل نہیں کریں گے۔ لہذا فانیم ریذا کہنا درست نہیں ہے۔

### چوتھی بات ان کی خبر اس کے اسم پر مقدم کرنے کی صورت

لا بد انکے ظہور... الخ: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے دو صورت ذکر فرما رہے ہیں کہ جہاں ان کی خبر کو اس کے اسم

پرمقدمہ نرنا جائز ہے، چنانچہ جب اس کی خبر مرقطوف ہو تو اس کے اسم پر مقدمہ کرنا جائز ہے۔

یہ ہے کہ ظرف میں کسی وسعت سے جو غیر ظرف میں نہیں کیونکہ ظرف کلام میں کثرت سے واقع

ہوتا ہے تو تحریروں کے ہاں ظرف بمنزل محرم کے ہے۔ محرم وہاں ہوتا ہے جہاں فیہ محرم داخل نہیں ہو سکتے۔

پھر ک حروف مشبہ بالفعل کا اسم معرف ہو اور حیر ظریف ہو تو خبر کا اسم پر مقدم کرنا جائز ہے۔

مقالہ: رب فی الدار اور الدار فیہم ال مثالوں میں ان کی خوب ظریف پہنچائی کی خبر دوسرے کے اسم پر مقدم کیا گیا جو کہ جائز ہے۔

اور شرف مشبہ بالفعل کا اسم نکرہ ہو تو اس وقت اس کی خبر کا اسم پر مقدم کرنا واجب ہے۔

**مثال:** میں نے اس لکچر اس میں ان کا نام ٹھہرے کے بعد اس کی خبر کو مفید سمجھا اور اس کا جواب دیا۔

مرفوعات کی چھٹی قسم کان وراس کے اخوات کا اسم

**فصل اسم کار و اختراعات و هي صائر و اصبح و امسى و ظل و بات و راح و اصب و عاد و عدا**

کتاب اور اس سے نکلنے والے نثر اور دہلیز کے صبر و صبیح و امسی، صبحی و چل، ومانہ وارج، صبر و عذر و شہاد،

[illegible]

وہ رات وہاں ہی رہا۔ شگ و بوم ڈھونڈیں مکی۔ افعال بھی ملتے اور خیمہ پر اخل مڑتے ہیں یہی ملتے اور خیمہ پر اخل مڑتے ہیں

المبتدأ وبتسمى سم كن و تعصب الخير و يسمى خبير كان باسم كن هو العبد اليه بغداد غولها نحو

ورن کو نام دیا جاتا ہے **کار**۔ نام ور کو **تسب** دیے ہیں اس کا نام **دو** ہے **کار** کی جو کس

مجموعہ کتاب 39 ہے جو مسدود یہ ۲۰ تا احوال ناقصہ کے واقعات ۴۶ نے گئے بعد جیسے

كان ويدقائما ويجوز في اكل تقديم اخباري على اسمها هو كان قائما ويدو على نفس الاعمال ايضا

کائنات یہ لائقہ جائزہ سب سے سبب میں اس کی حرکت سے ماہر مقدمہ و نفاذ سے اس کو پانچویں کے کمال فاضلاریہ و رجوعاً و انفعال پر تکیہ جہاں ہر مقدمہ و رجوعاً و انفعال پر تکیہ

في التسعة لاول بحر واما قاريد ولايجوز ذلك فيعيا اولها فلا بد

پسند نہ آجائیں جسے **فانہما** کا یہ لفظ ان کی کھالی کے سروں کیسی مایوسہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جس سے کہیں یہ نہ آجائیں گے

فإنما ما إن ربي وفي ليس خلاف وياي الكلام في هذه الأفعال يحيى في القسم الثاني لربنا الله تعالى

3. معارف : یہ وہ علم ہے جس سے انسان کو اپنے آپ اور اپنے ماحول کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔

**وضاحت:** مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں سے مراد کتاب کی پہلی قسم **کمال اور اس سے اچھوت** (یعنی افعار ناقصہ) کے

اس کو یہاں سنا رہا ہے کہ جیسے۔ اس میں چار باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

پہلی بات . فضائلِ ناقصہ کی تعداد

دوسری کتاب: فقہ: مختصر کا عمل



تیسری بات: افعال ناقصہ کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے۔

چوتھی بات: افعال ناقصہ کی خبر کو خود افعال ناقصہ پر مقدم کرنے کی صورت میں جواز اور عدم جواز کی چند صورتیں

مکمل بات	افعال ناقصہ کی تعداد
افعال ناقصہ کی تعداد سترہ ہے اور وہ یہ ہیں:	تکان، صار، أصبح،
أفنى،	أضحى، ظن، بات، راح،
أظن،	عاد، عدا، ما زال، ما نوح،
ماضى،	ما انفك، قادم، نيس
دوسری بات	افعال ناقصہ کا عمل

یہ ہے کہ مبتدئ و خبر پر داخل ہو کر مبتدئ کو رفع و خبر کو نصب دے یہ ہیں مبتدئگان یہاں کا اسم اور خبر کو بن کی خبر کہا جاتا ہے۔

کائنات کے اسم کی تعریف: کائنات کا اسم وہ ہے جو مبتدئہ ہوں افعال کے داخل ہونے کے بعد۔ جیسے کائنات بعد قضا تیسری بات: افعال ناقصہ کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے

تمام نحو میں کے نزدیک افعال ناقصہ کی خبروں کا اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے کائنات فالعالم چوتھی بات: افعال ناقصہ کی خبر کو خود افعال ناقصہ پر مقدم کرنے کی صورت میں جواز اور عدم جواز کی چند صورتیں

مکمل صورت: افعال ناقصہ کی خبر کو صرف ان افعال ناقصہ پر مقدم کرنا جائز ہے جن کے شروع میں ما نہیں آتا ہے۔ وہ گیارہ افعال ہیں: ورو، کان، صار، أصبح، اسی، صبح، صبح، راح، اص، عدا، مثال: لانما انما کان رند

نوٹ: کتاب میں نو کا عدد ہے جو کہ کتاب کی تصحیف ہے۔ یہ نوٹیں گیارہ ہیں۔ دوسری صورت: افعال ناقصہ کی خبر کو بن، افعال ناقصہ پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے جن کے شروع میں فقط ما آتا ہے وہ پانچ افعال ہیں: ورو، کان، صار، اص، صبح، اسی، صبح، راح، اص، عدا

عدم جواز کی وجہ: یہ ہے کہ ما مصدر یہ ہو یا نافی، یہ صدارت کا ما کا لفظ صارتی ہے۔ خبروں کو اس پر مقدم کر دیا جائے تو بن کی صدارت فوت ہو جائے گی، لہذا اس کا عدم جواز ہوتا ہے یا نہیں ہے۔

تیسری صورت: یہ ایسے متعلق ہے۔ ایسے پر اس کی خبر کو مقدم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اس میں اختلاف ہے،

ہامیہ یہ ہے کہ اس کا حکم افعال قصہ کی مانند ہے جن کے شروع میں آتا ہے حتیٰ میں کی خبر کو  
لیس پر مقدمہ کرنا جائز نہیں ہے۔

کذا بصری حضرات کہتے ہیں لیس نہ خرو لیس مقدم کرنا جائز ہے کیونکہ لیس کا عمل تعلیت کی وجہ سے ہے  
نہ معنی منفی نہ وجہ سے واصل کے مصوب معمول واصل پر مقدم کرنا جائز ہے۔

## مرفوعات کی ساتویں قسم ما ولا المشبہتین بلیس کا اسم

فصل اسم ما ولا المشبہتین بلیس وهو المسند الیہ بعد دخولہما نحو ما رید فانما  
ما ولا المشبہتین بلیس کا اسم اور اس کا جو مسئلہ یہ احوال ترمیم کے داخل ہونے کے بعد چھ ہے **فانما** رید خبر انبوت والی نہیں ہے

ولا ر جل الفصل مک و مختص لا بالتکریب و بعمہ ما بمعرفۃ و لتکریف  
ولا ر جل الفصل مک (تجھ سے توں بھی انفس میں ہے) اور لا مختص ہے تکرہ کے ساتھ ورماء ورماء معرفہ ورماء کو عام ہے۔

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ مرفوعات کی ساتویں قسم **ما ولا المشبہتین بلیس** کا اسم بیان فرما رہے ہیں۔  
اس میں تین باتیں کر رہے ہیں۔

پہلی بات: اسم ما ولا المشبہتین بلیس کی تعریف

دوسری بات: ما ولا المشبہتین بلیس کا عمل

تیسری بات: ما اور لا المشبہتین بلیس میں فرق

فائدہ وجہ تسمیہ: ما اور لا کی بلیس کے ساتھ مشابہت دو طرح کی ہے:

پہلی یہ کہ جس طرح بلیس کی اسے آتا ہے، اسی طرح ما اور لا بھی نفی کے لیے آتے ہیں اور  
دوسری یہ کہ جس طرح بلیس مبتدا اور خبر پر داخل ہوتا ہے اسی طرح ما اور لا بھی داخل ہوتے ہیں۔

پہلی بات: اسم ما ولا المشبہتین بلیس کی تعریف

اسم ما ولا المشبہتین بلیس وہ ہے جو مسئلہ یہ ہو ما ولا کے داخل ہونے کے بعد

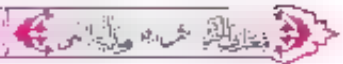
دوسری بات: ما ولا المشبہتین بلیس کا عمل

عمل یہ ہے کہ ما اور لا بلیس کی طرح اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

مثال: ما رید فانما میں ما مشبہ بلیس ہے۔ رید اس کا اسم ہے۔ فانما اس کی خبر ہے۔ لا ر جل الفصل مک  
اس میں لا مشبہ بلیس ہے۔ لا ر جل اس کا اسم ہے جو کہ مرفوع اور الفصل مک کی خبر ہے۔

تیسری بات: ما ولا المشبہتین بلیس میں فرق

ما ولا المشبہتین بلیس میں درحقیقت تین طرح کا فرق ہے۔



**پہلا فرق:** لا صرف کلمہ کے ساتھ خاص ہے، جب کہ ما معرّفہ و متحرکہ دونوں کے لیے عام ہے۔

**دوسرا فرق:** عائشہ حال کے لیے آتا ہے جب کہ نامطلق فی کے لیے آتا ہے۔

**تیسرا فرق:** عا کی خبر میں باکدا داخل ہونا چاہئے اور لاکہ خبر پر عا کا داخل ہونا چاہئے نہیں ہے۔

مرثوعات کی آٹھویں قسم لائے نفی جنس کی خبر

**فصل عبر لا بقی بجس و هو المسد بعد دعویها بحولارجل قائم**

اسے نئی ٹھکانے کی خبر دی۔ وہ یہ ہے کہ جو مسئلہ ہوا اس نے اظہار ہوئے کے بعد چلے لاپرواہی سے

**وضاحت:** مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں سے مرفوعہ تکی آفتوحیں قسم کے ایسی جنس کی خبر کو بیان فرما رہے ہیں۔

اِس میں تیس پانچ تہیں ذکر فرمائی ہیں۔

پہلی بات      ماہِ ثنّی جلس کی خبر تعریف

دوسری بات      مائے نفی جنس کا عمل اور مثال

تیسری بات      ایک اشکاب

پہلی بات      مائے نعلی جنس کی خبر تعریف

اے نفلِ محض کی خبر اس کے داخل ہونے بعد مسدود کرتی ہے۔ جیسے لازحلِ فائیم

دوسری بات      ماٹے نفی جنس کا عمل اور مثال

۱۔ نعلی عتس پنے ام کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے لا رجل لائم

تیسری بات      ایک اشک

اشکال یہ ہوتا ہے کہ یہ مثالِ مثل۔ کے مطابقت نہیں۔ **ممثل**۔ یہ تھکر **لامص** کی غلطی کرتا ہے۔ آپ

نے جو مثال دی ہے اس میں جنس کی نفی نہیں، بلکہ قیام کی نفی ہے؟

**جواب:** یہ ہے کہ یہاں نفی ہے بعد مصافحہ مخدوف ہے نفی صغہ لحسن کہ لا جنس کی صحت کی نفی

کے لیے آقاؑ بے نہ کہ ذات جنس کی نفی کے لیے

## تہارین

سوال نمبر ۱: مرفوعات کتنے ہیں؟ کون سے ہیں؟ ہر ایک کی مثال بیان کریں؟ نیز معصوفہ کے مرفوعات

کو منصوبہ سے اور مجرور اسے پر مقدم کیوں کیا؟

سوال نمبر ۲: مرفوعات مرفوع کی جمع ہے یا مرفوعہ تحریر کریں؟ اگر مرفوعات مرفوع کی جمع ہے تو

مرفوع مذکر ہے، اور مذکر کی جمع ما، تو دونوں کے ساتھ آتی ہے یہاں الف تاء کے ساتھ کیسے آگئی؟

سوال نمبر ۳: فاعل کی تعریف اور اقسام جمع، مشدّد ذکر کرنے کے بعد مرفوعات میں سے فاعل کو مقدم کیوں کیا؟

تحریر کریں۔

سوال نمبر ۴: فعل کا فاعل کے ساتھ کب مفرد لائے کی گنجائش ہے؟ فعل فاعل کے موافق کب ہوگا جب کہ

فاعل تشبہ یا جمع ہو مثالوں سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۵: فعل کو کب مؤنث اور کب مذکر لایا جائے گا؟ مثالوں سے واضح کریں۔

سوال نمبر ۶: مفعول کو فاعل پر کب مقدم کرنا جائز ہے؟ نیز مفعول اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں تو مفعول کا

فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے؟ وجہ بھی ذکر کریں۔

سوال نمبر ۷: کیا فعل کا حذف کرنا جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو کب جائز ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

سوال نمبر ۸: مفعول فاعل کے قائم مقام کب ہوتا ہے؟ اس سے کیا نام دیا جاتا ہے؟ مثال کے ساتھ تحریر کریں۔

سوال نمبر ۹: نائب فاعل کے فعل کو مرد تشبہ، جمع لانے کا کیا حکم ہے؟ ذکر کریں۔

سوال نمبر ۱۰: نداء مفعول کے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر ۱۱: فتارح المفعول کی کتنی صورتیں ہوتی ہیں؟ ذکر کریں۔

سوال نمبر ۱۲: فتارح المفعول کی صورت میں اس حکم کیا ہے؟ ذکر کریں۔

سوال نمبر ۱۳: نداء مفعول کی صورت میں کسے فعل کو عمل یا جائے گا؟ ہر میں ہر میں اور کوئی میں کا

مختلف بھی ذکر کریں۔ اختلاف کی صورت میں کتنی صورتیں ہوتی ہیں؟ ذکر کریں۔

سوال نمبر ۱۴: تاء مفعول کی صورت میں عمل دینے کے اعتبار سے مصنف کا پسندیدہ مسلک و نسب ہے؟

سوال نمبر ۱۵: مبتدأ و خبرین تعریف کریں اور دونوں کی مثال بھی ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۶: عوال مفعول سے کیا مراد ہے؟ ذکر کریں۔



- سوال نمبر ۱: مبتدا اور خبر میں سے اصل کون ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔
- سوال نمبر ۱۸: کمرہ کو مبتدا بنانا کب جائز ہے؟ مثال سے واضح کریں۔
- سوال نمبر ۱۹: خبر کی قسام صح امثلہ ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۲۰: خبر میں ونی ضمیر ہے جو مبتدا کی طرف ہوتی ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔
- سوال نمبر ۲۱: ضمیر عائد کا حذف کرنا کب جائز ہے؟ مثال سے واضح کریں۔
- سوال نمبر ۲۲: خبر کا مبتدا پر مقدم کرنا کب جائز ہے؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔
- سوال نمبر ۲۳: کیا ایسا مبتدا بھی ہے جو مستدالہ نہ ہو؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔
- سوال نمبر ۲۴: کیا یک مبتدا کی کئی خبریں ہوتی ہیں یا نہیں؟ مثال سے واضح کریں۔
- سوال نمبر ۲۵: ب اور اس کے اجوات کو ذکر کریں اور اس کے اجوات کا کیا کلمہ ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔
- سوال نمبر ۲۶: کیا خبر ب اور اس کے اجوات کو اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔
- سوال نمبر ۲۷: فعل ناقصہ کتنے ہیں؟ ذکر کریں اور ان کا ثل بھی ذکر کریں، نیز مثالیں بھی ذکر کریں۔
- سوال نمبر ۲۸: خبر لا یحیی الجسد اور لا تمشیہ ہمیں میں کیا لفظ ہے؟ مثالوں سے سمجھو و واضح کریں۔
- سوال نمبر ۲۹: کیا خبر کان اور اس کے اجوات کو اس کے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔
- سوال نمبر ۳۰: وہ کون سے فعل ناقصہ ہیں جن پر ان کی خبر کا مقدم کرنا جائز ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔





## المقصد الثاني في المنصوبات

المقصد الثاني في المنصوبات: الأسماء المنصوبة وهي ثمان عشر قسم المفعول المطلق والمفعول مقدر على منصوبات کے بارے میں وہ اسم جو اسب دیتے ہیں ان کی بار قسم ہیں مفعول مطلق مفعول بہ والمفعول فيه والمفعول له والمفعول معه والحال والتفخيز والتستضي وامس إن وأخواتها وخبر مفعول فيه مفعول له مفعول معه حال ، تفخيز ، مستضي اور إن اور اس کے اخوات کا اسم ، کان وأخواتها ومنصوب بلا لئني لنهي الجس وخبر ما ولا المشبهين بلئس کان اور ان کے ے ت نہ اور وہ لا جو لئني جس کے لیے ہے اس کا منصوب اور ما ولا المشبهين بلئس کی خبر

**وضاحت:** منصرف الیہا مرفوعات نہ بحث سے قارع ہوئے کے بعد اب یہاں سے منصوبات کو ذکر قرار ہے ہیں۔ منصوبات کی بارہ قسمیں ہیں۔

**فائدہ:** منصوب وہ اسم ہوتا ہے جو نامت مفعول پر مشتمل ہو درعات مفعول چار چیزیں ہیں۔

(۱) فتح جیسے رأیت ریذا (۲) کسرہ جیسے رأیت منیدات

(۳) الہا جیسے رأیت ایاک (۴) یا جیسے رأیت عسیمین

### منصوبات کی بارہ اقسام ہیں

(۱) مفعول مطلق (۲) مفعول بہ (۳) مفعول غیر (۴) مفعول لہ

(۵) مفعول معه (۶) حال (۷) تفخیز (۸) مستضي

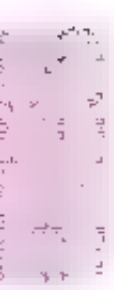
(۹) ان اور اس کے اخوات کا اسم (۱۰) کان اور اس کے اخوات کی خبر

(۱۱) رائے لئني جس کا اسم (۱۲) فا ولا المشبهين بلئس کی خبر

### منصوبات کی پہلی قسم مفعول مطلق

فصل المفعول المطلق وهو مصدر بمعنى فعل مدكور قينه ويدكر للتاكيد كصبرت صرنا مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو یہ فعل کے ہم معنی ہوں سے پہلے کہرتے اور مفعول مطلق کہتے تاکيد نے لیے بیان تات جیسے اولیس النوع نحو حسنت حلما لقري وليان لعدد نحو جلست حلما أو جلستين أو حسانت صرنا صرنا کوں یاں کرے کے یہ ذکر کیا جاتا ہے جیسے حسب حسب بصری یا گئی یاں صر کے یہ ذکر کیا جاتا ہے

و يكثر من غير لفظ المعنى المذكور نحو قعدت حوت وبت بئنا وقد يحدف بعده لقيام قريه جواراً تیس حسب حسب و حسبی او حسب او کچھ مفعول مطلق کے طور کے لفظ کے غیر سے ہوتا ہے جیسے قعدت حوت وبت بئنا وبت بئنا کفو لک لہما دہ خیر مقدم ای قدمت قدوماً و جوتنا متاعاً نحو سفا وشکراً وحسناً و رعياً





## مفعول مطلق کی اقسام

## دوسری بات

مفعول مطلق کی تین قسمیں ہیں (۱) مفعول مطلق تاکیدیں (۲) مفعول مطلق نوعی (۳) مفعول مطلق عدوی

**مفعول مطلق تاکیدیں:** جہاں مفعول مطلق فعل مذکور کی تاکید کے لیے ہے۔ جیسے صرب صرباں میں مضر بہا مفعول مطلق ہے جو کہ مضر بہا فعل کی تاکید کے لیے لایا گیا ہے۔

**مفعول مطلق نوعی:** جہاں مفعول مطلق فعل مذکور کی نوعیت بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہو۔ جیسے حلسہ حلسہ القاری (میں بیٹھا ہوں قاری کے بیٹھنے کی طرح) اس مثال میں حلسہ القاری مفعول مطلق ہے جو کہ بات نوع کے ہے، اس طرح سے کہ حلسہ القاری کے اذن پر ہو اور حلسہ کے لیے ضابطہ یہ ہے کہ **لحمہ صہبہ** یعنی ہر وہ کلمہ جو **لحمہ** سے وزن پر وہ کسی حیثیت و نوعیت پر دہا کرتا ہے جیسے **حلسہ** کا معنی ہے خاص نوعیت کا بیٹھنا۔

**مفعول مطلق عدوی:** جہاں مفعول مطلق فعل مذکور کا عدو بنایا کر کے لیے لایا گیا ہو۔ جیسے **حلسہ حلسہ** (بیٹھا ہوں میں ایک مرتبہ بیٹھنا) اور عدوی بیٹھنا کبھی وزن سے ہوگی جیسے **رہنہ** کے وزن پر ہے تو کسی کام کے ایک مرتبہ پر پروا نہ کرتا ہے کیونکہ **لحمہ** کے لیے ضابطہ یہ ہے کہ **لحمہ لمرہ** یعنی **لحمہ** کا وزن کسی کام کے ایک مرتبہ ہونے پر نہ کرتا ہے اور عدوی بیٹھنا کبھی صیغہ ثانیہ و جمع سے ہوگی۔

جیسے **حلسہ حلسہ** اور **حلسہ حلسہ** یعنی میں بیٹھا ہوں دہرتی و میں بیٹھا ہوں کئی مرتبہ۔

**تیسری بات** کبھی مفعول مطلق اپنے فعل مذکور سے معنی میں مختلف ہوتا ہے

یہ معنی صریح و طریح سے ہوتی ہے (۱) باعتبار مادہ (۲) باعتبار باب

**مغایرت باعتبار مادہ:** جیسے **لحمہ** جس میں اس مثال میں مفعول مطلق کے حروف اصدیہ و زیں و فعل کے حروف اصدیہ اور زیں۔

**مغایرت باعتبار باب:** جیسے **لحمہ** جہاں اس میں میں نیم کا باب فعل ہے اور **لحمہ** کا باب نصب و نصب ہے تو یہاں مغایرت باعتبار باب ہے۔

**چوتھی بات** مفعول مطلق کے فعل کو بھی کبھی قرینہ کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے

مفعول مطلق کے فعل کو قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے حذف کرنا جائز ہے۔

قرینہ دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) قرینہ حایہ (۲) قرینہ مقالیہ

**قرینہ حایہ:** جیسے اس شخص کو جو سفر سے واپس آئے آپ نہیں: **خیر مقدم** (آپ کا آنا مبارک ہو) یہ اصل میں **مقدم** و **خیر مقدم** تھا۔ اس مثال میں مخاطب کے سفر سے آنے کی حالت قرینہ میں رہی ہے وہ **مقدم** فعل کو

حذف کیا، پھر قدو ما کو حذف کیا گیا اور اس کی جگہ حیر مقدمہ اس کے ساتھ مل گیا۔

**قرینہ مقالہ:** جیسے کسی شخص نے پوچھا کہ **صرب** (کسی کیفیت سے تو نہ رہا) اس کے جواب میں آپ کہیں کہ **صرب کا شایعہ اب یہاں فعل محذوف ہے** اور اصل عبارت یوں تھی **صرب صرب** انھیں حذف ہونے پر پندرہ سال کا سوال قرینہ ہے، سے تو یہ مقایہ کہتے ہیں۔

مفعول مطلق کے فعل کا سلما حذف کرنا واجب ہے

جیسے سقیا، رشکرا، او حمد اور عبا یہ معذور عربوں سے اس کی ہی تہ نے ہیں اس میں کوئی قاعدہ نہیں ہے۔  
 سب کے مل و حذف کرنا واجب ہوگا اس کی جمل عبارت یہ تھی سقیا اصل میں سقا کا اللہ سقیا، رشکرا اصل میں تھا  
 رشکریک شکر، حمد اصل میں تھی حمد تک، عبا اصل میں تھی عبا کا اللہ عبا  
 منصوبات کی دوسری قسم مفعول پر

[illegible]

ہاں یہ کیا چاہئے **مطربین** **لغریب** انوکھوں کے ساتھ جیسے کسا (جیسا کہ آئینہ مستور سے)

**وضاحت۔** مصنف <sup>۱</sup>یہاں سے منضم باتیں دوسرے قسم مفعول کو انکار کر رہے ہیں۔  
 یہ فصل میں نکل چکی باتیں انکار کر رہی ہیں۔

مفسرین کی تعریف

مفتوحہ کے فعال کو قریب کی وجہ سے جو ازا حذف کرنے کا ذکر

میکل پوت

وہ سب سے زیادہ

تیسری بات: چار مقامات میں مفعول بہ کے فعل ناصب کو جو با حذف کرنے کا ذکر

### مفعول بہ کی تعریف

مفعول بہ جو واسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے صربہ عزم و (زیر نے عزم کیا) فوائد قیو: ہو واسم جس ہے وقوع علیہ فعل الفاعل یہ فعل اس ہے اس سے مفعول فی مفعول۔ اور مفعول موعارض ہو گئے اس سے کہ ان پر فاعل کا فعل واقع نہیں ہوتا ہے۔

### کبھی مفعول بہ کو فاعل پر مقدم کیا جاتا ہے

کبھی مفعول بہ کو فاعل پر مقدم کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ فعل عمل میں قوی ہوتا ہے لہذا مفعول مقدم ہونا موجودہ صورتوں میں فعل عمل کرتا ہے۔

مثال: صرب عزم و ویدہ اس مثال میں عزم و مفعول بہ سے جو ویدہ فاعل پر مقدم ہے اور صورت جاتز ہے فعل عمل میں قوی ہوئے کی وجہ سے مفعول بہ کو مقدم کرنے کی صورت میں بھی عمل کرے گا۔

### دوسری بات مفعول بہ کے فعل کو قرینہ کی وجہ سے جو با حذف کرنے کا ذکر

جب قرینہ موجود ہو تو مفعول بہ کے فعل ناصب کو جو با حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے ربہ کہیں اس آدمی نے سوال کے جواب میں جس نے کہا میں اضطرب ۵ میں کس کو، روں (اس عبارت میں چرا جزو بہ تو یہ ہونا چاہیے اضطرب ربہ یعنی زیر کو، ربہ کہیں ربہ کہتے بات سمجھ میں آ جاتی ہے اس لیے کہ میں اضطرب کے جواب میں ہے۔

### تیسری بات چار مقامات میں مفعول بہ کے فعل ناصب کو جو با حذف کیا جاتا ہے

پہلا مقام سماعی: جس چار مقامات میں مفعول بہ کے فعل ناصب کو جو با حذف کیا جاتا ہے، ان میں سے پہلا مقام سماعی ہے۔ سماعی کا مطلب ہے کہ اس فعل کے حذف کر کے پرولی قاعدہ رہے ہو، بلکہ اہل عرب اس کی طرح سماعی ہو۔ سماعی کی پہلی مثال: امر اوفسہ اس کی اصل عبارت یوں تھی امرک مر اوفسہ (چھوڑ دے تو اہلی اور اس کی ذات کو) اس مثال میں امر مفعول بہ سے اس کے فعل امرک کو اہل عرب جو با حذف کرتے تھے پس ہم بھی ان کی اتباع میں فعل کو بغیر قاعدہ وقانون کے حذف کر دیتے ہیں۔

سماعی کی دوسری مثال: لکھ احیر انکہ اس کی اصل عبارت یوں تھی اسہوا علی لتلیث و قصد و احیرا لکھ (اس نصاریٰ تم تین حد کہتے تھے جو وہ یہے یہے بہتری کا قصد کرو) اس مثال میں حیو مفعول بہ ہے جس کا فعل ناصب اقصو و اخذوف ہے حیر اسہو فعل کا مفعول بہ نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں معنی یہ ہوگا کہ جو تم بہتری سے حالانا کہ مقصود تو مثلیث کے عقیدے سے رو کرنا ہے لہذا یہ درست نہیں۔

سماعی کی تیسری مثال: ہلاو سہلا یہ اصل میں تھا لتیت ہلاو طیت سہلا (تر پنے اہل میں کیا ہے اور تو



نے نرم میں کووند ہے (اہل عرب آنے والے مسافر کا مستقل نہ کھاتے تھے۔ ان میں درمیان رکھا دیتے تھے اور اقیات اور طہات فطلوں کو حذف کرتے ہیں۔ جس ہم نے بھی ان سے سن کر حذف کر یا بغیر کی قاعدہ کا قانون کے۔  
 دوسرا مقام قیاس: جن مقامات میں معصوم کے فعل یا صواب و وجہی طور پر حذف کیا جاتا ہے ان میں سے دوسرا مقام تخریر ہے۔

تخریر کے معنی: کسی چیز سے ڈرنا۔

مخویوں کی اصطلاح میں: تخریر وہ اسم ہے جو تعلق فعل مقدار کا معصوم ہو جس سے اس کے مابعد کو ڈرایا جائے۔  
 قاعدہ: تخریر کی بحث سے پہلے تین باتوں کا جائنا ضروری ہے۔  
 (۱) تخریر: ارانے (۲) محذّر: جس کو ڈرایا جائے (۳) محذّر منہ: جس چیز سے ڈرایا جائے۔

### تخریر کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ اسم جو تعلق یا اس کے مانند جیسے احد، یا بعد وغیرہ کا معصوم ہو اور اس کو مابعد سے ڈرایا گیا ہو۔  
 مثال: اہل و الاسد اس کی اصل انفک و الاسد تھا۔ اس کا معنی یہ ہوگا کہ بچا بچے آپ کو شیر سے اور شیر کو بچے آپ سے۔ پھر تعلق مقدم اور قلت فرصت کی وجہ سے تعلق فعل کو حذف کیا گیا۔

مثال کی وضاحت: انفک میں ضمیر فاعل و ضمیر مفعول متصل ہوئے ہیں، لیکن چونکہ ضمیر فاعل اور ضمیر مفعول کا تعلق فعل کے ساتھ جب کہ وہ دونوں تعلق واحد سے ہے ہوتا تو فعل قلوب کے مابعد و ناجائز ہے پس صریح ناجائز ہے، یعنی ضمیر فاعل و ضمیر مفعول کا مصداق ایک ہو تو یہ فعل قلوب کے مابعد و ناجائز ہے۔ یہی صورت میں لفظ نفس کو معصوم یہی ضمیر کی طرف صاف تر کے آیا جاتا ہے۔ جیسے ہنسک اب عبارت چلی گی۔ اتنی ہنسک و الاسد جب تعلق مقدم کی وجہ سے تعلق فعل کو حذف نہ کیا تو ہنسک و الاسد رہ گیا۔ اب حفظ نفس رہنے کی ضرورت ختم ہوگئی کیونکہ وہ تو ضمیر مرفوع اور ضمیر منصوب کے درمیان فصل ہے۔ کے لیے نہ کیا گیا تھا۔ اس ک و الاسد رو گیا کہ ضمیر غیر فعل سے متصل نہیں رہ سکتی تو ک ضمیر منصوب متصل ضمیر منصوب متفصل سے بدایا گیا تو پاک و الاسد ہو گیا۔ اس کا معنی یہ ہوگا کہ چوتھا آپ نفس کو شیر سے اور شیر کو اپنے نفس سے۔ اس مثال میں پاک محذّر ہے و الاسد محذّر منہ ہے۔

دوسری قسم: جیسی محذّر منہ ہو کر رو کر یا جائے اور اس کو ڈرایا جائے۔ جیسے بطریق لطریق یہ فعل میں اتنی لطریق تھا (نئی طور سے) اس صورت میں محذّر منہ محذّر ہے، در لطریق مشغول ہو کر رہتا ہے جس کو مکرر ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں تعلق مقام کی وجہ سے اس فعل کو حذف کیا گیا اور بطریق محذّر منہ کو مکرر آیا گیا جیسے بطریق لطریق کہہ دیا۔

لَقَالَتْ مَا ضَمِيرٌ غَامِبَةٌ عَلَى شَرْيَطَةِ التَّخْصِيرِ وَهُوَ كُلُّ اسْمٍ بَعْدَهُ فِعْلٌ أَوْ شِبْهُهُ يَضَعُ ذَلِكَ الْفِعْلَ عَنْ

تیسرا مقام (ما اصبر عامله) یعنی وہ مقصود جس کے عامل کو چاہیہ یہ گیا ہو اس شرط پر کہ اس کی تعمیر کی گئی ہو اور ما اصبر  
یعنی وہ اسم ہے جس سے بعد فعل یا شرط فعل یا اس حال میں کہ یہ فعل یا شرط فعل  
دلک لایسویہ صغیرہ او معنیہ بحیث لو وسط علیہ ہو او ما سبہ لخصیہ نحو رَدَا اَطْرَافَهُ فَاثَرًا لَدَا اَطْرَافِهِ  
اس اسم سے اعراس کرنے والے اس اسم کی تعمیر یا اس کے متعلق میں عمل کرنے کی وجہ سے ایسے طور پر کہ اس فعل یا اس کے مناسب کو  
اس اسم پر مسلط کیا جائے تو اس کو نصب دے جیسے رَدَا صَرْفَہ (رَدَا بار بار میں سے اس کو) جس پر بیشک رَدَا  
بشکل محدود و مضموم و هو صرحت و یفسرہ الفعل المذكور بعدہ و هو صرحتہ و لہذا اب شروع کثیرہ  
فعلیہ و نہ کی وجہ سے منسوب ہے جو کہ صغر ہے اور وہ صرحت ہے تو یہ کرتا وہ فعل اس فعل سے جو اس سے بعد  
مذکور ہو اور وہ صغر ہے اور اس کا یہی جزا یا شے بہت ساری ہیں۔

### تیسرا مقام ما اصبر عامله علی شرطۃ التفسیر

جن چار مقامات میں مقصود ہے کہ عامل نامیب یعنی فعل کو حذف کرنا واجب ہے، ان میں سے تیسری جگہ  
ما اصبر عامله علی شرطۃ التفسیر ہے۔ اس میں ا باتیں ذرا نئی ہیں۔

- پہلی بات : ما اصبر عامله کی تعریف
- دوسری بات : ما اصبر عامله کی تعریف کے اعتبار سے چار صورتیں اور ان کی اضافت

#### مفعول بہ کے عامل کو حذف کرنے کی وجہ

مقصود بہ کے عامل کو حذف کرنے کی وجہ سے یہ ہے کہ اگر عامل کو حذف نہ کیا جائے تو اس صورت میں مفسرہ و  
مفسرہ کا اجتماع لازم آئے گا اور یہ جائز نہیں ہے۔

#### پہلی بات : ما اصبر عامله کی تعریف

ما اصبر عامله علی شرطۃ التفسیر ہر وہ اسم ہے جس کے بعد فعل ہو یا شرط فعل ہو اس حال میں کہ یہ فعل اس  
اسم سے اعراس کرنے والا ہو اس اسم کی تعمیر یا اس کے متعلق میں عمل کرنے کی وجہ سے ایسے طور پر کہ اگر اس فعل یا اس کے  
مناسب فعل کو اس اسم پر مسلط کیا جائے تو اس کو نصب دے گا جیسے رَدَا صَرْفَہ

فوائد و قیود : مذکورہ تعریف میں کل اسم جس سے بعدہ فعل او شبہہ یہ فعل ول ہے اس سے وہ اسم خارج  
ہو گیا جس کے بعد فعل یا شرط فعل نہ ہو۔ جیسے ویدایوگ

شغل دلک، انفعول عن دلک، اسم یہ فعل ثانی ہے اس سے وہ اسم خارج ہو گیا جس میں فعل یا شرط فعل غائب کر رہا  
ہے اعراس نہیں کر رہا ہے۔ جیسے ویدایوگ

بحیث لو سبط علیہ ہو او ما سبہ لخصیہ یہ فعل ثالث ہے، اس سے وہ اسم خارج ہو گیا جس پر فعل یا شرط فعل مسلط  
ہو اس کو نصب نہیں دیتا۔ جیسے رَدَا صَرْفَہ تا جب قائل ہے جو کہ مرفوع ہو تا جب۔



**دوسری بات** : ما ضمیر عامدہ کی تعریف کے اعتبار سے چار صورتیں اور ان کی وضاحت

**پہلی صورت:** اس اسم کے بعد فعل واقع ہو و فعل اس اسم کی ضمیر پر عمل کرنے کی وجہ سے اس اسم پر عمل سے

اعراض کر رہا ہو ب اس فعل کو ضمیر سے الگ کر کے عیدہ اس اسم پر مسلط کیا جائے تو وہ سے نصب دے گا۔

**مثال:** ریدہ ضربتہ اس مثال میں ضربتہ صریح ضمیر پر عمل کرنے کی وجہ سے ریدہ جو کہ اسم ہے اس سے اعراض

کر رہا ہے ب اگر اس صریح کو ریدہ پر مسلط کریں وہ سے نصب دے گا اصل عبارت یوں ہوگی، ضربتہ ریدہ

ضربتہ ب یہاں ریدہ اسم مفعول پر فعل محذوف نے نصب دیا ہے۔ اس مثال میں ضربتہ فعل محذوف مقرر ہے اور

ضربتہ ضمیر ہے، ب اگر دونوں فعلوں کو دیکھیں جاتا تو مقرر اور ضمیر کا اجتماع لازم آتا جو کہ ناجائز ہے، لہذا فعل اول

ضربتہ کو حذف کرنا واجب ہے۔

**دوسری صورت:** اس اسم نے بعد شہ فعل واقع ہو و وہ شہ اس اسم کی ضمیر پر عمل کرنے کی وجہ سے اس اسم سے

اعراض کر رہا ہے پس اگر اس شہ فعل کو ضمیر سے الگ کر کے اسم پر مسلط کیا جائے تو وہ سے نصب دے گا۔

**مثال:** ریدہ است ضربتہ اس مثال میں ضربتہ فعل ضمیر پر عمل کرنے کی وجہ سے اسم سے اعراض کر رہا ہے اب

اس شہ فعل کو ضمیر سے الگ کر کے اس اسم پر مسلط کریں تو شہ فعل ریدہ کو نصب دے گا پس ضربتہ شہ فعل جو کہ ضمیر

بجہ پر ہے، کے کو ضمیر میں عمل کرنے کی وجہ سے ریدہ سے اعراض کر رہا ہے ضربتہ شہ فعل کو ضمیر سے جدا کر کے

ریدہ پر مسلط کریں تو شہ فعل ریدہ کو نصب دے گا پوری عبارت یوں ہوگی: ضربتہ است ضربتہ ریدہ است ضربتہ ب یہاں

پہلے والے شہ فعل کو حذف کرنا لازم ہے تاکہ مقرر اور مقرر کا اجتماع لازم نہ آئے۔

**فائدہ:** تیسری صورت کر کرنے سے پہلے اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ ایک فعل ہوتا ہے اور ایک مناسب فعل

ہوتا ہے پس مناسب فعل کی دو صورتیں ہیں: (۱) مناسب مترادف (۲) مناسب لازم

**مناسب مترادف:** سے مراد وہ فعل ہے جو اس فعل کے ہم معنی ہو جو مثال میں مذکور ہے۔ جیسے ضربتہ اس

کا ہم معنی جاوڑ ہے۔

**مناسب لازم:** سے مراد وہ فعل ہے جو اس فعل کے ہم معنی نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ ایک قسم کا تعلق ہو۔ جیسے

ضربتہ در اہست میں تعلق ہے۔

**تیسری صورت:** فعل اس اسم کی ضمیر پر عمل کرنے کی وجہ سے اسم سے اعراض کر رہا ہو، ب اگر عیدہ اس فعل کو اسم

پر مسلط کیا جائے تو وہ نصب نہیں دے گا، لیکن اگر فعل کے مناسب مترادف فعل کو مسلط کیا جائے تو وہ اس کو نصب

دے گا۔

**مثال:** ریدہ ضربتہ اب اس مثال میں ضربتہ فعل کو اگر عیدہ پر مسلط کریں تو ریدہ کو نصب نہیں دیتا، اس سے







## چوتھا مقام مہمناوی

**وضاحت:** جن چار جتنوں میں مفسدوں کے عامل صاحبِ وحلف نہ رہا وہ جب ہے، ان میں سے پوچھا مقصود یہ ہے کہ اس میں یقین ہوتا ہے کہ وہ گناہ گار نہیں۔

پیشگی بات      منہا کی کی تحریف

دور مریکے سے:

تھرو لٹ

قیصرشاہ پستانہ

سچی بات منادی کی تعریف

من وئ ووا اسم سے جسے حرف نداء سے ڈیرید سے پکارا گیا اس حال میں کہ وہ حرف تدا الفصوں میں مباحو ہو۔ جیسے ما عبد اللہ (یعنی ادعبر عبد اللہ میں عبد اللہ کو بتا دیں) اس میں عبد اللہ ملعون ہے۔ اور اس کا اصل ادعبر سے ہے حذف کر کے اس کی جگہ حرف نداء کو قائم مقام کر دیا گیا ہے۔

دوسری بات      حروفِ تہا

تروفند پښتو: (۱) یا (۲) آی (۳) هیوا (۴) ای (۵) لهسره لمفترحه

تیسری بات      حرف خدا کو قرینہ کی وجہ سے حذف کرنے کا ذکر

اور بھی حرف نہ کو قریہ کی وجہ سے غلطوں سے حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے یوسف، عرصہ عن ہذا اصل میں "بوسفہ، عرصہ عن ہذا تھا یعنی اسے یوسف عراض کر اس سے۔ اس مثال میں یا حرف نہ ہے یوسف منادی ہے اس مثال میں یا حرف نہ ا حذف کیا گیا ہے۔

**قرینہ:** اس میں یہ ہے کہ یا حرف نہ کہ مقتدر نہ میں تو یوسف مہلت ہوگا عرص عرصہ اس کی تہ ہوگی، حالانکہ عرص امر کا صیغہ ہے اور امر شاہ ہوتا ہے وراثتہ کو بغیر تاویل کے خبر نہ ناجائز نہیں ہے، لہذا یوسف منادی اور حرف نہ اعتراف ہوگا۔

واعلم ان الاتحادى على اقسام ثمان كان مفردا مفردة ونسب على علامة الرفع كالضمة وسحوها  
ورحها لانه يشكك مبادى چند قسموں پر ہے پس اگر مبادى مفرد مفرد ہو تو علامت رُف پر ہنی ہوگا  
چیسے طے (پ) نہ کی طرح دوسری علامت عطا (ف) لب (ب) دار (و) ہے

سُخْرَ یا رید و یا رَجُل و یا زیداب و یا ریدوں و يُخْفَضُ بلام الانشعائۃ مَخُو یا لَرید  
 نہیں یا رید اور یا رَجُل اور یا ریدای اور یا ریدوں اور مادی کو جر وید آتا ہے۔ ماضی کی وجہ سے جیسے یا رید  
 وَيَسْفَحُ بِالْحَاقِ أَلْبَهَا نَحْوُ يَارَيْدَا وَيَنْصَبُ ابْنُ كَعْبٍ مَضَافًا نَحْوُ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَوْ مِثَالُهَا لِلْمُضَافِ نَحْوُ  
 وَفَتْحًا يَحَا۔ ہے۔ الف استعاشی کو ہے جیسے یا رید و مرتصب یا جاتا ہے اگر ماضی مضاف ہو جیسے یا رید یا عبد اللہ یا مثلاً مضاف ہو جیسے



**فائدہ:** مغز چار چیزوں کے مقابلے میں آتا ہے:



مضاف، ایسی عید منادی منصوب ہوگا کیونکہ مضاف ہے۔

**پانچویں قسم:** منادی مشابہ مصنف بھی منصوب ہوتا ہے۔ جیسے یا حلالہ حبالہ اس مثال میں طبعاً مضاف ہے کہ جس طرح مصنف مضاف لے کر بغیر نام نہیں ہوتا ہے کی طبعاً کا معنی بھی حلالہ سے بغیر نام نہیں ہوتا ہے، اس لیے یہ مشابہ مصنف ہو جس طرح منادی منصوب ہوتا ہے اسی طرح مشابہ مصنف منادی بھی منصوب ہوگا۔

**چھٹی قسم:** منادی کراہ غیر معین ہو تو وہ منصوب ہوتا ہے جیسے یا حلالہ حلالہ حلالہ کے شخص میر ہاتھ بڑا اس مثال میں حلالہ کراہ معین ہے کیونکہ یہ حملہ اپنا شخص کا ہے جس کو معلوم نہیں ہے کہ اسے وہ شخص ہے یا نہیں حلالہ کو کہ کراہ غیر معین ہے اسے منصوب پڑھیں گے۔

**دوسری بات** منادی معرف باللام پر حرف ندا داخل کرنے کا طریقہ

**وضاحت:** اگر منادی کے شروع میں الف متحریف ہو تو اس وقت اگر منادی مذکر ہے تو حرف ندا اور منادی کے درمیان ایہا کا واسطہ دیا جائے گا اور اگر منادی مؤنث ہے تو حرف ندا اور منادی کے درمیان ایہا کا واسطہ دیا جائے گا۔ جیسے یا ایہا الزجل اور یا ایہا لحرثا

**واسطہ ماننے کی وجہ:** منادی معرف باللام ہو تو حرف ندا اور منادی کے درمیان واسطہ لانا اس لیے ضروری ہے کہ چونکہ اس صورت میں دائرہ تعریف جمع ہو رہا ہے اور اسے تعریف جمع ہونا درست نہیں اس لیے اس کے درمیان مذکر کی صورت میں ایہا اور مؤنث کی صورت میں ایہا کا واسطہ دیا جائے گا۔ ترکیب میں ایہا موصوف اور اکثر خل اس کی صفت ہو کر منادی مقرر ہوگا۔

**تیسری بات** منادی مرخم کی تعریف اور ترخیم منادی کی صورتیں

**ترخیم کے لغوی معنی:** ترخیم باب تعیل کا مصدر ہے اس کا لغوی معنی ہے نرم اور آسان کر دینا۔

**اصطلاحی تعریف:** یہ ہے کہ منادی کے آخر میں کسی حرف تخفیف و سہانی کے لیے حذف کیا جائے۔

**ترخیم منادی کی صورتیں**

**پہلی صورت:** یہ ہے کہ منادی کے آخر سے تخفیف کی خاطر ایک حرف حذف کیا جائے۔ جیسے یا مالک کو یا مال پڑھا جائے اور یہ جائز ہے۔

**دوسری صورت:** یہ ہے کہ منادی کے آخر سے دو حرف حذف کیے جائیں شرط یہ ہے کہ اس کے آخر میں حرف صیغہ ہو اور اس سے پہلے والا حرف مدہ ہو۔ جیسے یا منصور کو یا منصور پڑھنا جائز ہے۔ اس مثال میں منصور کا آخری حرف صیغہ ہے جو کہ مدہ ہے اور اس سے پہلے دو حرف مدہ ہے لہذا اس دونوں کو حذف کرنا درست ہے۔

**تیسری صورت:** یہ ہے کہ منادی میں ایسے دو حرف ہوں جو ایک ساتھ نہ سوت ہیں اور ایک ساتھ حذف ہوتے



ہوں تو ن دونوں حروف کا حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے **بعضمان** کو **عظم** پڑھنا جائز ہے۔ اس مثال سے آخری دونوں حرف یعنی **لف** اور **نون**، دونوں رائد ہیں اور ایک ساتھ حذف ہوتے ہیں پس ان کو تخفیف کے ساتھ حذف کرنا جائز ہے۔

**منادی مرغم کی آخری حرکات۔** منادی مرغم کے آخر میں دو حرکتیں جاری ہیں ایک ضمہ اور دوسری کسرہ۔ ضمہ اس بنا پر کہ یہ منادی مستقل ہے اور جو حرف آخر سے حذف ہوا ہے وہ بمنزبہ سبب متبای سے گویا کہ یہی اس کی اصل شکل ہے اور وہ مفرد معروفہ اللفظ منادی مثنیٰ برغمہ ہوگا جیسے **یا حارث یا حار یا حار**۔ یا حارث میں آخری حرف کو حذف کیا گیا تو حار ہو گیا برصہ پڑھیں گے گویا یہی آخری حرف ہے۔

اور سن حرست اصیہ ہے جو رخم منادی سے پہلے اس حرف پر تھی مثلاً **یا حارث** میں **ث** کی موجودگی میں راء پر کسرہ تھ تو **ث** کو حذف کرنے کے بعد بھی راء پر کسرہ ہی پڑھ جائے گا گویا کہ آخری حرف حذف ہوا نہیں۔

**چوتھی بات** حرف نداء کا استعمال منادی کے علاوہ دوسرے معنی میں

**وضاحت:** یا حارب جس طرح منادی میں استعمال ہوتا ہے اسی طرح کبھی مندوب میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

**مندوب کا لغوی معنی:** وہ میت جس کی دہیوں کو یاد دہر کے رویا جائے تاکہ سامعین اس کی موت عظیم سانحہ نہیں کریں۔

**مندوب کا اصطلاحی معنی:** یہ ہوگا کہ مندوب اس ذات کا اسم ہے جس کی وجہ سے وہ دہندی کا اظہار کیا جائے

حرف یا بلا کے ذریعے۔

**مثال:** **یارب** یہ جملہ ہی مرنے پر قوموں کے طور پر ادا کیا جاتا ہے اس مثال میں یا حرف **مدد** مندوب پر داخل ہوا ہے۔ اس مثال میں کسی کے مرنے پر جو مصیبت آئی ہے اس پر ند یہ کیا جا رہا ہے آخر میں عارف کی تہ جو درازی کو اس کے لیے ہے۔

**لواحد حصۃ بالمندوب الخ** اس عبارت میں **و** اور **ب** کے درمیان فرق بیاں کیا گیا ہے۔

**واللہ ربنا کے درمیان فرق:** یہ ہے کہ **واللہ** مندوب کے ساتھ مختص ہے منادی میں استعمال نہیں ہوتی ہے اور یا مشترک ہے منادی اور مندوب دونوں میں استعمال ہوتی ہے۔

**مندوب کا حکم:** جیسے منادی مفرد معروفہ علامت رفع پر مبنی ہوتا ہے اسی طرح مندوب مفرد معروفہ بھی علامت رفع پر مبنی ہوگا۔

## منصوبات کی تیسری قسم مفعول تہ

لفظ المفعول تہ هو اسم وقع جعل التماثل فیہ من الزمان والمکان ویسمی ظرفاً وظرف الزمان عسی مفعول تہ وہ اسم ہے جس میں فاعل کا فعل واقع ہو زمان و مکان میں اور اس وظرف کا نام پایا جاتا ہے۔ ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں



قسمیں مبہم و ہوما لایکوں لہ خذ مغیر کدھر و حبیب و مخلد و ہوما لایکوں لہ خذ مغیر کیوم ولیدۃ  
ایک مبہم ہے اور مبہم ۱۔ کہتے ہیں جس کے لیے حد متعین ہو جیسے۔ ہر اور حبیب (دوسری قسم) محدود ہے اور محدود ۲۔ کہتے ہیں جس کے  
و شہر و مکہ کنہا منصوب بقدر فی تقوں صفت دھڑ او ساقرت شہر ای فی دھڑ و فی شہر و ظروف  
نے کوئی حد متعین ہو جیسے ہر اور مبہم ۱۔ کہتے ہیں جس کے لیے حد متعین ہو جیسے۔ ہر اور حبیب (دوسری قسم) محدود ہے اور محدود ۲۔ کہتے ہیں جس کے  
ص دھڑ و شہر و مکہ کنہا منصوب بقدر فی تقوں صفت دھڑ او ساقرت شہر ای فی دھڑ و فی شہر و ظروف  
الحکای کدلیک مبہم و ہوما لایکوں لہ خذ مغیر کدھر و حبیب و مخلد و ہوما لایکوں لہ خذ مغیر کیوم ولیدۃ  
مکان و مبہم ۱۔ کہتے ہیں جس کے لیے حد متعین ہو جیسے۔ ہر اور حبیب (دوسری قسم) محدود ہے اور محدود ۲۔ کہتے ہیں جس کے  
و ہوما لایکوں لہ خذ مغیر کدھر و حبیب و مخلد و ہوما لایکوں لہ خذ مغیر کیوم ولیدۃ  
اور محدود وہ ہے کہ جس ہوتے منصوب ہی کہ محدود کر کے کہ نہ بلکہ ہی کا ذکر خاصہ دوسری سے  
جیسے حبیب فی الدار و فی سوق و فی المسجد

**وضاحت:** مصنف **مبہم** مصوبات کی تیسری قسم منصوب زید و کر فہا رہے ہیں۔ اس میں دو باتیں رکھی ہیں۔

**پہلی بات:** مفعول یہی کی تعریف

**دوسری بات:** ظرف رہاں و ظرف مکان کی دو قسمیں درں سے ۱۔ س کا ذکر

**پہلی بات:** مفعول یہی کی تعریف

منصوب زید وہ اسم ہے جس میں فاعل کا فعل واقع ہو رہاں میں یا مکان میں۔

**فوائد و قیود:** منصوب یہی کی تعریف میں ہو اسم جنس ہے و وقع فعل العابد یہ یہ فصل ور ہے، اس سے دیگر  
تمام مفاعیل خارج ہو گئے۔

**دوسری بات:** ظرف زمان اور ظرف مکان کی دو قسمیں اور ان کے اعراب کا ذکر

منصوب یہی کا دوہا نام ظرف ہے۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان

ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں: (۱) مبہم (۲) محدود

**ظرف زمان مبہم:** وہ ہے جن کے لیے کوئی حد متعین نہ ہو۔ جیسے دھڑ یعنی رہاں، حبیب یعنی وقت

ان دونوں کے لیے کوئی حد متعین نہیں ہے۔

**ظرف زمان محدود:** وہ ہے جن کے لیے کوئی حد متعین ہو۔ جیسے ہر اور مبہم دن، بلکہ یعنی رات، سہر یعنی

مہینہ، سہ ماہ یعنی سال۔ ان سب کے لیے حد متعین ہے۔ ظرف زمان نمہ اور مبہم ہوا محدود و فی کے مقدر کرنے کی وجہ سے

منصوب ہوتے ہیں، کیونکہ اگر انھوں میں موجود ہو تو فی حرف جر کی وجہ سے محدود ہوں گے۔ جیسے حبیب فی دھڑ

و ہر طرف بھی شہر اس دونوں مثالوں میں دھڑ اور شہر مجرور ہے فی حرف جر کی وجہ سے۔





طرف زمان کی طرف مکان کی بھی قسمیں ہیں: (۱) طرف مکان مبہم (۲) طرف مکان محدود  
**طرف زمان مبہم:** وہ ہے جس کے لیے حد متعین نہ ہو۔ جیسے **حلف** بھئی بیچے (بیچنے کوئی حد نہیں ہے)،  
**عاد** بھئی گے (ب گئے وہ حد نہیں ہے) ظروف مکان مبہم بھی تقدیری کے ساتھ منصوب ہوتے ہیں، کیونکہ یہ  
 طرف زمان مبہم پر محمول ہیں کیونکہ وصف مبہم کی طرف سے یہاں ہذا طرف مکان مبہم کا بھی وہی حکم ہوگا جو حکم  
 طرف زمان مبہم کا ہے تقدیری یعنی یہ منصوب ہوں گے۔ جیسے **حسب حلقہ اصل میں تھا جسبت لی**  
**حلقہ، جلسہ اہامک اصل میں تھا جلسہ لی اہامک**

**طرف مکان محدود:** وہ ہے جس کی حد متعین ہو۔ جیسے **دار، مسجد، سوق** ان کی حد متعین ہوتی ہے کیونکہ  
 گھر کی مسجد اور دار کی حد متعین ہے۔ یہ فی کے مقدر ہونے کے ساتھ منصوب نہیں ہیں بلکہ اس میں لفظ فی کو کرنا  
 ضروری ہے جس کی وجہ سے یہ مجرور ہوں گے۔

**ظروف مکان محدود کے مجرور ہونے کی وجہ:** یہ کہ ان ظروف زمان مبہم کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں نہ  
 اات میں نہ وصف میں۔ اس طرف کہ وہ زمان ہیں یہ مکان وہ مبہم ہیں یہ محدود واللہ ظروف مکان محدود کو طرف زمان مبہم  
 پر یاس کر کے تقدیری منصوب پر ہونا درست نہ ہوگا بلکہ فی مکرر ہوگا جس سے وہ مجرور ہوں گے۔ جیسے **حسبت علی**  
**لذی، وفي السوب، وفي المسجد**

**فائدہ:** منصب فقیر کے نزدیک معنوں فیہ و قسم پر ہے؛ ایک وہ جس میں فی مقدر ہوتا ہے اس صورت میں معنوں فیہ  
 منصوب ہوتا ہے۔ دوسری قسم معنوں فیہ کی وہ ہے جس میں فی لفظوں میں موجود ہو، اس صورت میں معنوں فیہ مجرور ہوتا  
 ہے۔ جمہور کو یوں کے ہاں طرف زمان کی وہ صورت جس میں فی لفظوں میں موجود ہو، جیسے **حسبت فی المسجد** تو وہ  
 معنوں فیہ بواسطہ ظرف جر ہوگا نہ کہ معنوں فیہ۔ جمہور کو یوں کے نزدیک منصوب فیہ کی تعریف میں تقدیری فی شرط ہے اس لیے  
 جہاں فی لفظوں میں موجود ہے، وہ مفعول فیہ نہ ہوگا۔ مصنف **رحمہ اللہ** کے نزدیک تقدیری کی شرط نہیں ہے اس لیے وہ مفعول  
 فیہ ہوگا۔

## منصوبات کی چوتھی قسم مفعول لہ

**لصل: المفعول لہ وہو اسم ما لأجلہ يقع الفعل المذكور قبضہ ویصحب بتدبیر اللام نحو**  
 مفعول لہ وہ اسم ہے جس کے سبب وہ فعل مذکور واقع ہو جو اس سے پہلے ہو چکا ہو۔ منصوب ہونے والے نام کے مقدر منصوب کی وجہ سے جیسے  
 صرہ تادیب آی لئلا ذنب و قعد علی الحزب جب آی یحییٰ و عبد الوہاب جو مصدر اذنبہ تادیب و حسب حسب  
 صرہ تادیب آی لئلا ذنب (یعنی میں نے آپ کو تادیب کے لیے کہا) اور قعد علی الحزب (یعنی میں نے آپ کو قعد کرنے کے لیے کہا) میں تادیب  
 میں تادیب سے تادیب کی وجہ سے (او نام روح) (یعنی) کے نزدیک وہ مصدر ہے اور اس کی اصل **لئلا تادیب و حسب حسب**





**وضاحت:** مصنف اپنے منصوبہ بات کی پختگی قسم مفوض نہ دیکھیں فرما رہے ہیں اس نصل میں دو باتیں ذکر کی ہیں۔

**پہلی بات :** مفوض کی تعریف اور اس کے اعراب

**دوسری بات:** مفوض نہ مصدر ہے یا مفعول، اس میں ا، مز جان، مجھ کا جمہور نہایت سے خشت ف کا ذکر

**پہلی بات** مفعول لڑکی تعریف اور اس کے اعراب

مفوض نہ وہ اسم ہے جس کے سبب سے فعل واقع ہو جو اس سے پہلے مذکور ہے۔

**فوائد و قیود:** اس تعریف میں اسم معصوم ہے اور سب متاعیل کو شامل ہے لاجہ نصل اور ہے، اس سے باقی

ترام متاعیل سب خارج ہو گئے، کیونکہ فعل ان کے حاصل کرنے کے لیے واقع نہیں ہوتا۔

**مفعول لڑکی کے اعراب:** مفوض نہ نام جارہ مقدر ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا، کیونکہ مخطوط میں موجود ہو

تو وہ جر دے گا۔

**مصنف:** لکھنے کے نزد یک مفعول لڑکی، صورتیں ہیں: یکہ و کہ جس میں ا، مقدر ہوا اس وقت یہ منصوب ہوگا۔

دوسرا وہ کہ جس میں نام مذکور ہو تو اس وقت وہ مجرور ہوگا۔ یکں مصنف کے نزدیک مفوض نہ نے لیے یہ شرط نہیں ہے کہ نام

مقدر ہو جب کہ مہجور نحو یوں کے نزدیک اسم کے مقدر ہونے کی شرط، چنانچہ جمہور یہاں مخطوطوں میں موجود

ہو، سے مفعول نہ نہیں کہتے ہیں۔

**مثال:** صبر بہ نادیب ای اللہ نادیب (میں نے اسے، ارب سکھائے کے لیے) یہ اس مفوض لڑکی مثال ہے جس کو

حاصل کرنے کے لیے وہ فعل صرب واقع ہو، جو اس سے پہلے مذکور ہے، کیونکہ مخطوط پر بغیر صرب کے رب حاصل

نہیں ہوتا۔

**مثال:** قعدت عن الحرب حب ای ملحب (میں میٹھا ہوا لڑکی سے بزدلی کی وجہ سے) یہ اس مفعول لڑکی مثال

ہے جس نے وجود کے سبب فعل قعدت ہوا اس سے پہلے مذکور ہے، وقع ہوا ہے کیونکہ بزدلی لڑکی سے میٹھنے کا سبب ہے۔

**دوسری بات** مفعول نہ مصدر ہے یا مفعول، اس میں ا، مز جان کا جمہور نہایت سے اختلاف کا ذکر

**امام زجاج کا قول:** ماز جان نحوی، مفعول نہ مصدر ہے یا مفعول، مستقل معصوم نہیں ہے بلکہ یہ مفعول مطلق

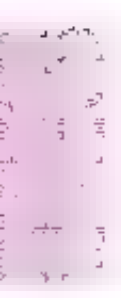
ہے من غیر لفظہ حتی لفظہ فعل کا غیر ہے۔

**پہلی مثال:** صبر بہ نادیب تقدیری عبارت: اذبتہ بصر بہ نادیب

(ارب سکھائی میں لے اس کو مارنے کے ساتھ ارب سکھاتا)

**دوسری مثال:** قعدت عن الحرب حب تقدیری عبارت: خبت بالقتل عن الحرب حبنا

(بزدل ہوا میں لڑکی سے پیٹھ جانے کے ساتھ بزدل ہوتا)





**دوسری بات** مفعول معذ کا فعل اگر لفظوں میں موجود ہو تو اس کا اعراب کیسا ہوگا اور اگر لفظوں میں موجود نہ ہو تو کیا ہوگا

**مفعول معذ کا فعل اگر لفظوں میں موجود ہو تو اس کے اعراب کا ذکر:** مفعول معذ کا مائل مرفوعی ہو تو دو حال سے خالی نہیں یا تو واو کے مابعد کا وائے ماقبل پر عطف جائز ہوگا یا نہیں ہوگا اگر عطف جائز ہو (یعنی عطف کے لیے وائی ماقبل نہ ہو) تو اعراب کے اعتبار سے دو وجہ پڑھنی جائز ہوں گی مرفوع اور منصوب جیسے **حب** اور **ید** اور **ید** مرفوع اور منصوب دونوں وجہیں جائز ہیں نصب کو بر بنائے مفعول معذ کے ورفوع اس لیے کہ ہم ظاہر کا عطف ضمیر مرفوع متصل پر درست ہے کیونکہ قاعدہ ہے ضمیر مرفوع متصل پر کسی مفعول عطف کرنا ہو تو اس کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ مل جاتی ہے چنانچہ یہاں **حب** آتا ہے اس کا ضمیر منفصل نے کی وجہ سے عطف درست ہونے کی وجہ سے اسے مرفوع پڑھنا جائز ہوگا اور اگر عطف درست نہ ہو تو نصب متعین ہو جائے گا بر بنائے مفعول معذ کے جیسے **حب** و **ید** یہاں **ید** کا عطف **حب** فعل کی ضمیر مرفوع پر درست نہیں کیونکہ اس کی تاکید ضمیر منفصل کے ساتھ نہیں ملتی ہے لہذا عطف متعین ہوگا۔

**مفعول معذ کا فعل اگر معنوی ہو یعنی لفظوں میں موجود نہ ہو تو اس کے اعراب کا ذکر:** مفعول معذ کا حامل فعل معنوی ہو تو دو بھی دو حال سے خالی نہیں یا تو واو کے مابعد کا واو کے ماقبل پر عطف جائز ہوگا یا نہیں ہوگا اگر عطف جائز ہوگا تو اسے بر بنائے مفعول معذ کے منصوب پڑھنا جائز نہ ہوگا بلکہ معصوف علیہ والی اعراب جاری ہوگا جیسے **ما لیرید و عمرو** اس میں **عمرو** و منصوب نہیں پڑھا جائے بلکہ **زید** پر عطف کر کے پھر **زید** پڑھا جائے گا کیونکہ سے منصوب پڑھنے کی صورت میں اس مفعول معذ بنانے کے لیے اس کا حامل فعل معنوی ماننا پڑے گا اور تقدیری عبارت یہ ہوگی **ما تصعب زید مع عمرو** (یہاں **زید** کے ساتھ عمرو اس میں مفعول معذ کا حامل فعل معنوی ماننے کی صورت میں حامل لفظی اور حامل معنوی کا اجتماع لازم آئے گا جو کہ حامل قوی ہے اس کی موجودگی میں فعل معنوی جو کہ حامل ضعیف ہے اس کی طرف مائل نہ آئے گا تو یہ جائز نہیں ہے اور عطف جائز نہ ہوگا اس و منصوب پڑھنا بر بنائے مفعول معذ کے واجب ہوگا جیسے **ما لک و رید** اور **ما لک و عمرو** اب یہاں عطف اس لیے جائز نہیں کہ ضمیر **عمرو** متصل پر ضمیر **ما** و حرف جار کے عطف درست نہیں ہوتا ہے لہذا نصب متعین ہوگا۔ تقدیری عبارت ہوگی **ما تصعب**

**و رید و ما تصعب و عمرو**



## تمہارے

- سوال نمبر ۱: مفعول مطلق کی تعریف کریں؟ یہ مفعول مطلق کی قسمیں کونسیں ہیں؟
- سوال نمبر ۲: مفعول مطلق کے فعل کو کب حذف کیا جاتا ہے تفصیل سے جمع امثلہ ذکر کریں؟ نیز مفعول مطلق کے فعل کو جو کتنے مقامات پر حذف کیا جاتا ہے تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۳: مفعول یہ کی تعریف ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۴: مفعول یہ فاعل پر کب مقدم ہوتا ہے مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۵: مفعول یہ فعل اور فاعل دونوں پر کب مقدم ہوتا ہے؟ مثال تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۶: مفعول یہ کے نام ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۷: تقدیر کے کہتے ہیں مثال سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۸: تقدیر کے استعمال کے متعلق مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۹: منادی کی تعریف کریں؟
- سوال نمبر ۱۰: حروف ندا کو کسے ہیں ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۱: منادی کی قسم ذکر کریں اور مثالوں سے وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۱۲: منادی مئی رحمہ وہ مئی یہ کب ہوتا ہے جمع مثال تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۳: ترخیم کسے کہتے ہیں منادی پر کب ہوتا ہے؟
- سوال نمبر ۱۴: مندوب کسے کہتے ہیں مثال بھی ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۵: کو ناما حرف مندوب کے ساتھ مختصر ہے اور کو ناما مندوب و مندوب کے درمیان مشترک ہے مثال سے وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۱۶: مفعول یہ کی تعریف کریں؟
- سوال نمبر ۱۷: مفعول یہ کا عربی ذکر کریں اور اس میں کیا چیز مقدر ہوتی ہے تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۸: ظرف کی قسمیں جمع امثلہ ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۹: ظرف مبہم کسے کہتے ہیں اور ظرف معین کسے کہتے ہیں؟
- سوال نمبر ۲۰: کو کسے ظرف مطلق ہیں جن میں ظرف بھی کاس سے پہلے ذکر نہ کیا گیا ہو؟
- سوال نمبر ۲۱: مفعول یہ کی تعریف ذکر کریں؟ نیز مفعول یہ میں کیا چیز مقدر ہوتی ہے تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۲۲: مفعول یہ کی تعریف کریں اور مثال بھی ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۲۳: مفعول یہ میں نسب کب متعین ہوتا ہے؟ اور کب عطف اور نصب جائز ہوتا ہے؟



## منصوبات کی چھٹی قسم حال

فصل الحال لفظ بدل علی باب ہینۃ الفاعل او المفعول بہ او کلہما بحر جاءنی رید راکنیا

حالیہ لفظ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حیثیت کے بیان پر دلالت کرے جیسے حال ہی رید راکنیا رید آج اس حال میں کہ وہ یہ تھا۔

و ضررت رید امشد و ذالقیبت عقر و از اکبیر و قد یکنون الفاعل معنویاً نحو رید فی لدر قائما

اور ضررت رید امشد و ذال (مارا میں نے زید کو اس حال میں وہ بندھا ہوا تھا) اور لقیبت عقر و از اکبیر

(میں نے گدو اس حال میں کہ بھرا ملاں سوار تھے)۔ ابھی فاعل معنوی ہوتا ہے جیسے رید فی لدر قائما

لان معناه زید استقر فی الدر قائم و کذا المفعول بہ نحو هذا زید قائم لان معناه

اس لیے کہ کاغھی ہے رید استقر فی الدر قائم (زید مستقر ہے گھر میں اس حال میں کہ وہ کھڑا ہو رہا ہے)۔

اور اسی طرح مفعول یہ جیسے هذا زید قائم اس کا معنی ہے المشرق الیہ قائم یہ

المشرق الیہ قائم ہو رید و المعامل فی الحال ہو فعل او معنی فعل

(وہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے در تھا تاکہ وہ کھڑا ہو رہا ہے)۔ یہ حال حال میں فعل ہے یا معنی فعل ہے۔

وضاحت: مصنف نے یہ منصوبات کی چھٹی قسم حال کو بیان فرما کر اس فصل میں چھ باتیں ذکر کی گئی ہیں۔

پہلی بات: حال کی تعریف اور مثالیں

دوسری بات: حال کبھی فاعل معنوی اور مفعول معنوی سے واقع ہوتا ہے

تیسری بات: حال کے عامل سے متعلق

چوتھی بات: حال ہمیشہ نکرہ، دور، داخل، نزع، معرفہ ہوتا ہے اگر داخل و الحال نکرہ ہو تو حال کا ذوالحال پر

مقدمہ کرنا واجب ہے

پانچویں بات: حال کبھی جمد خبریہ ہوتا ہے

چھٹی بات: حال کے عامل کو قرینہ کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے

پہلی بات: حال کی تعریف اور مثالیں

حال کی تعریف: حال وہ لفظ ہے جو صرف فاعل یا صرف مفعول یا دونوں کی عاب پر دلالت کرے۔

فوائد و قیود: لفظ جنس ہے سب الفاظ کو شامل ہے بدل علی باب ہینۃ فصل دل ہے اس سے تغیر خارج

ہوگئی کیونکہ تیز صفت پر دلالت نہیں کرتی، بلکہ ات پر دلالت کرتی ہے۔

ہینۃ الفاعل و المفعول بہ او کلہما فصل ثانی سے اس سے وہ چیز عارت ہوگی جو فاعل و مفعول یہ کی حیثیت پر

دلالت نہ کرے بلکہ اس کی چیز کی حیثیت و رحلت بتلائے۔ جیسے مبتد کی صفت حارہ عدم حرک میں العالم

زید کی صفت ہے جو نہ فاعل ہے نہ مفعول۔۔



**مثنائیں** فاعل کی حالت پر دلالت کرنے کی مثنائیں: جماعی رید ریدہ اسکا (میرے پاس زیادہ رہتا ہے) اس مثنائے میں ریدہ کا فاعل نے فاعل کی حالت پر دلالت کی ہے۔

مفعول کی حالت پر دلالت کرنے کی مثنائیں: صرب ریدہ مشدود (میں نے زیادہ کو مارا اور نہایت وہ بندھا ہوا تھا) اس مثنائے میں مشدود جار واقع ہے وید سے جو کہ صرب سے فعل کا مفعول ہے یہاں مشدود نے ریدہ کو جو کہ مفعول ہے اس کی حالت بیان کی ہے۔

فاعل اور مفعول دونوں کی حالت پر دلالت کرنے کی مثنائیں: لعب عسرا راکبیس (میں نے عمر سے طاقات کی دراندیشی میں اور عمر و دنوں میں سو رہا تھا) جس طرح جار اس مفعول کی حالت بیان کرتا ہے جو مفعول میں موجود ہو کی طرح مفعول کی بھی حالت بیان کرتا ہے جو مفعول میں موجود ہو بلکہ معنوی ہو۔ معنی مقد ہو

دوسری بات حال کبھی فاعل معنوی اور مفعول معنوی سے واقع ہوتا ہے

**مثنائیں** فاعل معنوی سے حال واقع ہونے کی مثنائیں: ریدہ فی لذر قائمہ اس مثنائے میں قائمہ حال واقع ہے فاعل معنوی سے غلبہ کی عبارت یوں ہے ریدہ استغوی لذر قائمہ اب یہاں قائمہ استغوی فعل معنوی کی ضمیر ہو فاعل سے حال واقع ہے۔

**مفعول معنوی سے حال واقع ہونے کی مثنائیں:** ریدہ قائمہ اس مثنائے میں فاعل ریدہ سے حال واقع ہے اور ریدہ مفعول معنوی ہے اس لیے کہ لفظ کے اعتبار سے بیشک یہ جر ہے مثنیٰ لیکن اشارہ اور تعبیر سے جو اس کا معنی سمجھا جاتا ہے وہ ہے ابید و اشیر ریدہ حال کو یہ قائمہ انداز یہاں زیادہ بڑھ کر ہے جو مفعول معنوی ہوا اسی سے قائمہ حال واقع ہے۔

**تیسری بات حال کے فاعل سے متعلق**

**حال کا فاعل:** حال میں حال فعل ہوتا ہے خود فعل مطلق موجود ہو یا مقدر ہو یا وہ حال معنی فعل ہوتا ہے (معنی فعل سے مراد اسم فعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، مصدر وغیرہ ہے) جیسے ہمارا حال قائمہ میں اشیر یا ابیدہ فعل مقدر ہے جو قائمہ حال کا فاعل ہے اسی طرح ہمارا حال قائمہ میں ادعو فعل مقدر ہے جو قائمہ حال کا فاعل ہے۔

والحال مکرر ابتدا و دو الحال معرفة غالیا کما رأیت فی الأفضلة المکررہ ہاں کاں دو الحال مکررہ اور حال میں حال فعل ہوتا ہے یا اسم فعل اور حال ہمیشہ مکرر ہوتا ہے، ارادہ حال خبر مقدر ہوتا ہے جیسا کہ آپ پہلی مثالوں میں دیکھ چکے ہیں

یجب تقدیم الحال علیہ بخبر حاضی راکبیا ورجل سلا بلتیس بانصاف فی حالة النصب میں حال مکرر ہو حال کا وہ حال ہے مقدر کہ وہ ہے جیسے جماعی راکبیا ورجل تاکہ حالت نصب میں حال کا صفت کے ساتھ

فی مثل قولک رأیت وحلاد راکبیا وقد تکرر الحال حملة خبریہ نحو جماعی ریدہ و علامہ راکب بلتیس اور مثنائیں نہ ہوتے جیسے یہاں کہ ریدہ و حلاد راکبیا اور کبھی بھی حال خبر تفسیری ہی ہوتا ہے جیسے جماعی ریدہ و علامہ



اور مرکب غلامہ ومثال ماکن عاملہ معنی الفعل نحو هذا رید قائما معہ بنہ و اسیر

مرکب (آئیں) پس رید اس میں کہ اس کا علامہ سو رہا کہ اس میں اس حال کی جس کا حال معنی فعل ہے یہ ہے جیسے هذا رید

وقد بعدہ انما عمل لقرینۃ کما تقول لیسافر سالما عامہ ہی ترجع سالما غایما

قد ناقص کا معنی ہے اسد و اسیر اور کبھی کبھی اس کا مال تر ہے وہ بے حرف کہ جاتا ہے جیتے تو کہتے ہیں مگر سالما عابدا تو غائب ہے اس حال میں کہ سلاقی والا ہے اور نصحت حاصل کرنے والا ہے

**چوتھی بات** حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معروف ہوتا ہے اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کا ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہے۔

حال کے نکرہ اور ذوالحال کے معروف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حال حقیقت میں خبر و حکوم پہ ہوتا ہے اور حکوم پہ میں اصل نکرہ ہے، لہذا حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال بے معرفہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ذوالحال حقیقت میں حکوم علیہ ہوتا ہے اور حکوم علیہ اصل میں معروف ہوتا ہے، البتہ کبھی ذوالحال بھی نکرہ ہوتا ہے۔

**ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہے:** کیونکہ اس صورت میں حالت نصب میں حال کا صفت سے لٹھاس ہو جائے گا، جیسے رائیہ حلاز کنا (ریکھ میں سے آئی کو راضی نیکہ وہ سوار تھا اس مثال میں رائیہ واحد کے لیے حال واقع ہے و رائیہ حلاز کی صفت بھی بن سکتی ہے پس رجب میں حال اور صفت دونوں بننے کی صحت ہے، اب اگر ہم رجب کو اس ہی مانا چاہتے ہیں تو رجب کو حلاز پر مقدم کریں گے و عبارت یوں ہوگی رائیہ حلاز صورت میں رائیہ کا حال ہونا نصیب ہوگا اس لیے کہ حال ذوالحال پر مقدم ہو سکتا ہے لیکن صفت موصوف پر مقدم نہیں ہو سکتی ہے، لہذا اس کا ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہوگا۔

**پانچویں بات** حال کبھی جملہ خبریہ بھی ہوتا ہے

**مثال:** جاء صی رید و غلامہ رجب (آئی میرے پاس زید و عاتکہ اس کا علامہ سو رہا اس مثال میں رید و عاتکہ اس میں واحد ہے غلامہ مرکب جملہ خبریہ ہو کر رید و عاتکہ سے حال واقع ہے۔

**حال کا عامل معنوی فعل بھی ہوتا ہے**

جس طرح حال کا عامل فعل ہوتا ہے اسی طرح حال کا عامل معنی فعل بھی ہوتا ہے۔ جیسے هذا رید فایما اس مثال میں فایما معنی فعل سے حال واقع ہے جو کہ بعد اسیر ہے تفصیل ملاحظہ کیجیے۔

**چھٹی بات** حال کے عامل کو قرینہ کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے

**مثال:** کوئی شخص غریب و تنہا ہے تو آپ اس کو کہتے ہیں: سالما سالما اصل عبارت یوں تھی: ترجع سالما عامہ چونکہ مفرک ظاہری حالت میں رہی ہے کہ وہ سفر سے و اس آیا ہے اس لیے آپ نے ترجیع فعل کو حذف کر دیا



اور سالک عباد کو ذکر کر دیا اور یہ صورت جائز ہے۔

**ترکیب:** مروج سالک عباد اکیس مثال میں مروج فعل ہے اور ضمیر استاذ اس سے سالک است ضمیر سے حال واقع ہے اور **غائب یا الٹ ضمیر** سے حال ثانی واقع ہے یا سالک کی صفت واقع ہے۔

## منصوبات کی ساتویں قسم تمیز

**فصل:** لتتمیز ہو مکرر بعد مقدار من عدد اور کھل اور وزی اور مساحۃ اور عمر دلک معافہ انہام تمیز وہ مکرر ہے جو مکرر کیا جاتا ہے مکرر سے بعد میں عدد یا کھل یا وزی یا مساحت یا ان کے بعد وہ اس چیز کے بعد جس میں ابہام ہو مروج دلک الانہام بخل عیندی عشر و درہم و لقیہا بن و مہوی سملہ و جریہا لفظ و علی الصرة تمیز اس سے کہتا ہے جسے عیندی عشر و درہم و لقیہا بن و مہوی سملہ و جریہا لفظ و علی الصرة مکرر ملے گا اور یہ مکرر عین غیر مکرر مکرر ملے گا خاتم حیدر اور سوار دھنہ و فیدہ انحصار اکثر مکرر ملے گا اور یہ مکرر مکرر ملے گا جسے خاتم حیدر (یا کوئی) ملے گا کہ کوئی مکرر ملے گا (درتھیں سوئے گا ہے)

و قد يقع بعد الحمد لرفع الانہام عن سببہا نحو طاب وید نفسا و عبادا و انما

اور اس میں کہہ کر ختم کرتا ہے اور یہ مکرر بعد کے بعد واقع ہوتا ہے اس سے اس سے ابہام کو مکرر کے لیے ہے

طاب وید نفسا و عبادا و انما (درتھیں سوئے گا ہے) کے بعد اس سے علم کے بعد اس سے ابہام کے بعد اس سے

**وضاحت:** مصنف ابہامی منصوبات کی ساتویں قسم تمیز کو بیان فرما رہے ہیں اس فصل میں تمیز، تکرار کر رہے ہیں۔

تمیز کی تعریف اور مثالیں

مثالی بات

تمیز کبھی میرے مکرر سے بھی ابہام دور کرتی ہے

دوسری بات

تمیز حمد کی نسبت سے ابہام کو دور کرتی ہے

تیسری بات

تمیز کی تعریف اور مثالیں

مثالی بات

**تمیز کی تعریف:** تمیز وہ مکرر ہے جو مقدار کے بعد ذکر کیا جائے خواہ وہ مقدار عدد ہو، کھل ہو، وزی ہو، مساحت ہو

موجہ اس کے بعد وہ اس چیز کو جس میں ابہام ہو یا اس ابہام کو دور کرتا ہے

**فائدہ:** چنانچہ یہ ہے جو چیز ابہام کو دور کرتی ہے اسے تمیز کہتے ہیں، درجہ جس چیز سے ابہام دور کیا جاتا ہے سے تمیز دور ہم نام کہتے ہیں۔

**اسم تام ہونے کا مطلب:** یہ ہے کہ اسم مصدقہ نہ ہو یعنی کسی دوسرے اسم کی طرف اس کی اصافہ نہ ہو سکتی ہو۔ مکرر وہ چیزوں میں سے کسی کی بھی اصافہ دوسری چیز کی طرف نہیں ہو سکتی ہے ہذا یہ اسم تام کہہ لے گا۔

**اسم تام کا تمیز کو انصب دینے کی وجہ:** یہ ہے کہ یہ نام ہوے میں فصل کے مشابہ ہوئے اس طرح فصل قائل کے



سہ تمام ہو جائے تو معوں کو نصب دیتا ہے کی طرف جب ہم مذکورہ چیزوں سے تمام ہوتا ہے تو وہ تیز کو نصب دیتا ہے۔

### اہم چند چیزوں سے تمام ہوتا ہے

- (۱) تخوین لفظی ہے۔ جیسے عہدی رطل یا اس میں رطل میں تو یہ ہے، اس لیے یہ اہم تمام ہے۔
- (۲) تخوین تقدیری سے جیسے عہدی احد عشر درہم، اس میں احد عشر اصل حد و عسروں تھا یہ بھی اہم تمام ہے۔
- (۳) نون تثنیہ سے۔ جیسے عہدی فقیر بوا اس میں فقیر نون میں تثنیہ کا ہے، اس لیے یہ تمام ہے۔
- (۴) نون جمع سے۔ جیسے ہن سنکھ۔ لا حسر میں اعم لا اس میں احسریں کا نون جمع کا ہے۔
- (۵) مضاف ہوتا۔ جیسے علی لشمرہ منہا رید اس میں مثلہا مضاف ہے۔ یہ اہم تمام ہے اس لیے کہ یہ دوسری چیز کی طرف دوبارہ مضاف نہیں ہو سکتا ہے۔

### تمیز کا مقدروالی صورتوں سے اہم دور کرنے کی مثالیں

- ۱۔ سے اہم دور کرنے کی مثال: عہدی عشرون درہم اس مثال میں عشرون مخیر اسم تمام ہے اور درہم اس کی تمیز ہے جس نے سے اہم کو دور کر دیا ہے یعنی میرے پاس نہیں درہم ہیں۔
- ۲۔ کھل سے اہم دور کرنے کی مثال: عہدی فقیر بوا (میرے پاس فقیر گندم ہیں) اس مثال میں فقیر بوا مخیر ہے جس نے کھل سے اہم دور کر دیا۔
- ۳۔ مساحت (پہاڑ) سے اہم دور کرنے کی مثال: عہدی حویب فقیر میرے پاس حویب کپاں ہیں) حویب زمین نا پے کا ایک آلہ ہوتا ہے، اس مثال میں حویب مخیر ہے اور اسم تمام فقط اس کی تمیز ہے، جس سے مساحت سے اہم کو دور کر دیا۔
- ۴۔ متیس سے اہم دور کرنے کی مثال: علی النسرہ منہا رید، (کھجور پر اس کے مثل کھن ہے) اس مثال میں مثلہا مخیر ہے رید اس کی تمیز ہے جس نے مثلہا کے درجہ اہم تھا سے دور کر دیا۔ متیس سے مراد وہ چیز ہے جس سے کسی چیز کا اندازہ کریں اس میں کھجور پر حویب ہے اندازہ سے اس کو کھجور کے مثل قرار دیا گیا ہے

### دوسری بات تمیز کبھی غیر مقدار سے بھی اہم دور کرتی ہے

- ۱۔ تمیز کبھی مقدار سے اہم کو دور کرتی ہے۔ جیسے ہدا احنام حدید اس مثال میں ہدا مخیر ہے اس میں اہم ہے کو جو کبھی کس جنس کی ہے سونے کی یا چاندی کی یہ دہن کی واحد ہے اس سے اہم دور کر دیا۔
- ۲۔ ور جیسے ہدا سوار دھیا اس مثال میں سوار مخیر میں اہم سے کہ نگن سر جنس کا ہے لوہا یا چاندی وغیرہ کا دھنا نے اس اہم کو دور کر دیا۔





غیر مقدار و ادنی صورت کا اعراب: اس تمیز میں اکثر حرف آئے گا کیونکہ مفرد غیر مقدار و صفت ہوگا و تمیز مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگی۔

**تیسری بات** تمیز جملہ کی نسبت سے ابہام کو دور کرتی ہے

مثال: طالب وید عشاء و عشاء اوہنا (اچھا ہے یہ نفس کے لحاظ سے یا علم کے لحاظ سے یا باپ کے لحاظ سے) اس مثال میں طالب فعل کی جو سمت وید و عل کی طرف تھی اس میں بہا م تھا عشاء نے جملہ کی سمت میں جو ابہام تھا اس ابہام کو دور کر دیا ہے اسی طرح طالب وید عشاء اور طالب وید اب اس مثال میں عشاء و راما کے نسبت سے ابہام کو دور کر دیا۔

## منصوبات کی آٹھویں قسم مستثنیٰ

فصل - لمستثنیٰ فقط یدکر بعد لا و اخواتها لیعلم انه لا ينسب اليه ما ينسب الي ما قبلها وهو عینی مستثنیٰ وہ لفظ ہے جو لا اور اس کے اخوات کے بعد مذکور ہوتا ہے تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ اس کی طرف وہ چیز منسوب کس سے ہے جو اس کے بائیں کی طرف منسوب ہے اور وہ (مستثنیٰ)

لینسب من فصل وهو ما اخرج عن متعدد یا لا و اخواتها جو جاءني القوم الا بذو منقطع وهو المذکور قسم پر ہے فصل اور وہ ہے جو نکالا گیا ہو متعدد سے لا کے انوت سے جیسے جاءني القوم الا بذو منقطع ہے اور وہ ہے مذکور ہو

بعد لا و اخواتها غیر من اخرج عن متعدد بلعدہ دخولہ لمستثنیٰ من جاءني القوم الا حجازاً لا اور اس کے اخوات کے بعد ذکر کیا بلکہ نکالا گیا ہو متعدد سے اس سے مستثنیٰ نہ رہے پہلے کی سے اصل نہیں تھا جیسے جاءني القوم الا حجازاً

**وضاحت:** مصنف منصوبات کی آٹھویں قسم مستثنیٰ کو تین اقسام میں اس فصل میں پانچ باتیں کہیں گے۔

**پہلی بات** مستثنیٰ کی تعریف

**دوسری بات:** مستثنیٰ کی اقسام

**تیسری بات:** مستثنیٰ کے اعراب کے اعتبار سے چار اقسام کا ذکر

**چوتھی بات:** افظ غیبیہ کے اعراب سے متعلق

**پانچویں بات:** افظ غیبیہ اور لا کے ایک دوسرے کے معنی میں استعمال ہونے کا ذکر

## مستثنیٰ کی تعریف پہلی بات

مستثنیٰ وہ لفظ ہے جو لا اور اس کے اخوات کے بعد مذکور ہوتا کہ معلوم ہو جائے کہ اس کی طرف وہ علم منسوب نہیں کیا گیا جو لا اور اس کے اخوات کے بائیں کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

نوت: لا یہ تین: حلا، عدا، ما عدا، ما عدا، حاشا، اس، لا نکور

**دوسری بات** مستثنیٰ کی اقسام

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: (۱) مستثنیٰ متصل (۲) مستثنیٰ منقطع



**مستثنیٰ متصل کی تعریف:** مستثنیٰ متصل وہ ہے جو متحد سے بلا اور اس کے اخوات کے ذریعے سے نکالا گیا ہو۔

جیسے **جامعی القوم لا یرید**

**مستثنیٰ منقطع کی تعریف:** مستثنیٰ منقطع وہ ہے جو بلا اور اس کے اخوات کے بعد مذکور ہو، اس حال میں کہ اسے

متحد سے نکالا نہ گیا ہو، کیونکہ وہ پسے ہی متحد میں شامل نہیں ہے۔ جیسے **جامعی القوم لا احمد**

اعراب المستثنیٰ علی اربعہ اقسام لان کان فیصلہ لرفع بعد الا فی کلام موجب او منقطعا کما مر و مفصلا علی

جان لیجئے کہ مستثنیٰ کے اعراب پر اقسام پر اہم اس امر وہ مستثنیٰ متصل واقع ہے۔ لے بعد کلام موجب میں یا منقطع ہو جیسے پہلا گذر چکا

المستثنیٰ جنہ نحو **جامعی القوم لا یرید** احد و کان بعد عدا و خلا عند لا کثیر او بعد ما خلا و حادہ و لیس

بہ در مستثنیٰ سے پہلے **جامعی القوم لا یرید** احد بعدہ در خلا نے بعد کثیر کے ہاں ما خلا اور ما حادہ رلیس

ولا یکنون **جامعی القوم** حلا یرید البع منصوب و ان کان بعد لافہی کلام غیر موجب و ہر کل کلام یکنون فیہ

اور لا یکنون کے بعد جیسے **جامعی القوم** حلا یرید۔ یہ منصوب ہوگا۔ مستثنیٰ لا کے بعد کلام فیہ موجب میں واقع ہے۔ کلام فیہ

نہی و بھی و استہام و المستثنیٰ مہ مذکور یحور فیہ الوحید النصب و الیدن عمد قیدہا نحو ما حادہ احد

موجب) وہ کلام ہے کہ اس میں لئی جی۔ استفہام ہو۔ در مستثنیٰ مہ مذکور ہو تو اس صورت میں وہ اچھل جائز ہیں

ایک یہ کہ وہ منصوب ہوگا اور دوسری یہ کہ وہ لے کے ماقبل کے لیے پس ہوگا۔ جیسے **قد جاء احد**

**لا یرید** و **لا یرید** و ان کان مفعولاً بان یکنون بعد لافہی کلام غیر موجب و المستثنیٰ مہ غیر مذکور کان

**لا یرید** و **لا یرید** (نہیں آیا میرے پاس وہی مگر یہ اور اگر مستثنیٰ مہ ہواں خود یہ کہ لے کے بعد کلام فیہ موجب میں ہو در مستثنیٰ مہ

یخبر انہ یحسب القوامیل تقول: **جامعی** **لا یرید** و ما رائت **لا یرید** و ما مررت **لا یرید** و ان کان بعد غیر

مذکور نہ ہو تو اس کے اعراب عوال کے اعتبار سے ہونگے جیسے **ما حادہ لا یرید** (مہ سے پس نہیں آیا مگر یہ)

ما حادہ لا یرید (ا) میں سے نہیں لیکن مگر یہ کو **ما حادہ لا یرید** اور میں نہیں مگر یہ کے ساتھ مستثنیٰ غیر نے

و سوی و سواہ و حاشا عند لا کثیر کان معجز و نحو **جامعی القوم** غیر **یرید** و سوی **یرید** و سواہ **یرید** و حاشا **یرید**

و سوی کے اور سواہ کا اور حاشا کے بعد، قیہ ہوگا کہ اس میں مستثنیٰ مجز ہونگا جیسے **جامعی القوم** غیر **یرید** و سوی **یرید** و سواہ **یرید** و حاشا **یرید**

تیسری بات **مستثنیٰ کے اعراب کے اعتبار سے چار اقسام کا ذکر**

**فائدہ:** مستثنیٰ کے اعراب بیان کرنے سے پہلے چند اصطلاحات کا سمجھنا ضروری ہے۔

**کلام موجب:** وہ کلام ہے جس میں لئی جی، استفہام ہو۔ جیسے **جامعی القوم لا یرید**

**کلام غیر موجب:** وہ کلام ہے جس میں لئی جی، استفہام ہو۔ جیسے **جامعی القوم لا یرید**



**مستثنیٰ مفرغ:** وہ کلام جس میں مستثنیٰ مذکور نہ ہو۔ جیسے **ما جاءني الا زيد**  
**اعراب کے اعتبار سے مستثنیٰ کی چار قسمیں ہیں**

**پہلی قسم:** مستثنیٰ منصوب پڑھا جائے گا اس کی پانچ صورتیں ہیں۔  
**پہلی صورت:** مستثنیٰ متصل بلا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو۔ جیسے **ما جاءني القوم الا زيد** اس مثال میں  
 زيد مستثنیٰ متصل ہے اور بلا کے بعد کلام موجب میں واقع ہے لہذا اس کو منصوب پڑھا جائے گا۔  
**دوسری صورت:** مستثنیٰ مستقطع ہو تو خواہ کلام موجب میں ہو یا کلام غیر موجب میں۔

**کلام موجب کی مثال:** **جاءني القوم الا جماد**

**کلام غیر موجب کی مثال:** **ما جاءني القوم الا جماد**

**تیسری صورت:** مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو اور کلام غیر موجب میں ہو۔ جیسے **ما جاءني القوم الا زيد** حد اس  
 مثال میں زيد مستثنیٰ منہ پر مقدم ہے اور کلام غیر موجب میں واقع ہے لہذا منصوب پڑھا جائے گا۔

**ان تین صورتوں میں مستثنیٰ کو منصوب پڑھنے کی وجہ:** یہ ہے کہ ان تین صورتوں میں مستثنیٰ فائدہ ہونے میں  
 مقصور ہے کہ متبذع ہے اور اس میں ماقبل سے بدل واقع ہونے کا احتمال بھی نہیں ہے لہذا مستثنیٰ کو منصوب پڑھا جائے گا۔  
**چوتھی صورت:** عدد در حلال کے بعد کثر مستثنیٰ منصوب پڑھا جائے گا۔ جیسے **ما جاءني القوم حلال زيد** جیسا

**القوم حلال زيد**

**عدد اور حلال کے بعد اکثر کے ہاں مستثنیٰ پڑھنے کی وجہ:** یہ ہے کہ ان کے ہاں یہ دونوں فعل ہیں جیسے حلال  
 بعدو اور عدد بعدو عدد اور حلال کا قائل وہ صیغہ ہے جو ان میں مشترک ہے جو فعل کے مصدر کی طرف موقوف ہے اور ان کے  
 مابعد مستثنیٰ مقصور ہونے کی وجہ سے بنا پر مصاب ہوگا اصل عبارت یوں ہوگی **جاءني القوم حلال بعدو بعدو**  
 (میرے پاس قوم اس حال میں آئی کہ ان کا آنا زید سے تجاوز کرنے والا تھا)

**پانچویں صورت:** جیسا حلال اور ما بعد اور بیس اور لایکوں کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا۔ جیسے **ما جاءني القوم**

**ما حلال زيد جیسا القوم ما بعدو بعدو جیسا القوم لیس زيد جیسا القوم لایک زيد**

**دوسری قسم:** مستثنیٰ بلا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو۔ اس میں عرب کے

عبارے **لا جئیں پڑھنا** ہے۔ (۱) نصب (۲) ماقبل سے بدل

**نصب پڑھنے کی وجہ:** یہ ہے کہ یہ مستثنیٰ متصل ہے جو کہ فائدہ ہونے میں مشغول ہے کہ مشدق ہے لہذا منصوب  
 پڑھیں گے

**ما قبل سے بدل واقع ہونے کی وجہ:** یہ ہے کہ بدل کلام میں مقصود ہوتا ہے اور بدل کے لیے کوئی مانع بھی نہیں



جے ہند یہ بدل واقع ہوگا۔ مہاجنہ اُحد الارید

منسوب پڑھے کی مثال: **ما جاء اتحاد الاربعا**

بدل پڑھنے کی مثال: ماہیاء احمد، لاریبہ اس میں رہد احمد مشتعل منہ سے مدد و توجہ ہے۔

**تیسری قسم:** جب مستثنیٰ مفعول نہ لے کے بعد کلمہ غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ مفعول نہ ہو تو اس کا عربی محاسب اصول ہوگا یعنی عامل اگر رافع ہو تو مستثنیٰ پہ بھی رفع ہوگا جیسے **ما جاء عجمی**، **فازید** مستثنیٰ فاعل ہے **جاء عجمی** فعل کے لیے لہذا مفعول ہوگا۔

اور اگر مالِ ناصب ہوگا تو مستثنیٰ پر بھی حسبِ آئے گا جیسے ما۔ آیت بلا رید اس مثال میں رید استثنیٰ ہے ورنہ ثابتِ فعل کے بے مفصول واقع ہے۔

اور اگر عامل حارہ ہوگا تو مستثنیٰ پر بھی جزا نہ گنا، جیسے مہروزت یا لاہر بعد اس مثال میں روند مجبور ہے اس پر عامل حروف تمام ہے۔

جوتھی قسم: مستثنیٰ اربعہ یاسوی یاسویہ، یاسا کے بعد آئے تو کثرتوں کے ہاں مجبور ہوگا۔ مجھے

جاء به القوم غيرون يدوسون ويدوسون عراة يذرون حاشا ريد

عبر، سہی، سوا، حانسان حروف کے بعد مستثنیٰ مجرور ہونے کی وجہ: کثر نحوی حضرات فرماتے ہیں کہ ان حروف کے بعد مستثنیٰ مجرور اس لیے ہوگا کہ یہ مصروف ہوں گے اور مستثنیٰ مصروف الیہ ہوگا اور حساب کے حد مستثنیٰ اس لیے مجرور ہوگا کہ اکثر نحویوں کے ہاں یہ حرف جر ہے جیسے **حاشی اللہ** حساب رہا بعض نحویوں کے ہاں **حاشا** فعل ہے اور اس صورت میں زید مستثنیٰ منصوب ہوگا جیسے **حاشی اللہ** **لعمرو** حساب رہا۔

اور اعلیٰ آئی اغراب غیر کاغراب المستثنیٰ بالانقور۔ جدیدی القوم غیر رید و غیر جمار و قد جدیدی اور جان لو کہ غیر کا اغراب مستثنیٰ۔ لاکہ اعر۔ کی عرب ہے جسے تو کہے جدیدی القوم غیر رید و غیر جمار و ما جدیدی

غیر رید القوم وما جاءی احد غیر رید و غیر رید و ما رایت غیر رید و ما ریت بهیر رید و علم ں لفظہ  
غیر رید القوم وما جاءی احد غیر رید و غیر رید و ما رایت غیر رید و ما ریت بهیر رید و علم ں لفظہ

غير مرسوعة نصوصه وقد تستعمل للاستدعاء كما نلفظه إلا مرسوعة للاستدعاء

عبد المصطفیٰ کے واسطے جو حق یا حقیقہ ہے اور جسے کبھی تشکیک کے واسطے بھی نہیں کیا جاتا ہے۔ جسے محض عقول لا تشکیک کے واسطے جو حق یا حقیقہ ہے

وَلَا تَسْعَلْ بِالضُّعْفِ كَمَا فِي قَوْلِهِ لِي لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا لِلَّهِ لَضَعَفْتَا يَغِيرُ اللَّهُ ذُلَّكَ فَوَلَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

مقدس: جو تمہارے اللہ ہے، جیتنے میں آسان میں فساد پر جو جوتا اور اس طرح سے بولیں (وہ لا ہندو) کیسے سے بولیں معجزہ سوا کے لئے ہے)

چونکہ بات لفظ غیر کے احزاب سے متعلق

لفظ غنیر کے اعراب مشقی کے اعراب کی طرح پانچ صورتوں پر ہیں۔

- ۱۔ مستثنیٰ متصل الا کے بعد کا م م جب میں واقع ہو تو غیر منصوب ہوگا جیسے **ما جاءني الفو** **غير ريد**  
 ۲۔ مستثنیٰ منقطع ہو تو غیر منصوب ہوگا جیسے **ما جاءني الفو** **غير حما**  
 ۳۔ کلام غیر م م جب میں مستثنیٰ مستثنیٰ منقطع ہو تو منصوب ہوگا جیسے **ما جاءني** **غير ريد** **الفوم**  
 ۴۔ کلام غیر م م جب میں مستثنیٰ الا کے بعد واقع اور مستثنیٰ منقطع ہو تو غیر کو نصب پڑھنا بھی جائز ہے اور مستثنیٰ مائل سے مدح و قبح ہونے کی صورت میں رفع بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جیسے **ما جاءني** **غير ريد** **ما جاءني** **احد** **غير ريد**  
 ۵۔ مستثنیٰ مفرغ الا کے بعد کا م غیر موجب میں واقع ہو، اور مستثنیٰ منقطع ہو تو نہ ہو تو غیر کا م ب بھی سبب العوائل ہوگا رفع کی مثال **ما جاءني** **غير ريد** نصب کی مثال **ما جاءني** **غير ريد** ہر کی مثال **ما جاءني** **غير ريد**  
**یا نچیں بات** **لفظ غیر** اور **اما** کا ایک دوسرے کے معنی میں استعمال ہونے کا ذکر



## منصوبات کی نویں قسم کان اور اس کے اخوات کی خبر

فصل خبر کان وأحوالها هو المسند بعد دخولها نحو کان زيد قائماً وحكمه حكم خبر مبتدأ إلا  
 کان اور اس کے اخوات کی خبر ہمسرد ہوتی ہے اس لئے کہ اس کے بعد جیسے کان زید قائماً اور حکم اس کا مبتدا کی خبر کے حکم کا مانند  
 أنه يجوز تعليله على اسمائها مع كونه معرفة بخلاف خبر المبتدأ نحو کان القائم زيد  
 ہے اس لئے اس بات کے کہ کان اور اس کے اخوات کی خبر جب معروفہ تو ان کے سپر مقدم کرنا جائز ہے جب کہ مبتدا کی خبر  
 جب معروفہ ہے تو اسے مبتدا پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے جیسے کان القائم زید  
**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ یہاں سے منصوبات کی نویں قسم کان اور اس کے اخوات (یعنی الحال ناقصہ) کی  
 خبر کو ذکر فرما رہے ہیں۔ اس فصل میں ۱۱ باتیں لکری گئی ہیں۔

**پہلی بات :** کان اور اس کے اخوات کی خبر کی تعریف  
**دوسری بات:** کان کی خبر اور مبتدا کی خبر میں فرق

**پہلی بات** کان اور اس کے اخوات کی خبر کی تعریف

کان اور اس کے اخوات کی خبر وہ ہے جو ان کے اش ہونے کے بعد منسند ہو۔ جیسے کان زید قائماً (زید کھڑا تھا)  
 اس میں قائماً کان کی خبر ہے جو کہ کان کے داخل ہونے کے بعد منسند ہے۔

**کان اور اس کے اخوات کی خبر کا حکم:** مبتدا کی خبر کی طرح ہے۔ جیسے مبتدا کی خبر مفرد، جملہ، معروفہ،  
 نکرہ، واحد اور متعدد ہوتی ہے اسی طرح کان اور اس کے اخوات کی خبر بھی سب احکام میں مبتدا کی خبر کے مثل ہے۔

**دوسری بات** کان کی خبر اور مبتدا کی خبر میں فرق

کان اور اس کے اخوات کی خبر اور مبتدا کی خبر میں صرف ایک فرق ہے، وہ یہ ہے کہ کان اور اس کے اخوات کی  
 خبر جب معروفہ ہو تو اپنے اسم پر مقدم ہو سکتی ہے، جیسی اس کا یہ اسم پر مقدم کرنا جائز ہے، جیسے کان زید قائماً  
 درست ہے، برخلاف مبتدا کی خبر کے کہ اس و مبتدا پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے، جب وہ معروف ہو، کیونکہ اس صورت  
 میں مبتدا اور خبر میں متباس ہو جائے گا جب کہ کان اور اس کے اخوات کی خبر اور اسم کے اعراب مختلف ہونے کی وجہ  
 سے انہماک کا اندیشہ نہیں ہے۔



## منصوبات کی دسویں قسم ان اور اس کے انخوات کا اسم

فصل: اسم ان و اسر اتھا وهو المنسب بعد دخولها نحو: ۱۔ رید قائم

ان اور اس کے انخوات کا اسم وہ ہے جو ان کے داخل ہونے کے بعد منسوب ہو جیسے ان رید قالجل ہے شک رید ہوا ہے ۱۔

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ یہاں سے منصوبات کی دسویں قسم ان اور اس کے انخوات کا اسم ذکر فرما رہے ہیں۔

**ان اور اس کے انخوات کا اسم:** وہ ہے جو ان کے داخل ہونے کے بعد منسوب ہو اور وہ اسم و نصب دیتے

ہیں۔ جیسے رید قائم (یشک زبد کھڑے ہے) اس مثال میں رید ان کا اسم ہونے کی وجہ سے منسوب ہے۔

## منصوبات کی گیارہویں قسم لائے نفی جنس کا اسم

فصل المصوب بلا نفي لنفي الجنس هو المنسب اليه بعد دخولها و يلبها بكثرة مصالحة نحو

المصوب بلا نفي لنفي الجنس وہ ہے جو منسوب الیہ ان کے داخل ہونے کے بعد دراصل اس کے ساتھ کثیرہ مصالحتہ ہے

لا غلام رجل في الدار أو مشابه لها نحو لا عشرین فرساً فی البکس ہاں کن بعد لا مکثرہ معرودۃ تنسی علی الفصح

لا غلام رجل في الدار یا مشابہہ منسوب : جیسے لا عشرین فرساً فی البکس پس ان لائے بعد مکثرہ معرودہ تو وہ تنسی دیتے ہوگا

نحو لا رجل في الدار ونحو مغرفة أو مكثرة مقصود لایبہ وہیں لا نکان مؤلفو غا و بچہ نکریر لا منع اسم

جیسے لا رجل فی الدار اور اگر لائے بعد معرودہ یا لایا نہ ہو جس کے لا کے ذمیاں فاصدہ ہو تو وہ مکثرہ معرودہ ہوگا اور لا نکریر مانا

آخر تقول لا ريد في الدار ولا عمرو ولا قتيار حل ولا امرأة ولا حول ولا قوة إلا بالله حمسة

جب دوسرے اسم کے ساتھ جیسے لا رید فی الدار لا عمرو لا قتیار حل لا امرأة (اس شخص کے حب

میں ہے) کہتا ہے رید فی الدار (مراد) اور حائر ہے لا حول ولا قوة لا لله جنس متجانس میں پانچ

أو خه فتحهم و رفعهما و فتح الأول و نصب الثاني و فتح الأول و رفع الثاني و فتح الثاني

و جنس دوسرے کا فتح، دونوں کا رفع، دوسرے کا نصب اور اس کا فتح اور اس کی کار فتح اور اس کا رفع اور اس کا فتح

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ یہاں سے منصوبات کی گیارہویں قسم ان کے نفی جنس کا اسم ذکر فرما رہے ہیں اس

فصل میں چار باتیں ذکر کرتے ہیں۔

**پہلی بات** لائے نفی جنس کے اسم کی تعریف اور مثال

لائے نفی جنس کے اسم کے منصوب ہونے کے لیے تین شرائط کا ذکر

لائے نفی جنس کے اسم کے نکرہ اور معرودہ ہونے کے اعتبار سے اعراب کی صورتیں

لا حول ولا قوة إلا بالله جنس مثال کی اعراب کے اعتبار سے پانچ صورتیں





## پہلی بات مائے نفی جنس کے اسم کی تعریف اور مثال

مائے نفی جنس کا اسم وہ ہے جو سداً یہ ہو، اس کے داخل ہونے کے بعد جب کہ اس کے ساتھ نکرہ مضاف نہ ہو یا شری مضاف ملا ہو۔

## دوسری بات مائے نفی جنس کے اسم کے منصوب ہونے کے لیے تین شرائط کا ذکر

(۱) مائے نفی کے درمیان فاصلہ نہ ہو (۲) نکرہ مضاف ہو (۳) نکرہ شبہ مضاف ہو۔

مثال: نکرہ مضاف نہ ہو۔ جیسے لا علام رحل فی لہ اور کہیں ہے کسی مرد کا کوئی عدم گھ میں (اس مثال میں لا لئی جنس کا ہے علام نکرہ مضاف ہے جولا کے ساتھ متصل ہے رحل مضاف ہے ب علام مضاف رحل مضاف ہے مکرہ نفی جنس کا اسم ہے فی لہ ظرف مستقر اس کی خبر ہے اس میں علام و نصب مائے نفی جنس نے دیا ہے۔  
اس کے ساتھ مشابہ مضاف ملا ہوا ہو۔ جیسے لا عشیرہ درہما فی الکعبہ (نہیں ہیں میں درہم قبلی میں) اس مثال میں لا نفی جنس کا ہے عشیرہ نکرہ مشابہ مضاف ہے جو کہ اس کے ساتھ ملا ہوا ہے (عشیرہ مشابہ مضاف اس لیے ہے کہ جس طرح مضاف مضاف لہ کے بغیر نامکمل ہے اسی طرح عشیرہ میں میز بھی تیز کے بغیر مکمل نہیں ہوتا ہے) درہما اس کی قیڑ ہے میز تیز مکرہ کا اسم فی نکس ظرف مستقر اس کی خبر بنے گی۔

## تیسری بات مائے نفی جنس کے اسم کے نکرہ اور معرفہ ہونے کے اعتبار سے اعراب کی صورتیں

پہلی صورت: اگر مائے نفی جنس کے بعد اس کا اسم نکرہ مفرد ہو تو اس کا اسم مبنی برفقہ ہوگا جیسے لا رحل فی لہ اور اس مثال میں و جل نکرہ ہے اور مفرد ہے لہذا مبنی برفقہ ہوگا۔

نکرہ مفرد مبنی برفقہ ہونے کی وجہ: مائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفرد ہو تو مبنی برفقہ ہے لیے ہوگا کہ اس صورت میں نکرہ مفرد مبنی کے معنی کو متضمن ہوتا ہے اور ضابطہ یہ ہے کہ جب کوئی اسم حرف کے معنی کو متضمن ہو تو وہ اسم مبنی ہوتا ہے جس طرح حرف مبنی ہوتا ہے کیونکہ تمام حرف مبنی ہوتے ہیں۔ جیسے لا رحل فی لہ کا معنی ہے لا میں رحل فی لہ کیونکہ یہ جہاں شخص کے خواب میں ہے جس سے کہنا نہیں میں رحل فی لہ کا وجوب یاد کیا گیا۔ رحل فی لہ برفقہ تخفیف کے لیے میں حذف کر دیا اور مبنی برفقہ اس لیے کہ تخفیف احکامات ہے مبنی تخفیف اور ہلکا ہے۔ یہاں مفرد سے مراد وہ مفرد ہے جو مضاف اور شبہ مضاف کے مقابلے میں ہو لہذا حکم تشنہ و ربيع بھی شامل ہوگا۔

دوسری صورت: اگر مائے نفی جنس کا اسم معرفہ ہو تو معرفہ ہوگا اور معرفہ آئے گا اور سے اسم کے ساتھ ہوگا۔ جیسے لا رحل فی لہ اور لا عشیرہ اس مثال میں یہ معرفہ ہے ہدایہ مرفوع ہوگا اور لا دوسرے اسم کے ساتھ مکرہ ہوگا۔

مثال: لا فہر رحل ولا صرافہ اس مثال میں رحل نکرہ ہے اس کے ورلا کے درمیان فیصلہ کا اصل ہے لہذا رحل مرفوع پر صاحب نے گا اور لا دوسرے اسم کے ساتھ مکرہ بھی یاد کیا ہے جیسے ولا صرافہ



مذکورہ دونوں صورتوں میں لائے نئی جنس کے اسم کو مرفوع پڑھنے کی وجہ: یہ ہے کہ پہلی صورت میں لا نئی جنس کا اسم ہے اس لیے مرفوع ہو گا کہ لا کو وضع نے نکرہ کی صفت کی نئی کے لیے وضع کیا ہے ہذا اس کا اثر معرفہ پر نہیں ہوگا اس کا عمل مرفوع ہو جائے گا بعد اسم نکرہ مفعول ہو تو بھی لا عمل نہیں کرے گا لہذا بعد اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔

لا کو دوسرے اسم کے ساتھ مکرر لانے کی وجہ: یہ ہے کہ تاکہ جو ب سوال کے مطابق ہو جائے چونکہ لا رید ہی الدار و لا عمرو تاکید کی ہے یہ روقہ کا عطف حوں کے محل پر ہے اور حوں حقیقت میں مبتدہ ہونے کی وجہ سے محل مرفوع ہے لہذا قوہ بھی مرفوع ہوگا عطف ہونے کی وجہ سے اس صورت میں بھی دو جنسیں جائز ہیں مفرک کا عطف مفرہ پر یا جملہ کا عطف جملہ پر۔

**چوتھی بات** لا حول و لا قوہ لا باللہ جیسے مثال کی اعراب کے اعتبار سے پانچ صورتیں  
لا حول و لا قوہ لا باللہ جتنی مثال میں اعراب کے اعتبار سے پانچ صورتیں جائز ہیں۔

**پہلی صورت:** لا حول و لا قوہ لا باللہ دونوں اسم مثنیٰ بر فتح پڑھتا۔ اس صورت میں دونوں نے جنس ہوں گے اور حول و روقہ ان کا اسم ہوگا اور نئی جنس کا اسم جب نکرہ مفرد ہو تو وہ مثنیٰ پڑھتا ہوتا ہے اس صورت میں ترکیب کے اعتبار سے دو احتمالات جائز ہیں۔

**پہلا احتمال:** مفرک کا عطف مفرد پر ہو و دونوں کی خریف ہو اس صورت میں تقدیری عبارت یوں ہوگی لا حول عن المعصیۃ لا قوہ علی اطاعتہ یا لا حول و لا قوہ لا باللہ اس مثال میں لا قوہ مفرک کا عطف لا حول مفرد پر ہوگا ورنہ یا لا حول و لا قوہ کی خبر ہوگی۔

**دوسرا احتمال:** یہ ہے کہ جملہ کا عطف جملہ پر ہوگا اس صورت میں تقدیری عبارت یہ ہوگی لا حول عن المعصیۃ یا لا حول و لا قوہ علی اطاعتہ یا لا حول و لا قوہ لا باللہ اس صورت میں لا قوہ جملہ کا عطف لا حول جملہ پر ہوگا اس دونوں جملوں کی خبر الگ الگ ہے۔

**دوسری صورت:** لا حول و لا قوہ لا باللہ دونوں اسموں کو مبتدہ ہونے کی وجہ سے مرفوع پڑھیں گے اس صورت میں دونوں جگہ لا رائد ہوگا۔ اس وقت یہ جملہ یکساں کے خوب میں واقع ہوگا خواہ یہ ہے۔ تغییر اللہ حول و قوہ؟ (یا اللہ کے بغیر گمراہ سے بھرنا و رسالت پر طاقت ہے) اس سوال کے مطابق کی وجہ سے حول و قوہ مبتدہ ہونے کی بنا پر مرفوع ہیں۔ اس میں بھی دو جنسیں ہیں، جملہ کا عطف جملہ پر اور مفرک کا عطف مفرد پر ہو سکتا ہے۔

**تیسری صورت:** لا حول و لا قوہ لا باللہ پس اسم مثنیٰ پڑھتا ہوگا اور دوسرے اسم پر صوب آئے گا تاہم کے ساتھ



اس صورت میں اور لائے جنس کا سوگ اور سوہ لا رائے کی تاکید ہے اور تفرقہ کا عطف حوں کے لفظ پر ہوگا اس صورت میں مقررہ کا عطف مقرر اور ہمد کا عطف ہمد پر جائے۔

چوتھی صورت: لاجوں و لاغیوں، لابلہ ول کافتر اور ثانی کافع۔ وں کلامی جنس کا ہوگا دوسرا انویں سے سرائیہ مرفوع ہوگا۔ اس میں دوسرے اسم کا لازاں ہے۔

پانچویں صورت: **لا حول ولا قوة الا بالله** اول اسم کا رفع مع تنوین اور دوسرے اسم کا فتح۔ اول قسم کو رفع اس بنا پر کہ یہ لامشہ بلکیس ہے۔ دوسرے کا اس بنا پر کہ یہ لامعی محض کا ہے لیکن اول اسم کا رفع ضعیف ہے کیونکہ لامعی نہیں اسم استعمال ہوتا ہے۔

اس صورت میں عصف الحمیدہ علی الحمیدہ کی صورت جو ہے لیکن عصف النصار د علمی بمعہ ۵۰۰ ان صورت جو مذکور ہے اس سے کہ اس صورت میں دونوں کی تیر یک ہوتی ہے جب کہ انے فی جنس کی قبر مصوب اور مشہر ٹیس کی قبر مرفوع ہوتی ہے لہذا ایک قبر دونوں کی نہیں ہو سکتی ہے۔

وقد يحدف اسم لا لقريبه نحو لا عبيك اي لا باس عبيك

اور کسی شخص نے اس شخص کی قریبی وجہ حذف ہو جاتا ہے جیسے لا علیک منی الا ناس عیكہ (تو ہر کونسا نہیں)

کبھی لائے نفی جنس کا اسم قرینہ کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے

**قرینہ:** یہ ہے کہ **لا** علیک اصل میں **لا** یاں **علیک** تھا یاں کوۃ بدائی وحر سے حذف کیا گیا ہے چونکہ **لا** حرف ہے اور **علیک** میں بھی **علی** حرف جارہ ہے تو حرف داخل ہوا ہے چپ کہ حرف پر حرف داخل نہیں ہو سکتا مضموم ہو کر اس کا اسم محذوف ہے جو کہ اس سے۔

حَرِّمَا وَلَا الْمُشْيَهَيْنِ يَلِيسَ

فصل حیرت و لا التبهت بل هو التمد بعد دخولهما نحو ما رأيت قاتلاً

و لا المشي المبس كمنه و هو جرمه و ال و هو من قبل هو من بعد فيه و يد لافان و يد كثر هو و لا انش (

ولا رجل حصوا إن وقع الجبر بعد إلا محض ما يريد، لا فائده أو تقدم الجبر

الاولیٰ حاضر کیا ہے) اور "نہ الا کے بعد" بیع ہو چکے ہوں۔ (لا ھبم) (میں نے بیع کر دیا ہے) (۱۷) یا خیر ام

على الاسم نحو ما قائم ويداور يدات أو يعدد ما نحو ما إلى زيد قائم بطل العسل كما رأيت في لامثلة

برمقدم ہو جائے جسے خدا کا نام و یاد ہو یا یہاں سے ان کو مائے جدی ہے۔ **رب** لایم کو اورو لایم کل یا مل ہو جائے ناچے کہ پانے





و ھیدہ لغۃ اھل الصحار و اھل بئر تمیم فلا یعمد بہما اطلاقاً قل الشاعر عن لسان یبی نعیم شعر  
مثالوں میں، کچھ یاد دہیث اہل تجاڑ کی بیکس جو تھیں وہ پ دونوں اہل تھیں۔ پتے میں شاعر نے عمر بنی تمیم کی زبان میں کہا ہے،

**ومہمہب کالقص قلبہ نلجب** **فأجاب قائل المحب خزام ہر فاع خزام**

بعض پتلی کرو سے پتی است میں شاعری کی طرح ہوتے ہیں میں نے ان سے کہا اپنا نسب بیاں کرتو  
ان نے جواب دیا کہ عاشق کا قتل کرنا حرام نہیں ہے۔ حزام کے فاع کے ساتھ

**وضاحت:** مصنف اللہ یہاں سے منصوبہ کی بارہویں قسم **ماؤلا المشہتین بنیس** کی خبر کو ذکر  
فرما رہے ہیں، اس فصل میں تین باتیں رکھی ہیں۔

**پہلی بات :** **ماؤلا المشہتین بنیس** کی خبر اور مثال

**دوسری بات:** **ما اور لا کے عمل کے باطل ہونے کی تین صورتیں**

**تیسری بات:** **ما اور لا کے عامل بننے و نہ بننے سے متعلق اہل تجاڑ اور بنی تمیم کے مسلک کا اظہار**  
اور زہیر شاعر کا شعر

**پہلی بات** **ماؤلا المشہتین بنیس** کی خبر کی تعریف اور مثال

**ماؤلا المشہتین بنیس** کی خبر وہ ہے جو مستند ہے ان دونوں کے داخل ہونے کے بعد۔ جیسے ہاریدق لہما اس  
میں **لہما** کی خبر سے **و مستند** ہے **ما** کے داخل ہونے کے بعد، لہذا یہ منصوب ہوگی **لا راجل حاضر** اس مثال  
میں **حاضر** لاکہ خبر ہے جو کہ **لا** کے داخل ہونے کے بعد مستند ہے اور منصوب ہے۔

**دوسری بات** **ما اور لا کے عمل کے باطل ہونے کی تین صورتیں**

**پہلی صورت:** **ما اور لا کے ہم درمیان کے درمیان لفظ لا ہو تو ما اور لا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔** جیسے ہاریدق لہما  
لہما اس مثال میں **لا اسم** اور **خر** کے درمیان میں **ما** کی وجہ سے **ما** نے **لہما** میں عمل نہیں کیا۔ اس صورت میں اس کا  
عمل باطل ہو جاتا ہے

**عمل باطل ہونے کی وجہ:** یہ ہے کہ یہ **ما اور لا** **بنیس** کی مشابہت کی وجہ سے عمل کر رہے ہیں اور مشابہت غبی  
میں ہے **بنیس** کے ساتھ۔ اب اس کے بعد **لا** گیا تو غبی **لا** معنی ختم ہو گیا اور اثبات **لا** معنی **آجیہ** کیونکہ قاعدہ یہ  
ہے کہ جب غبی پر دخل ہوئے تو اثبات پیدا ہو جاتا ہے اور غبی **لا** معنی ختم ہو جاتا ہے۔ اب جب **لا** معنی ختم ہو جائے  
تو **بنیس** کے ساتھ مشابہت بہت بھی ختم ہو جائے گی تو ان کا عمل بھی ختم اور باطل ہو جائے گا۔

**دوسری صورت:** **ماؤلا المشہتین بنیس** کی خبر کے **ما** پر مقدم ہو جائے تو بھی اس کا عمل باطل ہو جائے گا۔



جیسے ماحول پر عمل میں فائدہ جو ماحول کی خبر ہے وہ عمر پر مقدم کی گئی ہے لہذا ماحول کا عمل باطل ہوگا اور ماحول عمل نہیں رہے گا۔  
پس ماحول پر عمل مزید مفید اور مفید ہوگا۔

**عمل باطل ہونے کی وجہ:** ماحول کی خبر ماحول کے اسم پر مقدم کر کے کی صورت میں ماحول کا عمل باطل ہوگا کیونکہ ماحول لا عمل میں ضعیف ہیں اور کمزور ہیں، اور صرف اسی وقت عمل کرتے ہیں جب تک اسم اور خبر کی ترتیب ماحول رہے۔ جب کو مقدم کرنے کی صورت میں ترتیب ختم ہو جاتی ہے تو ان کا عمل بھی باطل ہو جائے گا۔

**تیسری صورت:** ماحول المشبہات میں اس کے اسم کے درمیان حفظ کا فعل آجائے تو پھر بھی۔ کامل باطل ہو جاتا ہے اور یہ عمل نہیں کرتے ہیں۔ جیسے ماحول المشبہات میں مثال میں ماحول اس کے اسم کے درمیان ان کا فعل آگیا ہے، لہذا ماحول کا عمل باطل ہو جائے گا۔

**عمل باطل ہونے کی وجہ:** ماحول المشبہات میں اس کے اسم کے درمیان لفظ آجائے تو اس لیے ماحول کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ چونکہ ماحول لا عمل کرنے میں کمزور ہوتے ہیں لہذا یہ افعال ان صورت میں تو عمل کرتے ہیں یعنی وہ اپنے اسم کے ساتھ ملے ہوئے ہوں تو اگر ان کے بیچ میں فعل آجائے تو عمل نہیں کرتے ہیں بلکہ ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے لہذا یہاں بھی ان کی وجہ سے فعل آگیا ہے جس کی وجہ سے، کا عمل باطل ہو جائے گا۔

**تیسری بات:** ماحول کے ماحول بننے اور بننے سے متعلق اہل چار و ربی قسم کے مسئلہ کا اظہار، درزیہ شاعر کا شعر اہل حجاز کا موقف: یہ ہے کہ وہ ماحول لا عمل دیتے ہیں چونکہ ان کی مشابہت میں کے ساتھ ہے جس طرح میں عمل کرتا ہے، یہ بھی عمل کریں گے۔ اہل حجاز کی لفظ میں قرآن اتر ہے۔ جیسے قرآن میں ہے ماحول بشو اس میں بشو میں ماحول کے عمل کیا ہے۔

**بنو قیس کا موقف:** بنو قیس نے حضرت ماحول لا عمل میں دیتے ہیں ماحول لا ماحول ہونے سے پہلے وہ اسم مستند اور خبر تھے تو ماحول لا ماحول ہونے کے بعد بھی مستند اور خبر ہوں گے۔ مصنف بنو قیس کے موقف کے یہ بنو قیس کے ذہنی نامی شاعر کا شعر پیش فرما رہے ہیں کہ اس نے بھی ماحول لا عمل نہیں کیا ہے۔

**ترجیح:** ترجیح اہل حجاز کو ہے، کیونکہ ان کا استدلال قرآن مجید کی آیت کریمہ ہے مختصر **فاما انہ بنو قیس** مل کر ہے۔  
شعر

ومعہم کالعص فک نہ انہب فاحاب م فک لمحہ حرم  
ترجمہ: ہمیں تیری آواز اپنی ناکت میں شام کی طرح ہوتے ہیں میں نے ان سے ہوا اپنا سب بیاں کر تو



اس نے جواب دیا کہ: عاشق کا قتل کرنا حرام نہیں ہے۔

**شعر کی وضاحت:** یہ سے کہ بعض بلی کر وائے نکوت میں مثل شاخ کے تھے میں نے سے کہا کہ تو

اپنا سب بیان کرتا ہے جواب میں کہا کہ میرے نزدیک محبوب کا محبوب عاشق کو قتل کرنا حرام نہیں ہے یعنی میں ان  
مجھ ہوں اور معشوق میں سے ہوں جن کے ہاں عاشق کا قتل کرنا حرام نہیں تھا۔

**محل استہزاء:** اس شاعر نے ضمناً اپنا سب بیان کیا ہے کہ میں جو نیم قید سے ہوں اس طرح کہ جو مرد مرفوع  
پڑھا، نکال پیچھے ماضیہ بلیس ہے مگر اس نے اس کو محل نہیں دیا۔

**ترکیب شعر:** وہ بختی حرف جا رہا، مہمہف موصوف، کا لفص بطریقہ لہ معنی مثل مضارف لفص مضارف الیہ  
ہو، اب مضارف مع مضارف یہ ملکر صفت ہو، مہمہف موصوف کے لیے، اب موصوف مع صفت لفظ مجرہ مجد مرفوع  
مبتدا، فب فعل ب ضمیر بار، فاعل، لہ فت سے متعلق ہوا، ب قلب محل مع فاعل و مع متعلق ملکر قول ہو، نصب  
فعل اُن ضمیر مستقر ہو کر فاعل ہو، اب متب فعل مع فاعل ملکر مقدر ہو، ب قول مع امتداد ملکر خبر ہو ب مبتدا مع الخیر  
ملکر حمد اسمیہ خبر یہ ہو، واء طذہ اُجاب فعل ضم اُن مستقر فاعل ماضیہ بلیس، فتن لمحہ مضارف مع مضارف ایہ ملکر ما  
کے لیے سم ہو، حراہ خبر ما کے لیے، مشابہ ہیں چنے اسم و وجہ سے ملکر مقصود، اُنسا کا، ب اُجاب فعل اپنے  
فاعل و مفعول ہر سے ملکر حمد فعلیہ معظوفہ ہوا۔

## تمارين

- سوال نمبر ۱: حاس کی تعریف کریں اور مثال ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۲: حاس میں عامل کیا ہوتا ہے ان کی اقسام مع امثلہ ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۳: حاس کا جسے پر مقدم کرنا کب واجب ہوتا ہے؟
- سوال نمبر ۴: حاس کے عامل کو حذف کیا جاتا ہے مثال سے وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۵: تمیہ کی تعریف کریں اور اس کی مثال بھی ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۶: تمیہ کسی چیز کے بعد ذکر کی جاتی ہے مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۷: کیا تمیز جملہ کے بعد ذکر کی جاتی ہے مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۸: تمیزی قسم کتنی ہیں مثالوں کے ساتھ ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۹: مستثنیٰ کی تعریف کریں مثال بھی ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۰: مستثنیٰ کی کتنی اقسام ہیں ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۱: مستثنیٰ کے اعرب کے اعتبار سے اقسام مع امثلہ ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۲: استثناء مفرغ سے کہتے ہیں مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۳: کلام موجب، کلام غیر موجب کسے کہتے ہیں؟
- سوال نمبر ۱۴: حفظ عمر کا اعرب کیا ہے مثالوں کے ساتھ ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۵: الا اور غلبہ میں کیا فرق ہے مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۶: متعجبی کا عر ب خلا عدل اور حاشا اور صدی کی صورت میں کیا ہوگا مثال سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۷: مستثنیٰ و مرفوع پڑھو کب جائز ہے مثال سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۸: مستثنیٰ میں نصب کب متعین ہوتا ہے ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۹: خبر مکان کا حکم کیا ہے مثال سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۲۰: اسماء و اس کے نحو سے کیا ہیں مثال بھی ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۲۱: لا حول ولا قوہ لا ملکہ فیہ اب کے اعتبار سے کئی تو جہات ملی ہیں تفصیل سے ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۲۲: ما ولا المشیتہیں بلیس کو عمل دینے میں ال مجاز کی کیا دلیل ہے اور عمل خودی میں کی تمیز؟
- کیا دلیل ہے؟



سوال نمبر ۲۳۔ دو علامتیں بنیں مکمل کب نحو ہو جاتا ہے مثال سے واضح کریں؟

## المقصد الثالث في المجزورات

المقصد الثالث في المجزورات الأسماء المحروقة هي مضاف إليه فقط وهو كل اسم سبب إليه شيء مقصد ثالث مجزور مت میں ہے اسے کمرورقہ مضاف ایسی ہے، مضاف الیہ اس نام ہے جس کی طرف کی چیز کی سمت کی ہو بواسطہ حرف آخر لفظ نحو مروب برید، وبعبر عن هذا التركيب في الاصطلاح بأنه نجارو لمجزوراء بن عذرت لڑنے خواہ حرف جو مضاف ہو، وہ چلتے مروب برید اور مطلق میں اس کی ترکیب کو تعبیر کیا جاتا ہے جار و غیر رکے طور پر یا بتعبیر نحو علام رید لہا تقدیرہ علام لڑیہ و بعبر عن هذا في الاصطلاح بأنه مضاف ومضاف إليه ويجب وہ حرف تقدیرہ یومیسے علام رید اس تقدیری عبارت علام لڑیہ ہے، اور اصطلاح میں اس مضاف اور مضاف الیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے ۱۱ جب نجرید، لمضاف عن لتوین و ما یفہوم مفادہ و هو یوں التثنية و الجمع نحو علام رید و علام رید و مسمو مضمی ہے مضاف کو خالی نام توین سے اور اس چیز سے جو نحو میں کے قائم مقام ہے اور دونوں مشنیں درج تھیں جیسے علام رید اور علام رید اور مسمو مضمی

**وضاحت:** مصنف ۱۱ مشن متعین علامت میں سے مرفوعات اور منصوبات کی بحث سے فارغ ہوئے کے بعد یہاں سے مقصد ثالث مجزورات کی بحث کو ذکر فرما رہے ہیں۔ اس میں مصنف سے پانچ باتیں مرقوم ہیں۔

- ۱. مکمل بات: مضاف الیہ کی تعریف
- ۲. دوسری بات: مضاف کا توین اور قائم مقام توین سے خالی ہونے کا ذکر
- ۳. تیسری بات: اضافت کی اقسام اور اضافت معنویہ کی تعریف، اقسام اور اس کے فائدے
- ۴. چوتھی بات: ضات لفظیہ کی تعریف اور اضافت لفظیہ کا تقدیر الاتصال پر ہونے کا ذکر اور ضات لفظیہ میں تخفیف کی صورتیں
- ۵. پانچویں بات: مضاف سے متعلق چند قواعد
- ۶. مکمل بات: مضاف الیہ کی تعریف

مضاف الیہ وہ اسم ہے جس کی طرف نسبت کی گئی ہو کسی شے کی (خواہ وہ شے فعل ہو یا اسم) بواسطہ حرف جر کے خواہ حرف لفظاً موجود ہو جیسے مروب برید اور اس کا اصطلاح میں جار مجزور کہتے ہیں خواہ تقدیر موجود ہو۔ جیسے علام رید اصل میں علام رید تھا اس میں حرف جر تقدیر موجود ہے اور سے نحوی اصطلاح میں مضاف مضاف الیہ کہتے ہیں۔

**دوسری بات** مضاف کا توین اور قائم مقام توین سے خالی ہونے کا ذکر





مضاف کا تئیں ورتا تم مقام تئیں (یعنی نون ثنیہ و نون جمع تمام) سے جان ہونا واجب ہے۔  
**مضاف پر تئیں اور قائم مقام تئیں نہ آنے کی وجہ:** یہ ہے کہ تئیں اور قائم مقام تئیں کلمہ کے تام  
 ہونے کی علامت ہیں بخلاف اضافت کے وہ مضاف کا مضاف یہ کے ساتھ تصار پیدا کرتی ہے اور اضافت کی وجہ  
 سے مضاف مضاف ایہ کے بغیر تام ہوتا ہے لہذا مضاف کا تئیں و قائم مقام تئیں سے خالی ہونا ضروری ہے۔  
 مضاف کا تئیں سے خالی ہونے کی مثال: **حنانی علامہ ربید**۔ مثال میں علامہ مضاف ہے جو کہ تئیں سے خالی ہے۔  
 مضاف کا قائم مقام تئیں سے خالی ہونے کی مثال: **حنانی علامہ ربید اور صمد مصرون دونوں میں**  
 اضافت کی وجہ سے نون ثنیہ جمع کر گیا۔

**مضاف کے شروع میں الف لام بھی نہیں ہوتا ہے:** کیونکہ یہ بھی کلمہ تام ہونے پر دہستہ کرتا ہے جو  
 اضافت کے مرفی ہے جیسے **علامہ کی اضافت مبارکہ کی طرف کریں**۔ تو الف لام مرفی جائے گا **علامہ ربید** پڑھ  
 چکے گا۔

واعلم ان لإضافة على قسمين معنوية لفظية أما المعنوية فهي أن يكون المضاف غير صفة مضافة إلى  
 اور حال جیسے۔ بے شک سماعت اقسام پر ہے معنویہ اور لفظیہ۔ ہر حال معنویہ ہے۔ مضاف الیہ یہ صیغہ صفت ہے جو اپنے معمول کی  
 معنویہا رہی اغا بمعنی اعلام سخن علامہ ربید۔ بمعنی میں سخن حاتم صفة الوصفی فی بحر صلاة النبیل  
 طرف مضاف ہو رہی بمعنی لام ہوئی جیسے **علامہ ربید**۔ معنی میں دونوں جیسے **صمد مصرون** یا معنی ہی ہوں جیسے **علامہ اللیل**  
 و لاندہ ہذہ الإضافة تعرف المضاف أن أصناف اى معرفة كما هو وخصيصه أن أصناف الی مكررة كعلامه وحلی  
 اور اس کی اضافت کا قاعدہ یہ ہے کہ مضاف معرود بنانا ہے۔ مگر اس کی اضافت معرود کی طرف ہو، جیسے **مکرر چکا** ہے  
 یا اس کو تخصیص بنانا ہے۔ مگر اس کی اضافت کی چائے مکررہ کی طرف جیسے **علامہ ربید**  
 و اما لفظية فهي أن يكون المضاف صفة مضافة الی معنویہا وھی فی تعدید الانصاف الی المعنوی  
 اور سماعت عقیدہ اس وجہ ہے کہ مضاف الیہ صیغہ صفت ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو اور سماعت لفظی سے خالی ہے۔ تقدیر مضاف مکرر ہے

سخن صمد ربید و حسن الوجه لا بد تها ان حقیق فی اللفظ فقط

جیسے **صمد ربید و حسن الوجه** اس کا قاعدہ صرف مکررہ میں حقیق پیدا کرتا ہے۔

**تیسری بات** اضافت کی اقسام اور اضافت معنویہ کی تعریف، اقسام اور اس کے قاعدے

ضافت کی دو اقسام ہیں: (۱) اضافت معنوی (۲) اضافت لفظیہ

**اضافت معنویہ کی تعریف:** ضافت معنویہ وہ ہے کہ جس میں مضاف یہ صیغہ صفت نہ ہو جو اپنے معمول کی طرف  
 مضاف ہو۔

یہاں صیغہ صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صیغہ مفعولہ و اسم تفضیل میں اور معمول سے مراد فاعل اور مفعول

یہ ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مضاف صفت نہیں ہوگا بلکہ اسم جامد ہوگا۔  
جس کے مستعمل ہونے کی تین صورتیں ہیں:

- (۱) مضاف صیغہ صفت نہ ہو وہی اپنے معنوں کی طرف مضاف ہو۔ جیسے علامہ زید اس مثال میں علامہ صیغہ صفت ہے اور نہ ہی اپنے معنوں کی طرف مضاف ہے (یعنی فاعل یا مفعول کی طرف بلکہ غلام اسم جامد ہے)۔
- (۲) مضاف صیغہ صفت ہو لیکن اپنے معنوں کی طرف مضاف نہ ہو۔ کریم صیغہ اس مثال میں کریم صیغہ صفت ہے جو کہ اسم کی طرف مضاف ہے معنوں کی طرف مضاف نہیں ہے کہ لیلہ نہ تو اس کا فاعل ہے اور نہ ہی مفعول یہ ہے بلکہ اس کا ظرف ہے چنانچہ کریم اسم نہ کہ صفت نہیں ہو تا معلوم ہوا کہ اسم کریم کے لیے فاعل نہیں بن سکتا ہے۔

(۳) مضاف صیغہ صفت نہ ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے صرب یوم

### اضافہ معنویہ کی اقسام

تیسری قسم:	اضافہ ثوبیہ
دوسری قسم:	اضافہ میہ
پہلی قسم:	اضافہ لامیہ

**اضافہ لامیہ:** سے مراد یہ ہے کہ جہاں مضاف مضاف الیہ کی جنس سے نہ ہو بلکہ ہاں ہو اور مضاف کے لیے ظرف بھی نہ بنے۔ جیسے غلام زید اصل میں غلام لربیہ

**اضافہ میہ:** سے مراد یہ ہے کہ مضاف مضاف الیہ کی جنس سے ہو یعنی جس پر مضاف صادق آئے اس پر مضاف یہ بھی صادق آئے۔ جیسے حاتم فضیہ اصل میں حاتم من فضیہ تھ چونکہ اس میں من متقدم ہے اس لیے اس کو صاف میہ اور نہ ثوبیہ کہتے ہیں۔

**اضافہ ثوبیہ:** سے مراد یہ ہے کہ مضاف مضاف الیہ کے لیے ظرف ہو خواہ ظرف ہاں ہو یا ظرف مکان۔ جیسے صلاحہ امیر یہ اصل میں صلاحہ امیر من صلاحہ من امیر ہے اس لیے مضاف ثوبیہ اور نہ میہ کہتے ہیں۔

### اضافہ معنویہ کے فائدے

**فائدہ ۱:** اصناف معنویہ تعریف کا فائدہ دیتی ہے چنانچہ اگر مضاف یہ معروف ہے تو مضاف بھی معروف ہو جائے گا مگر چودہ نکرہ ہو۔ جیسے علامہ زید اس مثال میں علامہ نکرہ تھا یعنی اس کی علامہ کی رید معترف کی طرف اضافہ کی جائے تو وہ علامہ جو نکرہ تھا اس اضافہ کی وجہ سے وہ بھی معروف بن گیا۔

**فائدہ ۲:** اصناف معنویہ تخصیص کا فائدہ دیتی ہے اگر مضاف یہ نکرہ ہے تو مضاف میں تخصیص پیدا ہو



ہائے کی مضاف پہلے بہت سے افراد کو مثال تھا۔ تھوڑے افراد کو مثال ہوگی۔ جیسے علامہ رحمانی اس مثال میں علامہ نکرہ تھی مرد کا خدام ہو یا عورت کا آگے رحمانی کی طرف اضافت کی وجہ سے اس میں تخصیص پیدا ہوئی یعنی عورت کا خدام نہیں ہے بلکہ مرد کا خدام ہے اس میں تخصیص آگئی اور فردم ہو گئے۔ یہ صرف مرد کے خدام کو مثال ہے۔

**چوتھی بات: اضافت لفظیہ کی تعریف اور اضافت لفظیہ کا تقدیر اتصال پر ہونے کا ذکر اور اضافت لفظیہ میں تخفیف کی صورتیں**

**اضافت لفظیہ کی تعریف:** اضافت لفظیہ وہ صیغہ مفت ہے جو اپنے معمول (یعنی فاعل یا مفعول) کی طرف مضاف ہو۔

### اضافت لفظیہ کا تقدیر اتصال پر ہونے کا ذکر

اضافت لفظیہ میں لفظ ہر تو مضاف مضاف الیہ کا متصل ہے لیکن حقیقت میں اتصال ہے کیونکہ مضاف مضاف الیہ یا مضاف مفعول یا مفعول مرفوع ہے یا مفعول بہ ہر مفعول ہے حقیقت میں مجرور نہیں ہے جیسے صارف مرفوع میں مفعول کے متبادر سے صارف مرفوع تھی اب مضاف مضاف الیہ کا متصل ہوتا ہے لیکن اس مثال میں مضاف مفعول کے اعتبار سے مفعول واقع ہے، لہذا مفعول کے متبادر سے اتصال ہے اب اضافت کے بعد صارف مرفوع ہو چکی مطلب ہے مضاف مفعول مفعول کے متبادر سے تقدیر اتصال میں ہونے کا گرچہ مفعول متصل رہا ہے۔

### اضافت لفظیہ میں تخفیف کی صورتیں

اضافت لفظیہ کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ صرف لفظوں میں تخفیف کا فائدہ دیتی ہے اور اس کی تین صورتیں ہیں:

(۱) مضاف میں تخفیف (۲) مضاف الیہ میں تخفیف (۳) مضاف مضاف الیہ دونوں میں تخفیف

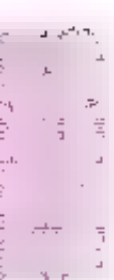
(۱) صرف مضاف میں تخفیف کرے گی جس سے تین اور تین مشابہ جمع کر جائے ہیں۔ جیسے صارف مرفوع میں صارف تینوں کے ساتھ تھا، ان طرح صارف مرفوع اور صارف مرفوع مضاف سے تینوں کے ساتھ تھا اگر تخفیف کا فائدہ دیا۔

(۲) صرف مضاف الیہ میں تخفیف ہوگی، اس طور پر کہ مضاف الیہ سے ضمیر حذف ہو کر صیغہ مفت مضاف میں مستقر ہو جائے گی۔ جیسے انعام مفعول میں تھا انعام علامہ اس علامہ سے ضمیر کو تخفیف کے یہ حذف کر کے قائم کو اس کی طرف مضاف کر دیا

(۳) تخفیف مضاف اور مضاف الیہ دونوں میں ہوں۔ جیسے حسن الوحدیہ اصل میں تھا حسن و حیدر تھا تو مضاف سے تینوں حذف کی اور مضاف الیہ سے ضمیر کو حذف کیا۔

**فائدہ:** صیغہ مفت مضاف اس وقت ہوتا ہے جب وہ الف لام پر تکیہ پڑا ہو لہذا انعام میں الف لام آیا۔

واعلم انک ہذا صیغہ الاسم المصباح أو الجاری معزى تصحیح الی ۛۛۛ لکنکم کسرث اخره





اور جاں بھی کہ پہلک جب تو صاف کرے صحیح یا حارن مجھ کی یا تکلم کی طرف تو کسر یہ سب اس کے "ذکو  
 وأُسكنت لباء" وُفصحتا غلامی و دلوئی و خطیبی و رکن آخر الاسم الثابت كعصای و رحای خلافاً  
 و رس کن کرے یا کو یا محمد سے جیسے غلامی اور دلوئی اور خطیبی اور رکن اسم کا آخر لقب ہو ثابت رہا جائے جیسے عصای اور حوی  
 لہدیل كعصای ورحی و ان کان آخر الاسم یا مَكسوزاً ما فیہا أَدَعَمَت الباء فی الباء  
 اس میں ہڈی کا متغای ہے جیسے **عصی اور حوی اور گرام** کے آخر میں یا، یہ اور اس کا ماقبل کمور ہو تو یا، یہ میں مدغم کرے گا  
 و فصحت الباء الثانیة لئلا یلغی الساکنان تقرب فی القاصی قاصی و ان کان اخره و او امضموم ما قبلہا  
 و درہم ی لا فتق و ے گا یا، یہ اس کے کھڑے ہو جیسے تو ہے القاصی کی صیغہ "م" کے آخر میں الباء و حوی کا ماقبل مضموم ہو  
 قلبہا باء و عمدت کما عملت الان تقول جاءنی منبجی ، فی الأسماء المشبهة مصافحہ الی باء المستکمل  
 تو تبدیل کرے گا وادیہ سے رتخو اور یا، ہو یا، میں مدغم کرے گا تو ہے **کا حسی مسجی** او سمیت مبر و جب وہ مضرب ہو یا، تکلم  
 تقول خي و أبي و حمي و هي و في بعد الاكثر و لمی بعد قوم و ذو لا یصاف ابی مضمون أصلاً  
 اس طرف تو ہے **خ ی و سی اور حسی اور ہی** درہم ی تکثر ہے اس اور حسی یکساں ہے ہاں درہم کو ضمیر کی طرف یا، تکلم مضرب  
 و قول العائن مشاعر : اسماء يعرف ، الفصل من الی من دو و شاد و ادا قطع ھذا الاثناعشر عن الإضافة قلت  
 نہیں کیا جاتا ہے اور قائل کا توں شعر **اسما يعرف** فصل من تمام دو و (بے شک لوگوں سے صفت  
 والے آدمی کو صفت والا ہی جاتا ہے) شاد ہے جب ن ۱۰ و اصالت سے کا نا صے کا تو ہے گا  
 أخ و أب و عم و خن و لم و ذو لا یقطع عن الإضافة أثناعشر ھذا کلمہ بتقدیر حروف الجز  
 ۱۰ و ثاب اور حم اور غی اور لم اور ذو موقوف عن الإضافة نہیں - وہاں قطعاً یہ ساری تفصیل حرف جر کی تقدیر کے ساتھ ہے  
 أقامہ اللہ کزوہ جزف الجز لفظاً فسیاتیگ فی اقسامہ الثالث ان شاء اللہ تعالیٰ  
 تیس وہ مصافحہ میں حرف جر کا ذکر کیا جائے مطلقاً بنظر یہ اس کی تفصیل قسم ثالث میں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ

### مضاف سے متعلق چند قاعدے

### پانچویں بات

**وضاحت:** مصنف **یہاں سے مضاف کے چند قاعدے** ذکر فرما رہے ہیں۔  
**قاعدہ نمبر ۱:** جس وقت صحیح اور جاری مجری صحیح کی صفت یا تکلم کی طرف کی جائے تو یہ کی  
 منبج سے قائل کو کسرہ دیا جائے گا اور یہ کو ساکن پڑھنا بھی جائز ہے ورنہ یہ فتح پڑھنا بھی جائز ہے۔ اس کو اس  
 ہے کہ کون تنقیف ہے اور فتح اس لیے کہ فتح پڑھنا بھی خفیف ہے کیونکہ یہاں تنقیف لڑکات ہے۔  
**صحیح کی مثال:** غلامی ب اس مثال میں یا سکوں اور فتح دونوں پڑھنا جائز ہے۔  
**جاری مجری صحیح کی مثال:** دلوئی اور خطیبی ان دونوں مشادوں میں بھی یہ کو سکوں اور فتح دونوں اعراب دے  
 سکتے ہیں۔



**قاعدہ نمبر ۲:** اگر ہم مضاف کے آخر میں الف ہو تو ہمشیہ کا ہوا یا الف مقصورہ وغیرہ کا ہو جب اس کو یا کے متکلم

کی طرف مضاف کیا جائے تو اس میں دو قول ہیں: (۱) جمہور کا (۲) امام بدیل کا

**جمہور:** کہتے ہیں کہ الف کو اپنے حال پر باقی رکھ کر یا پر فتنہ پڑھیں گے، کیونکہ یہ کو س کن انھیں تو الف اور یہ کے درمیان اتنا ہے کہ کنن کی وجہ سے پہلی یا نہ گرجائے گی جو کہ صحیح نہیں ہے جیسے عصبی اور حای

**امام بدیل:** کہتے ہیں کہ الف کو یا سے تبدیل کریں گے اور پھر یہ کا یا میں ادغام کریں گے اور یا پر فتنہ پڑھیں گے،

کیونکہ اگر س کن رکھیں تو اتنا ہے کہ کنن کی وجہ سے پہلی یا نہ گرجائے گی، جو کہ صحیح نہیں ہے، جیسے عصبی اور حای

**قاعدہ نمبر ۳:** اگر مضاف کے آخر میں یا یا قائل کمزور مویشی سم مقصور ہو تو اس کو جب یہ یا متکلم کی طرف مضاف

کریں تو دو حرف پہلے کے تہ ہونے کی وجہ سے یہ کو یا میں ادغام کریں گے اور دوسری یا پر فتنہ پڑھیں گے تاکہ

اتنا ہے کہ کنن نہ آئے۔ جیسے الفاظی سے قاضی

**قاعدہ نمبر ۴:** اگر مضاف کے آخر میں وا یا قس مضموم ہو جب اس کی ضافت یہ یا متکلم کی طرف کی جائے تو اس

میں وا کو یا سے بدل دیں گے اور یہ کو یا میں ادغام کریں گے اور یا پر فتنہ پڑھیں گے و یا سے پہلے وے لہر کو

کسرہ کو دیں گے کیونکہ یا ادا اپنے ماقبل کسرہ چاہتا ہے جیسے جاءی، فسلیمی

**قاعدہ ۵:** اگر گائے ست مکبرہ مضاف ہو یا متکلم کی طرف تو ان میں سے پہلے چار اعداد ح، اب، حم،

ہر کو بالاتفاق احمی ورائی ورحمی اور ہی پڑھیں گے یعنی یہ کی تخفیف کے ساتھ پڑھیں گے ان کے آخر میں جو

و تھی وہ مضاف ہونے کے بعد واپس نہیں آئے گی کیونکہ کثرت استعمال تخفیف کو چاہتا ہے اور ہم واکثہ حضرات کے

ہاں فی پڑھا جاتا ہے، ایک قوم کے ہاں فی پڑھا جاتا ہے۔

**فائدہ:** ہم اصل میں وہ تھا کیونکہ اس کی جمع مکسر الفواہ ہے، اور قاعدہ ہے کہ جمع تکبیر اور تصغیر نیز کو جی اصل کی طرف

لوٹا دیتی ہے پھر جاء کو خلاف قیاس حذف کر دیا تو فو ہو گیا پھر ووضف قیاس میں سے تبدیل کیا گیا کیونکہ واو اور میم دونوں

**قرب المخرج** ہیں۔ اگر واو کو میم میں نہ بدلس اور اس واو پر اعراب جاری کر دیں تو واو قیس مفتوح ہونے کی وجہ سے

و الف سے تبدیل ہو جائے گا پھر جب اس کی صافت یہ یا متکلم کی طرف کی جائے تو اتنا ہے کہ کنن کی وجہ سے

الف حذف ہو جائے گا تو ہم معرب یک حرف پر باقی رہ جائے گا اور ایک حرف ولا معرب نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ ناجائز

ہے، پس واو کو میم سے تبدیل کریں گے تو عدہ اضافت کی صورت میں ف پڑھا جائے گا لیکن جب اس کی ضافت کی جائے

یہ یا متکلم کی طرف تو واو کو میم سے بدلی تھی پھر واپس آجائے گی پھر و دو یا سے تبدیل کر کے یا متکلم میں مدغم کر دیں

گے پھر یہ ان مناسبت سے ماقبل و کسرہ میں آئے تو ہی ہو جائے گا۔ اکثر نصرت کے ہاں اضافت کی صورت میں واو کو

و میں اس سے ایجا جاتا ہے کہ اس کے محذوف ہونے کا سبب التلاک سکنیں ہے اور وہ سبب جب باقی نہیں رہا لہذا یہ



اصل کی طرف لوٹ آئے گی۔

لیکن اسکے قوم کے ہاں وا کو واپس نہیں رہا۔ جائے گاہک موجودہ حالت کو دیکھ کر فحشی پر انھیں کے دوسرے اسامی کی طرح۔  
**ذو:** سوائے ستم مکبرہ میں سے دو ضمیریں طرف مضاف نہیں ہوتا کیونکہ **ذو** اس لیے وضع کیا گیا ہے کہ اسم جنس کی طرف مضاف ہو کر اس اسم جنس کی نکرہ کی صفت بنائے۔ جیسے **حسامی** و **جل** دو وہ۔ چونکہ ضمیر اسم جنس نہیں لہذا اگر ضمیر کی طرف مضاف ہوگا تو طرف وضع رہے گا۔

**بول لعل:** مصنف **نہجہ قول** لعلیہ سے ایک شعر پیش کر کے ایک سوال مقدمہ جواب دے رہے ہیں۔  
**سوال:** یہ ہے کہ تم کہتے ہو کہ دو ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا ہے یہ نقطہ ہے کیونکہ شاعر کے ایک شعر کے مصرعہ میں ذی کی اضافت ضمیر کی طرف ہو رہی ہے جیسے **إنما يعرف ذی الفصل من الناس دو وہ**  
**جواب:** مصنف **نہجہ** نے جواب دیا کہ یہ شاذ ہے یعنی یا کرنا قلیل ہے کہ اس پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔  
**شعر کا ترجمہ:** بیشک لوگوں میں سے فضیلت والے آدمی کو فضیلت والے آدمی ہی جانتا ہے۔  
 دو اور ہفتی ستم مکبرہ میں دور ق ہیں۔

(1) موصوف اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے ضمیر کی طرف نہیں جب کہ ضمیر کی طرف مضاف بھی ہوتی ہیں۔  
 (2) یہ ہے کہ **ذو** بغیر اضافت کے استعمال نہیں ہوتا ہے۔  
**سوائے ستم مکبرہ سے اضافت ختم کی جائے تو پڑھنے کا طریقہ**

جب سوائے ستم مکبرہ سے اضافت ختم کر دی جائے یعنی اس اسم کو کسی کی طرف مضاف نہ کیا جائے تو **ذو** اسم حم وغیرہ کہ جائے گا نیلک دو سے اضافت ختم نہیں ہوتی ہے، اس لیے کہ دو بغیر صفت کے متعال نہیں ہوتا ہے کیونکہ اس وضع ہی اسی ہے کہ اسم جنس کی طرف مضاف ہو کر اس کو نکرہ کی صفت بنائے۔  
**ہذا کلام:** یہ ساری تفصیل حرف جر کی تفسیر کی صورت تھی لیکن وہ ضائعت جس میں حرف جر غفلوں میں مذکور ہو اس کی تفصیل منقریب قسم ثالث میں آئے گی **انشاء اللہ تعالیٰ**

## تہمین

- سوال نمبر ۱:** مجرورات کی اقسام ذکر کریں؟  
**سوال نمبر ۲:** مضاف ایہ کسے کہتے ہیں مضاف یہ میں جڑ لانے کی وجہ بتائیں اور مثال بھی ذکر کریں؟  
**سوال نمبر ۳:** مضاف الیہ میں کیا چیز رہی ہے مثال سے ذکر کریں؟  
**سوال نمبر ۴:** اضافت کی اقسام ذکر کریں مثال بھی ذکر کریں؟  
**سوال نمبر ۵:** اضافت معنویہ کسے کہتے ہیں مثالوں سے وضع کریں؟

**سوال نمبر ۷:** صحیح اور غلطی محرمی صحیح ہی جب صاف ہے، بتکلم کی طرف کی جائے تو اس کا حکم کیا ہوگا مثالوں سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۸۔ اہم مقصود یہ اضافت جیسا کہ مذکور کی طرف کی جائے تو کیا، اگر آپ کی یہ دعا مبارک سے واضح کریں؟

### خاتمہ توابع کی بحث میں

[illegible]

**وضاحت:** مصنف نے یہ مقاصد غلامی یعنی حرفات، منصوبات اور مجرورات کی بحث سے فارغ ہونے کے بعد، اب یہاں سے خاتمہ کو آ کر مارے ہیں اور خانہ میں تواضع کی بحث کو ذکر فرما رہے ہیں۔ مقاصد غلامی یعنی حرفات، منصوبات اور مجرورات چونکہ معرباتِ اصلہ ہیں، یعنی اس پر عامل داخل ہوتا ہے اور وہ رفع یا نصب یا جر دیتا ہے اس لیے اس کو پہلے ذکر فرمایا اور معرباتِ تبعیہ یعنی جس پر اعراب عامل کے داخل ہونے سے نہیں آتا، بلکہ وہ اپنے سے پہلے والے اسم کے تابع ہوتے ہیں اور جو اعراب پہلے والے اسم پر آتا ہے تواضع پر بھی وہی اعراب آتا ہے، اسی لیے اس کا نام تواضع رکھا تو اس کو بعد میں ذکر فرما رہے ہیں۔ کیونکہ اصل متابع پر مقدم ہوتا ہے اس لیے حرفات، منصوبات، مجرورات کو تواضع پر مقدم کر دیا۔

مصطفیٰؐ یہاں سے کل سرست باقیں برفرا رہے ہیں۔

**پہلی بات :** تابع و تعریف اور تابع و اقسام

نعت کی تعریف، اس کی وضاحت اور مثالیں

تیسری بات: صفتِ یحیٰی محبوب میں صفت اور موصوف کے درمیان دو چیزیں ہیں: مطابقت و ذکر



- پہلی بات : صفت بہل متعلق موصوف میں صفت اور موصوف میں پانچ چیزوں کی مطابقت کا ذکر  
 پانچویں بات : صفت کے فائدے  
 تیسری بات : موصوف جب نکرہ تو اس کی صفت جملہ خبریہ میں نہ لگا کر  
 ساتویں بات : ضمیر کا موصوف اور صفت نہ بنے گا ذکر

## پہلی بات : تابع کی تعریف اور توابع کی اقسام

**تابع کی تعریف :** تابع برہ اسم ہے جو اعراب میں اپنے سے پہلے والے اسم کے موافق ہو ایک ہی جہت سے۔  
 اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ دونوں اسموں کا اعراب ایک جہت سے ہو، اس طرز پر کہ اگر پہلے اسم پر رفع فاعل ہونے کی جہت سے آیا ہے تو دوسرے اسم میں بھی جو کہ تابع ہے فاعل ہونے کی جہت سے رفع لگے گا اگر پہلے اسم میں نصب معنویت کی جہت سے ہے تو دوسرے اسم پر بھی اسی جہت سے نصب لگے گا۔ جیسے **جاءنی** **ید العالم** اس مثال میں **ید** فاعل ہونے کی وجہ سے **مرفوع** اور **العالم** تابع ہے وہ بھی فاعل ہونے کی وجہ سے **مرفوع** ہوگا۔  
**توابع کی اقسام :** توابع کی پانچ اقسام ہیں۔

(۱) جہت (۲) مطفہٗ ہا حرف (۳) تاکید (۴) مدر (۵) مطفہٗ ید

## توابع کی پہلی قسم جہت

فصل : نعت تابع یدل علی معنی فی متبوعہ نحو جاءنی وجلی عالم أُر فی متعلقی بمتبوعہ نحو جاءنی  
 نعت وہ تابع ہے جو اپنے معنی پر جہت کر کے متبوع میں ہو جیسے **جاءنی** **رجل عالم** (میرے پاس ایسا آدمی آیا جو کہ عالم ہے) اور  
 رجل عالم أبوه ویسمى صفة انشاء و لقسم لاول یشیع متبوعہ فی عشرة أشیاء فی الإعراب و التعریف  
 یہ معنی پر ولادت کر کے جو متبوع کے متعلق میں ہو جیسے **جاءنی** **رجل عالم** یا **ہ** (میرے پاس ایسا آدمی آیا جس کا باپ عالم ہے) اور  
 یہ کا نام صفت بھی رکھا جاتا ہے اور قسم اس (صفت بحال موصوف) اپنے متبوع کے تابع ہوتا ہے جس چیزوں میں اعراب میں تعریف  
 والتفکیر و الأقوال و التقیة و الجمع و التذکیر والتأیث نحو جاءنی رجل عالم ورجل عالم ورجل عالم  
 تفکیر میں ذر، تثنیہ، جمع میں ورتذیہ، تثنیہ میں جیسے **جاءنی** **رجل عالم** و **رجل عالم** و **رجل عالم**  
 ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم  
 ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم  
 أعنی لإعراب والتعریف والتفکیر ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم ورجل عالم  
 یعنی یہ فی مراد ۶۱ اب میں اور تعریف و تفکیر میں جیسے **الذکاء** **فرمان** ہے **من خدم القرية الطام أهدا**





## دوسری بات نعت کی تعریف، اس کی وضاحت اور مثالیں

**نعت کی تعریف:** نعت وہ تابع ہے جو اپنے معنی پر دلالت کرے جو متبوع میں ہوا ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع کے متعلق میں ہو۔ بعد کو صفت بھی کہتے ہیں۔

ب صفت کی وہ صورتیں ہیں: (۱) صفت بحالہ (۲) صفت بحال

**صفت بحالہ کی مثال:** جیسے حاء بی رحل عالم (آیا میرے پاس ایسا شخص آیا جو عالم ہے) اس مثال میں رحل موصوف ہے اور عالم اس کی صفت ہے اب یہاں عالم صفت اس معنی پر دلالت کرتا ہے جو کسے متبوع رحل میں ہے۔ یعنی آدمی کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ وہ عالم ہے۔

**صفت بحال متعلق موصوف کی مثال:** جیسے حاء بی رحل عالم ہو (آیا میرے پاس یہ شخص جس کا باپ عالم ہے) اس مثال میں عالم صفت ہے جو رحل منبوع کا متعلق ہوہ پر دلالت کرتا ہے یہی میرے پاس جو شخص آیا اس کا باپ کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ وہ عالم ہے۔

**تیسری بات صفت بحال متبوع میں صفت اور موصوف کے درمیان دو چیزوں میں مطابقت کا ذکر**  
صفت بحالہ میں موصوف اور صفت درمیان اس چیزوں میں مطابقت ضروری ہے اعراب میں یعنی رفع، نصب، جر میں، تحریف و تکلیف میں، تہذیب و تانیث میں، قرآن و تنزیہ و رتبع میں۔

**مثالیں رفع میں مطابقت کی مثال:** قدم رحل عالم نصب میں مطابقت کی مثال: رب رحل عالم

جر میں مطابقت کی مثال: قنوت ہرحل عالم

## افراد، تنزیہ، جمع میں مطابقت کی مثالیں

**مفرد میں مطابقت کی مثال:** حاء بی رحل عالم اس میں رحل اور عالم دونوں مفرد ہیں۔  
**تنزیہ میں مطابقت کی مثال:** حاء بی رحل عالم اس میں رحل اور عالم دونوں تنزیہ ہیں۔  
**جمع میں مطابقت کی مثال:** حاء بی رحل عالموں میں رحل اور عالموں دونوں جمع ہیں۔  
**تعریف و تہذیب میں مطابقت کی مثال:** رب رحل عالم (ایک عامہ عورت) اس مثال میں امر و نکرہ ہے اور عالم صفت معروف باللام کی وجہ سے معروف ہے اور مذکر ہے۔

**تکلیف و تانیث میں مطابقت کی مثال:** امرات عالمات (ایک عامہ عورت) اس مثال میں امر و نکرہ ہے اور مؤنث ہے اور عالمات بھی نکرہ اور مؤنث ہے۔

**چوتھی بات صفت بحال متعلق موصوف میں صفت اور موصوف میں پانچ چیزوں کی مطابقت کا ذکر**  
دوسری قسم صفت بحال متعلق موصوف (یعنی جو اپنے معنی پر دلالت کرے جو متبوع کے متعلق میں موجود ہو)





میں موصوف اور صفت کے درمیان پانچ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: اعراب میں یعنی رفع، نصب، جر میں، اعراب، تخیل میں

**مثال:** اللہ تعالیٰ کا فرما ہے **مِنْ هُدًى دَالِقَةً فِي الضَّالِّينَ** (اس قریہ سے کہ اس کے رہنے والے غالم ہیں) اس مثال میں تقریبہ موصوف اور الظالم صفت ہے اور اُھلہ اس کا قائل ہے سب یہاں اعراب میں مطابقت ہے کہ تقریبہ و الظالم دونوں پر جر ہے اور دونوں معرفہ ہیں۔ پس پانچ میں سے دو میں مطابقت پائی گئی۔

وفاہدۃ الثعلب تخصیص المنعوب ان کا انکار میں مثال جامعہ رجل عظیم و موصیحة ان کا مفعول ثعلب و رتبت کا فاعل صحت (یعنی متبور) کی تخصیص ہے بشرطیکہ موصوف صحت دونوں فقرہ میں جیسے جامعہ رجل عظیم اور اگر دونوں معرفہ ہوں تو متبور کو وضع مانا ہے بحر جاءینی یلذذ الفاضل و قد یكون المعجزہ اللہ و المدح بحو بسم اللہ نزح من الرحیم و قد یكون للدم جیسے جامعہ ید الفاضل و صفت بھی محض ثناء مدح کے لیے آتی ہے جیسے **بسم اللہ الرحمن الرحیم** در کبھی نص نہ کر کے کہتی ہے بحر أعوذ بالله من الشیطان الرجیم و قد یكون مبتدئیکہ موصیحة واجدة و اعلم ان التکرر توضع جیسے أعوذ بالله من الشیطان الرجیم در کبھی محض تہذیب کی ہے جیسے **بسم اللہ الرحمن الرحیم** حدیث اچان لو کہ ہے شک غرض صفت حدیث سے کہ بالجملة الخبریة بخو مؤزرت بر جل ابوہ عالم أو فاد ابوہ الصمیر لایؤ صف و لایؤ صفہ ما تھا لائی جاتی ہے جیسے مررب حب ابوہ عالم و قام ابوہ میر موصوف کس جاتی اور اس کے ساتھ صحت لائی جاتی ہے۔

### صفت کے فائدے

### پانچویں بات

**فائدہ ۱:** صفت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ جب موصوف اور صفت دونوں غرض ہوں تو صفت کی وجہ سے موصوف میں تخصیص پیدا ہوتی ہے۔ جیسے جامعہ رجل عالم اس مثال میں موصوف اور صفت دونوں تکرر ہیں پس رجل موصوف میں عموم تھا (یعنی ایک آدمی) حالہ اس کی صفت تکرر اس کے کی وجہ سے تخصیص پیدا ہوئی یعنی میرے پاس کوئی عام آدمی نہیں آیا ہے بلکہ یہ کسی سے جو عام ہے۔

**فائدہ ۲:** صفت کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ موصوف اور صفت دونوں معرفہ ہوں تو صفت کی وجہ سے موصوف کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ جیسے جامعہ ید الفاضل اس مثال میں ید موصوف ہے اور معرفہ ہے اور الفاضل صفت ہے اور معرفہ ہے اب یہاں صفت موصوف کی وضاحت کر رہی ہے وہ اس طرح کہ رہش پسے جمال تھا کہ رہد سے مراد کوں رہد ہے انفصل صفت کی وجہ سے اس کی وضاحت ہو گئی کہ وہ زید جو قاضی ہے۔

**فائدہ ۳:** صفت کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ کبھی صفت محض موصوف کی ثناء حمد کے لیے آتی ہے ورنہ کوئی دوسرا مقصد نہیں ہوتا ہے جیسے **بسم اللہ الرحمن الرحیم** اس مثال میں لفظ اللہ موصوف ہے اور الرحمن صفت اول در الرحیم صفت ثانی ہے اب یہاں صفت صرف ثناء و حمد کا فائدہ دے رہی ہے۔





**فائدہ ۴:** صفت کا چوتھا فائدہ یہ ہے کہ صفت ہر اوقات محض ذمہ یعنی مذمت کے لیے آتی ہے۔ جیسے **انور** باللہ من الشیطان الزحیم اب اس مثال میں الشیطان موصوف ہے اور نہ جبہ صفت ہے جو موصوف کے دم کے لیے لائی گئی ہے۔

**فائدہ ۵:** صفت کا پانچواں فائدہ یہ ہے کہ صفت کبھی محض تاکید کے لیے کی جاتی ہے اور اس کا فائدہ موصوف کی تاکید ہوتی ہے جیسے **صفحة واحده** (ایک برہنہ کٹنا) اس مثال میں وحدت کی صفت **صفحة** کی ہر سے کبھی جاری ہے پس **صفحة** کا معنی ہوا ایک **صفحة** اب واحد اس کی صفت رائی گئی یہ اس کی تاکید کے لیے ہوگی۔

**چوتھی بات** موصوف جب نکرہ موصوف کی صفت حمد خبریہ ہوگی

**وضاحت:** مصنف کتاب کی اس عبارت میں تین باتیں سمجھیں آ رہی ہیں۔

**پہلی بات:** نکرہ کی صفت حمد خبریہ آ سکتی ہے

**دوسری بات:** نکرہ کی صفت مدہ تشائیہ وغیرہ نہیں آ سکتی ہے

**تیسری بات:** معروف کی صفت حمد خبریہ نہیں آ سکتی ہے

**پہلی بات** نکرہ کی صفت حمد خبریہ آ سکتی ہے

نکرہ کی صفت حمد خبریہ آ سکتی ہے۔ قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ حمد خبریہ صفت نہ بنے چونکہ موصوف کا صفت کے ساتھ بلا ضرورتی ہے مگر پھر بھی خلاف قیاس حمد خبریہ کو حاکمیت بنانا درست ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حمد خبریہ بھی مفرد کی طرف ایسے معنی پر استقامت کرتا ہے جو مقولہ میں پایا جاتا ہے چونکہ حمد خبریہ صدق و کذب کی صفت کے ساتھ متصف ہوتا ہے اور وہ حمد صفت بن سکتا ہے جو صدق و کذب کی صفت کے ساتھ متصف ہو۔

**دوسری بات** نکرہ کی صفت حمد تشائیہ وغیرہ نہیں آ سکتی ہے

نکرہ کی صفت حمد تشائیہ نہیں بن سکتی کیونکہ وہ صدق و کذب کے ساتھ متصف نہیں ہوتا ہے لہذا یہ نکرہ کی صفت نہیں بن سکتا ہے۔

**تیسری بات** معروف کی صفت حمد خبریہ نہیں آ سکتی ہے

معروف کی صفت حمد خبریہ نہیں آ سکتی ہے اس کی وجہ اسی ہے کہ حمد خبریہ حیثیت حمد ہونے کے نکرہ کے قسم میں ہوتا ہے اس لیے معروف کی صفت ہا کیں گے تو موصوف صفت کے درمیان تعریف و تکبیر میں مطابقت نہیں رہے گی۔

نکرہ کی صفت حمد خبریہ آ سکتی ہے اور حمد خبریہ اسمیہ و فعلیہ پر مشتمل ہوتا ہے اس لیے مصنف رحمہ اللہ نے حمد خبریہ اسمیہ کی بھی مثال ذکر کی ہے اور حمد خبریہ فعلیہ کی مثال بھی ذکر کی ہے۔

نکرہ کی صفت حمد اسمیہ خبریہ کی مثال جیسے صرب ہر محل امروہ عابہ (میں گزر رہے آؤں کے پاس سے کہ اس



کا پ عام ہے) اس مثال میں انوہ مبتدہ اور علامہ خبر سے مبتدأ خبر ملکر حمد خبر بہ ہو کر اس موصوف کے لیے صفت بن رہی ہے۔

مکرہ صفت حمد تعدیہ خبر یہ کی مثال: جیسے موصوف بہ بر محل لام انوہ (میں سر راہ سے آؤں سے پاس سے کہ کھڑا ہے اس کا پ) اس مثال میں رجال موصوف ہے قائم فعل ہے انوہ فاعل سے۔ فعل فاعل سے ملکر حمد تعدیہ خبر یہ صفت واقع ہے (رجال موصوف کے لیے)۔

### ساتویں بات ضمیر کا موصوف اور صفت نہ بننے کا ذکر

**وضاحت:** ضمیر نہ تو موصوف واقع ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی کی صفت۔ موصوف اس لیے نہیں ہوتی کہ ضمیر عظیم وحب اعراف المعارف ہیں یعنی معرف کی قسموں میں سے سب سے زیادہ وضوح میں جس جب ضمیر عظیم واضح ہے تو یہ بنی توضیح کے لیے صفت کی محتاج نہیں ہے۔ جب یہ صفت کی محتاج نہیں تو یہ موصوف بھی نہیں بن سکتی ہے۔  
ور ضمیر نہ صحت واقع ہو سکتی ہے اس لیے کہ ضمیر محلی متبوع پر دلالت نہیں کرتی بلکہ دلالت پر دلالت کرتی ہے وروصف کے لیے ضروری ہے کہ اس معنی پر جو متبوع میں پایا جاتا ہے دلالت کرے۔

### توابع کی دوسری قسم العطف بالحروف

**فضل:** لمعطوف بالحروف تابع یسبب الیہ فان یسبب ہی متبوعہ ویکلاهما مقصود وینالک النسبة عطف بالحروف وہ تاج ہے کہ اس کی طرف وہ تیسرے منسوب کی جائیں جن کے متبوع کی جانب منسوب کی ہیں اور دونوں اس نسبت و یسببی عطف النسبی أيضا بشرطه ان یکون سبب و یسبب متبوعہ أحد حروف العطف سے مقصود ہو گئے ہیں اور ان کا معطوف ش کو تیا ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ اس کے دونوں سے متبوع کے درمیان حروف کا عطف ہے۔

وسبائی ذکرھا فی القسم الثالث ان شاء اللہ تعالیٰ حقوقہ وید و عمر واد عطف علی الصبر المرفوع کوئی یہ حرف نہ ہو ورو اس کا کرا تا واد انہ اس کی قسم ثالث میں ہے گا جیسے قام رید و عمر واد حب مہم مرفوع متصل یہ عطف یا لم متصل یہ جب تکیدہ بالصبر المنفصل نحو صبرت ان و رید إلا إذا فصل نحو صبرت النوم و رید جائے تو اس کی تاکید ضمیر متصل کے ارجمہانا واجب ہے جیسے صبرت نہ و رید لیکن جب کہ دونوں کے درمیان متصل کیا جائے تو ضمیر متصل کا نہا ضروری نہیں ہے (جیسے صبرت نوم و رید

وإذا عطف غنی الضمیر المتعز و ریدت إحداهما عطف لجزء نحو قرأت بک و رید

ور سبب مہم مرفوع متصل پر کی اسم کا معطوف کیا جائے تو یہاں معطوف پر حرف قر کا دوسری ہے جیسے سورہ بک و رید

**وضاحت:** معطوف تابع توابع میں سے صحت کو کو ذکر مانے سے بعد یہاں سے توابع کی دوسری قسم تو یہاں قرار سے ہیں اور وہ سے عطف بالحروف اس فصل میں کل پانچ باتیں ذکر فرمائی ہیں۔





- پہلی بات : عطف بالحروف کی تعریف
- دوسری بات : عطف بالحروف کی شرط
- تیسری بات : ضمیر مرفوع متصل اور ضمیر مجرور متصل پر کسی چیز کا عطف کرنے کا قاعدہ
- چوتھی بات : معطوف کا حکم اور عطف کے جائز ہونے کے لیے قاعدہ
- پانچویں بات : وہ مختلف عاملوں کے وہ مختلف معمولوں پر عطف جائز ہونے کا ذکر

### پہلی بات : عطف بالحروف کی تعریف

عطف باخر ورو تالیق ہے کہ اس کی طرف وہ چیز منسوب کی جائے جو اس متبوع کی طرف منسوب کی گئی ہے۔  
تالیق در متبوع دونوں اس نسبت سے مقصود ہونے میں اور اس کا نام تالیق بھی رکھا جاتا ہے۔

### دوسری بات : عطف بالحروف کی شرط

تالیق معطوف بالحروف کی شرط یہ ہے کہ اس کے اور اس کے متبوع کے درمیان حروف عطف میں سے ایک حرف ضرور ہو اور ان حروف عطف کا بیان انشاء اللہ تیسری قسم میں آئے گا۔ جیسے قام رید و عمرو (رید اور عمرو کہہ رہے ہیں) اس مثال میں عمرو کا عطف رید پر ہے۔

پس رید متبوع و معطوف علیہ ہے اور حرف عطف ہے اور عمرو تالیق معطوف ہے اور قیام ایک شئی ہے جس کی نسبت رید متبوع کی طرف کی گئی ہے اور کسی کی نسبت عمرو تالیق کی طرف بھی کی گئی ہے اور رید اور عمرو دونوں کا قیام یعنی کھڑا ہونا مقصود ہے۔

### تیسری بات : ضمیر مرفوع متصل اور ضمیر مجرور متصل پر کسی چیز کا عطف کرنے کا قاعدہ

ضمیر مرفوع متصل پر عطف کے جائز ہونے کا قاعدہ : جب ضمیر مرفوع متصل اسم ظہر کا عطف ہو جائے تو اس ضمیر مرفوع متصل کی تالیق ضمیر مجرور متصل کے تحت ضروری ہے خواہ وہ ضمیر متصل مستتر ہو یا بارز۔  
ضمیر مرفوع متصل کی مثال : عمرو بن اوس (مارتے میں سے درڑ پدے) اس مثال میں ضمیر مرفوع متصل مار پر رید اسم ظہر کا عطف ہے۔ اب یہاں عطف کرنے سے ضمیر مرفوع متصل کی تالیق ضمیر مجرور متصل کے در بعد مائی گئی ہے جو کہ اہل ہے۔

ضمیر مجرور متصل مشترک کی مثال : سبک نت و روض حکم لجنہ (تو اور تیری بیوی جنت میں رہو) اس مثال میں سبک فعل میں است ضمیر مرفوع مستتر ہے اس پر اسم ظہر و روض حکم کا عطف کیا گیا ہے لیکن عطف سے پہلے ضمیر مرفوع متصل کے رید تا کید کی گئی ہے جو کہ اہل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين  
السلام



## ضمیر مرفوع متصل پر اسم کا ہر کے عطف کے لیے ضمیر مرفوع مفصل کی تاکید لانے کی وجہ

اس کی وجہ یہ ہے کہ ضمیر مرفوع متصل کا فعل کے ساتھ شدید تعلق ہوتا ہے اس شدید تعلق کی وجہ سے ضمیر فعل کا جزو بنتی ہے درجہ غیر مستقل ہوتا ہے اور معطوف مستقل ہے اب اگر یہاں بھیہ تاکید کے عطف کریں تو مستقل کا غیر مستقل پر عطف کرنا لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے چونکہ مستقل قوی ہوتا ہے اور غیر مستقل اضعف اور اقویٰ کا عطف اضعف جائز نہیں ہے۔

**نات فصل:** اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اگر ضمیر مرفوع متصل اور اسم خاص کے درمیان فاصدہ متواتر پکڑنا تاکید لانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ فاصدہ تاکید کے قائم مقام ہے۔ جیسے **صرب یومہ**۔ یہاں مثال میں **صرب** کی تہ پر بعد کا عطف جائز ہے کیونکہ **ن** کے ما بین **اليوم** کا فاصدہ آگیا ہے یہ فاصلہ بل ہمزائہ تاکید کے ہے۔

## ضمیر مجرور متصل پر عطف جائز ہونے کا قاعدہ

جب ضمیر مجرور متصل پر کسی اسم کا عطف کیا جائے تو وہاں معطوف پر حرف جر کا اعادہ ضروری ہے۔ جیسے **مزدون**

بک و برید

**حرف جر کے اعادہ کی وجہ:** حرف جر کے ساتھ اعادہ کی وجہ یہ ہے کہ ضمیر مجرور متصل حرف جر کے ساتھ شدید اتصال کی وجہ سے مقرر جزو کے ہے اور منزلہ کلمہ احدہ کے ہے اور جزو وغیرہ مستقل ہوتا ہے۔ اگر غیر اعادہ حرف جر کے عطف کریں گے تو مستقل کا غیر مستقل پر عطف کرنا لازم آئے گا اور قویٰ کا ضعیف پر عطف کرنا لازم آئے گا جو کہ جائز نہیں ہے۔

واعلم ان المعطوف في حكم المعطوف عليه اعني اذا كان الاول صفة لشيء او خبرا  
عن فاعل معطوف عليه كالم في قولنا من امرنا بآية من آيات الله (معطوف عليه) صلت ہو گا کسی چیز کے لیے یا برعکس  
لا امر او صفة او حال فانما ياتي كذلك لئلا يصاب به آفة حيث يجوز ان يقام المعطوف مقام للمعطوب  
بجزئی یا صفة یا حال یا قود و غیرہ (معطوف) انہی ہی طرح ہو گا اور عطف اس سلسلے میں ہے کہ جس جگہ پہ معطوف علیہ قائم مقام بنانا  
عند جاز معطوف و حيث لا فلا و لعطف على مفعولي عاملين مختلفين خاتون کما المعطوف عليه  
حال ہو گا وہاں عطف جائز ہو گا اور جس جگہ پہ معطوف علیہ قائم مقام بنانا جائز نہیں ہو گا وہاں عطف جائز نہیں ہو گا مختلف عاملوں سے  
مفعول و فاعل و المعطوف كذلك نحو في الدار زيد و الحجرة عمرو في هذه المسئلة مقدم ہیاں  
معمولوں پر عطف جائز ہے اور اگر معطوف علیہ مجرور مقدم ہو اور معطوف کسی ہی طرح اوجیب ہی ہمارے ہندو اسم مجرور و معمر

اخران و هما ان يجوز و مطلقا عند الامر او لا يجوز مطلقا عند السبوق

میں زید ہے اور حجرہ میں عمرو اور اس مسئلہ میں دو مذہب الاول اور دوسریں کہ یہ عطف جائز ہے نہ کہ نہ: ایک خود مجرور و مفعول  
معطوف پر مقدم ہو یا مفعول اور امرام سیبویہ کے نزدیک مطلقا جائز نہیں۔



پہنچی بات معطوف کا حکم اور عطف کے جائز ہونے کے لیے ایک قاعدہ

معطوف کا حکم: یہ ہے کہ معطوف معطوف علیہ کے حکم میں آتا ہے مگر معطوف علیہ کسی چیز کی صفت ہو یا خبر ہو یا صدر ہو یا حال ہو تو معطوف بھی اس طرح صفت بنے گا یا خبر بنے گا یا صدر بنے گا یا حال بنے گا۔

مثالیں صفت کے مثال۔ **سواء بی رید العالہ والعاف** اس مثال میں **عالہ** جو کہ معطوف علیہ ہے یہ رید کی صفت ہے **العاف** جو کہ معطوف ہے یہ بھی رید کی صفت ٹائی ہے۔

خبر کے مثال: **رید عہم وسامعہ** اس مثال میں **عہم** جو کہ معطوف علیہ ہے یہ رید کی خبر ہے تو **سامعہ** جو کہ معطوف ہے یہ رید کی دوسری خبر ہے۔

صلی کے مثال: **قدم المدی صا و صی** اس مثال میں **صا** جو کہ معطوف علیہ ہے اور **المدی** اسم موصوف کا صدر ہے تو **صلی** جو کہ معطوف ہے وہ بھی **المدی** کا صدر ہے۔

حال کے مثال: **فعدوید مسدود و مصرونا** (یعنی ہے) یہ اس حال میں وہ بندھا ہوا اور مارا ہوا ہے اس مثال میں **رید** والا حال سے اور **مسدود** جو کہ معطوف علیہ ہے وہ اس کا حال ہے تو **مصرونا** جو کہ معطوف ہے وہ بھی **رید** کا حال ہوگا۔

عطف جائز ہونے کا ضابطہ: یہ ہے کہ عطف وہاں جائز ہوگا جہاں معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ میں رکھنا جائز ہو اور جہاں معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ رکھنا جائز نہ ہو وہاں عطف بھی جائز نہ ہوگا اس لیے کہ جو چیز کسی کے قائم مقام ہوتی ہے تو اس کا حکم اصل والا ہوتا ہے۔

**ما رید ہلہم أو قالہم ولا ذاہب عمرو** (نہیں ہے لڑکھڑاہونے والا اور نہیں ہے عمرہ جانے والا) اس مثال میں **ما رید ہلہم** ایک حمد ہے اور **لا ذاہب عمرو** دوسرے حمد ہے اب یہاں **لا ذاہب عمرو** کا عطف **ما رید ہلہم** پر جائز نہیں ہے اس لیے کہ یہاں معطوف معطوف علیہ کے قائم مقام نہیں بن سکتا ہے ورنہ اس طرح کہ حمد ثانی **لا ذاہب عمرو** میں **لا ذاہب** مقدم ہے **عمرو** مبتد مؤخر ہے اور اس لیے **لا ذاہب** مرفوع ہے اب اگر ہم اس حمد کا عطف پہلے جسے پر کرتے ہیں تو اس صورت میں **لا ذاہب** عطف قائم پر ہوگا جو کہ حاشیہ میں لکھا ہوا ہے کہ خبر میں یہ ضمیر کا ہونا عطف کی وجہ سے **لا ذاہب** کو بھی منصوب پڑھا جائے گا اور خبر کے سلسلے میں ضابطہ یہ ہے کہ خبر میں یہ ضمیر کا ہونا رمی سے جو مبتدئ طرف ہوئے یہاں **لا ذاہب** جو کہ حمد اولی میں خبر واقع ہے اس میں **لا ذاہب** جو کہ خبر کی طرف ہوئے ہیں وہاں **لا ذاہب** میں ضمیر موجود نہیں ہے جو کہ معطوف ہے بہرہ معطوف معطوف علیہ کے قائم مقام نہ ہوئے کی وجہ سے حمد ثانیہ کا عطف حمد اولی پر جائز نہ ہوگا کیونکہ **لا ذاہب** کا ناغافل ہم ظاہر عمرو کی شکل میں ہے۔





و غيهم أو غيهم نحو جاءني هد نفسي وجاءني الهدان أنفسهما أو نفسيهما

و غيهم أو غيهم یعنی ہے اور اس میں مثال جاءني هد نفسي وجاءني الهدان أنفسهما یا نفسيهما

و جاءني الهدان أنفسهن كلا و كلا لمضي خاصة نحو قام الزحاحن كلاهما وقامت المرأتان

جاءني ہنداب انھیں دو کلا و کلا خاص زحاح کے ہے میں جیسے قدم مرحلہ کلاہم درالامام المرأتان

کنتاهما کل و جمع و اکتع و اکتع و اکتع لغیر المضی باختلاف الضمیر فی کتال و الضیغۃ فی الیو الی

کناہما اور کل جمع اور اکتع اکتع اور اکتع یہ لفظ غیر مثنی (مثنی متر اور جمع) کے ہے آتے ہیں

کل کی ضمیر کی تبدیلی و باقی چار الفاظ کے ضمیر کی تبدیلی کے ساتھ

تقول: جاءني القوم كلهم اجمعون اجمعون انصهون وقامت النساء كلهن جمع جمع جمع

جیسے تو کہے گا: جاءني القوم كلهم اجمعون اجمعون انصهون وقامت النساء كلهن جمع جمع جمع

وضاحت: مصنف ایہ تو بیچ میں سے دو قسموں یعنی صفت اور عطف بالحرف سے فارغ ہونے کے بعد

اب یہاں تابع کی تیسری قسم تاکید کو فرما رہے ہیں اس فصل میں مصنف چوبیس ذکر فرما رہے ہیں

مکمل بات : تاکید کی تعریف

دوسری بات : تاکید کی اقسام اور مثالیں

تیسری بات : لفظ تاکید کا ذکر اور ان کا مفرد، مثمر، جمع ہونے کے اعتبار سے استعمال

چوتھی بات : ضمیر مرفوع متصل کی تاکید لیس و العین کے ذریعے سے لائے کا طریقہ

پانچویں بات : لفظ کل اور اجمع کو بخور تاکید لانے کا قاعدہ

چھٹی بات : اکتع، اکتع، اکتع سے متعلق ایک قاعدہ

مکمل بات : تاکید کی تعریف

تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کو پنا اور ثابت کرنے پر دلالت کرے اس چیز میں جو متبوع کی حرف منسوب کی گئی

ہے یا متبوع کے افراد میں سے ہر فرد کے لیے علم شامل ہونے پر دلالت کرے۔

دوسری بات : تاکید کی اقسام اور مثالیں

تاکید کی قسم : تاکید کی دو قسمیں ہیں : (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی

تاکید لفظی : وہ ہوتی ہے کہ پہلے لفظ کو تکرار کے ساتھ ذکر کریں چاہے وہ لفظ اسم ہو یا فعل یا حرف

اسم کی مثال : جاءني زيد وليد فعل کی مثال : جاءني زيد حرف کی مثال : جاءني زيد وليد

تاکید معنوی : تاکید معنوی وہ ہوتی ہے جو مفہوم یا معنی کے اعتبار سے متبوع کی تاکید کرے۔ اور وہ چند مخصوص

تاکید معنوی : تاکید معنوی وہ ہوتی ہے جو مفہوم یا معنی کے اعتبار سے متبوع کی تاکید کرے۔ اور وہ چند مخصوص





مثالی مثالیں: جاءني الهداي بفسهما يوحى نبي الهداي بفسهما

جمع کی مثال: جاءني الهداي بفسهما

نوٹ: فقط عین کی مثالوں کو نفس کی مثالوں پر قیاس کریں۔

کلا اور کلا کا استعمال: کلا اور کلا یہ دونوں شئیہ سے لیے خاص ہیں کیونکہ ان کا معنی من شئیہ والا ہے کلا

مذکر کے لیے آتا ہے اور کلا مؤنث کے لیے آتا ہے۔

مذکر کی مثال: قدم الر حلال کلاهما مؤنث کی مثال: قدم المرء کلاهما

فائدہ: کلا اور کلا حیرانہ اضافت کے استعمال نہیں ہوتے ہیں۔

کل، اجمع، اکتع، بقع، ابضع کا استعمال: ان الفاظ کا استعمال شئیہ کے لیے نہیں ہوتا ہے بلکہ

مفرد کے لیے یا جمع کے لیے ہوتا ہے۔

کل اور اجمع، اکتع، ابضع، بقع میں فرق: لفظ کل اور باقی چار الفاظ میں فرق یہ ہے کہ کل

متبوع کے تبدیل ہونے سے نہیں بدلتا، یعنی متبوع مفرد ہو یا جمع، مذکر ہو یا مؤنث عقد کل میں کوئی تبدیلی اور اختلاف

پیدا نہیں ہوتا بلکہ متبوع کے اعتبار سے ضمیر میں تبدیلی آئے گی اگر متبوع مذکر ہے تو ضمیر بھی مذکر اور متبوع مؤنث ہے

تو ضمیر بھی مؤنث آئی جائے گی اسی طرح متبوع اگر مفرد تو ضمیر مفرد اور متبوع جمع ہو تو ضمیر بھی جمع ہو جائے گی۔

مثالیں متبوع مفرد مذکر کی مثال: قرأت الکتاب کتبه

متبوع مفرد مؤنث کی مثال: قرأت الصحیفہ کتبه

متبوع جمع مذکر کی مثال: جاءني لقوم کلهم

متبوع جمع مؤنث کی مثال: قامت نساء کلهن اور تمام مثالوں میں لفظ کل میں کوئی تبدیلی نہیں

آتی بلکہ متبوع کے اعتبار سے ضمیریں بدلتی رہی ہیں۔

اور اجمع، اکتع، ابضع، بقع یہ چار الفاظ متبوع کے تبدیل ہونے سے یہ بھی تبدیل ہو جاتے ہیں جب کہ ان کی

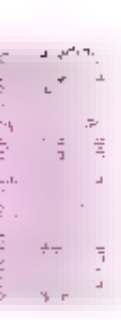
ضمیروں میں کوئی تبدیلی نہیں آتی یہی فرق ہے فقط کل اور ان چار الفاظ کے مابین ہے۔

مثالیں متبوع مذکر مفرد کی مثال: شرب الماء اجمع اکتع ابضع

متبوع مؤنث مفرد کی مثال: شرب الماء کتبه کتبا کتبا

متبوع جمع مذکر کی مثال: جاءني لقوم کلهم جمعون اکتعوا ابضعوا

متبوع جمع مؤنث کی مثال: قامت نساء کلهن جمع کتبع بضع





و داؤدت تاکید ضمیر مرفوع المتصل بالنفس والعین بحجب تاکیدہ بالصمیر المنفصل بحو  
 در سب و را دے میں ملحق متصل کی تاکید **نفس** و نفس کے ساتھ وہ سب ہے اس کی تاکید ضمیر متصل سے جیسے ضرب  
 ضربت انت نفسک ولا یؤکد بک و اجمع الا مدہ اجر ء و انما ص یصح فراقہا جسا کما لقوم او  
 انت نفسک اتوئے خبر ہے آپ کو مارا اور تاکید نہیں ہائی ہائی نکاحی اور جمع کے دور یہ لگتی اس چیز کی جس میں جو اپنے  
 جاتے ہیں اور یہ جس میں ان نفس کا ایک دوسرے سے جدا ہوا کسی طور پر جسے اقوام یا صمد ہوا گئے ہو جیسے  
 حکما کما تقول: استریت العبد کفہ ولا تقول انکرمث لعبد کفہ و انعم ان اکمع و ابع و ابع انت بع  
 ضرب لعبد کفہ مگر اکرمث العبد کفہ نہیں کہہ سکتے اور ہاں تو کہے چکے **اکمع** **انت** **ابع** سب کے سب اجمع کے تابع ہیں  
 لا اجمع و بیس نہا معنی جہاں ڈر نہا فلا یجوز تقدیمہا علی اجمع و لا ذکر ہا بدوہ  
 نہ یہاں کوں بحدہ معنی نہیں ہیں وہاں **جمع** معنی **اللہ** سب کا قدم ہونا **جمع** پر ہا کر نہیں  
 اور نہ ان کا ذکر کرنا **اجمع** کے بغیر درست ہے۔

### چوتھی بات ضمیر مرفوع متصل کی تاکید نفس اور لعین کے ذریعے لانے کا قاعدہ

قاعدہ یہ ہے کہ جب ضمیر مرفوع متصل کی تاکید **نفس** و **لعین** کے ساتھ ہائی ہو تو اس ضمیر کی تاکید مرفوع  
 متصل کے ساتھ لانا جب ہے جیسے ضربت انت نفسک اس میں **نفس** تاکید ہے ضربت کی ضمیر مرفوع متصل  
 کے لیے لہذا اس ضمیر کی تاکید ضمیر منفصل کے ساتھ لائی گئی ہے جو کہ **انت** ہے۔  
**ضمیر مرفوع متصل کی تاکید لانے کی وجہ:** یہ ہے کہ اگر ضمیر متصل کی تاکید ضمیر منفصل کے ساتھ لائی  
 جائے تو بعض جہوں میں تاکید کا قائل کے ساتھ لیا جائے گا جیسے **ریدا** **اکرمی** **نفسہ** اس میں معلوم نہیں ہوتا  
 کہ **اکرمی** کا قائل **نفسہ** ہے یا ضمیر متضاد اس کا قائل ہے اور **نفسہ** اس کی تاکید ہے لہذا اس لئے اس سے بچنے کے  
 لیے ضمیر متصل کے ساتھ **نفس** کی تاکید لانا ضروری ہے جیسے **ریدا** **نفسہ** **نفسہ** اس میں ہو ضمیر متضاد کی تاکید یہی  
 ہو ضمیر متصل سے لائے اور پھر اس کی تاکید **نفسہ** سے لائے۔

### پانچویں بات لفظ کل اور اجمع کو بطور تاکید لانے کا قاعدہ

لفظ **کل** اور **اجمع** کے ساتھ ضرب اس چیز کی تاکید الی جا سکتی ہے جس کے لیے جزء و ارجاء (یعنی حصے)  
 ہوں جو بقیہ جس (یعنی مشابہہ) کے ایک دوسرے سے جدا ہو سکتے ہوں جیسے **لقوم** اب قوم کی چیز ہے جس کے  
 ارجاء اور افراد ایک دوسرے سے جدا ہو سکتے ہیں جیسے زید، بکر، خمد وغیرہ لہذا قوم کی تاکید کل اور جمع کے ساتھ لانا  
 صحیح ہو جائے گا وہ جزء و ارجاء یا قباہ حکم کے ایک دوسرے سے جدا ہو سکتے ہوں جیسے **استریت العبد کفہ** (میں  
 نے غلام خرید لیا اور) اب **العبد** کی چیز ہے جس کے جزء و ارجاء جسا یعنی بطور مشابہہ کے تو نہیں ہو سکتے ہیں لیکن





حصہ اس کے جزو اجزاء ہوتے ہیں اس لیے کہ یہ ممکن ہے ایک غلام کا نصف ایک خرید ہو اور دوسرے نصف کو دوسرے شخص نے خرید ہو لہذا بعد کی تاکید **کل اور اجمع** کے ساتھ لازماً درست ہوگا کہ میں نے پورا غلام خریدا۔

**تحریری مثال:** اور یہ کہ اگر درست نہ ہوگا کہ کوئی کہے کہ **میں نے ایک غلام (میں نے پورے غلام کا اگر مکیا) اس** مثال سے درست نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر م کرنے والے کے حکم کے اعتبار سے **بعد** یعنی غلام کے جزو نہیں ہوتے ہیں اس طور پر کہ آدمی غلام کا مکیا ہو اور آگے کا نہ کیا ہو۔ لہذا اس حکم کے اعتبار سے **کل اور اجمع** کے ساتھ تاکید کا لازماً درست نہیں ہے۔

### چھٹی بات **اُتبع، اُتبع، اُتبع سے متعلق ایک قاعدہ**

**کعب، اُتبع، اُتبع** یہ تینوں لفظ استعم میں **جمع** کے تابع ہیں جب یہ تاکید کے لیے استعمال ہوتے ہیں تو **اُتبع** کے بغیر استعمال نہیں ہوتے ہیں اور ان کا وہی معنی ہے کہ **اُتبع** کا ہے لہذا ان تینوں الفاظ کو **اُتبع** پر متحد کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح غیر **اُتبع** سے اس کا کر بھی جائز نہیں ہے۔

### توابع کی چوتھی قسم **البدل**

**فصل البدل تابع یسبب الیہ ما یسبب الیہ منبوعہ وهو المقصود بالنسبہ دون منبوعہ**  
**فصل بدلی** وہ جمع ہے کہ جس کی طرف اس چیز کی نسبت کی گئی ہو جس کی اس کے متعلق کی طرف نسبت کی گئی ہو اور وہی مقصود نسبت ہوتا ہے کہ اس کا منبوعہ  
**والمقسم البدلی أربعة بدل الکل من الکل وهو ما مدلوله مدلول المنبوع نحو جاءني رید نحوک**  
 اور بدلی کی آٹھ قسمیں ہیں **بدل کل من کل** وہ وہ ہے کہ اس کا مدلول و منبوعہ کا مدلول یک ہو جیسے **جاءني رید نحوک** کی نسبت  
**وبدل البعض من الكل وهو ما مدلوله جزء مدلول المتنوع نحو ضربت ریدا وأسه وبدل الاستعمال**  
 میرے پاس زیادتی تیرا وہی اور بدلی **البعض من الكل** وہ وہ ہے کہ اس کا مدلول منبوعہ کے مدلول کا جو کچھ ضرورتاً رید رید  
**وهو ما مدلوله متعلق بالمنبوع کسب رید ثوبه وبدل الغلط وهو ما یذكر بغير الغلط نحو جاءني رید حفص**  
 (میں نے خرید لی اس کے ثوبہ) اور بدلی **الاستعمال** وہ وہ ہے کہ اس کا مدلول متنوع کا تحقق ہو جیسے **سب رید** نہ (چھینا گیا ہے  
 رید نہ (پاؤں) اور بدلی **الغلط** اور وہ وہ ہے کہ اس کا مدلول غلطی کے بعد جیسے **جاءني رید حفص** (میرے پاس زیادتی یا نہیں، بلکہ حفص  
**ورأيت رجلاً جرداً والبدل ان كان مكرراً من معرفة يجب نعته كقولہ تعالیٰ بالناسیة ناسیة كاذبة**  
**جاءني رجلاً جرداً** (میں نے آئی کو دیکھا نہیں بدگندھے دیکھا) اور بدلی **مکرراً** وہ وہ ہے کہ اس کی نسبت نہ (ما  
**ولا يجب ذلك في غنکسہ ولا في استنجاہ**  
**جاءني رجلاً جرداً** (میں نے آئی کو دیکھا نہیں بدگندھے دیکھا) اور بدلی **مکرراً** وہ وہ ہے کہ اس کی نسبت نہ (ما

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



**وضاحت:** مصنف اس فصل میں توجہ کی قدر میں سے چوتھی قسم بدل کو بیان فرم رہے ہیں۔ اس فصل میں تین باتیں ذکر کی گئی ہیں۔

**پہلی بات:** بدل کی تعریف

**دوسری بات:** بدل کی اقسام

**تیسری بات:** بدل اور مبدل منہ کی معرفہ اور مکرمہ کے اعتبار سے صورتیں

**پہلی بات** **بدل کی تعریف**

بدل وہ تابع ہے جس کی طرف اس چیز کی نسبت کی گئی ہو جو نسبت اس کے متبوع کی طرف لی گئی ہو اور وہی تابع ہی مقصود نسبت ہونے کے ساتھ کامیاب۔

**دوسری بات** **بدل کی اقسام**

بدل کے چار قسم ہیں (۱) بدل الکمل من مکمل (۲) بدل البعض من مکمل

(۳) بدل الاشتغال (۴) بدل العطف

**پہلی قسم بدل الکمل من الکمل:** بدل اور مبدل منہ کا مصداق مبدول یہ ہو۔ جیسے حدیبیہ وید اخوٹک (آیا میرے پاس یہ ہو کہ تیر بھائی ہے) اس مثال میں وید اور اخوٹک دونوں سے ایک ہی شخص مراد ہے۔

**دوسری قسم بدل البعض من الکمل:** بدل کا مبدول مبدل منہ کے مبدول کا جزو ہو جیسے طرہت زیدہ و اسد (میں نے زیدہ اس کے سر پر مارا) اس مثال میں زید یعنی مرد بدل کا بعض اور جزو ہے۔

**تیسری قسم بدل الاشتغال:** بدل کا مبدول مبدل منہ کے متعلقات میں سے ہو یعنی اس سے کوئی تعلق رکھتا ہو۔ جیسے سلسلہ زید و نوحہ (چھیڑ گیا۔ یہ یعنی اس کا کچڑا) اس مثال میں نوحہ کا زید سے تعلق ہے۔ اس کی ملک میں ہے۔

**چوتھی قسم بدل العطف:** مبدل منہ کو لفظی سے ذکر کرنے کے بعد اس لفظی کے تکرار اور تلافی کے لیے تلافی کے لیے بدل کو ذکر کیا جائے۔ جیسے حدیبیہ وید جعفر (آیا میرے پاس یہ ہیں بلکہ جعفر آیا ہے) اس مثال میں وید مبدل منہ ہے اور جعفر بدل العطف ہے۔

اسی طرح باب رحلا جمار (میں نے یہ آدی دیکھا میں یہ گدھا دیکھا) اس مثال میں رحلا مبدل منہ جمار بدل العطف ہے ان دونوں مثالوں میں جملہ کے لفظی سے وید اور رحلا کا ذکر کیا ہے۔

## تیسری بات بدل اور مبدل منہ کی معرفہ و نکرہ کے اعتبار سے صورتیں

مصنف (ایسی) بدل اور مبدل منہ کے معرفہ اور نکرہ ہونے میں یک صورت ذکر فرمائی ہے جب کہ اس کی چار صورتیں بنتی ہیں یہاں وہ چاروں صورتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

بدل اور مبدل منہ کے سے چار صورتیں جائز ہیں اور وہ یہ ہیں: (۱) دونوں معرفہ ہوں

(۲) دونوں نکرہ ہوں (۳) مبدل منہ معرفہ بدل نکرہ (۴) مبدل منہ نکرہ بدل معرفہ

مذکورہ صورتوں میں سے تیسری صورت یعنی بدل نکرہ اور مبدل منہ معرفہ ہوتا اس صورت میں بدل کی صفت ناظرہ وری سے کیونکہ نسبت سے مقصود بدل ہوتا ہے مگر بدل نکرہ کی صفت بدل میں تو مقصود میر مقصود سے انقضائے اکثر ہونا لازم آئے گا لہٰذا بدل نکرہ کی صفت رائی جائے تو نکرہ مخصوص ہو کر معرفہ کے قریب ہو جائے گا۔

مثال: بال صبیۃ صبیۃ کا دہانہ اس مثال میں پیدا والا صبیۃ مبدل منہ معرفہ ہے اور دوسرا صبیۃ بدل نکرہ ہے پس اسی وجہ سے انکی صفت کا دہانہ کے ساتھ لائی گئی ہے یہ نکرہ تخصیص ہو کر معرفہ کے قریب تر ہو گئی

ورائے اس کے برعکس ہو یعنی مبدل منہ نکرہ ہو اور بدل معرفہ ہو یا دونوں سم ہم جنس ہوں یعنی یا تو بدل اور مبدل منہ دونوں معرفہ ہوں یا دونوں نکرہ ہوں تو صفت انا ضروری نہیں ہے۔

برعکس یعنی بدل معرفہ ہو اور مبدل منہ نکرہ ہوئے کی مثال: جیسا ہی رحل آخوک اس مثال میں رحل نکرہ ہے جو کہ مبدل منہ ہے اور آخوک بدل ہے جو کہ بدل اور معرفہ ہے لہٰذا بدل سے یہ صفت ناظرہ وری نہیں۔

متجاسمین ہوں دونوں معرفہ ہونے کی مثال: جیسا ہی رید خوک اس مثال میں رید مبدل منہ بھی معرفہ ہے اور آخوک بدل بھی معرفہ ہے لہٰذا نکرہ کی صفت انا ضروری نہیں ہے۔

ای طرح دونوں نکرہ کی مثال: جیسا ہی رحل آخوک اس مثال میں رحل مبدل منہ ہے اور نکرہ ہے آخوک بدل ہے اور لہٰذا اس کی صفت ناظرہ وری نہیں ہے۔

## توابع کی پانچویں قسم عطف بیان

عطف الیہ تابع غیر صفة یوصف مشبوعہ و هو أشهر انشی شیء بحرف قام أبو حفص عمر (رضی اللہ عنہ) وقام عطف بیان وہ تابع ہے جو غیر صفت ہو (اور) اپنے متبوع کی وضاحت کرے اور وہ کسی شے کے وہ ہوں میں سے رہا مشہور نام ہوگا جسے قام

عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) لا یلتزم لفظی عن قول الشاعر شعر

أبو حفص عمر اور قام عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) اور وہ جس سے لفظوں میں التماس نہیں کرتا ہے شاعر کا قول میں اس شخص کا بیٹا

أما ابن التورک البکری ہشیر عبدہ الطیر تزقیہ وقوعا

ہوں جا تارک بکری، ہشیر کے نام سے مشہور ہو (تسلسلے) اس حال میں ہشیر کے نام سے کہہ کر یہ چاہئے کہ وہ شاعر سے تعلق رکھتا ہے



**وضاحت:** معطف جمع توابع کی پانچویں قسم عطف بیان فرما رہے ہیں اس میں ۱۰ باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

**پہلی بات:** عطف بیان کی تعریف

**دوسری بات:** عطف بیان اور بدل میں شعر کے ذریعے فرق

**پہلی بات:** عطف بیان کی تعریف

عطف بیان وہ تابع ہے جو صفت تو نہ ہو مگر اپنے متبوع کی وضاحت کرے اور کسی چیز کے دونوں موصوفوں میں سے جو زیادہ مشہور نام ہوگا اس کو عطف بیان کہا جائے گا۔

**پہلی مثال:** قائم لہو حصص حصص عمرو بن عبد اللہ اس مثال میں دو حصص متبوع اور متبوعین ہے اور عمر تابع اور بیان ہے **لہو حصص** کثرت ہے حضرت عمر کی۔ **ب عمرو حصص** زیادہ مشہور تھا جب عمر کہا تو متبوع **لہو حصص** کی وضاحت ہوگئی کہ **لہو حصص** سے مراد حضرت عمر ہیں۔

**دوسری مثال:** قائم عبد اللہ بن عمرو بن عبد اللہ اس مثال میں عبد اللہ متبوع ہے اور متبوعین ہے اور عمر تابع اور بیان ہے اور اب یہاں عبد اللہ زیادہ مشہور نہیں تھا جب ”گے ابن عمر“ کر کیا تو متبوع کی وضاحت ہوگئی۔ اب یہاں ابن عمر عبد اللہ کے لیے بیان واقع ہے

**دوسری بات:** عطف بیان اور بدل میں شعر کے ذریعے فرق

یہاں سے عطف بیان اور بدل کے درمیان فرق بیان فرما رہے ہیں۔ بعض بحث کا مسک یہ ہے کہ توابع صرف چار ہیں اور عطف بیان کوئی علیحدہ توابع نہیں ہے بلکہ وہ بدل ہے اور وہ ال او نوں میں وہی فرق نہیں کرتے ہیں، جب کہ ان او نوں میں فاعلی فرق بھی ہے اور معنوی فرق بھی۔

**لفظی فرق:** شاعر کے شعر سے لفظی فرق واضح ہو رہا ہے۔

اس مثال سے مراد وہ ترتیب ہے جس میں عطف بیان کا متبوع وہ معترف بالزمانہ ہو، جو صفت معترف بالزمانہ کا مضاف ایسا ہو۔

صفت کا صیغہ اس وقت مضاف ہوگا جب وہ الف لام پر تکیہ پکڑا ہو۔ جیسے **نصارب** میں **نصارب** صفت کا صیغہ ہے جو کہ الف لام پر تکیہ پکڑ کر صفت کا معنی دے رہا ہے۔ جیسے **نصارب** انوحں ریدیل ایں صورت میں عطف بیان جائز ہے اور بدل جائز نہیں۔

**شعر**

عنیہ الطیر ترقیہ رقوظا

آلہی لکارک البکری بشر



صفت معروف، ملامت کا مضاد یہ ہے۔ اور اس وقت اس میں کوئی فرق خرابی نہیں ہے لیکن اگر **بسر کو بکری** سے بدل کر **رویں تو خرابی** نہ ملتی ہے وہ اس طرح کہ بدل کر **ارٹاں** کے ہم میں ہوتا ہے جتنی جو **عاش مبدل** کا ہوتا ہے وہی **عاش بدل** کا بھی ہوتا ہے یہاں **بکری کا عاش** لگا کر ہے **بسر** کا عاش بھی **بکر** بنانا پڑے گا اور **ہدیری** **عمارت** کا طرح ہوگی **لہذا بکر** اور یہ متعجب ہے جس طرح **بصواب** و **ریک** متعجب ہے کیونکہ یہاں **لہذا بکر** اور **بشر** کے درمیان صاف شبلی ہے، اور صاف قطعی تفسیر کا فائدہ بھی نہیں دے رہی ہے کیونکہ یہاں **بکر** کی تفسیر چہے ہی ہو چکی ہے لہذا اب وضاحت لے کر جو جائے **لہذا** لکھ کر **کو مبدل** نہ **و بکر** کو بدل بنانا جائز ہے۔

**معنوی فرق:** وہ کسی شخص کے جس میں نسبت سے مقصود ہیں ہوتا ہے اور عطف بیان میں نسبت سے مقصود عطف بیان کہیں ہوتا ہے بلکہ متبوع ہوتا ہے اور عطف بیاں میں نسبت سے مقصود عطف بیان کہیں نہیں ہوتا ہے بلکہ متبوع میں ہوتا ہے اور عطف بیان کا ذکر محض متبوع کی وضاحت کے لیے ہوتا ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے عطف بیان و ردسے و میں لفظی فرق کو بیان کیا اور معنوی فرق کو نہیں، اس لیے کہ لفظی فرق محفی تھا اور معنوی فرق واضح تھا۔

**لغات:** مبارک (بمختص قاتل) اور مضر (بمختص بچہ زنا) نے ہیں البکر شہ کا نام ہے ورنہ اس کی نسبت نے لیے ہے البکر یعنی سے مراد پہلوان ہے جو کاس کا لقب ہے بھیر اس کا نام ہے۔

**ترکیب:** اس متبداً اس کے مضاف، لہذا مضاف ایہ، لیکری مضاف یہ مبین بشر عطف بیوت، مبین ہر عطف ہوتا مکرر الحال، علیہ چار مجرور مکرر مبن سے متعلق ہا کریم مقدم اور لصیر مبتدا مؤخرہ و الحال نروب فعل ہی ضمیر فاعل و الحال واقع ہو ہی ضمیر سے نروب فعل فاعل اور مقصود سے مکرر العظیر سے حال واقع ہوا و اس کا مبن مکرر مبتدا مؤخرہ اعمیہ غیر مقدم سے پھر یہ مضاف یہ ہوا ہر کے سے پھر خبر ہوئی لہذا مبتدا سے مبتدا خبر ل کر جمدا اسمیہ فتح یہ ہوا۔

**ترجمہ:** میں اس شخص کا بیٹا ہوں جس نے قبیضہ بکرے بشرامی شخص کو قتل کرے اس کا حاس میں چھوڑ دیا کہ پندے کی کے گرنے کے حلقہ ہیں۔

**شعر کا مطلب:** مذکورہ شعر کا مطلب اس انداز سے بیان فرمایا ہے کہ سائنس شہر اپنی اور اپنے باپ کی تعریف کر رہا ہے نہ میں جیسے نوجوان اور بہادر شخص کا فرد سوس جس نے بشر نامی شخص جو بہت طاقتور تھا کو اس حال میں قتل کر کے چھوڑ دیا کہ پردے اس کے گروے کے منتظر ہیں۔ یعنی جب بھی روح جسم سے نکلے اور ہم سے ہٹیں گی یہ کہ۔  
 نفس کے بدن میں جب تک روح ہو کرتی ہے پرندے اس کے پاس نہیں جاتے۔



## تمارین

- سوال نمبر ۱: تابع کسے کہتے ہیں؟ مثال سے واضح کریں۔
- سوال نمبر ۲: توجہ کی قسم ذکر کریں۔
- سوال نمبر ۳: صفت کی تعریف کریں اور مثال بھی ذکر کریں۔
- سوال نمبر ۴: وصف اور نعمت کی قسم ذکر کریں اور مثالوں سے واضح کریں۔
- سوال نمبر ۵: نفی چیزوں میں صفت موصوف کا تابع ہوتا ہے؟
- سوال نمبر ۶: صفت کے فوائد مثالوں کے ساتھ ذکر کریں۔
- سوال نمبر ۷: کیا ضمیر موصوف یا صفت میں سکتا ہے؟
- سوال نمبر ۸: عطف سق کی تعریف کریں۔
- سوال نمبر ۹: حروف عطف میں سے بعض ذکر کریں۔
- سوال نمبر ۱۰: ضمیر متصل پر عطف کرنے سے کیا چیز، قوم ہے؟
- سوال نمبر ۱۱: کیا معطوف اور معطوف علیہ میں عرب کے اعتبار سے مطابقت ہوگی؟
- سوال نمبر ۱۲: دو مختلف عاملوں کے ہمووں پر عطف کے مسئلہ میں امام فراءؒ کی رائے ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۱۳: تاکید کی تعریف کریں۔
- سوال نمبر ۱۴: تاکید کی قسم ذکر کریں۔
- سوال نمبر ۱۵: تاکید نفی میں کس طرح ہوگی مثال کے ساتھ تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۶: وہ کون سے الفاظ ہیں جس کے ذریعے تاکید معنوی ہوتی ہے بیان کریں؟





دوسری بات: اسم جنسی کی تعریف  
اسم جنسی کی تعریف کے اعتبار سے دو قسمیں اور اس وضاحت  
تیسری بات: اسم جنسی کا علم اور اس کی حرکات اور اقسام کا ذکر

### پہلی بات: اسم جنسی کی تعریف

اسم جنسی وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو اور جنسی الاصل کے مشابہ ہو۔

دوسری بات: اسم جنسی کی تعریف کے اعتبار سے دو قسمیں اور اس وضاحت

پہلی قسم: وہ اسم جنسی ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو، یعنی غیر سے مراد حاصل ہے، یعنی اپنے حال کے ساتھ مرکب نہ ہو۔

پہلی مثال: لف، باء، ناء، ثناء ان سے مراد حروف ہوا، اور مہیوت نہیں بلکہ ان اسم ہیں کیونکہ یہ بحث اسم جنسی کے بارے میں ہے نہ کہ حروف جنسی کے بارے میں۔ حروف ہوا، تو حروف ہو کر جنسی الاصل ہیں۔

دوسری مثال: اسما نے مداء، وحید، ثناء، ثلاثہ

تیسری مثال: اسما نے محدود، زید و عمرو وغیرہ

جب یہ ثابت ہو گیا کہ اسم جنسی الاصل ہیں، سکون پر یہ بالفعل جنسی ہیں اور بالقوہ معرب ہیں۔

بالفعل جنسی سے مراد: یعنی موجودہ حالت میں حاصل کے ساتھ واقع نہیں ہو رہے تو ہی جنسی نہ سکون میں۔

بالقوہ جنسی سے مراد: یعنی ان میں عربی کی صداقت ہے کہ جب یہ حاصل کے ساتھ واقع ہوں گے تو ان پر عرب آجائے گا۔ جیسے جاء الف، جاء واحد، جاء ید، حالت رفعی کی مثالیں ہیں۔

دوسری قسم: یہ ہے کہ وہ جنسی الاصل کے مشابہ ہو۔ مثلاً بہت سے مراد وہ جنسی الاصل کے ساتھ کسی مناسبت رکھتا

ہو کہ اسم کے جنسی ہونے میں موثر ہو اس طور پر کہ یا قوہ اپنے معنی پر، حالت کرنے میں کسی قرینہ کا قائل ہو یا وہ تین حرف سے کم ہو یا وہ معنی حرف کو متعین ہو، جس جب اسم میں ان تینوں چیزوں میں سے کوئی چیز پائی جائے گی تو اس میں جنسی الاصل کے ساتھ مناسبت پائی جائے گی اور اس مناسبت کی وجہ سے وہ جنسی ہوگا۔

مستطاف نے یہاں اسم کے جنسی، الاصل کے مشابہت کی تین صورتیں بیان کی ہیں، جب کہ انہوں نے اشتقاق و ترتیب کے بعد صورتیں بیان کی ہیں، جن کو ہم قاعدہ میں ذکر کریں گے۔

### اسم کی جنسی الاصل کے ساتھ مشابہت کی تین صورتیں

پہلی صورت: یہ ہے کہ اسم اپنے معنی پر مناسب کرنے میں کسی قرینہ کا قائل ہو۔ جیسے اسم شادہ مد، ہولاء یہ



پے معنی پر دولت کرنے میں تفریق یعنی شریعہ حسیہ کا محتاج ہونا ہے یہ پے معنی پر دولت نہیں کر سکتے جب تک ہاتھ یا آنکھ سے اشارہ حسیہ کیا جائے تو ہمہ اشارہ پے معنی۔۔۔ لے لے کرنے میں ساقیہ اشارہ حسیہ کا محتاج ہے۔

**دوسری صورت:** یہ ہے کہ وہ سم میں حروف سے تم سو۔ جیسے ۵۱ اور من یہ مشابہ ہیں فی اور من حروف چارہ کے۔ لہذا یہ جگہ مل جوں جگہ۔

تیسری صورت: یہ ہے کہ وہ اسم ظرف کے معنی کو ظہن ہو چلے اُحد عشر ہے بے کرفضاً عشر تک یہ اصل میں واحد عشر، اثنا عشر، ثلاثہ عشر تھے پھر ارمین میں ا کو حذف کر کے دواں اسوں کو مزید کلمہ واحدہ کے کر دیا لہذا اب دونوں جزئی بر فتنہ ہوں گے لیکن **الفا عشر** میں نوں اور واو کو حذف کیا گیا ہے لہذا اس میں صرف دو سوا جزئی بر فتنہ ہوگا اور پہلے جز معروف ہوگا۔

**فائدہ:** نچروں نے مٹی اصل کے ساتھ مشابہت کی بات صورتیں ہی کی ہیں جنہیں بسیار تلاش کے بعد حاصل کیا ہے اور یہ ہیں۔

یہ ہے کہ وہ اسم جنسی اصل سے معنی کو متخلص ہو۔ جیسے ہں۔ اسم ہے جنمزا استہام کے معنی کو متخلص ہے۔

**دوسری صورت:** یہ ہے کہ وہ سم اپنے معنی پر دستِ رتنے میں قرینہ کا قیام ہو۔ جیسے اسم اشارہ اسم مہصوں وغیرہ یہ اشارہ حسبِ اوصاف کے محتاج ہوتے ہیں۔

**تیسری صورت:** یہ ہے کہ وہ اسم ہی لاصل نہ جگہ پر واقع ہو۔ جیسے سورہ اسم فصل اب۔ مرحضہ کی جگہ پر واقع ہوتا ہے۔

**چوتھی صورت:** یہ ہے کہ وہ ہم اس سم کے مشابہ ہو جو مٹی اصل کی جگہ پر واقع ہے۔ جیسے **فجر** ہمارے مشاہیر سے اور **سیر** **فجاری** جگہ پر واقع ہوتا ہے۔

**پانچویں صورت:** یہ ہے کہ وہ اسم اس اسم کی جگہ میں واقع ہو جو اسم تثنیٰ الاصل سے مشابہ ہے۔ جیسے مناری مضموم با وید، یعل، انہیہ، یعل، ید اور رجل کاف خطاب الہی جو کہ اوعوش مضمولہ ہے اس کی جگہ میں واقع ہے اور کاف ضمیر خطاب جو کہ اسم ہے یہ مشابہ ہے کاف تثنیٰ کے جو کہ حروف چارہ میں سے ہر کئی لڑھلہ ہے۔

**چھٹی صورت:** یہ ہے کہ وہ اسم فاعلیٰ اصل کی طرف مضارع، مفعول و باء و شرط ہو یا باء و شرط ہو۔ جیسے **یومہ** میں کہ اصل میں یوم اذ کان کذا تھا اس میں یوم و باء و شرط **جہد** کی طرف مضارع ہے اور فاعلیٰ ہے۔

**ساتویں صورت:** یہ ہے کہ اس اسم کی بناء تین حروف سے کم ہو۔ جیسے ذی اور جس



## تیسری بات اسم جہی کا علم اور اس کی حرکات اور اقسام کا ذکر

اسم جہی کا علم یہ ہے کہ اس کے شرائع میں ہوا کے اختلاف سے اس کا آخر نہیں بدلتا ہے۔

جہی کی حرکات: جہی کی حرکات ضمیر، فتح، سرہ، سکون ہیں۔ اس کے معرب کی حرکات ک، رفع، نصب، جرکہا جاتا ہے۔

جہی کی سٹھ اقسام: (۱) مضمرات (۲) اسمائے شرات (۳) اسمائے موصولات

(۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے صوات (۶) مرکبات

(۷) کتابیات (۸) بعض ظروف

مصنف رحمہ اللہ نے بعض ظرف کہا کیونکہ ہم ظرف جہی نہیں، بلکہ بہت سے ظروف معرب بھی ہیں۔

## اسم جہی کی پہلی قسم المصمرات

فصل: المصمر اسم وضع لیدل علی فیکلم أو مخاطب أو غائب تقدّم ذکرہ لفظاً أو معنیاً أو حکماً وهو معمر دو اسم ہے جو جمع یا جمع ہوتا کہ اس کے تکلم، مخاطب، مخاطب پر جس کا ذکر پہلے، چکا ہو لفظاً معنی یا حکماً، وہ وہ ضمیر علی قسمیں متصل، وهو ما لا يستعمل وحده إما مرفوع نحو صریت الی صریس أو منصوب نحو رستم پر ہے اول قسم متصل سے متصل وہ ضمیر ہے جو یکے بعد دیگرے جاتی ہو اس میں نہیں قسمیں ہیں، (اول یا مرفوع ہوگی

صریسی، ایسی صریسوں راہیں الی ایسوں او معرور نحو غلامی، زلی ایسی غلامیں وہیں) متصل جیسے صوب سے صوب تک یا صوب، جو تک صریسی سے صوب تک اور کسی سے ایس تک یا بحر و کوئی جیسے علامی وری سے غلامیں وریس تک اور (صیر کی دوسری قسم) متصل ہے ضمیر متصل وہ ضمیر سے وهو ما لا يستعمل وحده إما مرفوع نحو أنا الی ہی وإما منصوب نحو ینای الی ایس فذلک ستر صمیر جو یکے بعد دیگرے جاتی ہو یا مرفوع ہو جیسے ہا سے ہا تک یا منصوب ہو جیسے ایسی سے ایس تک اس پر ماضی صیر تک

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے اسم جہی کی سٹھ قسم میں سے پہلی قسم مضمرات کو ذکر فرما رہے ہیں اس بحث میں بیادوں طور پر پانچ باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

۱۔ مکمل بات: ضمیر تعریف

۲۔ دوسری بات: ضمیر کی دو قسموں ضمیر متصل اور متصل اور ان کی اقسام کا ذکر

۳۔ تیسری بات: ضمیر کے احکام کا ذکر

۴۔ چوتھی بات: ضمیر شان اور ضمیر قصدا ذکر

۵۔ پانچویں بات: مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع متصل لانے کا قاعدہ







## ضمیر کی تعریف

## پہلی بات

ضمیر کا لغوی معنی:

پوشیدہ کیا ہوا اسم مفعول کا صیغہ ہے۔

اصطلاحی تعریف:

ضمیر وہ اسم ہے جسے صغیر یا گیا ہے تالیف و اہلالت کرے متکلم، مخاطب و غائب پر، جن کا ذکر پہلے لفظاً معنی یا ضمناً کر چکا ہو۔

دوسری بات ضمیر کی دو قسموں ضمیر متصل اور منفصل اور ان کی اقسام کا ذکر

ضمیر کی دو قسمیں ہیں: (۱) متصل (۲) منفصل

ضمیر متصل کی تین اقسام ہیں: (۱) مرفوع متصل (۲) منصوب متصل (۳) مجرور متصل

اور ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرفوع منفصل (۲) منصوب منفصل

ضمیر مجرور منفصل جمع میں نہیں ہوتی ہے۔ ہر ایک کی پودہ یا ضمیر ہیں پانچ کو پودہ سے صرب دیے 60 سے چھ ضمیر ہیں حاصل ہوتی ہیں۔

ضمیر متصل کی اقسام: ضمیر متصل کی تین اقسام ہیں:

(۱) مرفوع متصل (۲) منصوب متصل (۳) مجرور متصل

ضمیر مرفوع متصل کی مثالیں:

صرب سے صرب تک

متکلم کی دو ضمیریں:

صربیت، صربیا

حاضر کی چھ ضمیریں:

صربت، صربتہ، صربتہ، صربتہ، صربتہ، صربتہ

غائب کی چھ ضمیریں:

صرب، صربا، صربوا، صربتہ، صربتہ، صربتہ

ضمیر منصوب متصل کی مثالیں:

صربیہ سے صربیت تک اور اسی سے انہیں تک

متکلم کی دو ضمیریں:

صربیہ، صربیا

حاضر کی چھ ضمیریں:

صربیک، صربیکہ، صربیکم، صربیک، صربیکہ، صربیک

غائب کی چھ ضمیریں:

صربہ، صربہما، صربہم، صربہا، صربہما، صربہن

ضمیر مجرور متصل:

ضمیر مجرور متصل کی دو قسمیں ہیں (۱) مجرور با صفت (۲) مجرور بحرف جر

مجرور با صفت کی مثالیں: علامی سے علامہیں تک و ربی سے انہیں تک

متکلم کی دو ضمیریں:

علامی، علامہا

چھ ضمیریں حاضر کی:

علامک، علامکہ، علامکم، علامک، علامکہ، علامکم

چھ ضمیر غائب کی علامہ، علامہ، علامہ، علامہ، علامہ، علامہ

مجرار بحرف جر کی مثالیں: لی سے بھی تک مذکورہ ضمیروں سے قیاس کریں۔

ضمیر منفصل کی اقسام: ضمیر منفصل کی قسمیں ہیں: (۱) مرفوع منفصل (۲) منصوب منفصل

ضمیر مرفوع منفصل: داخل کی، وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو، جیسے اُن سے ہے تک

تکلم کی ضمیریں: اُن، اُن، اُن

چھ حاضر کی ضمیریں: اَنْتَ، اَنْتِ، اَنْتُمْ، اَنْتُمْ، اَنْتُمْ، اَنْتُمْ

چھ غائب کی ضمیریں: هُوَ، هِيَ، هُمَا، هُمَا، هُمَا، هُمَا

ضمیر منصوب منفصل: معنوں کی وہ ضمیریں جو فعل سے جدا ہوں، جیسے یہی سے اِہا ہے تک

تکلم کی وہ ضمیریں: اِیَّای، اِیَّای، اِیَّای

چھ ضمیریں حاضر کی: اِنَّا، اِنَّا، اِنَّا، اِنَّا، اِنَّا، اِنَّا

چھ ضمیریں غائب کی: اِیَّاهِ، اِیَّاهِ، اِیَّاهِ، اِیَّاهِ، اِیَّاهِ، اِیَّاهِ

ماخذ: مصنف نے فرمایا کہ قدس سرہ صمیر جب کہ ضمیریں ستر ہیں کیونکہ ضار کے پانچ

اقسام ہیں اور ہر قسم چھ ضار پر مشتمل ہے، جس پانچ کو چودہ سے ضرب دیں تو یہ ستر ضمیریں بنتی ہیں۔ اصل بات یہ ہے

کہ مصنف نے کمال بات کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ ضمیریں تو کمال ساتھ ہیں، جو ستر معنی کے لیے استعمل ہوتی

ہیں۔ تفصیل اس طرح ہے کہ بارہ برائے مرفوع منفصل، بارہ برائے منصوب منفصل، بارہ برائے مجرور متصل، بارہ برائے

مرفوع منفصل، بارہ برائے منصوب منفصل اس طرح مجموعی تعداد ساٹھ ہوتی ہے۔ اس میں تثنیہ ذکر، مؤنث کا ایک صیغہ

شمار کیا گیا ہے خود حاضر ہو یا غائب ہو اس طرح ہر صورت میں مصنف نے ستر چودہ کے بارہ صیغے شمار کیے ہیں۔ باقی

کوالن تک ضم کر دیا ہے، اسی واسطے فرمایا قدس سرہ صمیر

واعلم ان المرفوع المنصوب یكون مستتر في المعاني للعائب والغائب كصوب أي هو صوب أي هي

اور ہوں تاکہ۔ تاکہ ضمیر مرفوع متصل حاضر پر ماضی غائب اور غائب میں پوشیدہ ہوتی ہے جیسے ضرب میں ہو اور ضرب میں ہی

وفي المضارع المتكلم مطلقا هو اضطرب أي انا واضرب أي نحن للمحاضر نحو اضطرب أي انا

اور مضارع تکلم میں مطلقا پوشیدہ ہوتی ہے جیسے صوب میں انا اور اضطرب میں نحن مستتر ہیں اور مخاطب کے لیے (جب کہ وہ مذکور

للعائب والغائب كاضرب أي هو واضرب أي هي وفي الضميمة غني اسم الفاعل والمفعول وغيرهما مطلقا

وہ) جیسے اضطرب میں ت اور ذکر تاضرب اضطرب میں ہو اور مؤنث غائب اضطرب میں ہی ضمیر مستتر ہے اور صیغہ صمت میں بھی اسم

فاعل اور اسم معنوں اور ان دو کے علاوہ میں و مثلاً صمت مثلاً اور فعل المضارع میں مطلقا پوشیدہ ہوتی ہے

ولا يجوز انفصال المفصل إلا عند تعدد المفصل كاینک معید ماضی تک إلا انما لا یؤید ومانت الاقبا

در جائز میں ہے ضمیر متصل کا استعمال کرنا ماضی کے محض ہونے کے وقت ہیے تاکہ بعد اور ماضی تک لا آتا

او ماضی رہا نہ لای نہ میں ماضی و ماضی، یا تیسے

**تیسری بات ضمیر کو متصل اور منفصل لانے کے حکام کا ذکر**

ضمیر مرفوع کی دو قسمیں ہیں: (۱) ضمیر بازر (۲) ضمیر مستقر

**ضمیر بازر:** ضمیر ہے جس کا حقیقہ تلفظ ہو در جو ظاہر ہو۔

**ضمیر مستقر:** ضمیر ہے جو چھید نہ دواور اس کا قنط نہ ہو۔

**ضمیر مستقر کے سینے:** ضمیر مرفوع متصل، ماضی کے ۱۰ در ماضی کے پانچ سینوں میں مستقر ہوتی ہے۔

۱) واحد مذکر غائب کا صیغہ جیسے **ضرب** اس میں **هو** ضمیر مستقر ہے۔

۲) واحد مؤنث کا صیغہ جیسے **ضربت** اس میں **هي** ضمیر مستقر ہے۔

۱) واحد عظیم جیسے **أضرب** اس میں **انا** ضمیر مستقر ہے۔

۲) جمع عظیم جیسے **نضرب** اس میں **نحن** ضمیر مستقر ہے۔

۳) واحد مذکر حاضر کا صیغہ جیسے **ضرب** اس میں **اب** ضمیر مستقر ہے۔

۴) واحد مذکر غائب کا صیغہ جیسے **ضرب** اس میں **هو** ضمیر مستقر ہے۔

۵) واحد مؤنث کا صیغہ جیسے **ضرب** اس میں **هي** ضمیر مستقر ہے۔

**وہی الضمۃ الغنیۃ اسمۃ الماعل...** صنف ۱۰۰ یہاں سے یہ فرما رہے ہیں کہ صفت میں مطلقا

ضمیر مستقر ہوتی ہے (صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مطلق، فعل التفضیل ہیں) یہاں مطلقا سے مراد وہ

مفرد ہو یا ثانی ہو یا جمع ہو اور خواہ مذکر ہو یا مؤنث ہو۔ اس وقت جب کہ یہ اسم ظاہری جانب مستند ہو تو اس میں ضمیر

مستقر ہوتی ہیں اسم ظاہر کی جانب مستند ہونے کی صورت میں ان کے اندر ضمیر یہاں چھید نہ ہوں گی۔ جیسے **ضرب** میں

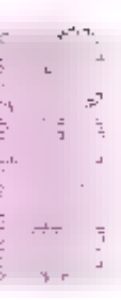
**هو** ضمیر، **ضرب** میں **هو** ضمیر، **ضربت** میں **هي** ضمیر مستقر ہے۔ **ضرب** میں **هو** ضمیر مستقر ہے۔

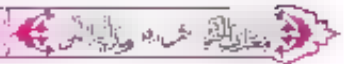
**ضمیر منفصل کا استعمال ضمیر متصل کے متعذر ہونے بغیر جائز نہیں**

ضمیر مرفوع منفصل ہو یا منصوب منفصل ہوں گا کلام میں استعمال جائز نہیں ہے مگر اس وقت جب کہ ضمیر متصل کا

استعمال کرنا معتذر ہو اور مشکل ہو کیونکہ کلام عرب میں اصل اختصار اور ایجاز ہے اور ضمیر یہاں سے بے دخل کی گئی

ہیں اور ضمیر متصل حروف کے کم ہونے کی وجہ سے منفصل سے کم ہیں اس لیے جب تک ضمیر متصل باقی جا کئی ہو متصل ہی





لی جائے گا۔ ضمیر متصل کا لاحقہ اور متعلق ہوتا اس وقت ضمیر منفصل لائی جائے گی۔

### ضمیر متصل کے محذو رہونے کی چند جگہیں

**پہلی جگہ:** ضمیر متصل ہے عامل پر مقدم ہو۔ جیسے ایک بعد (ہم نیری ہی عبادت کرتے ہیں) اس میں ایسا تک صحیح اپنے عامل پر مقدم ہے جو کہ بعد ہے یہاں مقصود صحر کا معنی پیدا کرنا ہے اور ضمیر و عامل پر مقدم کر کے پیدا کی جا سکتا ہے لہذا یہاں ضمیر متصل لاحقہ رہے جس کی وجہ سے ضمیر منفصل لائی گئی۔

**دوسری جگہ:** ضمیر و عامل کے درمیان قاصد واقع ہو تو بھی متصل لاحقہ محذو رہوتا ہے اس لیے ضمیر منفصل لائی جائے گی جیسے **ما صربک** لا ان (تمیں مارا میں تجھے مگر میں نے) اس مثال میں ان اور اس کے عامل صرب کے درمیان قاصد ہے اور یہ قاصد ضروری ہے ورنہ صحر کا معنی حاصل نہ ہوگا۔

**تیسری جگہ:** سب ضمیر کا عامل معنوی ہو یعنی ضمیر مبتدا اور خبر پر واقع ہو تو اس صورت میں ضمیر کو متصل لاحقہ محذو رہے اس لیے ضمیر منفصل لائی جائے گی جیسے **ما زید** (میں زید ہوں) اس میں انابتا ہے اس کا عامل معنوی ہے ضمیر عامل معنوی کے ساتھ متصل نہیں ہو سکتی لہذا متصل لاحقہ ضروری ہے۔

**چوتھی جگہ:** سب ضمیر کا عامل حرف ہے اور ضمیر مرفوع ہو تو بھی ضمیر متصل لاحقہ محذو رہوتا ہے اس لیے ضمیر منفصل لائی جائے گی جیسے **ما انت الا قائم** نہیں ہے (تم نہیں ہے تو مگر کھڑا ہونے والا)

ضمیر مرفوع متصل حرف کے ساتھ متصل نہیں ہوتا چنانچہ اس مثال میں ضمیر کا عامل حرف ہے اور ضمیر مرفوع بھی ہے لہذا اس کا متصل لاحقہ محذو رہے اس لیے ضمیر منفصل لائی گئی۔

واعلم ان لہم ضمیر اعانباتا ثانی بعدہ جملۃ نفسہ ویسقی ضمیر الشان فی سطر کبر و ضمیر لقصہ فی

جان کبر وہاں کے ہے یہ ضمیر جو جس سے پہلے واقع ہوتی ہے اور وہ جس اس ضمیر کی تفسیر کرتا ہے ضمیر شان ذکر میں و ضمیر قصہ

لما تب نحو قل هو اللہ احد و انہا ریب قائمۃ ویدخل بین المبتدا و الخبر صیغۃ مرفوع

مثال میں جیسے قل هو اللہ احد ضمیر شان کی مثال اور بہار یس قائمۃ یہ ضمیر قصہ شان ہے۔ وراش ہوتا ہے مبتدا اور خبر کے

مفصل مطابق لمبتدا اذا کن اخیر معرفۃ او افعال میں کذا ویسقی لصلۃ لآتہ یفصل بین

درمیان مرفوع مفصل جو مطابق ہوتا ہے مبتدا کے جب جو خبر مرفوعہ یا خبر تفسیر متعلق میں ہو اور اس کا نام رکھا جاتا ہے متصل

الخبر الضمۃ نحو زید هو القاسم و کان زید هو افضل من عمر و قال اللہ تعالیٰ کتب انک الرقیب

کیونکہ یہ جہاں کرتا ہے خبر اور مفت کے درمیان جیسے زید هو القاسم (زید وہ کھڑا ہونے والا ہے)

کان زید هو افضل من عمر و (زید افضل ہے عمر سے) اور اللہ تعالیٰ نے ان کا کہہ کر ان کے (اپنے اپنے) پر تمہارا

### ضمیر الشان اور ضمیر القصۃ کا ذکر

### چوتھی بات



مخبروں کے نزدیک ایک ضمیر سے جو جملہ سے پہلے واقع ہوتی ہے اور وہ جملہ میں ضمیر کی تعمیر کرتا ہے۔ مگر ضمیر مذکر کی موت سے ضمیر شان کہتے ہیں اور اگر ضمیر مؤنث کی ہو تو اسے ضمیر قنہ کہتے ہیں۔

ضمیر شان کی مثال جیسے قل هو الله احد اور ضمیر قنہ کی مثال جیسے انہا رب قنہ

### پانچویں بات مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر متفصل لانے کا قاعدہ

جب مبتدا کی خبر معروف یا وہ اسم تفضیل ہو جو سن کے ساتھ مستعمل ہو پھر مبتدا اور خبر کے درمیان مبتدا کے مطابق ضمیر متفصل لاتے ہیں اس کو ضمیر فصل کہتے ہیں۔ مبتدا کے مطابق ضمیر لانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر مبتدا - فاعل ہے تو ضمیر بھی مفرد لائیں گے اور اگر مبتدا مثنیہ ہے یا جمع ہے۔ غائب ہے یا متکلم ہے یا مخاطب ہے یا مذکر ہے یا مؤنث ہے تو اس صورت میں ضمیر بھی اس کے مطابق لائیں گے۔

**ضمیر فصل لانے کی وجہ:** یہ ہے کہ جب مبتدا کی خبر معروف ہے تو صفت موصوف اور مبتدا خبر کے درمیان انتہاس آجاتا ہے یہ پتہ نہیں چلتا ہے کہ یہ مبتدا خبر ہے یا موصوف صفت کہ انتہاس سے بچنے کے لیے مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر فصل لاتے ہیں جیسے ریدھو الله اولوں کا حال معلوم ہونے کی مثال ہے کہ میں ریدھو الله خبر اولوں معروف ہیں اس لیے درمیان میں ضمیر فصل لائیں گے تاکہ انتہاس سے بچ سکیں کیونکہ موصوف صفت کے درمیان فصل متعین ہے تو یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ الله ریدھو کی خبر ہے۔

یا خبر اسم تفضیل مستعمل ہوں تو اس صورت میں مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر فصل لائیں گے کیونکہ یہ بھی معروف تکمیل میں ہے۔ اگر صیغہ متصل نہ لائیں گے تو انتہاس ہو گا صفت کے ساتھ جیسے ریدھو الله الفصل میں عمرو یہ پتہ نہیں چلے گا کہ لفظ الفصل ریدھو کی خبر ہے یا صفت ہے، خبر محذوف ہے اور ضمیر فصل لانے کی جگہ کی جیسی کہ ریدھو الله الفصل میں عمرو

مستعمل ہونے سے متعدد مثالیں پیش فرمائی ہیں۔ ان میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ صیغہ متفصل کا آواز دو طرح پر ہے، ایک عامل لفظی کے داخل ہونے سے پہلے، جیسے ریدھو الله اور دوسرے عامل ظنی کے داخل ہونے کے بعد۔ اس کی دو مثالیں دیں: ایک اسم تفضیل کی اور دوسری اسم معروف کی۔ جیسے کہ ریدھو الله الفصل میں عمرو اس میں کال عامل ظنی ہے اس کے داخل ہونے کے بعد صیغہ متفصل آیا ہے اور خبر اس میں تفضیل ہے دوسری مثال جس میں عامل لفظی ہے اور خبر معروف اس میں صیغہ متصل آیا گیا جیسے تک الله الفصل میں عمرو اس میں تک عامل ہے ت ضمیر اسم ہے التوقیب خبر معروف ہے اور انت ضمیر فصل ہے۔

### اسم بنی کی دوسری قسم اسماء الإشارة

[فصل أسماء الإشارة ما وضع ليدل على مشار إليه وهي خمسة الله ظل لستة معاب وذاك ذا لستة مكرور









کی طرف لوئے۔

صلہ جہر قید کی مثال  
جاء بی الدی قام بواہ اس میں قام بواہ جہر قید اور اس میں ہ خیر مائدے جو  
موصول کی طرف لوث رہی ہے۔

## تیسری بات اسامہ موصول اور ان کا استعمال

اسم موصول چھ معنی کے لیے آتا ہے اور اس کے لیے چھ قسم کے الفاظ ہیں:

(۱) واحد مذکر ہے بی الدی (۲) حثیہ مذکر کے ہے الدان اور الدین

(۳) جمع مذکر کے لیے الدین اور الانی (۴) واحد مؤنث کے لیے النی

(۵) حثیہ مؤنث ہے بی ست اور النیں (۶) جمع مؤنث ہے لیہ الدانی اور الدوتی ور دلتانی

من اور ما اور ای، ورنہ بمعنی ندی لے ہیں اور دو بھی بی ٹی کی لغت میں بھی ندی ہے۔ شمار کے شعر میں

شعر

فان الماء ماء أبي وجدي ويطوي ذو حفرت وذو طويت

ترجمہ۔ جس نے شک پانی میرے باپ دادا کا پانی ہے اور میرا کنو (جس نے بارے میں جھگڑا ہوا ہے) جس کو  
میں نے کی کھود اور میں نے ی اس کی منڈ میرا بنائی ہے (یعنی کنویں کے) پر پتھر لگا کر منڈ میرا بنائی ہے) اس میں  
ذو بمعنی الذی کے ہے اصل میں تھا الذی حفرتہ اور الذی طویہ

شعر کا مطلب: لوگ جس پانی پر دست درگیاں ہیں وہ تو مجھے باپ دادا کی جائیر میں ملے ہیں اور جس کنویں پر  
لوگ تازہ کر رہے ہیں اس کی کھدائی میں نے کی ہے، اور اس کے ارد گرد میں نے منڈ میرا بنائی ہے، مطلب یہ ہے کہ اس  
کے ارد گرد میں نے پتھر رکھ کر اس کو برقرار کیا ہے اس کنویں کو باصداً بد شکل میں نے ہی ہے ہذا اس خاک سے بھی یہ  
کنواں میرا ہے۔

محل استشہاد: یہاں ذو حفرت اور ذو طویہ ندی حفرتہ اور الذی طویہ کے معنی میں ہیں۔

ترکیب: ای حرف مشبہ بالفعل، ماء ان کے ہے اسم ہوا، ماء مضارع، بی وحیدی ایک دوسرے سے  
پر عطف ہو کر ماء کے ہے مضاف ہوا، اب مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ، سری متد ذو حفرت  
موضوع سے مکرر معطوف علیہ، ذو طویہ موصول صلیہ مکرر معطوف معطوف علیہ معطوف ل رہبر ہوا سری متد کے  
ہے، مبتدا خبر مکرر معطوف ہونے لے معطوف اپنے معطوف علیہ سے ملکر ان کی خبر، اپنے اسم و خبر سے مکرر مبتدا معنیخ یہ  
ہو۔

فائدہ: من ورم میں فرق یہ ہے۔ من ذو الحفوت کے لیے استعمال ہوتا ہے ورم غیر ذو الحفوت کے لیے استعمال



ہوتا ہے اور کبھی کبھی یہ دونوں ایک دوسرے کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ ای ذکر نے یہ استعمال ہوتا ہے اور یہ موند کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اور جو کے لیے ممت ہوئی کی تفسیر اس ہے کہ دو کا استعمال کا معرب میں روطہ ہوتا ہے ایک ذو معنی صاحب کے ہو تو یہ معرب ہے اور ذو معنی ہدی، تو یہ معنی سے اور یہ معنی کی خت میں ہے اس لیے کہ اس کو یک شعر میں بیان کیا ہے۔

والا لعل و لام یغنی الہی وصفہ اسم الفاعل أو المفعول نحو يضرب ريدا أي الذي يضرب ريدا  
 اور الف لام یغنی الہی ہے اس کا صدر اسم فاعل اور اسم مفعول ہوتا ہے۔ جیسے  
 يضرب ريدا یعنی يضرب ريدا (آیا میرے پاس شخص جو مارے والا ہے ریدہ)  
 وجاء الی المضروب علامہ و مجرور حذف العائد الی المفعول لا نحو قام الہی ضرب الہی ضربہ  
 وجاء الی المضروب علامہ یعنی جاء الی الہی ضرب علامہ (آیا میرے پاس وہ شخص جس کے نام کو مار گیا) اور الی حذف  
 کرنا عام کہ کو نقطہ سے اگر یہ وہ علامہ مفعول جیسے قام الہی ضرب الہی ضربہ (کہا ہے، شخص جس نے مارا ہے)  
 واعلم انی آئیة معرب الی اذا حذف صدر صلتها كقوله تعالى ثم لنوع من کل  
 ورجان لک ہے لک الی اور آئیہ معرب الی اگر جب حذف یا جائے اس نے صدر کا اور جیسے لک الی کا فرما ہے (پھر ہم کہیں  
 شیعة آئیہم آئمہ علی لرحمہم عقیبا آئیہم ہو آئمہ  
 کے بارے میں اس وجہ سے اس پر اردے نا۔ مان سے یہ وہ خطاب ہے

**وضاحت:** الف لام یغنی مذکر اسم موصول کے لیے ہے، اس کی شرط یہ ہے کہ اس کا صدر اسم فاعل یا اسم مفعول ہو۔ مثال: صدر اسم فاعل ہو۔ جیسے يضرب ريدا یعنی الہی ضرب الہی ضربہ، اسی طرح صدر اسم مفعول ہو۔ جیسے جاء الی المضروب علامہ یعنی جاء الی الہی ضرب علامہ

### چوتھی بات قرینہ ہو تو عام کو حذف کرنا چاہئے

صدر میں عام نہ کا ہونا ضروری ہے جو موصول کی طرف لوٹ رہی ہو لیکن اس عام کو کبھی مفعول سے حذف کیا جاتا ہے جب عام ضمیر مفعول کی ہو لیکن معنی کے اعتبار سے غلط ہو۔

**مثال:** قام الہی ضرب الہی ضربہ تھا اس میں ضمیر جو کہ مفعول ہے حذف یا کیا لیکن معنی میں باقی ہے۔ آئی اور آئیہ

### پانچویں بات آئی اور آئیہ کی معرب اور معنی ہونے کے اعتبار سے چار حالتیں

ای اور آئیہ یک حالت میں معنی ہیں اسی لیے اس کو مہنات میں ذکر کیا اور تین حالتوں میں معرب ہیں۔



- (۱) ای وریدہ مصائب ہو اور مصدر صلیہ کو نہ ہو، یہ صرف اس ایک حالت میں تھی ہے۔ جسے جاء، ابھم، قائم، رآب، ابھم، قائم، اسی طرف قرآن کریم میں، اللہ کا فرمان سے تم تسرعن میں کب سيعه، ابھم، شدہ علی، تو حصن عیان، اس میں لفظ ای ضمیر کی طرف متعلق ہے اور اسدہ علی، الو حصن، عیان اس کا مصدر ہے اور اس کا مصدر جو ہو ضمیر ہے، ای اسم وصول کی طرف موٹ رہی ہے، وہ مخدوف ہے اصل میں ہیں تھا ابھم، ہو اشد یہ مثنیٰ برشمر ہے۔
- (۲) ای اور آئینہ مصائب ہو اور مصدر صلیہ کو نہ ہو اس حالت میں معرب ہے۔ جیسے

جاء ابھم ہو قائم، رآب ابھم ہو قائم، مررت ابھم ہو قائم،  
حالت بیتھن ہی قائمہ، رآب ابھن ہی قائمہ، مررت ابھن ہی قائمہ  
اس حالت میں یہ معرب ہے۔

- ۳ ای اور آئینہ مصائب نہ ہو اور مصدر صلیہ کو نہ ہو۔ جیسے
- رآب آتا ہو قائم، مررت ہائی ہو قائم، اس حالت میں معرب ہے۔
- (۴) ای اور آئینہ مصائب ہو اور مصدر صلیہ کو نہ ہو۔ جیسے
- رآب آتا قائم، مررت ہائی قائم، اس حالت میں بھی معرب ہے۔

## اسم مثنیٰ کی چوتھی قسم اُسْمَاءُ الْأَفْعَالِ

فصل اُسْمَاءُ الْأَفْعَالِ، ہو کل اسم بفعلی الأمر والماضي نحو روید زید ای امھلہ  
یہ فعل ۷۰ ہاں ہے۔ یوں میں ہے ماضی ہوا، تم ہے ماضی ام، اور ماضی ہوا، یعنی روید زید، یعنی امھلہ (تو اس کو مست دے)  
وہیہات زید ای بغد او علی وزن فاعل بفعلی الأمر من الثلاثی قیاس کنوا بفعلی بول و نوب بفعلی  
اور حیث اب زید یعنی بعد (اور ہوا زید ای طرح وہ سمجھو در فاعل ہوا بھی امر کہ ماضی میں دتا ہے اور مصدر ماضی سے  
قیاس کے مطابق تائے جیسے بول سور مے ماضی میں ہے (یعنی تو تھا) اسی طرح نوب ای نوبک ام عامہ کے ماضی میں ہے  
نوبک و ماضی یہ فاعل مصدر امر کہ کھجور بفعلی المعجور او صفہ للمؤنث نحو یا فساق بفعلی فاسقہ  
یعنی تو چھوڑ دے) اور اس کے ساتھ فعل بھی اتق کیا گیا ہے راجحاً یہ وہ مصدر معرب ہو، جیسے  
فجاء، المعجور کے ماضی میں ہے یا ماضی سمع واقع، جیسے یا فساقی فاسقہ کے ماضی میں ہے (فاسق کرے وہ،  
وہ لگے بفعلی لا کعبہ او علماً بالاعتیاب المؤنثہ کقطام و غلاب و حصار رھدہ الثلاثہ لیست میں اُسْمَاءُ  
اور ہاں لگے لا کعبہ کے ماضی میں ہے یعنی ماضی جو اس پرست اس میں ہوا یا وہ ماضی کا علم ہو جیسے قطام (مات کا ماضی ہے،  
غلاب مؤنث کا نام ہے اور حصار (یہ تارہ کا نام ہے) اور یہ تین ۷۰ افعال میں سے تین ہیں

الأفعال والفاظ یکرر فیہا للمناسبات



صرف متا سبھ کی وجہ سے یہاں ذکر کیے گئے ہیں۔

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ نے اس فعل میں تین باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

**پہلی بات:** اسم فعل کی تعریف

**دوسری بات:** وہ اسم جو فعال کے وزن پر امر کے معنی میں ہو وہ بھی مبنی ہوگا

**تیسری بات:** فعال مصدری، فعال صفتی اور فعال علمی کا ذکر

**پہلی بات:** اسم فعل کی تعریف

اسم فعل ہر وہ اسم ہے جو بقدر وضع کے امر یا صر معروف یا فعل ماضی کے معنی میں ہو۔

**مثال:** رویدہ بعدا بمعنی دھپندہ (آؤ اس کو مصلحت دے) اور ہبہات ربیعہ بمعنی بعدہ (دور دور پر)

ان مثالوں میں زوائد اور ہبہات اسم ہیں لیکن فعل کے معنی میں ہیں۔

**دوسری بات:** وہ اسم جو فعال کے وزن پر امر کے معنی میں ہو وہ بھی مبنی ہوگا

سائے الفار میں سے ایک صیغہ فعال کا ہے جو بمعنی امر ہے اور فعال کا وزن ثنائی مجرأ سے قیس کے مطابق آتا

ہے جیسے نول بمعنی نول و نواک بمعنی انوکھ، صر ب بمعنی صر ب و کتاب بمعنی اکتب وغیرہ ہے۔

**تیسری بات:** فعال مصدری، فعال صفتی اور فعال علمی کا ذکر

**فعال مصدری:** جس طرح فعال بمعنی امر حاضر مبنی ہے اسی طرح فعال مصدر معروف بھی مبنی ہوگا۔ جیسے لجاو

بروزن فعال یہ الفجوز مصدر معروف کے معنی میں ہے (بمعنی باغ فرمائی کرنا)۔

**فعال صفتی:** اسی طرح وہ فعال جو کسی مؤنث کی صفت ہو وہ بھی فعال بمعنی امر کے ساتھ حق ہو کر مبنی ہوگا۔

جیسے بلاق یہ بروزن فعال ہے وراقبہ کے معنی میں ہو کر مؤنث کی صفت ہے (بمعنی نالربان عورت) وراعی

طرح بلاق بروزن فعال ہے اور لاکھ کے معنی میں ہو کر مؤنث کی صفت ہے (معنی کمین عورت)

**فعال علمی:** جو کسی معین مؤنث کا علم ہو وہ بھی فعال کے ساتھ حق ہو کر مبنی ہوگا جیسے قطا (ایک عورت کا نام

ہے) اعلاب (یہ بھی ایک عورت کا نام ہے) احصار (یہ ایک ستارہ کا نام ہے) یہ سب مبنی ہوں گے اور یہ تینوں فعال

مصدری، صفتی اور فعال علمی اسمائے افعال میں سے نہیں ہیں۔

**تذکرہ:** یہ بتانا ہے کہ مختلف جہتوں سے فعال مصدر، فعال صفتی اور فعال علمی کو اسماء افعال کی فصل میں کیوں ذکر کیا

ہے جب کہ یہ سارے اسماء افعال میں سے نہیں؟

**جواب:** ان تینوں کو اسماء افعال کی فصل میں اس لیے ذکر کیا ہے کہ ان تینوں افعال کو فعال بمعنی امر کے ساتھ متا سبت

ہے متا سبت وزن اوعدل میں ہے وزن میں متا سبت تو یہ ہے کہ بظاہر وزن ان کا ایک طرح کا ہے اور عدل متا سبت یہ





یہ فعل محض امر مبالغہ کے لیے امر سے معدوں میں کی گئی یہ تینوں بھی معدوں میں چنانچہ فعل **الصحور** سے معدوں میں ہے اور **الساقي** و **السعد** معدوں میں اور **الضاد** و **الطعم** سے معدوں میں علامہ غالب سے معدوں میں۔

## اسم مبنی کی یا نچویں قسم استعناء الاضوات

فصل: اسماء لأصوات كل اسم خفي به صوت كذا **الصوت الغراب** أو صوت به بهائم كتح لا ماخا للبحر  
 ۱۴۴ صوت م دو نقت ہے جس کے اریہ کسی آواز کی دکایت کی گئی ہو۔ جیسے **غای** گوے کی آواز کے ہے یا  
 وہ الفاظ جس کے اریہ جانوروں کو آواز دینی جاتی ہو۔ جیسے **بغ** دھت کو بھاتے وقت اس لفظ کو بولتے ہیں۔

**وضاحت:** نصف ریتم۔ یہاں سے صہیت کی پانچویں قسم کو بیان فرما رہے ہیں اور وہ ہے استاء اصوات  
اصوات صوت کی جمع ہے بمعنی آواز۔

**اسماء اصوات کی تعریف :** اسماء اصوات وہ ہیں جو کسی جانور کی آواز نقل کرتے ہوئے منہ سے نکلیں۔ جیسے  
 مرغ اونٹ کا ٹھٹھانے کے لیے یہ آواز نکالتی ہے۔

اسماء اصوات کے مبنی ہونے کی وجہ: یہ ہے کہ غیر کے ساتھ ترکیب میں واقع مصل ہوتے اور اگر ترکیب میں واقع ہو جائے تو ترکیب ان پر اثر نہیں کرتی بلکہ بطور حکایت کے ان کو اثر کرتی جاتا ہے۔

### اسمِ بیٹی کی چھٹی قسم اَسْمَاءُ الْمَرْکَبَاتِ

**فصل المرحبات** كل اسو رکب میں کمترین اسیست بیہما بدیۃً بان تضمن الثانی من لمرکب حرفاً  
مربحاً وہ ہے جو کہ اگر کم اوگلوں سے مرکب یا کیا ہو جن اوگلوں کے درمیان کون سبت نہ ہوگی مگر اور کلمہ محض بہ حرف کو  
بجانب ہوا ولما علی الفتح کاأحد عشر إلى تسعة عشر إلا اثني عشر فإنها معروب كالتمثلی  
تو ان اوگلوں کا می لغز ہونا واجب ہے۔ جیسے احد عسب سے بعد عشر تک مگر الہ عشر کیلئے دو عرب ہے جیسے مثلی عرب ہے  
وإن لم يتضمن ذلك فیه ثلاث لفات أفصحها بدء الألف على الفتح و عرب لفتائی غیر مختصرب  
اور گرد اور الفتح عرب و محض رہے تو کسی میں قاعہ تین بار یا دو مرتب ہے کہ پہلا کلمہ ثنی ہو غلط ہے اور دوسرے کلمہ کار ب نہ مختصرب کا۔ وقا

گیمینگ بحرِ جاہلی بعلبگ وراثت بعلبگ و مررت بعلبگ

ہم نے جو نامی پہنکائی، اُت پہنکائی اور دُش پہنکائی

**وضاحت:** مصنف نے معجزات کی پہلی قسم حرکات کو بیان فرما رہے ہیں۔ اس میں دو باتیں ذکر کی گئی ہیں۔

پہلی بات . مرکب و تعریف

دوسری بات۔



دعو کم مالک؟ آی کم دینار مالک؟ و کم ضربت آی کم ضربت ضربت

جاتا ہے جیسے کم دیکھتی کم۔ کم مالک و کم ضربت کی کم حد بصر

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ اب یہاں سے مہیات کی ساتویں قسم کہایت کو بیان فرما رہے ہیں۔ ان فصل میں پانچ باتیں ذکر فرما رہے ہیں۔

**پہلی بات:** اسم کنیہ کی تعریف

**دوسری بات:** کم کی دو اقسام اور کم استفہامیہ اور کم خبریہ کے، بعد کا حکم باعتبار اعراب کے

**تیسری بات:** کم خبریہ اور کم استفہامیہ میں اس میں یہ آئے گا کہ

**چوتھی بات:** تیز و قریہ کی وجہ سے حذف کرنے کا ذکر

**پانچویں بات:** کم استفہامیہ اور کم خبریہ کے اعراب کے اعتبار سے صورتیں

**پہلی بات:** اسم کنیہ کی تعریف

اسم کنیہ دو اسم ہے جو عدد، مسمیہ یا حدیث، مسمیہ پر دلالت کرے، عدد، مسمیہ پر دلالت کرے جیسے کم و کثرت یا حدیث، مسمیہ پر دلالت کرے جیسے کیت و دیت یہ دونوں تکرار کے ساتھ آتے ہیں اور ان کے درمیان ظرف، عطف، نا، خبر وری، و تاکہ ہے۔

**دوسری بات:** کم کی دو اقسام اور کم استفہامیہ اور کم خبریہ کے، بعد کا حکم باعتبار اعراب کے

**کم کی اقسام:** کم کی دو قسمیں ہیں: (۱) کم استفہامیہ (۲) کم خبریہ

**کم استفہامیہ کے، بعد کا حکم:** کم استفہامیہ کا مابعد مفرد منصوب ہوتا ہے بنا بر تیز جیسے کم ر حلا عندک (تیرے پاس کتنے مرد ہیں) اس میں کم مسمیہ ہے اور ر حلا تیز سے حوکہ مفرد منصوب ہے تیز تیز مکرر مبتدا اور عندک مضاف مضاف الیہ تکرر خبریہ۔

**کم خبریہ کے، بعد کا حکم:** کم خبریہ کا مابعد مفرد مجرور ہوگا یا جمع مجرور۔

**مفرد مجرور کی مثال:** کم ماں لقصہ (بہت سال میں نے خرچ کیا) اس میں مال مفرد مجرور ہے اور کم کی تیز ہے جمع مجرور کی مثال: کم ر حلا لقصہ (میں نے بہت سے آدمیوں سے ملاقات کی) اس میں ر حلا جمع مجرور ہے اور کم کی تیز ہے۔

کم خبریہ کا تکرر مجرور ہوا ہوتا ہے یعنی کم خبریہ کے معنی انشاء تکثیر کے ہیں۔

**کم خبریہ کے، مثنوی مفرد کے مجرور ہونے کی وجہ:** یہ ہے کہ جب کم جمع یا تکثیر کے ہے ہوتی ہے تو وہ مثنوی کے مشابہ ہوتی۔ جیسے کثرت سے معنی ماقولہ دیتے ہیں اور قاعدہ کے بعد کثرت مفرد تیز ہمیشہ مجرور ہوتی ہے۔

**تیسری بات:** کم خبریہ اور کم استفہامیہ میں اس میں یہ آئے گا کہ



بھی کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تیز پر میں ہو فیہ اقل ہوتا ہے۔

کم استفہامیہ کی تیز پر میں بیانیہ داخل ہونے کی مثال: کم میں رجن نقیہ (کتنے آدمیوں سے تو نے مذاقات کی)

کم خبریہ کی تیز پر میں کے داخل ہونے کی مثال: کم میں مال بفقہ (بہت مالاں میں نے خرچ کیا)

چوتھی بات تیز کو قرینہ کی وجہ سے حذف کرنے کا ذکر

بھی بھی کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تیز کو قرینہ کی وجہ سے حذف کی جاتی ہے۔

کم استفہامیہ کی تیز قرینہ کی وجہ سے حذف کرنے کی وجہ: کم ملک اصل میں تھا کم دیبڑ

مالک (تیرا مال کتنے دینا رہیں) اس میں دیبڑ کم استفہامیہ کی تیز ہے جس کو حذف کیا گیا ہے اس میں قرینہ یہ ہے

کہ کم معربہ پر داخل نہیں ہوتا ہے لہذا معصوم ہوا کہ اس میں دیبڑ تیز محذوف ہے۔

کم خبریہ کی تیز قرینہ کی وجہ سے حذف کرنے کی مثال: کم صریب اصل میں کم صریب صریب (بہت مارا میں

نے، مارا اس میں صریب تیز کہ حذف کیا گیا ہے، اور حذف پر تیز یہ ہے کہ کم فعل پر داخل نہیں ہوتا لہذا معصوم ہو کہ

یہاں صریب فعل محذوف ہے

واعلم ان کم فی الوحی یقع منصوباً اذ کان بعدہ فعل غیر مشتغل عنہ بضمیر دعو کو رجلاً صریب

در جان کہ سے کم کم دو صورتوں میں منصوب واقع ہوتا ہے جب کہ اس کے بعد ایسا فعل ہو کہ

جو ضمیر میں مشبہوں کو کی وجہ سے اس سے اعراس نہ کرے ہو در جیسے کم رجلاً صریب

و کم غلام ملک منصوباً یہ و نحو کم صریب صریب و کم صریب صریب مضمر و نحو کم

در کم غلام ملک در ایسا لیکہ مقصود ہے، در جیسے کم صریب صریب اور کم صریب صریب در حالیکہ مفعول مطلق ہے اور جیسے کم

یوفا صریب و کم صریب صریب مفعول لاقیہ و محو و ادا کا قبلہ حرف حر او فضا صریب و کم رجلاً

یوفا صریب در کم صریب صریب در محالیکہ صریب یہ ہے در کم مجزور ہوگا جب اس سے پہلے حرف ج یا معاف ہو جیسے کم رجلاً

مورد و عی کم رجلاً حکمت و غلام کم رجلاً صریب و مال کم رجلاً صریب و موقوف عدا کم یکن شید

موجب و عی کم رجلاً حکمت اور غلام کم رجلاً صریب اور مال کم رجلاً صریب و کم مرفوع و کائنات و دلوں میں سے

میں الامر میں مبتدا ادا کم یکن طرفاً نحو کم رجلاً و حول کم و کم رجلاً صریب و خبر این کای طرفاً

کوئی نہ دینی مصحح خبر میں سے وہی نہ ہی مبتدا ہوئے نہ ہی کر ظرف نہ ہی جیسے کم رجلاً و حول کم اور کم رجلاً صریب اور کم

نحو کم یوفا صریب و کم شہر صریب

خبر یہ فتح و کا ظرف ہو جیسے کم یوفا صریب اور کم شہر صریب

پانچویں بات کم استفہامیہ اور کم خبریہ کے اعراب کے اعتبار سے صورتیں

مصنف نے یہاں سے کم استفہامیہ اور کم خبریہ کا ذکر فرمایا ہے ہیں کہ کم استفہامیہ اور کم خبریہ

کب منصوب ہوگا اور کب مرفوع ہوگا۔

کہہ استغناء میں اور کہہ خبریہ کا اعراب: کہہ یہ تینوں اعراب آتے ہیں کبھی یہ منصوب ہوگا اور کبھی مرفوع ہوگا اور کبھی مرفوع ہوگا معنی کہہ کی دونوں صورتوں یعنی استغناء میں اور خبریہ میں سے ہر ایک کا موقع بتلاتے ہیں کہ کہاں منصوب ہوگا کہاں مرفوع ہوگا۔

کہہ مطلق منصوب ہونے کی تین صورتیں ہیں

پہلی صورت: یہ ہے کہ مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوگا جب اس کے بعد فعل یا شے فعل ہو اور فعل اس کی ضمیر پر عمل کرے کی وجہ سے اس اعراب اٹھ کرے۔ مانند ہو یعنی اس فعل میں عمل کی مستعد دیونویہ کہہ ہمیشہ مطلق منصوب ہوگا۔ کہہ خبریہ کی مثال: کہہ (حالا صرب) (بہت سے آدمیوں کو میں نے مارا) اس میں کہہ مختصر حال تمیز مطلق منصوب۔ مقدم صرب فعل با قائل۔

کہہ استغناء میں کی مثال: کہہ علام صرب (تو کہتے، میںوں کا ملک بنا) یہ کہہ خبریہ معنوں پہ ہونے کی مثال ہے اس میں کہہ مختصر مضارع حال تمیز مضارع یہ مختصر مضارع ہے تمیز مضارع اس سے ملکر معنوں پہ مقدم صکت فعل با قائل۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ بھی مفعول مطلق ہونے کی بنا پر کہہ مطلق منصوب ہوگا جب اس میں مفعول مطلق ہونے کی صلاحت ہو جو ہو۔

کہہ استغناء میں کی مثال: کہہ صرب (تو کہتے، میںوں کا ملک بنا) یہ کہہ استغناء میں مفعول مطلق واقع ہونے کی مثال ہے اس میں کہہ مختصر ہے اور صرب تمیز ہے تمیز تمیز سے ملکر مفعول مطلق مقدم اور صرب فعل با قائل۔

کہہ خبریہ کی مثال: کہہ صرب (بہت سے آدمیوں نے مارا ہے) یہ کہہ خبریہ مفعول مطلق واقع ہونے کی مثال ہے اس میں کہہ مختصر ہے اور صرب تمیز ہے تمیز تمیز سے ملکر مفعول مطلق مقدم اور صرب فعل با قائل۔

تیسری صورت: کہہ کہلی معنوں پہ ہونے کی وجہ سے مطلق منصوب ہوگا جب اس میں مفعول یہ ہونے کی صلاحت ہو جو ہو۔

کہہ استغناء میں کی مثال: کہہ صرب (تو کہتے، میںوں کا ملک بنا) یہ کہہ استغناء میں مفعول فید واقع ہونے کی مثال ہے اس میں کہہ مختصر ہے اور صرب تمیز ہے تمیز تمیز سے ملکر مفعول فید مقدم صرب فعل با قائل۔

کہہ خبریہ کی مثال: کہہ صرب (بہت سے آدمیوں نے مارا ہے) یہ کہہ خبریہ مفعول فید واقع ہونے کی مثال ہے اس میں کہہ مختصر مضارع ہے اور صرب تمیز مضارع ہے تمیز مضارع الہ سے ملکر مفعول فید مقدم صرب فعل با قائل۔



**کم محل مجرور ہونے کی صورتیں:** کم فوہ استغہامیہ ہو یا خبریہ یہ بھی محل مجرور ہوتا ہے جب اس سے پہلے حرف جر ہو یا مضاف ہو۔

**کم استغہامیہ مجرور بحرف جر کی مثال:** بگم ز جل مورت (کتنے آدمیوں کے پاؤں سے تو گذر) اس میں باء حرف جر ہے کم میتر اور حل تمیز میتر پئی تمیز سے ملکر محل مجرور جار مجرور ملکر ظرف افہ متعین مقدم مرفوع فعل کے لیے۔  
**کم خبریہ بحرف جر کی مثال:** علی کم رحل حکمت (بہت سے آدمیوں پر میں نے حکم کیا) اس کی ترکیب پہلے واں ترکیب کے مطابق ہے۔

**کم استغہامیہ مجرور باضافت کی مثال:** علام کمہر جلا حضرت (تلفظ آدمیوں کے غلاموں کو تو نے مارا) اس میں علام مضاف کم محذوہ حال تمیز مجتہز پئی تمیز سے ملکر مضاف الیہ مضاف مفعول بہ ہوا حضرت فعل کا۔  
**کم خبریہ مجرور باضافت:** حال کم رحل سلت (بہت سے آدمیوں کا مال میں نے چھین لیا) ترکیب حسب سابق ہے۔

**کم محل مرفوع کی صورتیں:** کم استغہامیہ ہو یا خبریہ دونوں صورتوں میں مرفوع ہوگا جب مصوب در مجرور ہونے کا کوئی سبب نہ پایا جائے۔

**پہلی صورت:** مبتد ہونے بنا پر مرفوع ہو جب کم ظرف ہو تو طرف ہو بدین چاہتا ہے اور ملکہ مبتد نہیں بن سکتا ہے۔

**کم استغہامیہ کی مثال جب مبتد ہونے کی بنا پر مرفوع ہو:** کم رحلا اغویک (کتنے مرد تیرے بھائی ہیں) اس میں کم میتر و جد تمیز مجتہز تمیز ملکر مبتد اغویک خبر ہے۔

**کم خبریہ کی مثال جب مبتد ہونے کی بنا پر مرفوع ہو:** کم رحل صرنتہ (بہت سے مردوں کو میں نے مارا) اس میں کم میتر مضاف رحل تمیز مضاف الیہ میتر مضاف قمر مضاف الیہ سے ملکہ مبتد صرنتہ فعل کا فاعل۔

**دوسری صورت:** کم خبر واقع ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو تمیز ظرف ہو تو کم پئی تمیز سے ملکہ خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا اور ملکہ مبتد ہوگا اس لیے ظرف مبتد نہیں بن سکتا ہے۔

**کم استغہامیہ کی مثال جب خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو در ظرف ہو:** کم یوماسرک (کتنے دن تیرے سفر) اس میں کم استغہامیہ مضاف یوم مضاف الیہ اس کی تمیز مجتہز تمیز سے ملکہ خبر مقدم مسرک مبتد ہو رہے۔

**کم خبریہ کی مثال جب خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو در ظرف ہو:** کم شہر صرمی (میرا دور در دکھنا بہت میسوں میں ہوا) اس میں کم میتر مضاف شہر تمیز مضاف الیہ مضاف قمر مضاف الیہ سے ملکہ خبر مقدم صرمی مبتد ہو رہے۔



(۱) ان کا مصنف الیہ مذکور ہو۔

(۲) محصلان لپہہ محرومان جو، تسمیہ مصیبت ہو۔

(۳) مضامین اسے حروف ہویکین سیت میں معنی اور لفظ دانوں باقی ہوں تینوں صورتوں میں یہ حروف غایات محراب ہوتے ہیں۔

(۴) مضرب لیے مختلف ہوا اور نیت میں فقط نقطہ معنی باقی ہو س وقت یہ مبنی ہوتے ہیں مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں حرف چبہ احتیاج پائی جاتی ہے اور مبنی برضمن اس لیے نقصان کی طرف مائل ہو جائے۔

مضاف الیہ متکلم کے ذہن میں نہ ہو: رب بعد مکن حیض اس فی (بہت سی بعد لی چیزیں بہتر ہیں چہے وہی چیزوں سے) ان میں مضاف الیہ متکلم یا متکلم کے ذہن میں نہیں ہے کی چیز یہ معرب ہے۔

مضاف الیہ مخدوف متوی ہے۔ مذکورہ بات ہے کہ الاخر میں قبل و من بعد یہ فعل میں تھا کہ لاخر میں  
 لعل کل شیء من بعد کل شیء اس میں کل شیء مضاف الیہ یوحذف کیا گیا ہے لیکن نیت من موجود ہے یعنی مضاف  
 الیہ مخدوف متوی ہے یہ صورت مثنوی برصمد ہے

**ظروفِ مہذبہ کو غایات کہنے کی وجہ تسمیہ:** غایات غایہ کی جمع ہے عایت اچھا کو کہتے ہیں ان اسماء کو عایت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مشق کلام سر رہا ہوتوں وقت تو قیام میں ہوتی ہے کہ وہ کلام کو مضبوط لہ پر ختم کرے گا پس جب مضبوط یہ کو حذف کیا جائے تو خلاف توقع مشق کلام ہو ان اسماء پر ختم کرتا ہے اس لیے ان کا اطلاق غایات کہتے ہیں کہ ان پر کلام کی انتہا ہو جاتی ہے۔

**وضاحت:** وہی حیثیت.... لیجئے مصنف نے یہاں سے ظروف کی دوسری قسم کو بیان فرما رہے ہیں۔

ظروف مہنگی کی دوسری قسم میٹ

خبر اب مبنیہ میں ہے اور یہ قسم حثیت سے مبنی ہوئے ہیں۔ حثیت کا لفظ مبنی اس لیے ہے کہ یہ جملہ مصنف ہوتا ہے لیکن حقیقتاً وہ جملہ اس کا مصنف نہیں ہوتا بلکہ اس کا مصنف اپنے حقیقتاً وہ مصدر ہے جس کا وہ اولیٰ مرتبہ منسوب ہوتا ہے جملہ حثیت جملہ نہ مصنف ہوتا ہے نہ مصنف اولیٰ، بلکہ تباہ اول مصدر مصنف اپنے ہوتا ہے۔

اب یہاں، یکھنے میں تو جملہ مضاف یہ نگہ رہتے ہیں، تاکہ مضاف الیہ وہ مصدر سے جو کہ عبارت میں مذکور نہیں، بلکہ مخدوف منوی سے تو ب مضاف ایہ مخدوف ہوئے کی وجہ سے یہ مشابہ ہو گیا اور ف کا یات کے اور ر و ف کا یات ملے ہیں تو حیش بھی نہ کی مشابہت کی وجہ سے ملی ہو گیا۔

مثلاً: خمس حیث رہد خمس (بیچہ جہاں زیر میٹھے) اسے ک مٹار میں حیث کی صاف رہد خمس کی طرف جو رہی ہے رہد خالص نظر ہر مصاف پہ لگ رہا ہے حیث کا لیکن حقیقت میں مصاف پہ وہ مصدر ہے جو جہد کو

محققسے گویا اصل میں تھا اجلس حیث جلوس ریدہ جی مکن حدیثی مکن ریدہ یاس حیث معنی مکن مضاف و ر جنوس ریدہ مضاف الیہ (ریدہ کے بیٹھنے کی جگہ پر)

مثال: ندقدن کافرمان ہے مستند خیمہ من حیث لا یعلمون (عقرب ہم بہت دیں گے ان کو کسی جگہ سے کہ وہ نہیں جانتے ہوں گے) اس مثال میں بخبرو کہنے میں لا یعلمون مضاف الیہ ہے حیث کے لیے لیکن حقیقت میں مضاف الیہ وہ مصدر ہے جو لا یعلمون میں محققسے اصل میں یوں تھا حیث عدم علمہ اس میں عدم علمہ مصدر ہے جو لا یعلمون سے کھنجا جا رہا ہے۔

کبھی کبھی حیث مفرد کی طرف مضاف ہوتا ہے: حیث کی اصافت اثر مملکت طرف ہوتی ہے البتہ کبھی مفرد کی طرف بھی مضاف ہوتا ہے اس صورت میں بعض کے ہاں مئی و رخص کے نزدیک معرب ہوگا۔

حیث مفرد کی طرف مضاف ہونے کی مثال  
شعر

امہ بری حیث سہیل طالع نجم یصی، کٹشہاب ساحل  
ترجمہ: اچھا نہیں تو اس قدر ہے کہ اس جا میں کہ وہ بندہ ہوئے والا ہے دوست وہ ہے جو آگ کے شعری طرح پکھنڈا لایا ہے۔

محل استشہاد: اس مثال میں حیث مضاف و مضاف الیہ سے جو کہ مفرد ہے  
شعر کی ترکیب: ہمزہ استشہاد یا تانیہ شری فعل، صیغہ س فاعل، حیث مضاف، سہیل ذو الحال، طالع حال، دو یں حال سے ملکر مضاف الیہ حیث مضاف کے لیے، مضاف مضاف الیہ سے ملکر مفعول فی ہوا میں فعل کا، نجم موصوف، یصی فعل، ضمیر مستتر فاعل، ک حرف جر، سہیل و حار، ساحل حال، ذوایں حال سے ملکر مجرور، ہواک حرف جر کے لیے، جا، مجرور سے ملکر ظرف لغو متعلق یصی فعل سے، یصی فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ہوئی نجم موصوف کے لیے، موصوف بن صفت سے ملکر مفعول پہ ہوا شری فعل کے لیے، شری فعل اپنے فاعل و مفعول فی اور مفعول پر ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رمہا ذوہی المستقین واد دخت علی اماسی صار مستقبلاً نحو ادا جاء نصر اللہ و فیہا مسمى اشراط  
اور طرف مبنیہ میں سے ادا ہے اور یہ مستقین کے لیے آتا ہے اور جب یہ فعل ماسی پر داخل ہو تو وہ ماسی مستقین کے معنی میں ہوتا ہے  
جیسے ادا جاء نصر اللہ (سب آئے گی اللہ کی طرف میں شرط کے معنی ہوتے ہیں اور چاہے کہ اس کے بعد  
و یجوز ان تقع بعدا لجملة الاسمية نحو اتيك ادا الشمس طالعة والمختار الفعلية  
حمد یہ واقع ہو جائے بک ادا شمس طالعة (میں تیرے پاس آکر کا جب سورج طلوع ہوگا) و رجمہ صحیح ناپسندیدہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



نحو ایک اذ طبع الشمس وقد تكون لئلا حاة في حارة بعد لها الضبط، نحو حرح حاد السبع وقف  
جیسے ایک اذ طبع شمس (آؤنگامیں جمے پاس جب سورس طور آؤنگامیں کی معاصی نے ہے بھی آتا ہے  
پس اس کے بعد مبتدا آتا تھا اور پسندیدہ ہے جیسے حرح حاد السبع وقف (نگامیں پس چاک درندہ کھڑا تھا)

### ظروف مبنی کی تیسری قسم اذ

وضاحت: وصفاً ذوہی لاج معصہ میں یہاں ظروف مہینہ کی تیسری قسم بیان فرما رہے ہیں۔ وہ وہ  
ہے داخلی اس ہے کہ یہ حرف شرط کا متضمن ہوتا ہے۔ و ظروف شرط مبنی ہیں تو یہ بھی مبنی ہوگا۔  
اذ کا عمل: مستقبل کے معنی کے ہے آتا ہے اور جب یہ ماضی کے صیغہ پر داخل ہوتا ہے مستقبل کے معنی میں  
آتا ہے۔ جیسے اذ اجاہ مضرا (جب آئے گی اللہ کی مدد)

اذ میں شرط کے معنی بھی پائے جاتے ہیں: اور اذ احمد فعلیہ اور محمد سمیعہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔

جملہ اسمیہ پر داخل ہونے کی مثال: ایک اذ الشمس طالعہ

جملہ فعلیہ پر داخل ہونے کی مثال: ایک اذ طلعت الشمس

پس اذ کا فعل پر داخل ہونا اولیٰ و درجہ ہے کیونکہ یہ حرف شرط کے معنی کا متضمن ہوتا ہے۔

کبھی کبھی اذ اسما حاة کے لیے بھی آتا ہے۔ معاصیہ کے معنی کسی کام کا ہونا یا چاک کسی سے ملاقات ہونا،  
جب اذ مدحہ حاة کے لیے آئے تو پسندیدہ یہ ہے کہ اس کے بعد مبتدا آؤنگامیں ہو۔

مثال: حرح حاد السبع وقف (میں نکلا چاک درندہ کھڑا تھا)

ومنہ ذوہی لئما صبی و تقع بعدہ المصمت بالاسمیر العلیہ

نحو جنک اذ طبع الشمس و اذ الشمس طالعہ

و ظروف مہینہ میں سے ایک اذ ہے اور وہ ماضی سے ہے آتا ہے اور اس کے بعد دونوں قسموں کے معنی بھی  
آمد اسمیہ اور جملہ فعلیہ واقع ہوتے ہیں جیسے جنک اذ طلعت الشمس و اذ الشمس طالعہ

### ظروف مبنی کی چوتھی قسم اذ

وضاحت: مصنف نے یہ ظروف مہینہ میں سے آؤنگامیں فرما رہے ہیں یہ مبنی اس لیے ہے کہ اس کی وضع وہ  
بنا حروف کی طرح ہے حروف مبنی ہوتے ہیں اس لیے یہ بھی مبنی ہوگا۔

اذ فعل ماضی کے ہے آتا ہے اگر فعل مستقبل پر داخل ہوتا ہے بھی ماضی کے معنی میں آتا ہے اور جملہ فعلیہ پر بھی  
داخل ہوتا ہے اور جملہ اسمیہ پر بھی۔

جملہ فعلیہ کی مثال: جنک اذ طلعت الشمس جملہ اسمیہ کی مثال: جنک اذ الشمس طالعہ



**وضاحت:** ظرافت منہ میں سے ساتویں قسم کی طرف سے اور کیف حالت دریافت کرنے کے لئے آتا ہے جیسے





1992, 1993, 1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 26

لہذا اور بعد میں صرف ان کے لئے ہی یہ دعا کی اور بھی دعائیں آتی ہیں جیسے لہو، بدو، بدو، بدو، بدو، بدو، بدو

مدی و لدن اور جند کے دین فرق یہ ہے کہ **لدی و لدن** کے لیے شئی کا موجود ہونا شرط ہے جب کہ **جند** کے لیے شئی کا موجود اور پاس ہونا شرط و ضروری نہیں ہے۔

ظروف مہدیہ کی گیارہویں قسم فقط

غروبِ سہیل میں سے لفظ بھی ہے، ماس میں مثل نے یہ آتا ہے۔ **مازِ ایلہ** (میں نے اس کو ہرگز نہیں دیکھا)

حروف کی طرحے و در حروف تمام جتنی ہوتے ہیں ابتداً فقط تھیں مثنیٰ ہوگا اور اسی پر **لٹ** کو بھی محمول ہے کیا ہے۔

ومنها غرض إيفس تقبل المصطفى رسولاً لا يصري عنه

**وضاحت:** مکے مکئی ہوئے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا مصنف سید عمر و فساد غلامت جی قبل اور بعد وغیرہ کی طرح

مذہب معنوی ہوتا ہے لہذا امضاف ایہ کی طرف محتاج ہوں۔ وجہ سے عرب کے مشابہ ہے لا صبر بہ عرص کے معنی ہیں لا صبر بہ دھرم (میں اس کو کبھی نہیں مارتا تھا)

واعلم أنه إذا أصيب الظرف إلى الجمدة و إلى يد جار بناؤها على الفصح كقوله تعالى  
 و ما من دابة الا عن عنده خزائنه من ما يخرج منها فانها تمشي على سلك مستقيم  
 هذا يوم يصف الصادقين صدقيهم و كيونئذ و حينئذ و كذلك و مثل و غير مع ما و ان و ان



ہذا یوم یجمع مصادیق صدقہ (آج ہر دم ہے صدقہ کو اس کی سچائی فتح رسائی) درمیں یومیدہ (جس روزی صحت  
کل مثل اور غیر بھی ہا اور ان مصدور یہ اور ان کے ساتھ (یعنی جب ان کی طرف مصدق ہوں تو یہ بھی برحق ہوں گے)

نقول: ضرب مثلاً ضرباً بدو غیر لى ضرباً بدو

یعنی تو بچہ گا (میں نے اس کو مارا مثلاً مارنے کے لئے) اور میں نے اس کو مارا بغیر مارنے کے (یہ ہے)

**وضاحت:** مصنف اللہ یہاں سے یہ بیان فرما رہے ہیں کہ بعض ظروف میں نہیں ہوتے ہیں بلکہ معرب  
ہوتے ہیں لیکن جب ان کو حمد کی طرف مضاف کریں یا ان کی طرف مضاف کریں اور ان کے حمد کی طرف مضاف ہوں تو  
یہ ظروف بھی جتنی برحق ہوں گے ہذا یوم یجمع المصادیق صدقہ اس میں یہ کائناتی برحق ہوتا ہے اس میں یوم  
ظرف کی اصافہ یجمع المصادیق حمد کی طرف ہوا ہے۔

اسی طرح یوم صدقہ اور حید میں یوم ورحمہ کی طرف مضاف ہیں اور ان کے حمد کی طرف مضاف ہے  
رحمہ کو حمد ورف کر کے اس کے عوض میں اور پرتوں سے آئے ہیں صل میں تھ یوم وکما کما ورحمہ وکما کما اس  
میں یوم ورحمہ حمد کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے جتنی ہیں

لفظ مثل اور غیر کو مٹی رفعت پڑھنا چاہئے غرض کہ جتنی برحق پڑھنا اس وقت چاہئے جب مضاف  
ہوں لفظ مائی صرف ان مصدور یہ کی طرف ان مشقت کی طرف جسے صبر مثلاً ماضی ضرباً بدو اس مثال میں لفظ  
مثل کی اصافہ مائی طرف ہو رہی ہے لہذا اس کو مٹی برحق پڑھنا چاہئے اس طرح غیر ان ضرباً بدو اس مثال  
میں غیر کی اصافہ ان مصدور یہ کی طرف ہے لہذا غیر کو مٹی برحق پڑھنا چاہئے۔

**ظروف مہیہ میں سے ایک اُمس بھی ہے ال جواز کے نزدیک**

وینھا اُمس بالکشر عند اهل الحجاز

وہ ظروف مہیہ میں سے ایک اُمس ہے مین کے سر کے ساتھ ال جواز کے نزدیک

**وضاحت:** لفظ اُمس ال جواز کے نزدیک مٹی رُس رہے اور معروف ہے (سچی گذشتہ کل) اور جس سے ہاں  
اُمس معرب معروف ہے لیکن جب یہ مضاف ہو یا اس پر الف لام داخل ہو یا نکرہ کی جائے تو بالحق معرب ہوگا جیسے  
مضى مسا (گذر گیا ہمارا کل) ی طرف مضی لا اُمس لمبارک (گذر گیا کل گذشتہ مارک) اسی طرح کل غید  
عبارت مسا (ہر سو کل ہو جاتا ہے کل گذشتہ) اس میں چکی مثال اُمس کے مضاف ہونے کی ہے اور دوسری مثال اس  
پر الف لام داخل ہونے کی ہے اور تیسری مثال نکرہ ہونے کی ہے لہذا ان تینوں مثالوں میں بالحق اُمس معرب ہوگا۔

## تمارين

- سوال نمبر ۱: سہ جہتی کی تعریف اور مثال تحریر کریں؟ جہتی اصل کے مشابہ ہونے سے کیا مراد ہے اور اس کی صورتیں کتنی ہیں مع امثلہ لکھیں؟
- سوال نمبر ۲: اسم مہیات کتنے اور کون کون سے ہیں مع امثلہ لکھیں؟
- سوال نمبر ۳: ضمیر کی تعریف اور اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟ نیز لفظ مفصل و معنوی اور حکمی کی تعریف و اس کی مثالیں لکھئے؟
- سوال نمبر ۴: ضمیر شان اور قصہ کی تعریف مع امثلہ تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۵: ضمیر منفصل اور متصل کیا ہے؟ ہر ایک کی مثال بھی لکھیں؟ ضمیر منفصل کا استعمال کب جائز نہیں ہے مثال سے واضح کریں؟ ضمیر منفصل کب استعمال ہوتا ہے مع مثال تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۶: اسم شاعرہ کی تعریف اور مثال ذکر کرنے کے بعد اسم شاعرہ مونت اور اسم شاعرہ مذکر مثالوں سے وضاحت کریں؟ نیز اسم اشارات کون کون سے ہیں اور ان کا استعمال کب ہوتا ہے مع امثلہ وضاحت سے تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۷: اسم موصول کی تعریف اور مثال لکھیں؟
- سوال نمبر ۸: وہ اسم موصول جو مذکر مفرد اور مذکر مفرد کے ساتھ خاص ہیں تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۹: وہ اسم موصول لکھیں جو تشبیہ کے ساتھ خاص ہیں اور مثالیں بھی تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۰: وہ اسم موصول لکھیں جو جمع مذکر و جمع مؤنث کے ساتھ خاص ہیں اور مثالیں بھی تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۱: ای دریدہ کب مبنی ہوتے ہیں اور کب معرب ہوتے ہیں تمام صورتیں مع امثلہ لکھیں؟



سوال نمبر ۱۲: ام موصول کے عائد سے کیا مراد ہے مثال سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۳: من اور ما کیسے استعمل ہوتے ہیں جمع مسئلہ تحریر کریں؟

سوال نمبر ۱۴: ام موصول کے عائد کو حذف کرنا کب جائز ہے؟

سوال نمبر ۱۵: کیا ف، م، مقل، مذی اسم موصول استعمل ہوتا ہے؟ اس کی شرط اور مثالیں بھی تحریر کریں؟

سوال نمبر ۱۶: کیا، و، یعنی، مذی اسم موصول استعمل ہوتا ہے مثالوں سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۷: ہاں، الباء، ہا، ہی، وحیدی، وبری، دو، ضرب، رد، طویب

اس بیت کا تیسرا ترجمہ کریں اور یہ بھی بتائیں کہ یہ شعر کس کی مثال ہے؟

سوال نمبر ۱۸: اسم فعل کی تعریف اور اس کے حکام لکھیں اور بتائیں کہ قطع، تذبذب اور حصر اسماء فاعل میں

سے ہیں یا نہیں؟ نیز اسماء افعال کے اوزان جمع مسئلہ تحریر کریں؟

سوال نمبر ۱۹: ام صوت کیا ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۰: اسم مرکب کی تعریف اور مثال لکھیں؟ نیز اسم مرکب جتنی برکتیں ہوتا ہے، در کس صورت میں اسم

مرکب کا پیدائش معنی، رفعتہ، ہوتا اور دوسرا اسم غیر متصرف ہوتا ہے مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۱: اسم کنایہ کی تعریف اور مثال لکھیں؟ نیز اسم کنایہ کتنے ہیں جمع مسئلہ لکھنے کے بعد کہ کنایہ

قسم ہیں جمع مسئلہ تحریر کریں؟

سوال نمبر ۲۲: کم کی تمیز کو کب حذف کر دیا جاتا ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۳: کم کی تمیز کب مرفوع، منصوب، و مجرور ہوتی ہے مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۴: کم استفہامیہ و مرکب جبرینیہ تمیز نے اعراب تحریر کریں؟ نیز کم کے اعراب لکھیں؟

سوال نمبر ۲۵: ظروف مہیدہ کتنے اور کون کون سے ہیں مع مسئلہ لکھیں؟

سوال نمبر ۲۶: غایت کسے کہتے ہیں؟ اور غایت والے حروف کون کون سے ہیں؟ ورنہ سے ضافت مستقطع

کب ہوتی ہے مثال سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۲۷: حیث کے معنی ہونے کی وجہ اور شرط جمع مثال تحریر کریں؟ نیز کی حیث مفرد کی طرف مضاد ہوتا

ہے مثال بھی لکھیں؟

سوال نمبر ۲۸: نہ، نہ شرط کا فائدہ دیتا ہے اور مثال سے واضح کریں؟ نیز ارا، اجات کے لیے کب استعمل

ہوتا ہے مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۹: کیا ذمہ جات کے لیے استعمل ہوتا ہے؟ اور یہ کب منہ جات کے لیے استعمال ہوتا ہے مثال کے ساتھ

## وضاحت کریں؟

- سوال نمبر ۳۰: بین اورائی کس معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۳۱: کیف، یان، مد، مذ کس معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۳۲: مذ درمذہب معنی جمع المذکر کے لیے استعمال ہوئے کی مثال ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۳۳: مدی، ورلدن کا معنی کیا ہے؟ ورلدن میں کتنی لغات ہیں؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۳۴: مدی، ورلدن اور عند میں فرق کیا ہے؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۳۵: قط اور عرض کس لیے استعمال ہوتے ہیں؟
- سوال نمبر ۳۶: تلو، اب، ہی، رف، کب ہوتے ہیں؟ مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۳۷: مثل اور غیر کا، اور آن اور اٹھ کے ساتھ ستہار ہونے کا کیا حکم ہے؟

## الحاشیہ

الحاشیہ فی مسائل احکام الاسماء و لوائحہ غیر الاعتزاب والیہ و فیہ فصول

ترجمہ و وضاحت: خانہ کتب کے تمام، عام اور اس کے مضامین کے بارے میں مشتمل سے علاوہ عربی کے اور اس میں چند محکمے ہیں۔

فصل: العلم ن الاسماء علی قسمین معروف و نکر فالعرف الاسماء و مع لشيء معنی وہی ستہ اقسام المصنوعات اور جہاں کہ علم کی قسمیں ہیں معروف و نکر معروف وہ علم ہے جو وضع کیا گیا ہو کئی معنی کے لیے اور اس کی چھ قسم ہیں وہ مصدرات، والاعلام و الفہمات اعنی اسماء الاشارات و الموصولات و العرف باللام و المضاف الی حدیث و علم، سوم سمیات (یعنی اسماء اشارت و موصولات، چہارم معروف باللام، پنجم ان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہونا اضافہ معنویہ و المعروف بالتداء و العلم و وضع لشيء معنی لا یساو غیرہ بوضع و حد و اشتات معنوی کے ساتھ ششم معروف بالتداء و علم وہ اسم ہے جو وضع یا گیا ہو کئی معنی کے لیے حرایک وضع کے ساتھ غیر کمال نہ ہو اور أغرف المعارف المصنوع لفتکیم محو آنا و محو ثم لصحاطب محو أنت ثم لغالب نحو هو ثم العلم ثم سب سے اعرف المعارف ضمیر منظم ہے جیسے لا، محو پھر ضمیر مخاطب ہے جیسے اب پھر ضمیر غائب ہے جیسے ہو پھر علم ہے پھر الجہمات ثم المعروف باللام ثم المعروف بالتداء و المضاف و هو فی قرة المضاف الیہ و التکرر و وضع سمیات ہیں پھر المعروف باللام ہے پھر معروف، لہذا ہے، مضاف در اصل مضاف ایک کی قود میں ہوتا ہے مگر ۱۰۵ عربی جہاں

لشيء غیر معنی کر چن و فرس

غیر معنی کے لیے وضع یا کیا ہو جیسے محو، لا، س

وضاحت: مصنف نے اس قسم کی بحث سے فائدہ نہ ہونے کے بعد اب یہاں سے ایک خاتمہ ذکر فرما رہے



ہیں۔ اس خاتے میں معرب اور تہی کے علاوہ اسم کے باقی سارے احکام اور مطلقات ہوں گے اور خاتے میں دس معینیں آکرکی ہیں۔ چنانچہ فصل اول میں اسم کی دو قسمیں معرفہ و نکرہ کو بیان فرما رہے ہیں۔

## اسم کی دو قسمیں معرفہ اور نکرہ

**معرفہ کی تعریف:** معرفہ وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو چاہے ذات سے ہے یا صبح کیا گیا ہو جیسے رجب، المحرم، وغیرہ اور چاہے جنس سے ہے وضع کیا گیا ہو۔ جسے **اتسامة** (اسم کی صفت کا علم ہے)

**معرفہ کی اقسام:** معرفہ کی چھ قسمیں ہیں: (۱) مضمرات (۲) اطلاق (۳) مسمیات (یعنی اسما اشارات و اسما موصورات) (۴) **المعروف باللام**

(۵) وہ اسم جو تین چاروں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو ضاقت معنی کے ساتھ (۶) **المعروف بالبناء** علم کی تعریف: علم وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو اس حال میں کہ ایک ہی صبح کے ساتھ غیر کو شامل نہ ہو۔

**أسماء المعارف:** معرفہ میں سب سے کامل و اتم تعریف کے اعتبار سے صحیر متکلم ہے خواہ وحدتی ہو یا جمع کی جیسے **اسم** جس کے بعد درجہ ضمیمہ مخاطب **انت** کا ہے۔ پھر اس کے بعد ضمیر مخاطب **هو** **اعرف** **معارف** ہوتی ہے اس کے بعد علم پھر مسمیات کا درجہ ہے اس کے بعد **المعروف باللام** کا ہے پھر **المعروف بالبناء** ہے۔

در مضاف تعریف کے مذکورہ مرتب کے اعتبار سے اور قوت کے اعتبار سے اپنے مضاف الیہ کی قوت کے مساوی ہوتا ہے کیونکہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے تعریف کا فیض حاصل کرتا ہے لہذا ہی کے مرتب میں ہوگا **نکرہ کی تعریف:** نکرہ وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے **رجل**، **فارس**

## أَسْمَاءُ الْعَدَدِ

**فصل: أسماء العدد ما وقع ليدل على كمية احاد لآسيا وأصول العدد اثنا عشرة كلمة واحدة إلى** **عشرة** **ومائة وألف** **واستعماله من واحد واثني عشر** **عني القياس أعني بلمذكر بدل المذكر والمؤنث** **درمانہ (۱۰۰) ۱۱۰ کا متعین واحد سے اس تک قیاس کے مطابق ہے یعنی ذکر کے لیے بھی تاء کے استعمال کے لیے** **بالتاء بقول في رجل واحد وفي رجلين اثنان وفي امرأة واحدة وفي امرأتين ثنتان ومن ثلثة إلى** **تاء کے ساتھ جو جیسے دو بے گاید مرد میں واحد در دو مردوں میں اثنان اور ایک عورت میں واحدة در دو عورتوں میں اثنان اور مائتہ**







عشرہ علی خلاف الفہم اُعییٰ نصدکر بالثناء تقول ثلاثة رجال إلى عشرة رجال وللمؤنث  
— عدد مؤنث قیس آنے کا یہی ذکر کر کے لیتا ہے ساتھ جیسے تم ہو گئے بالثناء حال سے عشرہ و حساب تک اڑاؤنٹ کے لیے

بدؤ بها تقول ثلاث بسوة إلى عشر بسوة

بغير ثاء کے ساتھ جیسے تو ہے گا ثلاث بسوة سے عشر بسوة تک

**وضاحت:** مستفہم کے لیے اس فصل میں اعداد کا قاعدہ ذکر فرما رہے ہیں اس میں اسم عدد کی تعریف اور  
اصول عدد اور اس کا قاعدہ ذکر کریں گے۔

**اسم عدد کی تعریف:** اسم عدد وہ اسم ہے جو وضع کیا گیا ہے تاکہ چیزوں کے افراد یا مقدار کو بیان کرے۔  
**اصول عدد ہارہ ہیں:** یعنی اصل عدد کل ہارہ کلمے ہیں اور وہ ہیں واحد سے عشرہ تک دس ہوں  
اور حوالہ (سو) و لہ (ہزار) کی کل ہارہ ہوں۔ ہائی جتنے اعداد ہیں ان ہی سے بنائے جاتے ہیں، چاہے وہ اسطرح  
عطف ہوں یا بواسطہ حرف عطف نہ ہوں۔

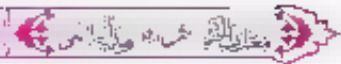
### اسماء عدد کا قاعدہ

**ایک اور دو کا قاعدہ:** ایک اور دو میں عدد ہمیشہ قیس کے موافق ہوتا ہے یعنی ذکر میں بغیر ثاء اور مؤنث  
میں ثاء کے ساتھ جیسے واحد کر کے لیے واحد اور عشرہ کر کے لیے اثنان اور  
واحد مؤنث کے لیے واحد اور عشرہ مؤنث کے لیے اثنتان آتا ہے۔

**فائدہ:** عام طور پر ایک اور دو کا عدد استعمال نہیں ہوتا بلکہ محدود ہی مفرد و رشتہ کی شکل میں عدد کو بیان کرتی ہے جیسے  
رجل (ایک مرد) ورجلان (دو مرد) بت پر عدد میں تائید کے لیے استعمال ہو سکتی ہے جیسے  
مذکر میں: عذی رجل واحد، عذی ورجلان اثنان اور  
مؤنث میں: عذی امراة واحد، عذی امراة اثنان

**تین سے دس تک کا قاعدہ:** تین سے دس تک عدد ہمیشہ مخالف قیاس آتا ہے یعنی اگر تین مذکر ہو تو عدد  
مؤنث آتا ہے اور تین مؤنث ہو تو عدد مذکر آتا ہے۔

جب تین مذکر ہو، مثالیں:	ثلاثہ رجال،	ربعمہ رجال،	خمسمہ رجال،	سفرہ رجال،
مبعمہ رجال،	لعمایہ رجال،	بسمہ رجال،	عشرہ رجال،	سفرہ رجال،
جب تین مؤنث ہو، مثالیں:	ثلاثہ امراة،	ربعمہ امراة،	خمسمہ امراة،	سنت مرفا،
مبعمہ امراة،	لعمایہ امراة،	بسمہ امراة،	عشرہ امراة،	



## گیارہ سے انیس تک کا قاعدہ

وبعد لعشرة تقول أحد عشر رجلاً وثلاثة عشر رجلاً إلى تسعة عشر رجلاً  
در عشره ك بعدتہ ہو (مذکر کے لیے) أحد عشر رجلاً اور اثن عشر رجلاً وثلاثة عشر رجلاً سے لیکر تسعة عشر رجلاً تک  
واحدى عشرة امرأة واثن عشرة امرأة وثلاث عشرة امرأة إلى تسع عشرة امرأة  
۱۱ سوئٹ کے لیے احدى عشرة امرأة ۱۲ اثنا عشرة امرأة ۱۳ ثلاث عشرة امرأة سے لیکر تسع عشرة امرأة تک

**گیارہ اور بارہ کا قاعدہ:** گیارہ اور بارہ میں عدد کے دونوں برتیمبر کے موافق ہوں گے۔

جب تمیز مذکر ہو، مثالیں: **اخذ عشر رجلاً اور اثنا عشر رجلاً**

جب تمیز مؤنث ہو، مثالیں: **اخذت عشرة امرأة اور اثنت عشرة امرأة**

**تیرہ سے انیس تک کا قاعدہ:** تیرہ سے نیکر میں تک تمیز نہ کر ہونے کی صورت میں عدد کے پہلے جز کو

مؤنث اور دوسرے جز کو مذکر یا چائے گا اور تمیز اگر مؤنث ہو تو عدد کا پہلا جز مذکر اور دوسرا جز مؤنث یا چائے گا۔

جب تمیز مذکر ہو، مثالیں: **ثلاثة عشر رجلاً أربعة عشر رجلاً خمسة عشر رجلاً**

**سبعة عشر رجلاً ثمانية عشر رجلاً تسعة عشر رجلاً**

جب تمیز مؤنث ہو، مثالیں: **ثلاث عشرة امرأة أربع عشرة امرأة خمس عشرة امرأة**

**سبع عشرة امرأة ثمان عشرة امرأة تسع عشرة امرأة**

وبعد ذلك تقول عشرون رجلاً وعشرون امرأة بلفظي بين المذكر والمؤنث إلى تسعين رجلاً وامرأة

در (عش) کے بعد تو بے کا عشرون رجلاً اور عشرون امرأة بلفظی میں فرق کے بغیر تسعين رجلاً اور تسعين امرأة

واحد وعشرون رجلاً وحدى وعشرون امرأة واثن وعشرون رجلاً واثن وعشرون امرأة

تک و احد وعشرون رجلاً (اکیس مرد) اور احدى وعشرون امرأة (اکیس عورتیں) اور

اثن وعشرون رجلاً (بیس مرد) و اثنت وعشرون امرأة (بیس عورتیں)

وثلاث وعشرون رجلاً وثلاثة وعشرون امرأة إلى تسعة وتسعين رجلاً وتسع وتسعين امرأة

اور ثلاث وعشرون رجلاً (تیس مرد) اور ثلاثة وعشرون امرأة (تیس عورتیں) سے لیکر

تسعة وتسعين رجلاً (نانوے مرد) اور تسع وتسعين امرأة (نانوے عورتیں) تک

**بیس سے نوے تک مقود (دہائیوں) کا قاعدہ:** بیس سے نیکر نوے تک مقود ہمیشہ مذکر ہوتے ہیں

تمیز چاہے نہ کرنا چاہے مؤنث جیسے عشرون رجلاً و عشرين امرأة ثلاثون رجلاً و ثلاثون امرأة



دو بتوں در جلا اربعوں مرآت  
 خمسوں در جلا خمسوں مرآت  
 ستوں در جلا ستوں مرآت  
 سبعوں در جلا سبعوں مرآت  
 ثمانوں در جلا ثمانوں مرآت  
 تسعوں در جلا تسعوں مرآت

تیس سے تانوں تک ہر دہائی کے پہلے اور دوسرے عدد کا قاعدہ: یہ ہے کہ عدد کا ہر اول تیس کے موافق اور دوسرا ہر ہمیشہ ذکر ہوگا۔

جب تیس ذکر ہو، مثلاً تیس: و احد و عشر و در جلا  
 جب تیس سو تھ ہو، مثلاً تیس: احد و عشر و مرآت  
 تیس کے بعد ہر دہائی میں تین سے لیکر نو تک کا قاعدہ: یہ ہے کہ عدد کا پہلا ہر تیس کے خلاف ہوگا یعنی اگر تیس ذکر ہے تو عدد کا پہلا سو تھ اور تیس اگر سو تھ ہے تو عدد کا پہلا ہر تیس ذکر آنے کا جب کہ عدد کا دوسرا ہمیشہ تیس تانوں تک ذکر ہی رہے گا۔

جب تیس ذکر ہو، مثلاً تیس: ثلاث و عشر و در جلا  
 جب تیس سو تھ ہو، مثلاً تیس: ثلاث و عشر و مرآت

ثم تقول مائة رجل ومائة امرأة ومائة رجل ومائة امرأة وألف رجل وألف امرأة  
 پھر تو بتے گا مائة رجل و مائة امرأة اور ألف رجل و ألف امرأة اور مائة رجل و مائة امرأة اور ألف رجل و ألف امرأة

بلا فرق بین تعدد الذکر والمؤنث فی دار اعلی الألف و لمائة یستعمل علی قیاسی ماعرفت  
 سو تھ اور ذکر کے مابین فرق ہے تیس ہر جب ألف و مائة پر مذکر یا مؤنث کی توائی مریقہ پر شمال یا جنوب کی پانچ پانچ ہیں

سو، دو سو اور ہزار کا قاعدہ: سو اور دو سو اور ہزار میں ذکر اور مؤنث کا عدد یکساں ہوگا۔  
 جب تیس ذکر ہو، مثلاً تیس: مائة رجل (سو مرد)  
 مائة رجل (دو سو مرد)  
 مائة رجل (دو سو مرد)

جب تیس سو تھ ہو، مثلاً تیس: مائة رجل (سو مرد)  
 مائة رجل (دو سو مرد)  
 مائة رجل (دو سو مرد)

و بعدہ الألف علی المائة و الاحاد و الاحاد علی العشر اب تقول عیدي ألف ومائة و و احد و عشر و در جلا  
 اور آئے، عدد کی ترتیب اس طرح ہوگی: ألف کو عدم کی جائے گا مائة پر اور الاحاد کو عدم کی جائے گا عشر اور احد پر

جیسے: عیدي ألف ومائة و و احد و عشر و در جلا  
 عیدي ألف ومائة و و احد و عشر و در جلا



والعاب ومائتا والعشرون وحلا وأربعة لآل وتسع مائة وخمسة وأربعون افرأقو عديك لقياس  
و الكاف ومائتا والعشرون وحلا (میرے پاس ایک ہزار ایک سو اسیس مرد اور میرے پاس دو سو ایکس مرد)  
اربعة لآل وتسع مائة وخمسة وأربعون امرأة (در چار ہزار سو پینتالیس عورتیں ہیں)

### کئی اعداد جمع ہوں تو بڑے عدد کو پہلے ذکر کیا جاتا ہے

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ یہاں سے فرما رہے ہیں کہ عدد جب مائتا و اربع سے آگے بڑھ جائے تو اس کا  
کر کرنے کا ایک طریقہ تو ای ہے جو تپ پہلے پچیس چکے میں یعنی جو کچھ طریقہ عدد کے ذکر کرنے کا ایک سے لیکر  
تناوب تک ہے اسی طریقہ سے یہاں بھی ذکر کیا جائے صرف حالت الف کا اضافہ ہوگا۔

بہت سارے اعداد جمع ہونے کی صورت: جب بہت سارے اعداد جمع ہو جائیں تو اس کے استعمال کا  
طریقہ یہ ہوگا کہ سب سے بڑے عدد کو پہلے ذکر کیا جائے گا اس کے بعد اس سے چھوٹا عدد اس کے بعد سے چھوٹا عدد ذکر  
کیا جائے گا الف پر مثلاً مائتا و اربع اور مائتا کا واحد پر و اربعہ کو عشر اب پر مقدم کیا جائے گا۔

چند مختلف مثالیں: عیدی الف و مائتا و واحد عشرون وحلا (میرے پاس ایک ہزار ایک سو اسیس مرد ہیں)

عیدی الف و مائتا و اربع عشرون وحلا (میرے پاس دو سو ایکس مرد ہیں)

عیدی ربعة لآل وتسع مائة وخمسة وأربعون صرہ (میرے پاس چار ہزار سو پینتالیس عورتیں ہیں)

### تمیز کے لیے قاعدہ

واعلم ان لو حد و الإنیس لا مميزات لهما لأن لفظ المميز يعني عن ذكر العدد فيهما تقول عدي رجل  
ورجلان لو کہ ہے شک و حد در تن اہوں کے لیے دن میں نہیں سے اس سے کہ میرا لفظ ان میں عدد کے  
ذکر سے ہے یہ کرتا ہے جیسے کہ عیدی رجل ورجلان (میرے پاس ایک مرد ہے اور دو مرد ہیں)

ورجلان و ان سائر الاعداد فلا تبت لهما من مميز فقول مميز الثلاثة إلى العشرة مخصوص و  
والاب نے علاوہ باقی جتنے اعداد بھی ہیں ان کے لیے کی گئی ہے ۱۰ سے کی حد تک اس سے کہ میں نہیں سے لیکر میں تک تمیز اپنے ۱۰ مجرور اور  
مجموع بقول ثلاثة رجل وثلاث بسوة إلا إذا كان المميز لفظ المائة فحسب يكون محصوراً مفرداً  
نہج کا مفید ہوگا جیسے ثلاثة رجال وثلاث بسوة کہن جب تمیز دے اور فقط جہاد تو تو اس وقت وہ مفرد اور مجرور ہوگا

تقول ثلاث مائة وتسع مائتا الف م ثلاث مائتا أو مئتين

جیسے تو کہیں کا ثلاث مائتا اور تسع مائتا اور قیاس کا قاضا ہے ثلاث مائتا یا تسع مائتا

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ یہاں سے تمیز کے سلسلے میں اب قاعدہ مرفورہ رہے ہیں۔



ایک اور دو کے عدد کی تمیز کے سلسلے میں قاعدہ: ایک اور دو معدودہ مذکر ہو یا مؤنث عدد (تمیز) سے مستغنی کر دیتا ہے اس سے کہ ایک اور دو میں معدودہ کے مطلق ہی سے عدد کا معنی حاصل ہو یا ثابتاً ہے لہذا اب الگ عدد کے کی ضرورت نہیں ہے۔

جب معدودہ مذکر ہو، مثالیں: جندی رجلی جندی رجلای

جب معدودہ مؤنث ہو، مثالیں: جندی امرأۃ جندی امرأتی

وَمَسَامِرُ لَا عَدَدَ مَحْذُوفٌ اِس عبارت سے فرما رہا ہے کہ ایک اور دو کے عدد کے علاوہ باقی تمام اعداد کے لیے تمیز کو ہونا ضروری ہے۔

تین سے دس تک کی تمیز کا قاعدہ: تین سے دس تک عدد کی تمیز کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کی تمیز جمع مجرور ہوگی۔

جب تمیز مذکر ہو، مثالیں: ثلاثہ رجلان، دعوہ رجلان

جب تمیز مؤنث ہو، مثالیں: ثلاث امرأۃ، دعوہ امرأۃ

لفظ مائتہ جب تمیز واقع ہو تو اس کا قاعدہ: لفظ مائتہ جب تمیز واقع ہو تو مفرج مجرور ہوگی۔

مثالیں: ثلاث مائتہ اور یسع مائتہ تین کا تقاضا یہ ہے کہ ثلاث مائتہ یا ثلاث مائتہ میں آئے

وَمِمْبِرٍ أَخَذَ عَشْرَ رَجُلٍ تِسْعَ وَتِسْعِينَ مِمْبِرًا فَقَوْلُ أَخَذَ عَشْرَ رَجُلًا وَاحِدِي عَشْرَةَ امْرَأَةً اور گیارہ سے تینائے تک کی تمیز مشوب مجرور ہوگی نیز کہ تینائے تک عدد عشر رجلان (گیارہ مر) صدی عشرہ امرأۃ (گیارہ عورتیں)

وتسعة وتسعون رجلاً وتسعون امرأةً وضمير مائة وألف وتبنيهما وجمع الألف محفوض منفرد اور تسعة وتسعون رجلاً تسعون مردان تسعون امرأةً (تسعون عورتیں) اور مائة وألف مائتہ اور مائتہ کی تیس اور

دس عورتوں کے مشابہ (یعنی مائتہ اور الف) کی تمیز ہے الف کی جمع (یعنی الاف یا الفوف) کی تیس مجرور اور مقرر ہوتی ہے

تَقُولُ مِائَةً وَرَجُلًا وَمِائَةً امْرَأَةً وَلَفَّ رَجُلًا وَأَنفَ امْرَأَةً وَبَنَاتُ رَجُلٍ وَبَنَاتُ امْرَأَةٍ وَلَفَّ رَجُلًا وَبَنَاتُ

جیسے تو کہے گا مائتہ چار مائتہ مرد اسے رَجُلٍ اَنْفَ امْرَأَةٍ وبنات رجل وبنات امرأة ولف رجل ولف

مرأة وثلاثة الاف رجل وثلاث الاف امرأة وقس على هذا

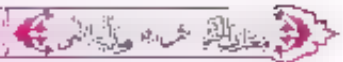
مرأة وثلثة الاف رجل وثلث الاف امرأة کی بدلتی ہوئی کی نہیں (ان تمام میں میں تمیز مجرور ہے)

وضاحت: گیارہ سے تینائے تک عدد کی تمیز مشوب منفرد ہوگی جیسے تو کہے گا:

مذکر کے لیے: أخذ عشر رجلاً تسعة وتسعون رجلاً

مؤنث کے لیے: أخذی عشرة امرأة تسع وتسعون امرأة

ال میں رجلاً اور امرأة منفرد بھی ہے اور مشوب بھی ہے۔



ہائے اور الف اور ان دونوں کی حثیہ اور الف کی جمع کی تیز کا قاعدہ: جانہ و الف اور ن کے حثیہ جانہ ب  
اور الف اور الف کی جمع لاف، لوف، ان سب کی تیز مفرد و مجرور ہوں۔

مثالیں: مذکر کے یہ تو کہے، جانہ رحلی، جانہ رحلی، تفر رحلی، تفر رحلی، ثلاثہ الف رحلی  
مؤنث کے یہ تو کہے: جانہ امراة، جانہ امراة، الف مزاج، الف مزاج، ثلاثہ الف امراة  
ان تمام شاعریوں میں تیز مفرد و مجرور ہے۔ باقی کوان پر قیاس کریں۔

### نقشہ اسماء عدد

برائے مؤنث		برائے مذکر	
إحدى عشرة امرأة	امراة	احد عشر رجلاً	رجل
اثنتا عشرة امرأة	امراتان	اثنا عشر رجلاً	رجلان
ثلاث عشرة امرأة	ثلاث نسوة	ثلاثة عشر رجلاً	ثلاث رجال
أربع عشرة امرأة	أربع نسوة	أربعة عشر رجلاً	أربعة رجال
خمس عشرة امرأة	خمس نسوة	خمسة عشر رجلاً	خمسة رجال
ست عشرة امرأة	ست نسوة	ستة عشر رجلاً	ستة رجال
سبع عشرة امرأة	سبع نسوة	سبعة عشر رجلاً	سبعة رجال
ثمان عشرة امرأة	ثماني نسوة	ثمانية عشر رجلاً	ثمان رجال
تسع عشرة امرأة	تسع نسوة	تسعة عشر رجلاً	تسعة رجال
عشر و امرأة	عشر نسوة	عشرون رجلاً	عشرون رجال

برائے مؤنث		برائے مذکر	
احدى وعشرون امرأة		احد وعشرون رجلاً	
اثناي وعشرون امرأة		اثناي وعشرون رجلاً	
ثلاث وعشرون امرأة		ثلاث وعشرون رجلاً	
أربع وعشرون امرأة		أربع وعشرون رجلاً	
خمس وعشرون امرأة		خمس وعشرون رجلاً	
ست وعشرون امرأة		ست وعشرون رجلاً	





سبع و عشرون امرأة	سبع و عشرون رجلاً
ثمانی و عشرون امرأة	ثمانی و عشرون رجلاً
تسع و عشرون امرأة	تسع و عشرون رجلاً
ثلاثون امرأة	ثلاثون رجلاً
أربعون امرأة	أربعون رجلاً
خمسون امرأة	خمسون رجلاً
ستون امرأة	ستون رجلاً
سبعون امرأة	سبعون رجلاً
ثمانون امرأة	ثمانون رجلاً
تسعون امرأة	تسعون رجلاً
مئة و تسعون امرأة	مئة و تسعون رجلاً
مائة امرأة	مائة رجل
مائة امرأة و امرأتان	مائة رجل و رجلان
مائة و ثلاث نسوة	مائة و ثلاثة رجال
مائة و أربع نسوة	مائة و أربعة رجال
مائة و تسع و سبعون امرأة	مائة و تسع و سبعون رجلاً
مائة امرأة	مائة رجل
ثلاث مائة امرأة	ثلاث مائة رجل
ألف امرأة	ألف رجل
ألفا امرأة	ألفا رجل
ثلاث آلاف امرأة	ثلاثة آلاف رجل

بڑے اعداد کو یوں ذکر کریں گے: الف و مائت و احد و عشرون رجلاً (ایک ہزار ایک سو یکس مرد)

الف و مائت و اثنان و عشرون رجلاً (دو ہزار دو سو یکس مرد)



## اسم مذکر و مؤنث

**فصل: لاسم مذکر و مؤنث علامۃ التانیث لفظاً أو نقیذاً و التذکر بخلافه**  
 تیسری فصل اسم یا تو مذکر ہوگا یا مؤنث وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث لفظاً موجود ہو یا نقیذاً اور تذکر وہ اسم ہے جس کے خلاف ہو  
 و علامات التانیث ثلاثة: اثناء كطبعة و الألف المقصورة كحبلی و الألف المدودة كحزمة  
 و علامت تانیث میں ہیں اثناء جیسے طلحة و الف مقصورہ جیسے حبلی (حاملہ عورت) و الف مدودہ جیسے حمراء (سورنگ دان)  
 و المقصورة هو لاء فقط كأرض و دار بدل الف المدودة و التانیث عینی قسمین حقیقی و هو یاریہ  
 و علامت تانیث مقدّمه صرف تاء ہوتی ہے جیسے نس اور در میں اس کی دلیل یہ ہے کہ ان کی تغییر ریسۃ  
 و دویرہ آتی ہے مگر مؤنث وہ قسم ہے جس پر یہ علامت تانیث ہے و وہ وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں  
 مذکر میں حیوان کما مرأة و ناقۃ و لفظین و هو بخلافه كطبعة و عی رقد عرفت احکام الفعل  
 حیوان مذکر ہو جیسے امرؤ و ناقۃ اور مہث مثلی و مؤنث جس کے خلاف ہو جیسے طبعہ عی رقیق فعل کے نظام کو

إذا اضیڈ إلى المؤنث فلا تعیدھا

جب اس کی نسبت مؤنث کی طرف کی جائے آپ جاں چکے ہیں کہ یہاں و پارہیں دوسریں سے

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ نے فاتحہ کی اس تیسری فصل میں تین باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

**پہلی بات:** اسم کی دو اقسام مذکر اور مؤنث کی تعریفات

**دوسری بات:** مؤنث کی علامات

**تیسری بات:** مؤنث کی دو قسمیں حقیقی و لفظی فادہ

**پہلی بات:** اسم کی دو اقسام مذکر و مؤنث کی تعریفات

اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) مذکر (۲) مؤنث

**مذکر کی تعریف:** مذکر وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث موجود نہ ہو۔

**مؤنث کی تعریف:** مؤنث وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث لفظاً یا نقیذاً موجود ہو۔

**دوسری بات:** مؤنث کی علامات

علامت تانیث تین ہیں۔

(۱) تاء تانیث خواہ ظاہر ہو جیسے طلحة یا مقدرہ ہو جیسے نس

**تاء تانیث ظاہرہ:** جو اسم کے آخر میں آتی ہے و وقف کی حالت میں دہن جاتی ہے جیسے طلحة

**تاء تانیث مقدرہ:** جو اسم میں طبری نہ ہو بلکہ اس کی تغییر نکالنے سے ظاہر ہوتی ہے

جیسے أرض کی تغییر ریسۃ اور دار کی تغییر دویرہ آتی ہے



کیونکہ تصغیر میں میخ کے حروف اصلی سب واپس آجاتے ہیں۔

(۲) الف مقصورہ جیسے حلی

(۳) الف مدودہ جیسے حفر

مؤنث کی دو قسمیں حقیقی اور لفظی کا ذکر

تیسری بات

مؤنث کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث لفظی

مؤنث حقیقی کی تعریف:

مؤنث حقیقی وہ ہے جس کے مقابل کوئی حیثیت نہ ہو جیسے امر فاعل اور فاعل

مؤنث لفظی کی تعریف:

مؤنث لفظی وہ ہے جس کے مقابلے میں حیثیت نہ رہے ہو۔ جیسے ضمہ و رعیس کہ ان کے مقابلے میں حیثیت نہ رہتی ہے۔

اہل کی سناد مؤنث کی صرف کر کے احکام مرتب ہوئے ہیں،

وقد عرفہ۔ الخ

لہذا انہیں وہ بارہ ذکر نہیں کیا جا رہا ہے۔

## اسم کی ایک قسم المثنیٰ

فصل المثنیٰ اسم الیحق ہاجرہ الف أو یاء مفتوح ما قبلہا و دون مکسورۃ لیدل علی نہ دعہ خبر مثنیہ دخو  
أصل: مثنیٰ یعنی دو۔ اسم ہے جس کے آخر میں الف یا یاء، قلم مفتوح اور نون مکسورہ لاحق یا کیا ہوتا کہ یہ اس بات پر راست  
کرے کہ اس کے مثال میں ایک اور (۱) آوازیں جیسے رحہ و ورحلیں یہ نون صحیح میں ہے ہر حال امر مقصورہ میں تو اس کا الف  
رحلاں ورحلیں ہدایہ الصصحیح أما لمقصودہن کانت ألفہ منقبضہ عن واو وکان ثلاثا راء لی أصبہ  
وہ سے پہلے ہے۔ مثال: تاج و بدیش اپنے اصل کی تائید دینا یا گیت جیسے عموں عصا میں اور مدہ الف یا سے بدش عبت یا  
کھڑو اب فی عصا و ان کائنات عن یاء او و هو اکثر من الثلاثی أو نیست منقبضہ عن شیء نفسیاء  
واکسے بدل ہوا ہے مگر حال یہ ہے کہ یہ ثلاثی سے تراک (یعنی رواگ ہے) یا کسی چیز سے بدلا ہوا نہیں ہے تو الف یا سے بدل دیا ہے۔ گا۔

کو حباب فی رخی و ملہما فی صہی و خبار فی حباری و خلیا فی حلی و اما الممدودہ ہن کائنات  
جیسے رحاں میں رخی، ملہماں میں صہی، خباراں میں حباری اور حباباں میں حلی اور ہمدودہ میں انراں کا تکرار  
حصر ثہ أصبہ تثبت کفر ءاب فی قرء و ان کائنات ثلاثیث تصب و او کھڑو اب فی حمراء  
اصل ہوتا، مثنیٰ نہ گائیے صر ءاب میں صر ءاب و کائنات کے لیے تھا تو وہ الف یا سے بدش یا عبت گائیے خفرا و خفرا  
و ان کائنات بدلائم اصل و او یاء حار لہ لو خہان تکسوان و کسواء و یجب حذف یاء عند  
اور اگر اصل سے ہی یاء سے بدش ہو تھا تو بثنیہ میں یہ دونوں چیزیں جیسے کسواں اور کسواء ان کے نون کو حذف  
الاصافۃ تقول جاءی غلاما زید و مسلما مصر و کذا تک حذف نون التثنیۃ فی الخصرۃ و الالیۃ

مقدمہ



کے ساتھ نے وقت واجب سے تو کہے گا جو کسی علامہ ربیبہ میرے پاس رہے وہ تمام آئے اور جیسی مسئلہ معارف (میرے پاس شہ کے، دمسک آئے) کی طرح تا تا ایک حد تک کی جائے گی نصیب اور لایہ نہ تشریح میں خاص کر کے جیسے تو

خاصۃً نقول خصیہ والیابی لآلہما مات لارماہ فکاتہما سی و احد

کہتے تھے (دخصیہ) ابابا (دوسریں) کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے سے بے لزم و مزموم ہیں۔ اس گویا دونوں مثنیٰ و متحد ہیں۔

**وضاحت:** مصنف رحمۃ اللہ علیہ چوتھی فصل مثنیٰ سے متعلق ذکر فرما رہے ہیں۔

اس فصل میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے چھ باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

مثنیٰ کی تعریف اور اقسام

پہلی بات

اسم مقصورہ کو مثنیٰ بنانے کی چند صورتیں

دوسری بات

الف مقصورہ کو مثنیٰ بنانے کی چند صورتیں

تیسری بات

مثنیٰ سے اضافہ کے وقت نون اعرابی گرنے کا ذکر

چوتھی بات

انحصیہ اور لایہ کو مثنیٰ بناتے وقت تا کو حذف کرے گا نہ

پانچویں بات

مثنیٰ کی اصوات مثنیٰ کی حرف کرے گا قاعدہ

چھٹی بات

مثنیٰ کی تعریف اور اقسام

پہلی بات

**مثنیٰ کی تعریف:** مشیدہ اسم ہے جس کے آخر میں غائب ہوں مکسورہ (حالت رفعی) میں اور یا یا قبل سکن اور ہوں

مکسورہ (حالت نصبی و جری) میں لاحق کیا گیا ہو تاکہ عقوق اس بات پر دست کرے کہ اس مفرد کی مثل اس کے ساتھ

یکساں دور (مسرد) بھی ہے، جیسے ر حلال (دوسرا) حالت رفعی میں اور ر حبیب حالت نصبی و جری میں۔

**مثنیٰ کی تین اقسام:** (۱) مثنیٰ صحیح (۲) مثنیٰ اسم مقصورہ (۳) مثنیٰ اسم مقصورہ

**مثنیٰ صحیح:** وہ ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے ر حلال۔

**مثنیٰ اسم مقصورہ:** وہ ہے کہ جس کے آخر میں م مقصورہ ہو جیسے حبیب

**مثنیٰ اسم مقصورہ:** وہ ہے کہ جس کے آخر میں م مقصورہ ہو۔ جیسے حمراء

**مثنیٰ صحیح:** اس صورت میں حالت رفعی میں اسم کے آخر میں غائب ہوں مکسورہ کا جیسے ر حلال اور حالت نصبی

و جری میں یا قبل مفتوح اور نون مکسورہ لاحق ہوگا جیسے ر حبیب صحیح کے آخر میں حالت اریزیدہ کی وجہ یہ ہے

کہ یہ اسم اس بات پر دست کرے کہ اس میں اس کے مثل یک اور مفرد بھی ہے۔

اسم مقصورہ کو مثنیٰ بنانے کی چند صورتیں

دوسری بات



سم مقصورہ کو مثنیٰ بنانے کی دو صورتیں ہیں۔

**پہلی صورت:** جب الف مقصورہ سے تبدیل ہو کر آیا ہو اور وہ ثلاثی ہو تو اس کو مثنیٰ بناتے وقت وہ اولیٰ آئے گا۔ جیسے علف سے عصفوان یہ ثلاثی بھی ہے اور اس کا الف واو سے تبدیل ہو کر آیا ہے، لہذا اس کو مثنیٰ بناتے وقت واو اولیٰ آئے گا۔

**دوسری صورت:** اور اگر الف مقصورہ یا ہ سے تبدیل ہو کر آیا ہو یا واو سے تبدیل ہو کر آیا ہو، مگر وہ ثلاثی نہ ہو یا ان میں سے کسی سے تبدیل نہ ہو تو اس کو مثنیٰ بناتے وقت الف کو یا ہ سے تبدیل کیا جائے گا جیسے رسی سے رحسان، ملہی سے ملہیان، حنازی سے حنازین، حبیبی سے حبیبیان

**تیسری بات** الف مقصورہ کو مثنیٰ بنانے کی چند صورتیں

(۱) الف مقصورہ کا ہمراہ اصلی ہو تو اس کو ثنیہ بناتے وقت اصلی حالت پر برقرار رکھیں گے جیسے قر سے قرآن  
(۲) اگر الف مقصورہ کا ہمراہ تانیثی ہو تو ثنیہ بناتے وقت اسے واو سے تبدیل کیا جائے گا جیسے حصر، علی ثنیہ حصر ازاں آئے گی۔

(۳) اور اگر وہ ہمراہ اصل واو یا یا ہ سے تبدیل ہو کر آیا ہو تو اس میں دو قسمیں ہوں گی۔  
(۱) ہمراہ اصلی حالت میں برقرار رکھیں۔

(۲) سے واو سے تبدیل کر دیں۔ جیسے کس، کی ثنیہ کسوں اور کسوں دونوں جائز ہیں۔

**چوتھی بات** مثنیٰ سے اضافت کے وقت نون اعرابی گرنے کا ذکر

حالت کے وقت نون ثنیہ کو حذف کرنا واجب ہے، کیونکہ نون ثنیہ کی طرح نون ثنیہ بھی موجب انقصاص ہے اور اضافت موجب اتصاف ہے، لہذا ان دونوں میں منافات کی وجہ سے نون اعرابی کو اضافت کے وقت حذف کر دیا جاتا ہے جیسے علامہ ربیع زید کے وہ قدم مغلغل اصل میں مغلغل تھا اور جیسے ملما مصر (شہر کے مسلمان) منسلغا اصل میں منسلغان تھا اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔

**پانچویں بات** الحصبہ اور الالبہ کو مثنیٰ بناتے وقت تاء کو حذف کرنے کا ذکر

اس طرح مثنیٰ کے نون کو ثنیہ بناتے وقت حذف کیا جاتا ہے اسی طرح الحصبہ اور الالبہ کی تاء کو ثنیہ بناتے وقت حذف کر دیا جاتا ہے جیسے الحصبہ ثنیہ حصبوں اور الالبہ ثنیہ البوں پر مشتمل ہے

**پانچویں بات** الحصبہ اور الالبہ کو مثنیٰ بناتے وقت تاء کو حذف کرنے کا ذکر

اس کی تاء کو حذف کرنا خلاف قیاس ہے اس لیے کہ قیاس یہ تھا کہ تاء حذف نہ کی جاتی جیسے شعورہ کی ثنیہ



مجموع کئی ہے و ان دونوں میں حذف ثاء کا سبب یہ ہے کہ **حصول** اگرچہ دو چیزیں ہیں لیکن انہوں نے ایک ہی سے ہر ایک دوسرے کو، م سے اور ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے ہیں اسی طرح **البناء** (دونوں سریر) میں سے ہر ایک دوسرے کو، م ہے اور ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے ہیں، پس دونوں **خصیۃ** اور دونوں **الینہ شدت** اتصال وجہ سے ٹکی واحد ہیں لہذا اس شدت اتصال کی وجہ سے اس کا مشیہ بمنزہ کمرہ مفردہ کے کر یا گیا، پس اگر ثاء تائید کو ثابت رہا جائے گا تو اس کا مفرد بھی کے درمیان میں واقع ہونا لازم آئے گا اور یہ ناجائز ہے کیونکہ علامت تائید کمرہ مسرہ کے وسط میں نہیں آتی۔

واعلم ذوہذا صافہ المشی الی المشی یعنی عن الأول للعطف الحشیع کقولہ تعالیٰ **فقد صفت قلوبکم** و اور جان و نہ تحقیق ثابت یہ ہے کہ جب کسی مشی کی مشیہ کی طرف اضافت کی جائے تو اول مشیہ کو لفظ کے ساتھ جمع ہی رہا جائے گا جیسے اللہ تعالیٰ کا م سے **فقد صفت قلوبکم** اور **فانصروا** اہل بیتہما

**فانظر** اہل بیتہما وذلک لکراۃ اجتماع التثنیین فیما یکد لانصال بیہما لفظاً و معنی اور یہ اس لیے کہ مشیہ کا جملہ ناپید سمجھا جاتا ہے اس لیے میں جہاں دونوں میں اتصال نہ کہ ہو، جو ولفہا، جو وسمنا۔

### چھٹی بات مشی کی اضافت مشی کی طرف کرنے کا قاعدہ

**وضاحت:** جب ایک مشی کی صفت دوسرے مشی کی طرف کی جائے تو پہلے والے مشی کو لفظ جمع کے ساتھ ذکر کریں گے جیسے اللہ تعالیٰ کا م سے کہ **فقد صفت قلوبکم** (پس تحقیق تم دونوں کے دلوں نے ہمارے ہونے کے لیے صل میں قلب تھا اس کو جمع کا معنی بنا کر **قلوبکم** کر یا گیا۔ اسی طرح **فانصروا** اہل بیتہما (تم نے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے) میں عطا **اہل بیتہما** اصل میں **یہ ہما** تھا یہی کو جمع کا معنی کے ساتھ ذکر کر کر کیا گیا

**وجہ:** یہ ہے کہ دو تثنیۃ اجزاء ایسے مقام پر ناپید سمجھا جاتا ہے جب دونوں میں اتصال ہو کہ پیا جائے لفظ یا حتی چنانچہ اضافت میں مضاف مضاف الیہ نے جز ہوئے کی وجہ سے اتصال نہ کہ ہوئے کی وجہ سے ان دونوں کا مشیہ ہونا ناپید پیرہ ہے۔

### اسم کی ایک قسم جمع

**فصل: المصنوع** اسم بدل علی واحد مقصودہ بحرورف مفردہ بتغیر ولفظی کمر خول فی رجل

یہ کچھ ہیں فعل مجموع کی جگہ میں ہے مجموع دو اسم ہے جو ایسا ہوا (اورا) پر یا تھا کہ جو افراد مفردہ سے تصور ہوں مجموعی تھے کہ

وتمدیری کھنک علی وری اسد لون مفردہ أيضاً فلک لکنہ علی وری قلبی فقوم و دھط و

ساحر یا کسی تغیر ہا جیسے **حس** جس میں یا تغیر ہو جیسے **شک** اس کے دس ہا اس لیے کہ اس کا مفرد **شک** ہے لیکن اس مفرد



سحروہ دل علی احادیثکہ یس بحکم اذلا مفر دله نم الجمع علی قسمیں متصح وهو لا یتغیر بساء واجدہ

فصل کے درجہ ہے وہی فقہہ درمط ورس کے، یہ نہ چودہ افراد پر ولایت کرتے ہیں لیکن وہ جمع کے صفیہ میں  
سے کہ ال کاوی مفر نہیں ہے نہ جمع دو مفر ہے نہ جمع دو جمع ہے جس کے وہ کاویں تھے۔ سو

و مکتسر وهو مافقہر بساء واجدہ

و دوسری قسمیں مکتسر ہے وہ وہ جمع ہے کہ جس میں اس سے وہ کاویں یہاں گیا۔

وضاحت:

مکتسر وہ ہے جس میں چھ بتیں ذکر فرما رہے ہیں۔

پہلی بات:

جمع کی تعریف اور جمع کی دو قسمیں جمع سالم اور جمع مکتسر کا ذکر

دوسری بات:

جمع سالم کی دو قسموں کا ذکر اور جمع مذکر سالم صحیح بنانے کا طریقہ

تیسری بات:

جمع مکتسر اور اسم مکتسورہ سے جمع سالم بنانے کا طریقہ

چوتھی بات:

اسم ات اور اسم صفت سے جمع سالم بنانے کا قاعدہ اور اس کی شرائط

پانچویں بات:

جمع کی دوسری قسم جمع مکتسر سالم درس کی شرائط

چھٹی بات:

جمع مکتسر اور جمع قذت و شرت کے ذرائع

پہلی بات

جمع کی تعریف اور جمع کی دو قسمیں جمع سالم اور جمع مکتسر کا ذکر

جمع کی تعریف: وہ اسم ہے جو یہی مفرد پر دو بات کرے جو حرف مفرد سے مکتسور ہوتے ہیں مگر تھوڑی تہری

نے ساتھ خا و مطلق ہو یا تقدیری۔ تغیر نقطی جیسے رجل واحد کی جمع رجال یا تغیر تقدیری جیسے

فکک اس کے وزن پر جمع ہے اس کا مفرد مجردون فکل ہے۔

جمع کی اقسام:

جمع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع صحیح یعنی جمع سالم (۲) جمع مکتسر

جمع صحیح کی تعریف:

جمع صحیح وہ جمع ہے جس کی جمع بنات ہوئے اس کے واحد کا وزن تبدیل نہ ہو

ہو۔ جیسے مسلمون اس کا مفرد مسلم ہے۔

جمع مکتسر کی تعریف:

وہ جمع ہے جس کی جمع بناتے ہوئے اس کے واحد کا وزن نہایت نہ رہے۔ جیسے

رجل سے رجال

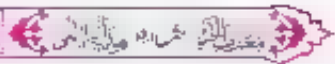
بحر و ہ مغرہ۔

اس فصل سے قیوم درمط نکل گئے اس سے کہ یہ قیوم اور موط و اس کے

جیسے دوسرے اسماء اگرچہ جمع والے معنی پر ولایت کرتے ہیں مگر وہ جمع نہیں ہیں کیونکہ ان کا مفرد نہیں ہے۔

والمصنوع علی قسمیں مذكر وهو ما لحق باخره و هو معنوم ما قبلہ و یوں معنوم خذ کمسلمون اور

جمع صحیح قسم پر ہے اول ذکر ہے اور جمع مذکر ہے جس کے حرم اول اول نکل میں مسلمہ و اس مفتاح بنیو یا ہو جیسے مسلمون اور



یہاں منکسور ما قبلہا ونون کدالک لیدل علی ان معہ اکثر مہ نحو منضمین وھذا فی الصحیح

یہ ما قبل مسور ونون مستور لایا گیا ہوتا کہ یہ لائق کہ اس بات پر درت کرے کہ اس کے ساتھی اور اس سے راہگاہ ہیں  
جیسے منضمین اور یہ لائق (جمع بنانے کے لیے) لگائی ہیں۔

**دوسری بات جمع صحیح کی دو قسموں کا ذکر اور جمع مذکر سالم صحیح بنانے کا طریقہ**  
جمع صحیح کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم  
جمع صحیح کو جمع سالم بھی کہتے ہیں

**جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ:** یہ ہے کہ اس کے آخر میں دو مائل مضموم و نون مفتوحہ لگایا جائے جیسے  
مسلمون یا اس کے آخر میں یہ مائل مسور اور نون مفتوحہ لگایا جائے جیسے مسلمین تاکہ اس بات پر ولایت کرے کہ  
اس کے ساتھ اوراقہ بھی ہیں جو ایک سے رہ جائیں۔

لما المنقوص فتح حذف یاؤہ مثل فاصون و دعوان و المنقصور بحذف الیم و یقی ما قبلہا مفتوحا لیدل  
ہر حال اسم منقوص تو اس میں یاؤہ کو حذف کر دی جاتا ہے جیسے فاصون و دعوان اور اسم مقصور و یقی اس کا الف حذف کر دیا جاتا ہے  
اور باقی رکھا جائے گا اس سے مائل مفتوح تاکہ ولایت کرے الف محذوفہ پر۔

علی آلف مخدوفۃ مثل مصطفون ویختص باوی العلم و أم فو لہم مسون و أروضون وثیون و قلوب و فشاڈ  
جیسے مصطفون اور یختص باوی العلم و أم فو لہم مسون و أروضون اور قلوب و فشاڈ اس سے یہ ثابت ہے۔

**تیسری بات اسم منقوص اور اسم مقصورہ سے جمع سالم بنانے کا طریقہ**  
اسم منقوص کی جمع بنانے کا طریقہ: اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاؤہ مائل مسور ہو جیسے لاصی  
اس کی جمع بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اولوں اور یاؤہ نون کے آخر میں سے کے ساتھ اس کے آخری یاؤہ کو حذف کر دیا  
جائے جیسے لاصی سے لاصوں اس میں لاصوں اصل میں لاصیوں تھا یاؤہ پر ضمہ ثقیل تھا اس لیے مائل کو وے دیا مائل  
کی حرکت واد کر کے کے بعد اب قاعدہ پایا گیا کہ یاؤہ مروا ویک کلمہ میں جمع ہیں اس لیے خفیف کے لیے یاؤہ کو حذف  
کر دیا یاؤہ تو فاصوں ہوا۔

دوسرے دعوان ہے یہ بھی دعوانوں تھا اس کی یاؤہ مذکورہ قاعدہ کے تحت حذف کر دیا تو دعوان ہوا۔  
اسم مقصورہ کی جمع بنانے کا طریقہ: اسم مقصورہ وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے مصطفیٰ اس  
کی جمع بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے الف کو حذف کر دیں اور آخر میں دو نون کا اضافہ کیا جائے گا جیسے مصطفیٰ سے  
مصطفون ہو گیا۔

ویختص باوی العلم: اس عبارت سے مصنف فرما رہے ہیں کہ مذکورہ جمع صحیح بنانے کا طریقہ جو ان کے



کیا کیا۔ جی دادا قبل مضبوط اور نون مفتوحہ کے ساتھ یہ وزن **الو اعلم** جس کی بعضوں کے ساتھ خاص ہے۔

## ایک اعتراض اور اس کا جواب

نہض: مذکورہ قاعدہ پر ایک اعتراض ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مذکورہ قالوں **مسنوں** و **رصول** اور **ثبوت** و **رقول** میں ذوات یا اس سے کہ یہ جمع ہیں و رد و ثبوت کے ساتھ لائی گئی ہیں و غیر ذلک بعض ہیں؟  
جواب: یہ ہے۔ **مسنوں** سد کی جمع معنی سال اور **رصول** رص کی جمع معنی زمین و **ثبوت** ثبوت کی جمع معنی جماعت اور **رقول** قلہ کی جمع معنی چھری (کلی نظر) یہ سب الفاظ تہذیب و ذکر اور نون ذوی الحلق ہیں حالانکہ ان کی جمع و اولوں کے ساتھ آتی ہے یہ چند الفاظ قاعدہ کے خلاف ضرور ہیں لیکن یہ شاذ ہیں اور نادر الوقوع ہیں۔ بہر حال قاعدہ وہی ہے جو ہرگز کر کیا گیا ہے۔

و یجب أن لا یکون الفعل مرفوعاً فعلاً کأحمر وحمر، ولا فعلاً مؤنثاً فعلاً کسکری و سگری  
اور واجب ہے کہ وہ (اسم جس کی جمع لائے گا) یہ گیا ہے اس فعل کے وزن پر نہ ہو جس کی مؤنث **فعلاً** کے وزن پر آتی ہے جیسے  
حمر کی مؤنث **حمر** آتی ہے ورنہ اس فعل کے وزن پر جو جس کی مؤنث فعلی تی ہو جیسے **سگری** کی مؤنث **سگری** آتی ہے  
ولا فعلاً بمعنی مفعول کخروج بمعنی مجروح ولا فعلاً بمعنی فاعل کصوب بمعنی ضابط  
اور وہ اسم اس فعل کے وزن پر نہ ہو مفعول کے وزن پر نہ ہو جیسے **خروج** کخروج بمعنی مجروح کے وزن پر نہ ہو ورنہ اس فعل کے وزن پر جو جس کی مؤنث فعلی تی ہو جیسے **سگری** کی مؤنث **سگری** آتی ہے  
و یجب حذف نون بالاضافۃ نحو مسبو مصر

فاعل ہو جیسے **صوب** بمعنی میں ہے اور جمع نہ لے کے یون کا صحت نہ ہے۔ حذف نہ ہوا جس سے جیسے **مسبو** مصر

## چوتھی بات اسم ذات اور اسم صفت سے جمع سالم بنانے کا قاعدہ اور اس کی شرائط

وضاحت: قاعدے کی وضاحت سے پہلے تمہید کے طور پر اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ وہ اسم جس کی جمع سالم بنائیں گے یا تو اسم ذات ہوگا جیسے دید یا اسم صفت ہوگا یعنی وہ اسم جو ذات سے علاوہ کسی صفت پر دلالت کرے جیسے **ضارب** قائم وغیرہ

## اگر اسم ذات ہو تو اس کی جمع سالم بنانے کے لیے تین شرطیں ہیں

پہلی شرط: وہ اسم مذکر ہو، یعنی اس میں تاء تأیید نہ ملے اور نہ مقتدر ہو، جس طرح **طلحہ** اور عین کی جمع سالم ہو و نون کے ساتھ نہیں آئے گی۔

دوسری شرط: وہ اسم و است علم ہو، علم نہ ہو تو اس کی جمع سالم و اولوں کے ساتھ نہیں آئے گی۔ جیسے **رحل** اس کی جمع نون کے ساتھ نہیں آئے گی۔

تیسری شرط: وہ اسم ذات ذوی الحلق کا علم ہو، رذوی العقول کا علم نہ ہو تو اس کی جمع و اولوں کے ساتھ نہیں



تے کی جیسے **مجر** یہ ٹھوڑے کا نام ہے اور گھوڑ دوئی اعتقوال نہیں ہے، لہذا اس کی جمع سالم وادونوں کے ساتھ نہیں آئے گی۔ دوسری قسم جو اس وجہ سے غلطی کی گئی ہیں کہ جمع سامعہ تمام جمعوں میں اشرف ہے اور وہ اسم جو نہ کہ ہو و مسائل کا اسم ہو وہ تمام اسموں میں اشرف ہے لہذا اشرف کے لیے شرف کو خاص کیا جیسے ویدلک جمع سالم وادونوں کی ہے اگر اسم صفت ہو تو اس کی جمع سالم بنانے کی پانچ شرطیں

اسم صفت سے مراد اسم فاعل اور اسم مفعول وغیرہ ہیں۔  
وہ مذکر مطلق ہو۔

**پہلی شرط:**

**دوسری شرط:** وہ صفت مذکر ہو جس علامہ مذکر ہے لہذا اس کی جمع نون کے ساتھ نہیں آئے گی۔

**تیسری شرط:** وہ صفت کا صیغہ ایسے **افعل** کے وزن پر نہ ہو جس کی مؤنث **فعلاء** کے وزن پر آتی ہے جیسے **احمر** اس کی مؤنث **حمر** آتی ہے۔ لہذا اس کی جمع وادونوں کے ساتھ نہیں آئے گی۔

**چوتھی شرط:** وہ صفت کا صیغہ ایسے **فعلان** کے وزن پر نہ ہو جس کی مؤنث **فعلی** آتی ہے جیسے **سکران** اس کی مؤنث **منسکری** آتی ہے۔ لہذا اس کی جمع وادونوں کے ساتھ نہیں آئے گی۔

**پانچویں شرط:** وہ صفت کا صیغہ ایسے **فعلیل** کے وزن پر نہ ہو جو مفعول کے معنی میں ہو جیسے **حریج** یہ **مجر** و **ج** کے معنی میں ہے۔ ایسے **فعلیل** کے وزن پر جو **فاعیل** کے معنی میں آتا ہو جیسے **صوبیہ** **صاہر** کے معنی میں ہے۔ لہذا ان کی جمع وادونوں کے ساتھ نہیں آئے گی۔

**سادھ:** جمع مذکر سالم کے نون کو اضافت کے وقت حذف کرنا واجب ہے، ایسے **مسلمون** و **مصر** اصل میں **مسلمون** تھا اس کی اضافت جب **مصر** کی طرف کی گئی تو نون حذف ہو گیا۔

و مَوْنٌ وَهُوَ قَوْلُ الْحَيِّ بِخَبْرِهِ أَلْفٌ وَتاء نحو مسلمون وشرعہ ان کاں صفة و له مذکر ان یکم۔ مذکرہ (نہ گئی دوسری قسم جمع مؤنث سالم) جمع مؤنث و جمع ہے جس سے حرفیں الف اور تاء یا کہ ہو جیسے **مسلمات** اس کی شرط یہ **لہ** جمع بانواو و لیدیو نحو مسلمون و ان ہم یکن لہ مذکر بشرطہ ان لا یکن مؤنث ہے۔ جمع کا صیغہ ہو اس سے لیے مذکر ہو اس پر مذکر کی جمع وادونوں کے ساتھ لائی گئی ہو جیسے **مسلمون** اور اس کے لیے مذکر معجز ذاعن الفاء کا الحاق و الخامل و ان کا استعمال غیر صفة جمع بالالف و لقاء بالاشراط کہہ دایہ نہ ہو تو شرط یہ ہے کہ دو اسم یا ثلاث کا صیغہ نہ ہو جاتا سے خالی ہو جیسے **الحیض** و **الحامل** اور اگر ایہ اسم ہو جو صفت کا صیغہ نہ ہو تو اس کی جمع الف تاء کے ساتھ لائی جائے گی بغیر کسی شرط کے جیسے **ہدات**

**پانچویں بات:** جمع کی دوسری قسم جمع مؤنث سالم اور اس کی شرائط

**جمع مؤنث سالم کی تعریف:** وہ ہے جس کے آخر میں الف اور تاء لائی جائے جیسے **مسلمات**



## جمع مونث سالم بنانے کی شرط

**پہلی شرط:** الف تاء کے ساتھ جمع لانے کی شرط یہ ہے کہ اگر صیغہ مفت کا ہو اور اس کے لیے مذکر بھی ہو تو شرط یہ ہے کہ اس کے مذکر کی جمع واہنوں کے ساتھ آتی ہو جیسے **مصبغة** اس کا مذکر **مصبغ** ہے اور اس کی جمع **مصبغون**۔ واہنوں کے ساتھ آتی ہے۔

**دوسری شرط:** اگر اس اسم کا مذکر نہیں آتا ہو تو اس کی جمع الف تاء کے ساتھ لانے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کا مؤنث کا صیغہ تاء سے خالی نہ ہو پس **الحائض** و **الحامض** کی جمع **حائضات** اور **حامضات** نہیں آئے گی اس لیے کہ ان کی مونث تاء سے خالی ہے۔

**تیسری شرط:** اگر وہ صفت نہ ہو بلکہ اسم ہو تو اس کی جمع الف تاء کے ساتھ لانے کی بھی کسی شرط کے۔ جیسے **هند** کی جمع **هندات** الف تاء کے ساتھ آتی ہے۔

و انكسر صيغته في الثلاثي كثيرة تعرف بانتماء كرحال و أفراس و فليس و في غير الثلاثي على ا و جمع نكر في صيغة ثانی میں رہا دینا جو تاء سے معلوم ہوتے ہیں جیسے **رحال** و **أفراس** و **فليس** اور یہ ثلاثی میں ورنہ فعال و فعائل و نحو قیاساً کما عرفت فی التصریح ثم اجمع انصافاً علی قسمین جمع فاعل و نحو ما فعائل اور فعائل کے وزن پر آتے ہیں قیاساً جیسا کہ آپ نے اس کی گرامر پڑھیں ہے ہر جمع بھی دو قسم ہے اور جمع قلت ورتب یظن علی لعنوة فما دونها وانیته أفعال وفعلة وفعلة وجمعا الصصحیح بدوی للام قلت وجمع ہے بدوی و اس کے تم پر بدوی جاتی ہو اور اس نے اور اس پر قلت **فعل** **فعل** **فعل** **فعل** اور ان کی بدوی جمع ہے کزیدون و مسلمات و جمع کثرت ہے یہ و جمع ہے بدوی سے لائق پر بدوی جاتی ہے و اس کا وزن جمع قلت کے اور ان کے و وہ ہیں جو بھی مرتبہ کے ہیں۔

## چھٹی بات جمع ملکر اور جمع قلت و کثرت کے اوزان

**جمع ملکر کے اوزان:** جمع ملکر کے اوزان ثلاثی و غیر ثلاثی کے مختلف ہیں چنانچہ مصنف نے فرمایا کہ جمع ملکر کے صیغے ثلاثی میں تاء سے تعلق رکھے ہیں ان کا قیاس سے کون تعلق نہیں ہے نہ ان کے لیے کوئی قاعدہ مقرر ہو جیسے **رحال** جمع **رحال** و **أفراس** جمع **أفراس** و **فليس** جمع **فليس**۔

جمع ملکر کے اوزان غیر ثلاثی یعنی رباعی اور ماسی میں **فعائل** اور **فعائل** کے وزن پر آتے ہیں ورنہ ورنہ قیاس کے موافق ہیں جیسا کہ آپ علم صرف میں معلوم کر چکے ہیں۔





## جمع کی باعتبار معنی کے دو قسمیں ہیں (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

### جمع قلت اور اس کے اوزان

**جمع قلت:** وہ ہے کہ جو دس اور دس سے کم پرولی جاتی ہو اور جمع قلت کے ران یہ ہیں

(۱) الفعل یسے الفس فلس کی جمع ہے (۲) الفعل یسے افول فلول کی جمع ہے

(۳) فعلة یسے غملاہ کی جمع ہے (۴) فعلة یسے رفقہ غصک کی جمع ہے

(۵) جمع مذکر سالم (۶) جمع مؤنث سالم جب کہ یہ دونوں لفظ نام سے جان ہوں جیسے ریادوں اور حسبات

**فائدہ:** جمع مؤنث سالم اور جمع مذکر سالم جب لفظ نام کے ساتھ ہوں، وہ بھی جمع کثرت میں داخل ہیں۔

**جمع کثرت:** وہ جمع ہے جو دس سے زائد پر ہوں جائے۔ جمع کثرت کے اوزان جمع قلت کے اور اس کے علاوہ

ہیں۔

**فضل:** المصدر سمرید علی الحدیث فقط يستحق منه الأفعال كالضرب والتشريق فاعلاً وأبیشہ من الفاعلین مصدر وہ اسم ہے جو حدیث پر دلالت کرے (جیسے ہونا، کرنا وغیرہ) اور اس کے فعال مشتق ہوتے ہیں جیسے الضرب (مارنا) اور

المعجزہ غیر مطبوعہ تعرف بالسماع ومن غیر وقایہ منہ کالافعال والانمعاب والاشیغال والمعلدہ و **نصر** (عد کرنا) اور اس کے اوزان ثلاثی مجرد سے مشتق نہیں ہیں (یعنی کوئی سے شہد قاون کے مطابق نہیں ہیں)

ساز سے بچائے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ (یعنی ثلاثی مجرد کے علاوہ) قیاسی ہیں جیسے **الفعل، المعانی، استعمال، بعینه**

للتعین مثلاً فالمصدر ین لم یکن مفعولاً مضارعاً یعمل عمل فعلة یرفع لفاعل ان کان لاراد محو

**فعل** غیر وہی مصدر غیر متعین مطلق واقع نہ ہو تو وہ اپنے فعل جیسے عمل کرتا ہے یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے اگر وہ لازم دیتے

أعجبی قیام ریدو ینصب مفعولاً یضاً ان کان متعیناً نحو أعجبی ضرب ریدو عمرو اولاً یحور تقدیم

**عجبی** ریدو ریدو میں نصب ہوتا ہے اگر وہ متعین ہے جیسے **عجبی** ضرب ریدو عمرو میں نہیں ہے مصدر کے معنی کو

معمول المصدر علیہ فلا یقال أعجبی ریدو ضرب عمرو ولا عمرو واضرب ریدو یحور إضافة الی الفاعل

مصدر پر مقدم کرنا چاہیے کہ جگہ گئے گا **عجبی** ریدو ضرب عمرو اور یہی عمرو! **عجبی** ریدو کہا دوست ہوگا اور مصدر کی مشابہت

بحر کرہت ضرب ریدو عمرو والی المفعول بحو کرہت ضرب عمرو ریدو افعال کاں مفعول لا مطلقاً

فاعل نہ صرف جائز ہے جیسے **کرہت ضرب ریدو عمرو** یا مفعول بن صاحب جیسے **کرہت ضرب عمرو** اور یہی حال مصدر اور مفعول

فالعمل للتعین والذی فیه نحو ضربت ضرباً عمرو والعمرو منصوب بضربت

مطلقاً جمع ہوتی وقت عمل کرتا ہوتا ہے نہ صرف پہلے ہوتا ہے

جیسے ضربت ضرباً عمرو اور میں نے رانا کو جاکر منہ سے ضرب دینی وجہ سے





**وضاحت:** مصدر مطلقہ حادثہ کی دس قسموں میں سے چھنی فصل یہاں سے بیاں فرما رہے ہیں اور وہ ہے  
مصدر اس فصل میں مصنف نے چھ باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

- مکمل بات : مصدر کی تعریف
- دوسری بات : مصدر کے اوزان
- تیسری بات : مصدر جب مفعول مطلق واقع نہ ہو تو اس کا عمل کیا ہوگا
- چوتھی بات : مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا درست نہیں
- پانچویں بات : مصدر کی اضافت فاعل اور مفعول کی طرف درست ہے
- چھٹی بات : مصدر جب مفعول مطلق واقع ہو تو اس کا عمل کیا ہوگا

**مکمل بات** مصدر کی تعریف

مصدر جو وہ اسم ہے جو صرف حدوث پر دلالت کرے (یعنی کسی کام کا کرنا ہونا کھانا پڑھنا وغیرہ) اور مصدر سے افعال نکلتے ہیں جیسے **الصر** اور **النصر** وغیرہ (کسی اور چیز پر راست نہ کرے یعنی زمانہ و نسبت اور لفظ پر دلالت نہ کرے)

**دوسری بات** مصدر کے اوزان

مکملاتی مجرد سے مصدر کے اوزان مقرر و رطے شدہ نہیں ہیں اور نہ ہی اس کا کوئی قاعدہ یہاں ہے جس کی بنیاد پر دوسرے اوزان بتائیں کہ کیا جائے صرف ساری میں سننے پر موقوف ہیں۔  
غیر مکملاتی مجرد یعنی رطائی و رجم کی وغیرہ) سے مصدر کے اوزان قیاسی ہیں مثلاً  
فعل، مفعول، اسم، فعل، فعل، فعل، غیرہ

**تیسری بات** مصدر جب مفعول مطلق واقع نہ ہو تو اس کا عمل کیا ہوگا

مصدر اگر مفعول مطلق نہ ہو تو یہ دی عمل کرتا ہے جو اس سے مشتق ہو و فعل کرتا ہے (حتیٰ فعل اگر رطائی سے تو فاعل کو رفع دیتا ہے و اگر فعل متعدی ہے تو مفعول کو نصب دیتا ہے) پس مصدر بھی اگر رطائی ہو تو فاعل کو رفع دے گا جیسے  
اعجبی اب مرید و مصدر اگر متعدی ہو مفعول کو نصب دے گا جیسے اعجبی صرب مرید عمرو

**چوتھی بات** مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا درست نہیں

مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا اس لیے جائز نہیں ہے کہ مصدر ضعیف عامل ہے اس کا معمول اس سے موخر ہوتا اس پر عمل کرے گا و نہ پہلے ابداء اعجبی مرید صرب عمرو کہنا و اعجبی عمرو صرب مرید کہنا جائز نہیں ہے اس میں پہلی مثال میں مرید فاعل و صرب مصدر پر مقدم یا کیا ہے اور دوسری مثال میں صرب مصدر پر عمل کرے



مفعول عمرو کو مقدم کیا گیا ہے۔ یہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

**پانچویں بات** مصدر کی اضافت فاعل اور مفعول کی طرف درست ہے

مصدر بھی چونکہ دیگر ہر اسم کی طرح دو سرے اسماء کی اضافت فاعل اور مفعول کی طرف جائز ہے، اسی طرح مصدر کی بھی اضافت فاعل کی طرف اور مفعول کی طرف جائز ہے۔

فاعل کی طرف مصدر کی اضافت کی مثال جیسے کھٹ ضرب زید عمرو وا

مفعول کی طرف مصدر کی اضافت کی مثال جیسے کھٹ ضرب عمرو و زید

اس میں عمرو و ضرب مصدر کا مفعول اور زید اس کا فاعل ہے۔

**چھٹی بات** مصدر جب مفعول مطلق واقع ہو تو اس کا عمل کیا ہوگا

مصدر مگر مفعول مطلق ہو تو یہ عمل نہیں کرے گا جہاں سے پہلے جو فعل ہے وہ اس میں عمل کرے گا اور یہ مصدر اس کا معمول بنے گا کیونکہ اصل قوی کے ہوتے ہوئے عامل ضعیف عمل نہیں کر سکتا کیونکہ یہ خود معمول بن رہا ہے جیسے صورت ضرب عمرو و اس میں عمرو و اضروفت کی وجہ سے منصوب ہے

**اسم کی ایک قسم اسم فاعل**

الصل: اسم الفاعل اسم مشتق من فعل يدل على من قام به الفعل بمعنى حدوث وصيغته من الثلاثي

فعل اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا ہے، اس کے ال کے ساتھ اس کے ساتھ فعل قائم ہے بطور حدوث کے اور اس کا صیغہ

لضجر و صبی و ذب الفاعل كضارب و ناصر ومن غيره على صيغة المضارع من ذلك الفعل بميم

مماثل مجرور سے فاعل کے وزن پر آتا ہے جیسے ضارب (مارنے والا) ناصر (مدد کرنے والا) اور کے علاوہ

یہی ثلاث مجرور کے علاوہ اس فعل کے مضارع کے صیغہ کے مطابق ہوتا ہے (تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ) وہ یہ کہ

مضمومة مکان حذف المضارعة و كسر ما قبل الاحو كمدحی و مستخرج

مدحمت مضارع کی جگہ یہ صیغہ شروع میں آتی ہے اور آخر سے قبل سر ہوتا ہے جیسے مدحل (دھالنے والا) مستخرج (خارج کرنے والا)

و هو يعمل عمل فعليه المعروف ان كان فاعله معنى الحال والاستقبال ويعتمد على المتقدم نحو زيد قائم ابوه

اور یہ وہ اپنے فعل مضارع جیسا کہ نا ہے اور اس فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہوتا ہے (چھٹی بات میں سے کسی میں پر ہا نہیں ملتا)

أو دي الحال نحو جاءني زيد ضارب أبوه عمرو أو موصوب نحو مررت بالضارب أبوه عمرو أو

(ہے) متداہج سب نہیں ملتا ہے جیسے زید قائم ابو عمرو یا حال پر جیسے جاءني زيد ضارب أبوه عمرو یا موصول پر جیسے مررت

بالموصوف نحو عدي و جعل ضارب يوه عمرو أو هبة الاستفهام نحو أقاتم زيد أو حوزة التمني نحو

بالموصوب أبوه عمرو یا موصول پر جیسے عدي و جعل ضارب أبوه عمرو یا ہر استفہام اس کے شروع میں ہوئے آتا ہے

ما دئم ریڈ لون کں بمعنی الماصی وحبب لإضافہ نحو ریڈ صارب عمرو أمس هذا اذا کان مسکوا یا حرف می اس سے شروع میں ہو جیسے ما دئم ریڈ لون فاعل ماضی سے بھی میں پہلو اضافت و جب ب جیسے ریڈ صارب عمرو مس (میں سے عمرو کو گزشتہ فل، ہے) یہ اس وقت ہے جب اسم فاعل قمر ہو

أما إذا کان مفعولاً بدلالة المستوی فیہ جمیع الآرمة ماحورید الضارب ابوه عمرو، الان أو غداً أو أمس اور بہر حال جب اسم فاعل معرف باللام ہو تو اس میں تمام زمانے برابر ہوں گے جیسے ریڈ الضارب ابوه عمرو الان أو غداً أو أمس (زید جس کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے آج یا کل یا بعدہ فاعل گذشتہ،

**وضاحت:** مصنف رائے یہاں سے ماضی کی قصوں میں سے ساتویں فصل کو بیان فرماتے ہیں جو کہ اسم فاعل کی بحث پر مشتمل ہے اس فصل میں بنیادی طور پر تین باتیں ذکر کی گئی ہیں

**پہلی بات:** اسم فاعل کی تعریف

**دوسری بات:** اسم فاعل کا وزن

**تیسری بات:** اسم فاعل کا فعل اور اس کی شرائط

**پہلی بات** **اسم فاعل کی تعریف**

اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بخور حدوث کے قائم ہے۔

**بمعنی الحدوث** کا مطلب یہ ہے کہ فعل اس ذات کے ساتھ تین زمانوں میں کسی ایک زمانے کے ساتھ متعین ہے نیز بمعنی **لحدوث** کہہ رصرت مشہد کو اسم فاعل سے جدا کر دیا اس لیے کہ اس میں مصدرین معنی دائمی ہوتے ہیں۔

**دوسری بات** **اسم فاعل کا وزن**

اسم فاعل کی دو صورتیں ہیں: ثنائی مجرد سے ہوگا یا غیر ثنائی مجرد سے ہوگا۔ اگر ثنائی مجرد سے ہے تو اسم فاعل کثر وعل سے وزن پر آتا ہے جیسے صارب اور ماص اسم فاعل کر غیر ثنائی مجرد ہو تو کسی باب سے فعل مضارع کے وزن پر ہوگا مگر تھوڑی تبدیلی کے ساتھ اور وہ اس طرح کہ علت مضارع کو گزرا اس کی جگہ نیم مضموم گادیں گے اور اس کے آخر کے فاعل کو کسرہ دیں گے جیسے ریڈ جس سے مدحی وریس مخرج سے مسحرج

**تیسری بات** **اسم فاعل کا فعل اور اس کی شرائط**

اسم فاعل اپنے فعل معارف و افعال کرے گا اگر اس کا فعل ماضی ہے تو یہ بھی ماضی ہوگا اور اگر اس کا فعل متعین ہے تو یہ بھی متعین ہوگا اسم فاعل کے عمل کرنے کے لیے دو شرطیں ہیں۔



**دوسری شرط:** یہ ہے کہ اسم فاعل چھ چیزوں میں سے کسی ایک چیز پر سہارا پڑے ہوئے ہو۔ چھ چیزیں یہ ہیں (۱) مبتدا پر جیسے **وید قائم ابہ** (۲) ذواتِ اس پر جیسے **جاءہی رید صارب ابوہ عمرو** (۳) اسم موصول پر جیسے **مررت بـ صارب ابوہ عمرو** (۴) موصوف پر جیسے **عمدنی رجل صارب ابوہ عمرو** (۵) خبرہ استعہام پر جیسے **اقائم وید** (۶) حرف نفی پر جیسے **ما قائم وید**

بہر حال اسم فاعل جس فعل ماضی کے معنی میں ہو تو اس کو ضافت معنوی کے ذریعے ساتھ لے کر اسم کی طرف رجوعاً اضافت کریں گے جیسے **رید صارب عمرو** جس (رید نے عمرو کو گزندہ شے کل مارا)

**حد داکں مسکرا:** اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اسم فاعل کے لیے رہا نہ حال یا استقبال شرط اسی وقت ہے جب وہ نکرہ ہو۔ بہر حال اگر اسم فاعل معرف یا لام ہو تو انفہام موصوف کے واسطے ہوئے کے بعد تو اس میں تمام رہانے برابر ہوں گے جیسے **رید المصارب ابوہ عمرو** والان او عدا او افسر رید جس کا پتہ عمر کو رہا نہ ہے آج یا کل آئندہ کا کل گزندہ شے)

## اسم کی ایک قسم اسم مفعول

اسم المفعول اسم مشتق من فعل متعبد لبذل عسی من رفع غیبه الفعل وصیغته من المحرود ثلاثی عسی
اسم مفعول وہ اسم ہے جو فعل متعبد سے مشتق ہوگا کہ اس است پر است کرے جس پر فعل واقع ہے اور اسم مفعول کا صیغہ ثلاثی محرود سے وزن مفعول لفظاً مضروباً أو تقديراً کمفعول و عزمی ومن غیرہ نکاسم الفاعل یفصح ما قبل الآخر
مفعول سے وزن پر آتا ہے لفظاً جیسے <b>مضروب</b> یا تقديراً جیسے <b>عقول</b> اور <b>عزمی</b> اور اس کے علاوہ (جی ثانی مجرا کے علاوہ) سے اسم فاعل کی مانند ہے یہاں آخر سے پہلے (وے حرف پر) فتح آئے گا
کمدخل و مستخرج یتعمل عمل فاعله المفعول بالشرائط المذكورة فی اسم الفاعل محرود
جیسے مداخل اور <b>مستخرج</b> اور یہ پ فعل مجہول نہیں کرتا ہے ان شرط کے ساتھ جو اسم فعل میں مذکور تھیں جیسے <b>رید</b>
<b>مضروب علامہ لان او عدا او افس</b>
<b>مضروب علامہ لان او عدا او افس</b>

**وضاحت:** مصنف اپنی خاتون لیسوں میں آنکھوں فصل اسم مفعول کو یہاں سے ذکر فرما رہے ہیں۔

اس فصل میں تین باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

**بکلی بات:** اسم مفعول کی تعریف

دوسری بات: اسم مفعول کا عمل اور اس کی شرط  
تیسری بات: اسم مفعول کی تعریف

پہلی بات: اسم مفعول وہ اسم ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہوتا ہے اس وقت پر دست کرے جس پر فعل واقع ہو ہے۔  
دوسری بات: اسم مفعول کے اوزان

اسم مفعول کا صیغہ ثنائی مجرد سے **مضروب** کے وزن پر آتا ہے لفظاً اور تقدیراً **مفعول** اور **مزمع** کے وزن پر آتا ہے **مزمع** اصل میں **مرموی** تھا، تبدیل کے بعد **مزمع** ہوا اسی طرح **مفعول** اصل میں **مفعول** تھا، تبدیل کے بعد **مفعول** ہوا۔

و غیر ثنائی مجرد یعنی باغی اور خماسی سے اسم مفعول اسم فاعل کی طرح ہے، صرف اتنا فرق ہے اس کے آخر سے ما قبل میں فتح، یہاں تک کہ اسم فاعل کے آخر سے ما قبل میں سرہ آتا ہے چھ **مدح** سے **مدح** اور **مدح** سے **مدح**۔

تیسری بات: اسم مفعول کا عمل اور اس کی شرط

اسم مفعول وہی عمل رہتا ہے جو فعل مجہول رہتا ہے، حتیٰ تا ب فاعل کو فتح دیتا ہے اور باقی متاعیل کو نصب دیتا ہے۔  
اسم مفعول اگر کمرہ ہو تو اس کے عمل کے لیے وہی شرطیں ہیں جو اسم فاعل میں تھیں یعنی اس میں حالت، استقبال کا معنی ہو اور چھ چیزوں میں سے کسی ایک کا بہار لیا ہو جیسے **بہ** **مضروب** **علامہ** **ال** **او** **عدا** **وا** **امس** **ازید** کا مہار ہو ہے **تاج** یا **کل** یا **گہ** **شکل** (اس میں **بہ** **ممتد** ہے **مضروب** **اسم مفعول** **علامہ** **مضاف** **مضاف** **الیہ** سے **لمر** **ناب** **فاعل** **ال** **یا** **عقد** **یا** **امس** **مفعول** **فیہ**۔

اسم کی ایک قسم صفت مشبہ

فصل الصفة المشبهة اسم مشتق من فعل لازم ليدل على من قام به لفعل بمعنى الثبوت و صيغة على صفت مشبہ وہ اسم ہے جو فعل لازم سے مشتق ہوتا ہے، اس کے واسطے اس کے ساتھ قائم سے ثبوت کے طور پر دور کا صیغہ اسم خلاف صیغہ اسم الفاعل و المفعول و ما تعرف بالاسم مع كحسب و صعب و طريظ و هي تعمل عمل فاعل اور مفعول کے صیغہ کے خلاف، وہ اسے دراز سے پہچانا جاتا ہے جیسے **حسب** **صعب** **طريظ** اور وہ اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے، **فعلها** **مطلقاً** **بشرط** **الاعتماد** **لمد** **كورد** **ومسا** **للها** **لثمانية** **عشر** **لان** **الضيعة** **اما** **باللام** **او** **معجزة** **عنها** **و**







جب کہ ہمیں معروف ہالام ہو	رید جس لوجہ (الفتح)	رید جس لوجہ (أحسن)	رید جس لوجہ (أحسن)
جب کہ ہمیں دونوں سے حالی ہو	رید جس روجہ (فتح)	رید جس روجہ (حسن)	رید جس روجہ (احسن)

وہی علیٰ خدمۃ اقسامِ منها مُنتفع لحسن و جود الحسن و جہہ و مختلف فیہ حسن و جہہ و انو فی  
ور منت مفید کہ یہ جہہ و قسمی ہیں (باعتبار اس حسن و جہہ در منت سے) پانچ قسموں پر مشتمل ہیں ان میں سے بعض  
مشترک ہیں جیسے الحسن و جہہ اور الحسن و جہہ و بعض صورتیں مختلف یہ ہیں جیسے حسن و جہہ اور باقی صورتیں  
حسن و جہہ کا فیہ ضمیر و حد و حسن ان کا فیہ ضمیر و فیہ ان کا لم یکن فیہ ضمیر  
حسن ہیں مگر ان میں یہ ضمیر موزون ہو تو وہ حسن ہیں گے ورنہ ان میں یہ ضمیر اس میں توحید کے ہیں اور اگر موزون نہ ہو تو فیہ ہوں گی  
والتبطلۃ انک منی زلفہا بہا مغضولہا فلا ضمیر فی الضمۃ و عسی نصبت او تجوزت  
و مابطلہ اس کا یہ ہے کہ جب تو نے صفت مشبہ کے ذریعہ اس کے معنوں کو رفع و یا تہ نصبت میں کوئی ضمیر نہ ہوگی اور جب تہ صید صفت

لقد رها عندهم في الموضع ما لم يلقوا به من قبل من خزائن خمس و ستمائة

مشہدہ سے دور ایسے افسانوں کا انتخاب یا جزیاء اس میں موصوف کی تلمیذ ہوئی جیسے، ریداحس و حجابہ

**وضاحت:** معصومیت یہاں سے صفت مشیہ کی اعجاز و اقسام کا حکم بیان فرما رہے ہیں ورنہ ٹھکانہ اقسام باعتبار حکم کے پانچ قسموں پر مشتمل ہیں۔ اس فصل میں پانچویں دست کا ذکر ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

یا نجدیں بات      صفت مشہد کی اٹھارہ صورتوں کا حکم

صفت مشبہ کی شمارہ صورتیں باعتبار حکم کے پانچ قسموں پر مشتمل ہیں۔

(۱) ممتاز (۲) مختلف نپہ (۳) احسن (۴) حسن (۵) نفع

پہلی قسم مفت: مفت مشین کے بھارہ صورتوں میں سے ۱۰ صورتیں مفت ہیں (محسوس وجہ یعنی صیغہ صفت

مشید، حرف باللام، وادود، محض، ہوا سے مسموں کی طرف، یونہی معرّف باللام، وادود مجرور ہو۔

**اتقناع کی وجہ:** اس صورت کے متنبع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ترکیب میں معرفہ کی اضافت کلمہ کی طرف ہو رہی ہے۔

جو سوائے انتہا میں محتلف کے لہذا محتلف کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے یہی تہ نے اس کو محتلف قرار دیا ہے۔

۱۲۔ **الحسن و حیدہ** یعنی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا، معروفہ بالاسم ہو اور وہ مشہور ہو، یہ معصوم کی طرف جزا ہے ضمیر کی

طہر فاضل ہو اور غیر طہر فاضل ہو

**اتقاع کی وجہ:** اس صورت کے منتفع ہونے کی وجہ یہ ہے۔ یہاں صفت غلطی ہے اور صفت غلطی تخفیف کا

فائدہ دیتی ہے، تخفیف کی دو صورتیں ہیں (۱) تخفیف مضاف میں ہوگی۔ (۲) مضاف یہ مثل۔ مضاف کے آخر میں نویں، نویں، نویں اور نویں جمع ہوتی ہے۔ مضاف ایہ کے آخر میں تخفیف کا فائدہ اس طرح دیتی ہے کہ اس کے ساتھ ضمیر کو حذف کر کے صفت کے بعد منتقل کر دیتی ہے مذکورہ صورت میں اچانک غلطیہ ہونے کے باوجود یہ محال میں تخفیف۔ فائدہ دیا ورنہ مضاف یہ میں اس سے کہ مضاف میں تخفیف، ام کی وجہ سے ہوئی یعنی نویں حذف ہوئی ورنہ اس صفت غلطی کے باوجود تخفیف کا فائدہ دینے کی وجہ سے یہ صورت منتفع ہوئی۔

**دوسری قسم مختلف فیہ:** صیغہ صفت غیر معرف باللام ہا۔ و مضاف ہوا یہ معمول کی طرف جو آگے ضمیر کی طرف مضاف ہوا اور مجرور ہو جیسے **مدح حسن و جہدہ**

**مختلف فیہ ہونے کی وجہ:** تحت البصر و سیویہ اس صورت کو منتفع قرار دیتے ہیں و وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ اضافت لفظیہ تخفیف کے لیے پس اس صورت میں مناسب تھا کہ حذف ہوتا لیکن چونکہ یہاں ادنیٰ درجے کی تخفیف ہوئی ہے اور ہو یہ ہے کہ صرف مضاف سے نویں حذف ہوئی ہے اور مضاف ایہ سے ضمیر حذف نہیں ہوئی حالانکہ علی درجے کی تخفیف ممکن تھی لہذا اعلیٰ درجے کی تخفیف کے ہوتے ہوئے ادنیٰ درجے کی تخفیف پر کٹ کر ماقبض ہے اور تحت کو نہ اس صورت کو بلکہ قباحہت جائز کہتے ہیں ان کا یہ کہنا ہے کہ جواز کے لیے فی جملہ تخفیف کافی ہے ورنہ حذف نویں ہے جو یہاں پائی گئی۔ اس اختلاف کی وجہ سے یہ صورت مختلف فیہ ہے۔

### احسن حسن اور فصیح کی پہچان

صفت مشہد کی اقسام میں سے دو قسمیں تو منتفع ہوئیں اور ایک قسم مختلف فیہ جس کا ذکر گذر چکا اب باقی پھر وہ قسمیں رہ گئی ہیں ان میں سے تو قسمیں احسن و حسن و در چاق فصیح ہیں اب یہ کیسے معلوم ہوگا کہ کوئی قسم احسن و حسن، کوئی فصیح اس سلسلے میں ایک ضابطہ اور قاعدہ ان تین نشیمن راقعہ ورنہ ہے۔

**ضابطہ:** اس سلسلے میں ضابطہ اور قاعدہ یہ ہے کہ میری صفت اپنے معمول کے ساتھ ملکر ماضی صفت بنتا ہے اور اس کا ماضی موصوف ہوتا ہے پس موصوف او صفت کے درمیان ایک حاکم کا ہونا ضروری ہے جو تین دونوں کے درمیان ربط پیدا کرے پھر عائد کی تین صورتیں ہیں:

- (۱) عائد ایک ضمیر ہوگی
- (۲) یا دو ضمیریں ہوگی
- (۳) یا کوئی ضمیر نہیں ہوگی

مگر ایک ضمیر ہوئی تو یہ صورت احسن ہے کیونکہ موصوف صفت کے درمیان ربط پیدا کرنے کے لیے ایک ہی ضمیر کافی ہے لہذا جب ایک ضمیر ہوئی تو یہ صورت احسن ہوگی۔

اور جہاں دو ضمیریں ہوں تو وہ صورت حسن کہلائے گی کیونکہ موصوف اور صفت کے درمیان اب کے لیے جب ایک ضمیر کافی ہے تو دو ضمیریں ہوں تو ایک ضمیر ضرورت سے زائد ہوئی۔ لہذا یہ صورت حسن ہوگی



درجہ ہ کوئی ضمیر نہ ہو تو وہ قبیح ہے۔ موصوف درصفت کے ارمیان ضمیر کا ہونا ضروری ہے اراں صورت میں غمیہ نہیں ہے لہٰذا یہ صورت قبیح ہوگی۔

### احسن والی نو صورتیں درج ذیل ہیں

- (۱) رید الحسن و جہہ (حالت نفی) اس میں یک ضمیر ہے جو و جہہ میں ہے۔
- (۲) رید حسن و جہہ (حالت نفی) اس میں ایک ضمیر ہے جو و جہہ میں ہے۔
- (۳) رید الحسن لوحہ (حالت نفی) اس میں یک ضمیر ہے جو الحسن میں ہے۔
- (۴) رید الحسن و جہا (حالت نفی) اس میں ایک ضمیر ہے جو الحسن میں ہے۔
- (۵) رید حسن الوحہ (حالت نفی) اس میں ایک ضمیر ہے جو حسن میں ہے۔
- (۶) رید حسن و جہا (حالت نفی) اس میں ایک ضمیر ہے جو حسن میں ہے۔
- (۷) رید الحسن لوحہ (حالت جری) اس میں ایک ضمیر ہے جو الحسن میں ہے۔
- (۸) رید حسن الوحہ (حالت جری) اس میں ایک ضمیر ہے جو حسن میں ہے۔
- (۹) رید حسن و جہ (حالت جری) اس میں ایک ضمیر ہے جو حسن میں ہے۔

### احسن والی صورتوں کا نقشہ

حالت جری	حالت نفی	حالت نفی
(۷) رید الحسن الوحہ معرّف باللام	(۳) رید الحسن لوحہ معرّف باللام	(۱) رید الحسن و جہہ معرّف باللام
۸ رید حسن الوحہ غیر معرف باللام	(۴) رید حسن و جہا معرّف باللام	(۲) رید حسن و جہہ غیر معرف باللام
۹ رید حسن و جہ غیر معرف باللام	(۵) رید حسن الوحہ غیر معرف باللام	
	(۶) رید حسن و جہ غیر معرف باللام	

### حسن والی دو صورتیں

- (۱) رید الحسن و جہہ (حالت نفی) اس میں دو ضمیریں ہیں ایک الحسن میں ہے اور دوسری و جہہ میں ہے۔



(۲) ردحس وجہہ (حالت نمکی) اس میں بھی دو ضمیریں ہیں ایک حس میں ہے و دوسری وجہہ میں ہے۔

### فہم والی چار صورتیں

ن میں ضمیر بالکل نہ ہونے کی وجہ سے بنتی ہیں۔

(۱)۔ **رید الحسن الخوخہ** (حالت رفی) اس میں کوئی ضمیر نہیں ہے۔

(۲)۔ **رید الحسن وجہہ** (حالت رفی) اس میں بھی کوئی ضمیر نہیں ہے۔

(۳)۔ **رید حسن الخوخہ** (حالت رفی) اس میں بھی کوئی ضمیر نہیں ہے۔

(۴)۔ **رید حسن وجہہ** (حالت رفی) اس میں بھی کوئی ضمیر نہیں ہے۔

یہ کل اٹھارہ ضمیریں ہوئیں۔

### ضمیر پہچاننے کا ضابطہ

ضمیر پہچاننے کا ضابطہ یہ ہے کہ جب تو صفت مشبہ کے معمول کو رفع وے گا تو اس وقت صفت مشبہ میں وہی ضمیر نہ ہوگا اس لیے کہ اس وقت اس کا معمول خود اس کا فاعل ہے اور جب صفت مشبہ کے معمول کو نصب یا جزم وے گا تو اس وقت صفت مشبہ میں ایک ضمیر ہوگا جو موصوف کی طرف لوٹے گی اور صفت مشبہ کا فاعل بنے گا اس وقت صفت مشبہ کو مضاف و مضاف الیہ جمع ہونے میں موصوف کے مطابق ہوگی کیونکہ ضمیر کا اپنے مرجع کے مطابق ہونا ضروری ہے جیسے

رید حسن وجہہ و ریدہ حسہ وجہہ اور رید۔ حسن وجہہ اور الرید۔ حس۔ وجہہ وغیرہ

### اسم کی ایک قسم اسم تفضیل

اسم التفضیل اسم مشتق من فعل لیدل علی لموصوف بہ بادۃ علی غیرہ وصیغۃ الفعل فلا ینسی الا میں

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو فعل (یعنی مصدر) سے مشتق ہو تاکہ دلالت کرے اس ذات پر جو چست اپنے غیر کے معنی مصدری کے ساتھ زیادہ متصف ہو اور اسم تفضیل کا صیغہ **الفعل** کے میں پر آتا ہے جس کا اور

الضلاحی المجرد لیدی لیس یسوی ولا عیب محوریہ افضل الناس من کان رائدہ اعلی الضلاحی و کان لونا أو

فلان مجرور سے ہی آتا ہے جو نون اور غلبہ کے معنی میں ہے جیسے **رید افضل** اس میں یہ تمام نون سے افضل ہے اہل آسمانی مجرور سے رائدہ ہو گیا جو

عننا ینجب ان یری من الضلاحی المجرد لیدل علی ضالۃ و شدہ و کثرہ ثم بد کر بعدہ مضمر ذلک البعب

یا عیب نے معنی میں ہو تو ضلاحی مجرور سے اس کا زنا نا واجب سے تاکہ مبادہ شدت اور نزہت پر دست برد چرس کے بعد فعل کا

مبصونا علی التمیز کما نقول: هو اشد استخراحا و اقوی خفۃ و اقبح عز و خا و قنانشہ ن نکون لبق علی







پانچویں بات: اسم تفصیل کے استعمال کے متن طریقے  
 چھٹی بات: اسم تفصیل کے ہشتار استعمال تینوں طریقوں میں اسم تفصیل کا مفرد، مشبہ، جمع، نے کا حکم  
 ساتویں بات: اسم تفصیل کا عمل

### پہلی بات: اسم تفصیل کی تعریف

اسم تفصیل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو تاکہ موصوف پر یا ذاتی کے ساتھ درست کرے اپنے غیر کے مقابلے میں۔

### دوسری بات: اسم تفصیل کے اوزان

اسم تفصیل کا صیغہ ثلاثی مجرد سے مذکر کے لیے **أفعل** کے وزن پر اور مؤنث کے لیے **فعلی** کے وزن پر آتا ہے اسم تفصیل کا صیغہ صرف ثلاثی مجرد سے آتا ہے اور ثلاثی مجرد کے بھی صرف ان دو بات سے جن میں **لواں** و **رعیب** کا معنی نہ ہو۔

### تیسری بات: تیسرا شکل اور ان کے جوابات

**پہلا اشکال:** اسم تفصیل غیر ثلاثی مجرد سے جواب (یعنی مزید و زائد) سے یوں نکلتا ہے؟  
**جواب:** اگر اسم تفصیل غیر ثلاثی مجرد سے بھی آئے تو پھر یا تو اسم تفصیل کے وزن کی حفاظت ہوگی یا اس باب کے حروف کی حفاظت ہوگی اور یہ دونوں کام ایک وقت میں ممکن نہیں ہے مثلاً **ادحرج** یہ ثلاثی مجرد ہے اس کے لیے اسم تفصیل پایا جائے تو **ادحرج** میں گے اس صورت میں حرف کی حفاظت تو ہوگی لیکن اسم تفصیل کے وزن کی حفاظت نہیں ہوگی ورنہ اگر اسم تفصیل کے صیغے کی رعایت کر کے **ادحرج** میں تو اسم تفصیل کے وزن کی حفاظت تو ہوگی لیکن حروف کی حفاظت نہیں ہوگی اس لیے اسم تفصیل کا صیغہ ثلاثی مجرد سے نہیں آتا ہے۔

**دوسرا اشکال:** اسم تفصیل ثلاثی مجرد کے اس اوست سے کیوں نہیں آتا جس میں **لواں** و **رعیب** کا معنی پایا جائے؟  
**جواب:** یہ ہے کہ اس باب میں **لواں** و **رعیب** کا معنی پایا جائے تو اس کی صفت مشبہ بھی **فعل** کے وزن پر آتی ہے اب اگر ابواب سے اسم تفصیل نکلتا ہے تو اس کا معنی پایا جائے گا اور یہ ہے کہ اس کی صفت مشبہ سے یہ اسم تفصیل ہے جیسے صفت مشبہ سے بھی **سود** (سیاہ رنگ) کا وزن آتا ہے اور اسم تفصیل کا وزن بھی **سود** آتا ہے اگر ان کا استعمال اسم تفصیل میں بھی ہو تو یہ معلوم نہ ہونے لگا کہ **اسود** کا معنی سیاہ رنگ و اس سے زیادہ سیاہ رنگ و۔۔۔ کی بے ثلاثی مجرد بھی **لواں** و **رعیب** کے معنی پر ہوتا ہے اسم تفصیل **فعل** کے وزن پر نہیں آئے گا۔

**چوتھی بات:** جن ابواب سے اسم تفصیل کا صیغہ نہیں آتا ان ابواب سے بھی اسم تفصیل و لا معنی

### لانا ہو تو اس کا طریقہ

جن ابواب سے اسم تفصیل کا صیغہ نہیں آتا اگر ان ابواب سے بھی اسم تفصیل و لا معنی ہو تو اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ

علاقہ میں شہرت، کمالات، قوت یا ضعف، فتح یا حسن و یا ہتوالت سے اسم تفضیل، اگرچہ جن بزرگ سے اسم تفضیل، اس معنی مقصود ہو اس کا مصدر نہ تميز کے اس کے بعد مصدب و ترکیب پائے تاکہ اسم تفضیل و معنی ہو جائے جیسے هو أشد استعزازا (وہ نکلنے کے اعتبار سے زیادہ سخت ہے اور أقوى حمرة) (وہ اس سے سرخی کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے) ألح عروضا (وہ اس نگرانی ہونے کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے)

### اسم تفضیل کا قیاسی استعمال

اسم تفضیل کا قیاسی استعمال یہ ہے کہ وہ فاعل کا معنی دے کے یہ ہو چونکہ اسم تفضیل اس چیز کہتے ہیں کہ فعل پر اثر کرنے میں زیادتی یا نقصان پر دو است کرے یہ صرف فعل میں ہوا کرتا ہے اس لیے اسم تفضیل کا فاعل کے لیے آنا لاجزی ہے جیسا کہ گد رچکا ہے مگر کبھی کبھی معنوں کا سعی کے سے بھی آتا ہے جیسے علما (زادہ معذور) شغل (زادہ مصروف رہے) انہما (زیادہ مشہور)

### پانچویں بات اسم تفضیل کے استعمال کے تین طریقے

اسم تفضیل کے استعمال کے تین طریقے یہ ہیں:

(۱) اضافت کے ساتھ (۲) الف مام کے ساتھ (۳) جن کے ساتھ

صفات کے ساتھ۔ جیسے رید الفصل لیس لف م تعریف کے ساتھ۔ جیسے رید الافصل

میں کے ساتھ۔ جیسے رید افصل میں عمرو

فائدہ: اسم تفضیل کا استعمال ان تینوں طریقوں میں سے کسی ایک کے ساتھ اس لیے ضروری ہے کہ اس کے اور ذاتی غیر نسبت سے ہوتی ہے اگر تین چیزوں میں سے کسی ایک کے ساتھ اس کا استعمال نہ ہو تو پھر زیادتی والا معنی حاصل نہیں ہوگا۔

چھٹی بات اسم تفضیل کے باعتبار استعمال تینوں طریقوں میں اسم تفضیل کو مفرد، مشبیہ، جمع لانے کا حکم

پہلی قسم کا حکم: پہلی قسم جب کہ اسم تفضیل کا مستعمل صفت کے ساتھ ہو تو اس کو مفرد مانا بھی جائز ہے در موصوف سے مطابق مانا بھی جا رہا ہے۔

اسم تفضیل کو مفر لانے کی صورت میں مثالیں:

رید فصل القوم، رید افصل القوم، الریدون

افصل القوم، ان تینوں مثالوں میں اسم تفضیل کا صیغہ مفرد ہے۔

رید افصل القوم، الریدون افصل القوم، الریدون

الریدون افصل القوم

اسم تفضیل کو موصوف کے مطابق، نے کی مثالیں:

رید فصل القوم، رید افصل القوم، الریدون

اسم تفصیل کو مفردانے کا جواز: یہ ہے کہ اسم تفصیل مستعمل بصفات کی مشابہت اسم اسم تفصیل کے ساتھ ہے جو مستعمل ہے کیونکہ جس طرح اس کا مفصل مدیکہ کلاس میں موجود ہوتا ہے اسی طرح اس کا مفصل مدیکہ بھی کلاس میں موجود ہوتا ہے چنانچہ اسم تفصیل جو مستعمل اس کے ساتھ وہ ہمیشہ مفرد ہوتا ہے واللہ یہ بھی مفرد ہوگا۔

دوسری قسم کا حکم: دوسری قسم اسم تفصیل جب مستعمل معرف بادم ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس صورت میں اسم تفصیل کی موصوف کے ساتھ افر و شنیہ جمع اور تذکیر تائید میں مطابقت ضروری ہے۔ مطابقت کی وجہ: یہ ہے کہ صیغہ صفت اپنے معمول کے ساتھ مل کر ماضی کی صفت بن رہا ہے تو موصوف صفت کے درمیان مطابقت ہوتی ہے لہذا یہاں بھی مطابقت ضروری ہوگی۔

مثالیں: **رید الاصل، الریدان الافصلا، الریدون الافصلون**  
تیسری قسم جب کہ اسم تفصیل کا اسم ص م کے ساتھ ہو اس صورت میں اسم تفصیل کے سید کو ہمیشہ مفرد مذکر مانا واجب ہے خواہ اس کا موصوف ماضی ہو خواہ مجموع ہو خواہ مؤنث ہو۔

اسم تفصیل کو مفرد مذکر مانے کی وجہ: اس کی وجہ یہ ہے کہ اسم تفصیل کا استعمال اس کے ساتھ حاصل ہے اس کی وجہ سے اس میں نہ برکلمہ کے ہے اور شنیہ جمع اور تائید کی علامات تخریص لگتی ہیں اب اگر یہ علامات اس سے پہلے مل جائیں تو درمیان کلمہ میں کا آنا لازم ہوگا۔

### ساتویں بات اسم تفصیل کا عمل

اس کا عمل یہ ہے کہ اسم تفصیل تینوں صورتوں میں ہمیشہ ضمیر مستقر پر عمل کرتا ہے۔ اسم ظاہر پر بھی عمل نہیں کرتا ہے اور یہی ضمیر اس کا فاعل ہوتی ہے۔

اسم ظاہر پر عمل نہ کرے کی وجہ: یہ ہے کہ اسم تفصیل ماضی ضعیف ہے اور اسم ظاہر معمول قوی ہے لہذا یہ ضمیر مستقر جو کہ معمول ضعیف ہے اس میں عمل کرتا ہے۔

اسم تفصیل اسم ظاہر پر تین شرائط کے ساتھ عمل کرتا ہے: اسم تفصیل اسم ظاہر میں عمل نہیں کرتا ہے لیکن وہ **ما رایت رجلا احسن فی عیہ الکعبہ** مدعی عیب رید جی ترکیبوں میں فاعل مظہر میں بھی عمل کرتا ہے معنی شہید نے اس ترکیب سے اسم تفصیل نے فاعل مظہر میں عمل کر کے کے لیے تین شرطوں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جس ترکیب میں یہ تین شرطیں پائی جائیں گی وہاں اسم تفصیل فاعل مظہر میں عمل کرے گا اور وہ تین شرطیں یہ ہیں۔ پہلی شرط: یہ ہے کہ اسم تفصیل باعتبار لفظ کے یک شئی کی صفت ہو اور باعتبار معنی کے اس شئی کے متعلق کی صفت ہو اور وہ متعلق اس شئی اور دوسری شئی میں مشترک ہو۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ وہی متعلق اس اعتبار سے کہ اس شئی میں پایا جاتا ہے مفصل ہو اور اس اعتبار سے کہ



سُئی کے غیر میں پایا جا رہا ہے مفصل علیہ یعنی وہ مفصل بھی ہو اور مفصل علیہ بھی ہو لیکن دو اعتبار سے۔  
**تیسری شرط:** یہ ہے کہ وہ اسم تفضیل منفی ہو۔

یہاں یہ بات سمجھنا چاہیے کہ متعلق سُئی کا اس سُئی کے شمار سے مفصل ہونا اور دوسری سُئی کے اعتبار سے مفصل علیہ ہونا سُئی کے داخل ہونے سے پہلے ہو یکس سُئی کے داخل ہونے کے بعد معنی برعکس ہوں گے جیسا کہ مثال سے واضح ہو جائے گا۔

**مثال کی وضاحت:** ما رایت رجلاً حسن فی عبہ لکحل منہ فی عین رید (نہیں، ایک میں نے کوئی آدمی کو زیادہ اچھا نہ اس نے کچھ میں سرمہ اس سرمہ سے جو ہے زید کی آنکھ میں)

**اثبات والا معنی:** اس مثال میں دل اثبات کے معنی کا لحاظ کریں گے تاکہ کلام کے معنی ظاہر ہو جائیں اور پھر اس کے بعد سُئی کے معنی کا لحاظ کریں گے۔

چنانچہ اس مثال میں **حسن** اسم تفضیل ہے جو باعتبار لفظ یک سُئی یعنی رجلاً کی صفت ہے اور باعتبار معنی کے رجلاً کے متعلق جیسی **لکحل** کی صفت ہے اور یہ **لکحل** رجلاً اور رید کی آنکھ میں مشترک ہے اور یہ **لکحل** باعتبار عین رجلاً مفصل سے اور باعتبار عین رید سے مفصل علیہ ہے اس وقت معنی یہ ہیں میں نے یہ سرمہ زید کی آنکھ میں سرمہ زید کی آنکھ کے سرمہ سے زیادہ اچھا ہے۔

اس میں سُئی کے جوابی سب شرطیں ظاہر ہوئیں لیکن جب اس پر فلی داخل ہوئی تو اب اسم تفضیل مثبت سے سُئی ہو جائے گا اور تینوں شرطیں پائی جائیں گی اور سُئی کے بعد **لکحل** باعتبار عین رجلاً مفصل علیہ اور باعتبار عین رید مفصل ہے اور فلی کے بعد مقصود زید کی آنکھ کے سرمہ کی تعریف ہے۔

اس مثال میں مانا فیہ ہے **دہت فعل باء مل و حلاً مفعول**۔ **حسن** اسم تفضیل ہے جو میں فعل کو رہا ہے اسم عام ہے جو **حسن** کا قائل ہے۔

لُحی کی صورت میں مثال کا ترجمہ ہوگا نہیں دیکھ میں کسی شخص کو کہ زیادہ حسن ہوں گی آنکھ میں سرمہ اس سرمہ کے مقابلے میں جریڈن آنکھ میں سے یعنی رید کی آنکھ کا سرمہ تمام انسانوں سے زیادہ حسن ہے۔

**وجہ بحث:** یعنی مثال ما رایت رجلاً .. الخ میں بحث ہے اور وہ یہ ہے کہ مثال مذکور اس سے مختصر عبارت کے ساتھ بھی رکھتے تھے باوجودیکہ دونوں کے معنی یک ہیں جیسے ما رایت رجلاً حسن فی عبہ لکحل منہ فی عین رید اس میں وہ کسی ضمیر مجرور در فلی کو حذف کر دیا اور مزید اختصار کی بھی گنجائش ہے۔

محقق نے مذکورہ بھی مثال شاید اس لیے ذکر کی تاکہ مذکورہ تینوں شرطیں صحیح طور پر آسانی سے سمجھ میں آجائیں



## تمارين

- سوال نمبر ۱: معرفہ کی تعریف و اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۲: نکرہ کی تعریف اور مثال لکھیں؟
- سوال نمبر ۳: اسم عدد کسے کہتے ہیں؟ اور اصوں عدد بیان کریں؟
- سوال نمبر ۴: ۱ اور ۲ کا عدد کیسے استعمال ہوتے ہیں؟
- سوال نمبر ۵: ۳ سے لے کر ۱۰ تک کے اعداد کیسے استعمال ہوتے ہیں؟
- سوال نمبر ۶: ۲۰ سے ۲۰ تک کے اعداد کیسے استعمال ہوتے ہیں؟
- سوال نمبر ۷: ۲۰ کے بعد کے اعداد کیسے استعمال ہوتے ہیں؟
- سوال نمبر ۸: ۱۰۰ کے بعد عدد کی تیز سیسے رائی جائے گی؟
- سوال نمبر ۹: ۲ سے لے کر ۲۵ تک کے اعداد کی تیز کیسے لے جائے گی؟
- سوال نمبر ۱۰: نکرہ اور مؤنث کی تعریف مع امثلہ لکھیں؟ مؤنث کی اقسام اور مثالیں بھی تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۱: مثنیٰ کی تعریف اور مثالیں لکھیں؟
- سوال نمبر ۱۲: اسم مقصورہ مثنیٰ جس میں الف و سے تبدیل کیا ہوں مثنیہ کیسے بنے گی؟ مثالیں بھی لکھیں؟
- سوال نمبر ۱۳: اسم محدودہ کا مثنیہ بناتے وقت کسب باقی رہے گا؟
- سوال نمبر ۱۴: اسم مقصورہ مثنیٰ مزید جس میں نف یا و یا د سے تبدیل شدہ ہو کی مثنیہ کیسے بنے گی؟ مثال سے وضاحت کریں؟



سوال نمبر ۵: جمع کی تعریف ما قسم اور ان کی مثالیں لکھیں؟

سوال نمبر ۶: جمع صحیح کسے کہتے ہیں اور اس کی اقسام کتنی ہیں؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۷: جمع مذکر سالم کی تعریف اور مثال لکھیں نیز جمع مذکر سالم بنائے کا طریقہ وارثہ اخراج پر کریں؟

سوال نمبر ۸: جمع مؤنث سالم کسے کہتے ہیں؟ مثال سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۹: جمع مکسر کی تعریف اور مثال لکھیں؟

سوال نمبر ۱۰: جمع قلت اور جمع کثرت کی مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۱: جمع قلت جمع کثرت کی جگہ استہام کی چاہ سکتی ہے؟ درجہ ستعس ہوتی ہے؟ مثال سے

وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۲: جمع قلت کے اور ان بمع مطلقہ ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۳: اسم مفعول اور اسم مفعول جیسے قاضوں و دعاویں اور مصنفوں پر پہلے عرب کا عین ظہر یہ بتائیں

کہ ان مثالوں میں پہلی دو میں یا اور تیسری میں الف کو کیوں گرایا گیا ہے؟ مصنف کے قوس سنوں

وَأَرْضُونَ وَالْبُيُوتَ وَالْقُلُوبَ قُلْ ذَکَا کی مطلب ہے اور ان الفاظ کے معانی کیا ہیں؟

سوال نمبر ۱۴: مصدر کی تعریف اور مثال لکھیں؟

سوال نمبر ۱۵: مصدر فاعل کا و اصل ب کہتا ہے؟ مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۶: کیا مصدر لازم اور متعدی ہوتا ہے؟ مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۷: مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کیا جا سکتا ہے؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۱۸: اسم عامل کی تعریف لے کے یہ بتائیں کہ ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کس اور پر آتا

ہے؟ نیز اسم فاعل کیا عمل کرتا ہے؟ اس کے عمل کے لیے کیا شرائط ہیں تفصیل سے مثالوں کے

ساتھ تحریر کریں؟

سوال نمبر ۱۹: اسم عامل فعل و عمل کب کرتا ہے؟ مثال سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۲۰: اسم عامل میں اصناف کب اذہب ہے؟

سوال نمبر ۲۱: اسم مفعول کی تعریف کریں؟ اسم مفعول کو ثلاثی مجرد سے مشتق کیسے کرتے ہیں؟ مثالوں سے واضح

کریں؟

سوال نمبر ۲۲: اسم مفعول غیر ثلاثی مجرد سے کیسے مشتق ہوتا ہے؟

سوال نمبر ۲۳: کیا اسم مفعول فعل و لا عمل کرتا ہے؟ مثالوں سے وضاحت کریں؟







تیسری بات:	سب سے پہلے فعل مضارع کو استقبیل اور ماضی حال سے ساتھ خاص کر دیتے ہیں
چوتھی بات :	فعل مضارع گر ماضی ہو تو مدت مضارع مضمومہ اور شرطی ہے تو مشقوت
پانچویں بات:	فعل مضارع کے معرب ہونے کی وجہ

پہلی بات      فعل کی اقسام ثلاثہ اور فعل ماضی کی تعریف اور اس کا اعراب

ماضی وہ فعل ہے جو آپ کے زمانے سے پسند و گدھانے پر دلالت کرے اور اصل ماضی بنی برنقہ ہوتا ہے اگر اس کے آخر میں ضمیر مرفوع متحرک نہ ہو اور وہ جیسے **صرب** کیونکہ اگر اس کے آخر میں ضمیر مرفوع متحرک ہوگی تو ماضی بر سکون ہوگا جیسے **صربیں** اور **صرب** وغیرہ کیونکہ ضمیر مرفوع متحرک فاعل کی ضمیر ہے اس کا فعل سے ساتھ شدید تعلق ہے فعل اس کے ساتھ فکر منزہ ایک کلمہ ہو گیا اور ایک کلمہ میں چار حرکتوں کا پایہ ہے جمع ہونا ناجائز ہے لہذا فعل کے آخری حرف کو اس کی پڑھنا ضروری ہے اور اگر آخر میں **ا** ہو تو اس میں سلت کی وجہ سے ماضی برضہ ہوگا جیسے **صربوا**

## الفعل المضارع

القائى المضارع وهو فعل مضارع الاسم باحدى حركات اتيں في أوله لفظ في اتفادى لحركات واستكنات  
 واما فعل مضارع صا ومضارع وهما فعل مضارع هما اسم الحركات اتيں میں سے کسی یک کے اس کے شروع میں آئے گی وہ سے خواہ  
 سخن یضرب و یستخرج کضارب و مستخرج و یی دخر لایم الک کید فی أولهما نکلون ین رید الیقرم  
 مشابہت نقلی حركات و سکات کے متعلق ہوں میں جیسے بصر ب اور یستخرج مشابہ ہے صارب اور مستخرج کے اور فعل مضارع  
 مشابہ سے کہ ساتھ میں شروع میں لام کا کید داخل ہوتے وہ یہ ہے جیسے تو ہے ین رید لہما میں کہتا کہتا ہے ین رید  
 کما تنقول ین رید الفانہ وہی تدار یہما ہی عدد الحروف و معنی ہی آمد مشترک بین الحال والاستقبال  
 انقائہ (اتم میں) اور فعل مضارع اتم کے مشابہ ہے عدد الحروف کے ہر حالت میں خواہ وہ مشابہت معنی ہو اس بات میں کہ وہ فعل

كَلَامُ الْفَاعِلِ وَلِذَلِكَ سَمُوهُ مُصَرِّغًا يُمَثِّلُهَا بِاسْمِ الْفَاعِلِ

مشتہ۔ دھماکا و شعلہ میں جیسے۔ اس طرح مشتہ۔ ہے جس و اشتہا میں۔ کی وجہ سے محو یوں ہے اس ۱۵۰۰ مشتہ میں ہے۔

دوسری بات فعل مضارع کی تعریف اور اس کی اسم کے ساتھ مشبہ بہت لفظی اور معنوی کا بیان

فعل مضارع کی تعریف: فعل مضارع دو فعل ہے جو حروف انیس میں کسی کے آنے کی وجہ سے اسم کے مشبہ ہو۔

**مضارع کی اسم سے مشابہت:** فعل مضارع کی اسم سے مشابہت ہے۔

(۲) مثلاً بہت معنوی

(۱) مشابہت منطقی

پھر مشابہت لفظی کی تین صورتیں ہیں۔

**مشابہت لفظی کی پہلی صورت:** یہ ہے کہ فعل مضارع اسم فاعل کے مشابہ ہوگا حرکات و سکنات میں موافق

ہونے کی وجہ سے جیسے **بصرب** اور **بصرح**۔ **بصر** سے حرکات و سکنات میں **بصرح** اور **بصرح** اسم فاعل کے۔

**مشابہت لفظی کی دوسری صورت:** یہ ہے کہ جس طرح اسم فاعل کے شروع میں نام تاکید (مفتوحہ) آتا ہے

سی طرح فعل مضارع کے شروع میں بھی نام تاکید (مفتوحہ) آتا ہے جیسے **ان ربہ** **لعم** فعل مضارع کے شروع

میں **ان** تاکید کی طرح **ان ربہ** **لعم** میں اسم فاعل کے شروع میں بھی **ان** تاکید آتا ہے۔

**مشابہت لفظی کی تیسری صورت:** یہ ہے کہ فعل مضارع تعداد حروف میں مساوی ہوگا اسم فاعل کے جیسے

**بصرب** اور **بصرح**

**مشابہت معنوی:** فعل مضارع کی اسم کے ساتھ ش بہت معنوی یہ ہے کہ جس طرح اسم فاعل میں زمانہ

ماں اور استقبال ہوتا ہے اسی طرح فعل مضارع میں بھی زمانہ ماں اور استقبال ہوتا ہے پس یہ زمانہ حال و استقبال میں

مشترک ہیں۔

**فعل مضارع کی وجہ تسمیہ:** فعل مضارع کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مضارع کے معنی ہیں مشابہ کے چونکہ

فعل مضارع کو وہ چیزوں میں اسم کے مشابہ ہے اس لیے کہ اس کو مضارع کہتے ہیں۔

والسین وسوف یختصمه بالاستقبال بحویر یبصر ب و سوف یبصر ب واللام المفتوحة بانحال نحو

سین اور سوف فعل مضارع کو استقبال کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں جیسے **یبصر ب** اور **سوف یبصر ب** میں **ب** اور **لام** مفتوحہ

لیبصر ب و حروف المضارعة معصومة فی الرباعی نحو یدخرخ ویخرخ لای اصلہ بأحرج

فعل مضارع کو حال کے ساتھ خاص کر دیتا ہے جیسے **یبصر ب** (وہ دہاتا ہے) اور حروف مضارع سب کے سب پہلی میں ضمیم ہوتے ہیں جیسے

وہفتون حلفی فاعدا کی بصر ب و یبصر ب

بصرح اور بصرح چونکہ اس کے اصل باحرج کی **ب** کے علاوہ دوسری علامات مضارع ہوتی ہے جیسے **ب** اور **بصرح**

**تیسری بات:** سین اور سوف فعل مضارع کو استقبال، ویرام **ب** کے معنی کے ساتھ خاص کر

دیتے ہیں

فعل مضارع ویسے تو حال اور استقبال دونوں کے ہے آتا ہے سین جب فعل مضارع کے شروع میں سین یا

سوف آئے تو یہ فعل مضارع کو استقبال کے معنی کے لیے خاص کر دیتے ہیں جیسے **یبصر ب** کے معنی ہیں بصر ب



مارے گا اور اسی طرح **سوف يضرب** کے معنی ہیں وہ عتق رب مارے گا۔

**سین اور سوف میں فرق:** سین اور سوف میں فرق یہ ہے کہ سین استقبال قریب کے ہے آتا ہے اور سوف استقبال بعید کے لیے۔

اگر فعل مضارع کے شروع میں ہم مفتوحہ آجائے تو وہ فعل مضارع وصال کے معنی کے ہے خاص کر وقتا ہے جیسے **يضرب** (وہ مارتا ہے)

**چوتھی بات:** فعل مضارع گرامری ہو تو مدت مضارع مضموم ہوا گرامری ہو تو مفتوح

اگر حرف مضارع رباعی میں مضموم ہوتے ہیں رباعی سے مراد وہ مضارع جس کی ماضی چار حرفی ہو غہ چاروں حروف اصلی ہوں جیسے **يدخرج** کی ماضی **خرج** میں چاروں حروف اصلی ہیں یا کوئی حرف رکن ہو جیسے **يخرج** اصل میں یا **خرج** تھا۔

والا غير مفعول الاصل في الفعل الياء لمشابهة الاسم في ما عرف وأصل الاسم الإعراب وذلك ہے نکل فعل مضارع کتوبوں نے معرب کیا ہے یا جو یکہ فعل میں اصل بھی ہوتا ہے وجہ فعل مضارع کی اس کے ساتھ مشابہت کے حسب **دائم متصل به دون تاكيد ولا دون جمع المؤنث و إعرابه ثلاثة أنواع وقع ونصب وجرم سجد هو** کہ آپ پہچان چکے ہیں اور اصل اسم میں معرب ہوتا ہے اور یہ اس وقت ہے کہ اس کے ساتھ متصل نہ ہوں تاکہ اور نہ ہی لون جمع مؤنث

**يضرب ولن يضرب ولم يضرب**

اور اس کے تیس اعراب ہیں رفع نصب جزم جیسے **يضرب ولن يضرب ولم يضرب**

**پانچویں بات:** فعل مضارع کے معرب ہونے کی وجہ

اس سہارت کا خلاصہ یہ ہے کہ نحو میں سے فعل مضارع کو معرب کہا ہے یا تاکہ فعل میں اصل معنی ہوتا ہے اس کی وجہ بتا رہے ہیں کہ فعل مضارع میں اسم کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے چونکہ معرب کی خصوصیات پائی جاتی ہیں اس لیے کہ فعل مضارع کو بھی معرب کہا گیا ہے (مشابہت کی بحث میں گزر چکی ہے)

فعل مضارع معرب اس وقت ہوگا جب فعل مضارع کے ساتھ نون تائید و لون جمع مؤنث ملے ہوئے نہ ہوں۔ جب فعل مضارع کے آخر میں نون تائید و لون جمع مؤنث ملے ہوئے ہوں تو وہ فعل مضارع بھی ہوگا جیسے **يصبر** میں یہ معنی ہے۔

**فعل مضارع کے اعراب**

فعل مضارع کے اعراب تین ہیں: (۱) رفع جیسے **هو يضرب**



(۳) جزم جیسے لم یضرب

(۲) نصب جیسے لم یضرب

## فعل مضارع کے اعراب کی قسمیں

فصل فی أنصاب اعراب الفعل و هي أربعة الأول أن يكون الرفع بالصمة والنصب بالفتح

یہ فعل مضارع کے اعراب کی قسموں میں ہے اور یہ چار قسمیں ہیں پہلی قسم یہ ہے کہ حالت رقی ثبوت کے ساتھ حالت رقی ثبوت کے ساتھ

والجزم بالسكون ويختص بالمتفرد لصحيح غير المخاطبة تقول: هو يصوب ولن يضرب ولم يضرب

حالت جزم سکون کے ساتھ اور یہ مختص سے مفرّد صحیح غیر مخاطب کے ساتھ لا ہے گا ہو یضرب و لن یضرب ولم یضرب

والثاني: أن يكون الرفع بثبوت النون والنصب والجزم بحذفها ويختص

دوسری قسم اعراب کے اعتبار سے یہ ہے کہ حالت رقی ثبوت نون کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف نون کے ساتھ رقی ثبوت

بالثبئة و جميع اسد كرو المعروفة السخاطبة صحبها كان أو غير تقول هما يعلان وهم يعصون وأنت

ہے ثبوتہ و جمع نہ اور معرہ مودع مخاطب کے ساتھ خبر و جمع نون یا غیر صحیح تو ہے گا ہم یعلنون و هم یعصون وأنت

تعلنين ولن يعلا ولن يعلا ولن تعقبي ولم تعلا ولم تعصو ولم تعقبي وثالث: أن يكون الرفع بتقدير

تعتبر و لن يعلا ولن يعلا و لن تعقبي و لم تعلا و لم تعصو و لم تعقبي و تسمى جزم جیسے لم یضرب کے ساتھ یہ ہے کہ حالت رقی

الصمة والنصب بالفتحة للظا والجزم بحذف اللام ويختص بالناقص ثباني والوازي

ضمہ تقدیری کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف الهمزة و جزم بحذف الهمزة کے ساتھ اور یہ مختص ہے ناقص ثانی والوازی

غير تبيد وجنح ومخاطبة تقول: هو يزعم ويغزو ولن يزعم ولن يغزو ولم يزعم ولم يغزو

کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف الهمزة و جزم بحذف الهمزة کے ساتھ اور یہ مختص ہے ناقص ثانی والوازی

الزابع: أن يكون الرفع بتقدير الصمة والنصب بتقدير الفتحة والجزم بحذف اللام

چوتھی قسم اعراب کے اعتبار سے یہ ہے کہ حالت رقی ثبوت نون کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف نون کے ساتھ اور یہ مختص ہے ناقص ثانی والوازی

ويختص بالناقص الالف غير تبيد و جميع ومخاطبة نحو هو يسمي ولن يسمي ولم يسم

اور یہ مختص ہے ناقص الهمزة غیر تبيد و جمع و مخاطبہ نحو هو یسمی و لن یسمی و لم یسم

اور یہ مختص ہے ناقص الهمزة غیر تبيد و جمع و مخاطبہ نحو هو یسمی و لن یسمی و لم یسم

## فعل مضارع کے اعراب کی قسمیں

فعل مضارع کی باقی اعراب کے چار اقسام ہیں۔

پہلی قسم: حالت رقی ثبوت کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف نون کے ساتھ اور یہ مختص ہے ناقص ثانی والوازی

دوسری قسم: حالت رقی ثبوت نون کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف نون کے ساتھ اور یہ مختص ہے ناقص ثانی والوازی

تیسری قسم: حالت رقی ثبوت نون کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف نون کے ساتھ اور یہ مختص ہے ناقص ثانی والوازی

چوتھی قسم: حالت رقی ثبوت نون کے ساتھ اور حالت نصب و جزم بحذف نون کے ساتھ اور یہ مختص ہے ناقص ثانی والوازی





طور پر نصب، بتاے بشرطیکہ عمر، وطن کے حدود، ہو جائے اور بد (محسن، نبی) میں چاہتا ہوں کہ تو میرے ساتھ اس میں  
کرے) اس میں محسن فعل مضارع کو نصب اُن نے دیا ہے

دوسرا عامل ناصب: سن ہے یہ بھی فعل مضارع کو نصب، بتا ہے یہ فعل مضارع مستقبل کے معنی میں کر دیتا  
ہے اور اس میں نبی، اور تاکید کا معنی پیدا کرتا ہے جیسے اذن صبر بک (اور میں ہرگز قہجے نہیں مارا گا) اس میں سن سے  
اضرب فعل مضارع کو نصب دیا ہے۔

تیسرا عامل ناصب: کسی ہے یہ ہیبت کا معنی، بتا ہے اس کا فعل ماضی کے یہ جب ہوتا ہے جیسے تسلیم  
کھی اذ دخل الجنة (اسلام لایا میں تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں) اسلام دخول جنت کا سبب ہے اس میں  
کھی اذ دخل فعل مضارع کو نصب دیا ہے۔

چوتھا عامل ناصب: دے سے یہ بھی فعل مضارع کو نصب دیتا ہے، وشرطوں کے ساتھ (ا) اس کا جہا اپنے  
ما قبل کا معنوں نہ ہو۔ (۲) مضارع معنی مستقبل ہو معنی مل نہ ہو، ورنہ یہ کسی بات کے جواب کے میں، فعل ہوتا ہے جیسے  
کسی کے کہ اسلم (میں نے اسلام لیا) تو اس کے جواب میں آپ نے کہا: دن قد حل احمد یا آپ نے کہا: دن  
یغفر اللہ لک اس میں اذن نے فدخل اور يغفر کو نصب دیا ہے۔

پانچواں عامل ناصب: اں مقدرہ سے یہ بھی مطلقہ کی طرح فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔

و تقدر ان فی سبعة مواضع بعد حتی نحو: اسمعت حتی اذ حل الجنة ولا م کی نحو: قام رید لیذهب  
اور سات مرتبہ تک مقدر دیتا ہے وں حتی نے بعد جیسے اسمعت حتی اذ حل الجنة اس سے معلوم ہوا کہ  
تاکہ جنت میں داخل ہو جائیں) و لا م کی کے بعد جیسے قام رید لیذهب (رید لکڑا ہوا تاکہ وہ نہ دے)  
و لا م الجحد سخر وما کان للہ ليعذبهم و الله اوابقہ فی جواب الامر والنہی  
و لا م جحد کے بعد جیسے و لا م کان للہ ليعذبهم (نہیں ہے لہذا جنت میں وہ نہ دے) اور اس سے کہ بعد جحد کو مرنے کی،

والاستغفار والتقی والتمنی والعرض نحو: اسمع فتسلم ولا تعص فتعذب و هل تعلم فتسجد؟ و ما نزلنا  
استقامت کی، عرض میں امر جیسے سلم سلم (تو سلام قبول کر لے) ہاں تو سمجھو رہے گا) نہیں جیسے لا تعص فتعذب  
(نارمان مروت کو تو نہ دیا جائے) استقامت جیسے ہر نعم فتح (یہ تو ہے علم حاصل کیا تاکہ بات پائے) کی جیسے ما نزلنا

فکر مک و بیت لی ما لا تافقه و الا تدری بان تصيب خیر او تغد الرا او الواجعة فی جواب هذه المواضع  
فکر مک (دریں زیارت) تاؤ تاکہ ہم تمہارا عرض اسمع کی جیسے ہی ما لا تافقه (اس میں میرے ساتھ ہاں ہوتا تاکہ سے غرضی کرتا) عرض  
جیسے لا تدری بان تصيب خیر (تو نہ دے پان میں نہیں کرتا تاکہ میں تو جلدی پاؤں) اور اس سے کہ بعد ان پوشیدہ ہوتا ہے) اور جو  
کد، لک نحو اسمع و تسلم الی امر و بعد او یسعی الی ان والاں نحو لا حینک او تعطینی حتی







## فعل مضارع کے عوامل جازمہ

المعبر وہ عاملہ لم ولما ولام الأمر و لافى النهي و کلم المجازات و هى اى و منهم و ادموا و حیثما و ایں

فعل مضارع مجزوم کامل **لَمْ** اور **لَمَّا** اور **لَام** مراد رائے تھی اور کلمات مجازات تھیں کلمات شرط و جزا ہیں اور کلمات مجازات یہ ہیں ایں

ومن و من و ائی و ایں و ان لمقدره نحو لم يضرب ولما يضرب و لا تضرب

منہم و ایں و حیثما و ایں و ائی و ایں اور وہ ان جو مقدر ہوتا ہے (شرط کے ساتھ) جیسے لم يضرب و لَمَّا يضرب

و ان تصرب تصرب و ائی اصربھا

و تضرب و لا تضرب و ان تضرب تضرب آخر تک

**وضاحت:** مصنف **اللی** اس سے پہلے فعل مضارع مرفوع اور اس کے عامل اور فعل مضارع منسوب اور اس

کے عامل کو بیان فرمانے کے بعد ب یہاں سے فعل مضارع مجزوم کو ذکر فرما رہے ہیں کہ اس کے عامل کیا ہوں گے۔

ب یہاں سے پہلے عامل کو ذکر کرنے کے بعد اس کی مثالیں ذکر فرما رہے ہیں۔

**فعل مضارع کے عامل جازمہ:** **لَمْ** لَمَّا لَام مراد رائے تھی و کلمات مجازات اور وہ ہیں ایں **منہم** اذہم

**حیثما** ایں **من** **ای** **اے** اور وہ ان جو مقدر ہوتا ہے۔ کلمات مجازات سے مراد کلمات ہیں جو شرط اور جزاء پر داخل ہوتے ہیں۔

**مثالیں:** یا ترتیب جیسے **لَمْ** **بصرب** **لَمَّا** **بصرب** **لَا** **تضرب** **ب** **تضرب** **اصرب**

و اعلم ان لم تغلب المضارع فاعضاؤه لفظا كدليلك الا ان فيها توفيقا بعدد و دو انا قبلہ نحو قاض الامیر مضارع

اور جاں کو کہ تحقیق **لَمْ** فعل مضارع کو ماضی معنی کے معنی میں کہہ رہے ہیں اور ماضی ہی طرح فعل مضارع کو ماضی معنی کے معنی میں کہہ رہے ہیں

بہ کتب ماضی امید ہوتی ہے اس کے بعد اور دوام ہوتا ہے اس سے پہلے جیسے **لَمْ** **لَا** **بصرب** **کب** (کھڑ ہوا امیر ماضی کب ہو نہیں سکتا)

ایضا يجوز حذف الفعل بعد ما خاصة نقول: مدد وید و لَمْ آي لَمَّا يمدعه التمدد ولا نقول مدد وید و لَمْ

اور اسی طرح جائز ہے فعل کا حذف کرنا لَمَّا کے بعد خاص کر کے تو ہے **لَمَّا** **مدد وید** **لَمْ** (تم مدد دینا یہ درست نہیں)

یعنی (فعل نہیں آیا اس کو ماضی مددی لے) اور تو یہ نہیں کہہ سکتے **مدد وید و لَمْ**

## لَمْ اور لَمَّا کا عمل اور ان کے درمیان فرق

**لَمْ اور لَمَّا کا عمل:** **لَمْ** اور ماضی مضارع پر داخل ہونے ہیں اور اس کو ماضی معنی کے معنی میں کر دیتے ہیں۔

**لَمْ اور لَمَّا کے درمیان فرق**

**پہلا فرق:** **لَمْ** ماضی تکمیل کے بعد ماضی ہونے کی امید ہوتی ہے اور **لَمَّا** تکمیل سے پہلے دوام ہوتا ہے جیسے **لَمَّا**

**لَمْ** **مدد وید** **کب** (امیر کھڑ ہوا ہے اور سو نہیں ہو) یعنی سو رہونے کی امید ہے لیکن **لَمَّا** **مدد وید** **کب** میں







سوار ہونے کا امکان نہیں۔

**وہ سرافرق:** لفظ کے بدل فعل کو حذف کرنا چاہئے کوئی قرینہ موجود ہو جیسے **مدمر یدو** مصیہ اصل میں لم یبشعہ  
لندم تم جب کہ ہم میں یہ جائز نہیں ہیں؟ **ندم یدو** ہم میں کہہ سکتا۔

و اما کتب المجربات حرف کماث أو استا فهي تذلل علی الجفلیس لندل علی أن الأولى سب  
ور بہر حال کلمات مجازت جو حرف ہوں یا اسم ہیں یہ داخل ہوتے ہیں دو عملوں پر تاکہ کلمات میں اس بات پر کہ پہلا محذوب ہوتا  
لثابۃ وتسمى الأولى شرطاً والثانية خبراً ثم إن كان الشرط والجرح ماضياً عیناً يجب الجزم فیہما لفظاً  
ہے، دوسرے محذوف کے یہ دونوں میں سے پہلے کا کلام رکھا جاتا ہے شرط اور دوسرے کا جرح اگر شرط اور جرح دونوں فعل مضارع ہوں تو ان  
بحو ین تکرم می اکرم مک وإن کان ماضیاً لم تعد فیہما لفظ بحو إن شرطت ضروبت وإن کان الجرح  
دونوں میں لفظ جزم واجب ہے جیسے **نکرم می اکرم مک** اور اگر وہ دونوں ماضی ہوں تو کلمات مجازت اس دونوں پر لفظ عمل میں کر کے  
وحدۃ ماضیاً يجب الجرح فی الشرط بحو إن تطریبی صریحاً وکان الشرط وحدۃ ماضیاً جار فی  
جیسے ان صریحاً صریحاً اور اگر جرح یا کید ماضی ہو تو شرط میں جزم واجب ہے جیسے ان صریحاً صریحاً اور اگر شرط ماضی ہو تو

الجرح ماضیاً جہاں بحو ن حنی اکرم مک واکرم مک

جہاں دوسرے کلمات جاز تھے جیسے **نکرم می اکرم مک** واکرم مک

### کلمات مجازات کا دخول اور عمل کے اعتبار سے اس کی صورتیں

**وضاحت:** معنی مجازت یہاں کلمات مجازت خواہ یہ حروف ہوں یا اسم ہوں کے حوالے سے دو باتیں ذکر  
فرما رہے ہیں۔

**پہلی بات:** یہ کہ یہ کلمات دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں جن میں سے پہلا محذوف ہے جسے لے کر سب ہوتا  
جہاں پہلے جملے کو شرط اور دوسرے جملے کو جزا کہتے ہیں۔

**دوسری بات:** یہ کہ کلمات مجازت کی عمل کے اعتبار سے تین صورتیں، فرما رہے ہیں۔

### کلمات مجازات کی عمل کے اعتبار سے چار صورتیں

**پہلی صورت:** کلمات مجازت جس دو جملوں پر داخل ہوں، اگر وہ دونوں جملے فعل مضارع کے ہوں تو یہ فعل  
مضارع کے دونوں جملوں کو جزم دیں گے اور اس صورت میں لفظ جزم دینا واجب ہے کیونکہ مضارع معرب ہے اس  
میں جزم نہ ملتی ہے جیسے **نکرم می اکرم مک** (اگر تو میری عزت کرے گا تو میں بھی تیری عزت کروں گا)







شاید یہ مہر جیسے قلب کی کہنہ سحر سے اللہ شاعر عربی (سفرِ ہندوستان) نے بھی تم کو خوب رشتے تو میرا ہی رہا یا نہیں ہوئے

فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ

فلس عدمیتوں سے مدد جناب لایزالہ جمعہ ۱۰ لی اسکے (ترجمہ ان غورقوں کو جو میں چاہتا ہوں بیوکروں کی طرف مت بولنا)

۷۲۔ اُپر فاء کے داخل ہونے یا نہ ہونے کی صورتیں

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ یہاں سے قیام کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ کہاں قیام کا جزا میں لانا مستحب ہے اور کہاں جائز ہے، اور کہاں واجب ہے۔

**پہلی صورت:** جس میں فار کو جزا پر لانا مستحب ہے وہ صورت یہ ہے کہ جب جزا ماضی ہو بغیر قندے تو اس میں فار کا لانا غریب ہے کیونکہ حرف شرط سے ماضی کے معنی میں لڑکھا ہے کہ اس کو مستقبل کے معنی میں لڑویا ہے لہذا جزا کو شرط کے ساتھ ربط دینے کے لیے کسی اور حرف کی ضرورت نہیں۔

**پہلی مثال:** اے اُنکو متھی اُنکو متک اس میں اُنکو متک ماضی بغیر قدر کے ہے۔ لہذا افاء کا لا چاہئے نہیں۔

دوسری مثال: بدعت کی کفریہ و مہرہ جمعہ کہ 'معا' اس میں کاف یا ضیعیہ تہ کے پہلے ہوا کا ناچ نہ ہوگی۔

**دوسری صورت:** حر میں لے گا، ادا دینا، ادا واپس چڑھیں وہ یہ کہ اگر جزا مضاعف شدت ہو یا مضاعف مطلق ہو۔  
کے ساتھ تو اس میں دوہوں صورتیں چڑھیں یعنی قاء کا حر امیں رہنا اور نہ لانا۔

مصرعہ مثبت کی مثال      اب مصرعہ منفی یا فاعلِ مک دونوں جائز ہیں۔

مضمر مفتوح بدلِ مثنیٰ۔ اُن سبھی لڑکھڑکھ یا لڑکھڑکھ لڑکھڑکھ یا لڑکھڑکھ۔

وہ صورتیں جہاں جزائش فاع کا لانا واجب ہے:

جب فاع کا لانا واجب ہے اور اس کی یہ صورتیں ہیں۔

جب جر مذکورہ دونوں قسموں کے عدم ہو تو اس

**پہلی صورت:** حسب جزا فعل ماضی قد کے ساتھ ہوتو وہاں جزا میں فاعل کا نا واجب ہے جیسے اب **بسر**ی فقد  
سرقی **ا**ح لہ کہ میں **فقد** سرقی **ا**ح لہ جز ہے جو کہ فعل ماضی قد کے ساتھ لہند جزا میں فاعل کا نا واجب ہے۔

**دوسری صورت:** جب فعل مضارع منفی ہو بغیر کے تو جز میں فاء کا نا و لاء ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرما ہے

وَمِنْ بَعْدِ عَذَابِنَا نَسْفَعُ الْمَوْتَرِ الْمُبِغَّصِ **ع** یَقْبَلُ **ع** اِس میں **ع** یقبَلُ وہ جز فعل مضارع بغیر ہے ہذا جز میں فاء کا نا و لاء ہے۔

**تیسری صورت:** جب تراجمد سے پہلے تو تراجمد کا انا جب ہے جیسے میں حادہ لحافہ عمر اتانہا  
اس میں فلفہ عشر ائمہ لہ جز ہے جو کرا سے لہذا فلفہ تراجمد تراجمد ہے۔

جوہی صورت: جب جملہ مناسبات میں واقع ہو تو بھی جزائیں فاکارنا واجب ہے پھر جملہ انعامات ہے مہو، مہی۔

**امر کی مثال:** قل ان کنتم تحبون الله فاتبعوني اس میں فاتبعونی ہی جڑ ہے اور جس پر مشابہت لہذا غناء کا نا واجب ہے۔

**نہی کی مثال:** لاتدعوا کافرون ہے فون غم غم وہ موصات فلان تر جعوہ الی تکفیر اس میں فلا بر جعوہ جڑ اور نشانہ نہی سے بندہ جڑ میں نہ دالناو جب ہے۔

وقد تقع ادا مع الجملة الاسمية موصوع لفء كقولہ تعالیٰ وان تصبہم سبۃ بما قدمت ایدہم ادا ہم یفقطون اور کئی کئی جب جڑ حمد سمیہ ہو تو فاعل جگرہ (مفاتیح) واقع ہوتا ہے جیسے وان تصبہم سبۃ بما قدمت ایدہم ادا ہم یفقطون اور امر کی نسبت پہنچتی ہے تو جواں کے ان گناہوں کے سب سے بڑے جو ان کے ہاتھ آگے بھیچے ہیں تو وہ اپنا تکنا امید ہو جاتے ہیں) **وضاحت:** جب جرا حمد اسمیہ ہو تو بھی کبھی نہی جگرہ ادا می جاتی ہے آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کافران ہے اس میں وان تصبہم سبۃ بما قدمت ایدہم ادا ہم یفقطون اس میں ادا ہم یفقطون مصداق ہے جس پر فاعل جگرہ ادا می جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح فاتحہ تعقیب دے معنی پر لالہ کرتی ہے اسی طرح ادا بھی تعقیب دے معنی پر دلالت کرتا ہے۔

### ان شرطیہ پانچ افعال کے بعد مقدر ہوتی ہے

وانما تقدر بن بعد الافعال الخمسة التي هي اذمر نحو نعلم ساجح والنهي نحو لا تكذب بنك حبر الكوا الاستفهام نحو هل ضررنا مكر مك و اسمي نحو ليك عدي اخدم مك و لعرض نحو لا تشر بنانصب حبر

**ترجمہ و وضاحت:** مصنف جہاں سے یہ بات ذکر فرما رہے ہیں کہ یہ بات چونکہ پہلے مطلوب ہو چکی ہے ان شرطیہ مقدر ہو کر فعل مضارع کو جرم دیتا ہے اب یہاں سے یہ بتا رہے ہیں کہ اس کے علاوہ کون کون سے افعال کے بعد ان مقدر ہوتا ہے تو وہ کل پانچ افعال ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) امر کے بعد ان مقدر ہوتا ہے جیسے نعلم تنصح (تو اگر سیکھے گا تو نجات پائے گا)

یہ اصل میں تھا نعلم ان تنصح تنصح

(۲) نہی کے بعد بھی ان مقدر ہوتا ہے جیسے لا تکذب بنک حبر لک اصل عبارت یہ ہے لا تکذب بن لا تکذب بنک حبر (جھوٹ مت بول اگر تو جھوٹ نہیں بولے گا تو حیرے لیے بہتر ہوگا)

(۳) استفہام کے بعد بھی اصل ضررنا مکر مک کیا تو سامن زیارت کرے گا تو ہماری زیارت کرے گا تو ہم تیری عزت کریں گے) اصل عبارت یہ بھی هل ضررنا مکر مک

(۴) تمنی کے بعد جیسے لک عدي اخدم مک اصل عبارت یہ بھی لک عدي ان لکن عدي اخدم مک (کاش تہ میرے پاس ہوتا اگر تو میرے پاس ہوتا تو میں تیری خدمت کرتا)



(۵) عرض کے بعد جیسے لائزلت بحسب سؤ اصل عبارت یہ تھی لائزلت نائزلت بحسب حور  
(آپ ہمارے پاس کیسے گئے تھے اگر آپ ہمارے پاس ترتے تو آپ بھدلی کو پہنچتے)

وبعد نفی فی بعض المواضع نحو لا تفعل شؤا یکن خیرا وذلک اذ قصد ان الاثر سب لفظی کما  
رأیت فی الامثلة فان معنی قولنا: نعم سمعنا ہوں تعلم سمعنا و کذلک انما فی ہذلک انصاع قولک:  
لا تکفر تدخل الہ و لامت ع السنیۃ اذ لا یصح ان یقول ان لا تکفر تدخل النار

ترجمہ ووضاحت: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے ایک بات ذکر فرما رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ بعض مواقع پر نفی کے بعد  
بھی مقدر ہوتا ہے جیسے لا تفعل شؤا بکن حبرا (شرعا کام نہ کرو تیرے لیے بہتر ہوگا) یہ اصل یہ تھا لا تفعل شؤا  
بکن حبرا

تنبیہ: یہ عبارت شاید ہوا ذکر کی گئی ہے ورنہ یہ بات درست نہیں ہے کہ ان تاقیر کے بعد مقدر ہوتا ہے یہ تاکفی حیر  
مض ہے اس میں طب کے معنی نہیں ہوتے اور ان وہاں مقدر ہوتا ہے جہاں طب کے معنی ہوں۔

ان کے مقدر ہونے کے لیے شرط: وذلک اذ قصد .. اص اص عبارت سے یہ بات بتائی جا رہی ہے کہ  
شیئے مذکورہ کے کے بعد ان شرطیہ مقدر کرنا اس وقت ہے جب یہ قصد کیا جائے کہ اول ثانی کے لیے سبب ہے ورنہ  
جہاں اس ثانی کے لیے سبب ہے وہ وہاں شرط فوت ہونے کی وجہ سے ان کو مقدر کرنا درست نہ ہوگا مذکورہ اشیاء کے ضمن  
میں چونکہ اول ثانی کے لیے سبب ہے اس لیے ان کا مقدر کرنا درست ہے جیسے ہمارے قوس نعم سمعنا کا معنی ہے کہ  
ن نعم سمعنا (اُترتو دیکھو گا تو نعمت پائے گا) اب یہاں دیکھنا نعمت کا سبب ہے، کسی طرح باقی مثالوں پر غور کریں  
وہاں اس ثانی کے لیے سبب ہے۔

اسی وجہ سے تیرے قوس متنع ہوگا جیسے لا تکفر تدخل النار (کفر مت کر دھل ہو جائے گا نار میں) یہاں اگرچہ  
لا تکفر نہیں ہے کیونکہ ان مقدر کرنے کی صورت میں عبارت یوں ہوگی ان لا تکفر تدخل النار (اُترتو تکفر نہ کرے تو  
نار میں داخل ہوگا) اٹک یہ درست نہیں بلکہ وہ جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے اور نار میں داخل ہونے کا سبب کفر  
ہے، پس یہاں اول ثانی کے لیے سبب نہ ہونے کی وجہ سے ان کا مقدر کرنا درست نہیں ہے۔

## فعل کی تیسری قسم امر

والثالث الامر وهو صيغة يطلب بها الفعل من الفاعل لمخاطب بان تحذف من المصارع حروف المصارعة  
ورقم امر ہے اور وہ صیغہ ہے جس کے راجع فاعل حاضر ہے۔ فعل طلب کہہ جاۓ گا یاں صورت کے فعل امر صارع کے حرف مصارعة  
ثم ينظر إلى مكان ما بعد حروف المصارعة ساكنة وادب همزة الوصل مصمومة أي مضمة لا تنفص نحو اضرب



مَكْسُورَةٌ أَوْ يَفْجَحُ أَوْ يَكْسِرُ نَالَتْهُ كَاعِمْ وَأَضْرَبَ وَأَسْخَرَجَ وَأَنْ كَانَ مَتَحَوَّكَ فَلَا حَاجَةَ إِلَى الْهَيْئَةِ

سُجُوْعُ عِدَّةٍ وَحَاسِبٍ وَالْأُخْرَى مِنْ بَابِ الْإِفْعَالِ مِنَ الْقِسْمِ الثَّانِي وَهُوَ مَتْنِي عَمِي عَلَامَةُ لِحَرَمِ

کاضرب و غروارم واسم واضربوا و اضربوا و اضربوا

چیلے، امریکا و عربیہ و اسرائیل و مصر و مصریہ

[illegible]

بہاداب یہاں سے امر کو ذکر فرما رہے ہیں۔ امر کی بحث میں چار باتیں ذکر کی ہیں۔

بعد اب یہاں سے امر کو ذکر فرما رہے ہیں۔ امر کی بحث میں چار باتیں ذکر کی ہیں۔

۴۶ کیلے

رومہ کی بات۔

قیسری کا مٹ:

### چونکی بات :

کچھل پات

مراہ صیغہ ہے جس کے ذریعہ فاعل مخاطب سے فعل طلب کیا جائے۔

## دوسری بات

ساتھ ہے یا متحرک اگر ساکن ہے تو عین کمال کو دیکھیں۔ عتو کی قیاسی طرح ہے گروہ، مضموم ہے تو اس کے شروع میں ہمہہ کا

یعنی علم اور یضرب سے اضرب اور یسجوح سے اسججوح اور اگر مدت مضرب و حذف سے بعد

پس آخر میں وقف کرویں گے جسے بعد سے عدا اور بحاسب سے بحاسب

## تعمیری بات





**سوال:** آپ کا دعویٰ درست نہیں ہے کہ اگر علامت مضارع کے بعد وا حرف ساکن ہو تو شروع میں ہمزہ مضمومہ نہیں آئے۔ اگر مفتوح یا مکسور ہو تو شروع میں ہمزہ مکسورہ نہیں آئے۔ کیونکہ باب افعال میں **مکرم** سے علامت مضارع کو حذف کیا تو بعد وا حرف ساکن تھا پس عین کلمہ مکسور ہونے کی وجہ سے اس سے شروع میں ہمزہ مکسورہ آنا چاہیے۔ تعجب کہ ہمزہ مفتوحہ آ رہا ہے جیسے **اکرم**۔

**جواب:** باب افعال کا امر و امری قسم سے ہے اس لیے کہ اس میں علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد وا حرف ساکن نہیں بلکہ متحرک ہے اس لیے کہ **نکرم** اصل میں **ناکرم** تھا تاہم حذف کرنے کے بعد ہمزہ قطعی ہے جو کہ متحرک ہے اس لیے کہ ہمزہ لایا یا ہی نہیں گیا اور جو ہمزہ غرقہ ہے وہ قطعی ہے۔ اصل نہیں۔

### چوتھی بات امر کا اعراب

امر مضموم علامت جزم پر مبنی ہوتا ہے اور علامت جزم نہیں ہیں۔

(۱) سکون کے ساتھ جیسے **اضرب**

(۲) حرف علت کے حذف کے ساتھ جیسے **غور**، **مع**

(۳) فاعل کے حذف کرنے کے ساتھ جیسے **اضرب**، **اصرب**، **اصربی**

### فعل ما لم یسم فاعله

فعل ما لم یسم فاعله هو **لن** حذف وجہ والیم المقعول بہ مقادیرہ ویختص بانتمتعہ فی علامتہ فی الماضي

**فعل ما لم یسم فاعله**، فعل ہے جس کا فاعل حذف کر دیا گیا ہو۔ مقعول کو اس کے قائم مقام بنایا گیا ہو اور یہ فعل متعدی ہے۔ ساتھ فاعل

نیکوں اور لہ مصمومہ فقط وما قبل آخر مکسور افعی الا یواب انشی لیث فی وانلہ ہمزہ وصلی ولاتاء

ہے۔ اور اس کی علامت ماضی میں ہے کہ اگر سے شروع میں حرف مضموم ہو فقط و آخر سے پہلے حرف مکسور ہو اور اس میں جس سے شروع

رائدہ نحو ضرب ودخریج واکرم وآن یکنون ولہ وثانیہ مصمومہ وما قبل آخر کدالک فیما ہی اولہ تاء

میں ہمزہ وصلی و تاء رائدہ ہو جیسے **ضرب**، **دخریج**، **اکرم** اور یہ کہ ساکون اور ثانیہ مصمومہ ہو اس کے آخر سے ماضی والا حرف

رائدہ نحو تلعلل وتصوب وان یکنون اور لہ وثانیہ مصمومہ نا وما قبل آخر مکسور کدالک فیما ہی اولہ

ی طریقہ ہے۔ چھی مکسور ہوا اس الوب میں جن کے پہلے حرف میں تاء رائدہ ہو جیسے **تلعلل** اور **تصوب** اور

یہ کہ اس کا ال اور ثانیہ حرف مضموم ہو اس کے آخر سے ماضی والا بھی لیا ہی ہو (جی مکسور ہو) اس یواب میں جب کہ اس میں

ہمزہ وصلی نحو **سخر** و **اقتدر** و **انهمرة** تنبع المضموم ان لم تدلح

ہمزہ وصل ہو جیسے **سخر** اور **اقتدر** و ہمزہ تانیہ ہوگا حرف مضموم کے آئندہ بیان ہے۔

**وضاحت:** مصنف نے اس فصل میں پانچ باتیں کہیں کر دی ہیں۔





پہلی بات :	فعل مجہول کی تعریف
دوسری بات :	فعل مجہول کی علامت کے اعتبار سے تین صورتیں
تیسری بات :	فعل مضارع مجہول کی علامت
چوتھی بات :	باب نصب، علة اور افعال وغیرہ میں فعل مضارع مجہول کی علامت
پانچویں بات :	اجول میں ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی علامت

### فعل مجہول کی تعریف

فعل مجہول، فعل ہوتا ہے جس کے فاعل کو حذف کر دیا گیا ہو اور اس کی جگہ مفعول کو رکھ دیا گیا ہو اور یہ شخص ہے فعل متعدی کے ساتھ کیونکہ فعل لازم کا مفعول نہیں ہوتا۔

### دوسری بات : فعل مجہول کی علامت کے اعتبار سے تین صورتیں

پہلی علامت : یہ ہے کہ ماضی کا صرف پہلا حرف مضموم ہوتا ہے اور آخر سے پہلے دو حرف مکسور ہوتا ہے اور یہ علامت ان ابواب میں ہے جن کے شروع میں ہمزہ وصلیہ اور تاء زائدہ نہیں ہوتی ہے

مثالی مجرد مجہول کی مثال : صرب (در آیا) رہائی مجرد مجہول کی ماضی سے مثال : صرح (بہت پیچیر گیا) مثالی حریفہ سے ماضی مجہول کی مثال : انجزم (اکرام کیا گیا)

دوسری علامت : یہ ہے کہ ماضی کا پہلا اور دوسرا حرف مضموم ہو اور اس کے آخر میں پہلی مکسور اور یہ علامت ان ابواب میں ہے جن کے شروع میں تاء زائدہ ہو یا ب تفعیل سے ماضی مجہول جیسے تفعل اور ب تفعیل سے ماضی مجہول جیسے تصرح

تیسری علامت : یہ ہے کہ ماضی کا پہلا اور غیر آخری حرف مضموم ہو اور اس کے آخر سے پہلے دو حرف مکسور ہو اور یہ علامت ان ابواب میں ہے جن کے شروع میں ہمزہ وصلیہ آتا ہے باب استفعال ماضی مجہول جیسے استصرح اور باب افعال ماضی مجہول جیسے فسل

واہمہ فتنہ المضموم این ہم صرح یہ عبارت کا ماضی سابق کا تہ ہے حتیٰ ماضی مجہول میں ہمزہ وصل مضموم ہوتا ہے اس وجہ سے کہ اس کے مابعد حرف مضموم ہوتا ہے (اگرچہ ہمزہ وصل میں کسرہ ہے) لیکن ہمزہ وصل کا حرف مضموم سے متعلق ہونا اس وقت جب کہ ہمزہ تلفظ میں ساکت نہ ہو اس لیے کہ اگر وہ مکسور ہو تو کسرہ سے صمد کی طرف خروج اعرام آئے گا اور عربوں کے ہاں یہ ناپسندیدہ ہے جیسا کہ ضمہ سے کسرہ کی طرف خروج ناپسندیدہ ہے اور حرف ساکن تک میں آئے گا کوئی متباد نہیں ہے اس لیے کہ حرف ساکن کو منع قوی نہیں ہے کیونکہ سکون ایک مردہ صفت ہے جس کی وجہ سے حرف



## اجوف کی ماضی مجہول جس کا عین کلمہ الف سے بدلا ہو، اس کی تین صورتیں

**پہلی صورت:** قبل اور بیع ہے پس قبل اصل میں **قبول** تھا۔ پ کا ف کی طرف دور کرنے کے بعد واد کا کسرہ ماقبل کو نقل کر کے یا ب و ساکن ہے اور اس کا قبل منہ و کو یا سے بدل دیا گیا ہے تو قبل ہو اور بیع اصل میں بدیع تھا یا ب کی حرکت دور کرنے سے بعد یا کا کسرہ کوڑے دیا تو بیع ہو اور یہ لغت آنے والی دونوں لغتوں سے فصیح ہے۔

**دوسری صورت:** یہ ہے کہ قبل اور بیع کا شام کے ساتھ پڑھا۔ شام سے مراد یہ ہے کہ وکھ کے کسرہ کو ضمہ کی طرف مائل کرنے اور میں کہہ جو کہ یا ہے اس کو تھوڑا سا و کی طرف مائل کرنے پر حد تاکہ یہ مات معلوم ہو جائے کہ قاء کلمہ اصل میں مضموم ہے۔

**تیسری صورت:** واد کا کسرہ کے ساتھ قبول در موع پڑھنا جو کہ فعل میں قبول اور موع تھے و واد کی حرکت کو حذف کر دیا گیا اب قبول اور بیع ہو گئے مگر بیع میں یوسر والا قانون جاری ہو وریہ۔ وضمہ سے یا اب یا دساکن ماقبل مضموم ہونے کی وجہ سے یا کو واد سے بدل دیا تو **موع** ہو گیا۔

و کد ایک باب احصیر یعنی جس طرح جوف سے غلطی مجدد کی ماضی مجہول میں تین صورتیں ہیں۔ سی طرح جوف سے باب فتنار اور انفعال کی ماضی مجہول میں بھی تین صورتیں جاری ہو چکی ہیں، کیونکہ ول وہ حرفوں کو ہٹا دیں تو فعل کا وزن تیار ہو جاتا ہے تو یہ فعل صحیح ہے اب احصیر سے بیرون بعد سے قید ہوئے ب یہ قبل اور بیع کی طرح ہیں لہذا ان کو تین طریقے سے پڑھ سکتے ہیں۔

لیکن جوف سے باب استفعال اور باب انفعال کی ماضی مجہول میں یہ تین صورتیں جاری نہیں ہو سکتیں ان میں صرف پہلی صورت جاری ہوگی کیونکہ ان میں حرف مد سے ماقبل اصل سے اعتبار سے ساکن سے اصل میں استحصیر اور اھوہ تھے پس ان میں فعل و لا وزن نہیں پایا جاتا ہے۔

**فی مضارع تعصب .. بخ** یعنی جوف کے مضارع مجہول میں بین کلمہ الف سے بدل دیا ہے۔ گا خو د بین کلمہ میں وادہ یا ب و جیسا کہ تم علم صرف میں چکی طرح چاں چکے ہیں چنانچہ **بعول** کو **بعان** اور **بیع** کو **بیاع** پڑھا جائے گا۔

## فعل متعدی

**فصل الفعل اما متعدی وهو ما يتوقف عليه معناه على غيره لفاعلي كصرف والارام وهو جلاؤه كضعدوقم**  
فعل متعدی ہوگا اور متعدی وہ فعل ہے جس سے معنی کا سمجھنا ایسے متعلق پر متوقف ہو جو فاعل سے وابستہ ہے (اس سے مراد) اور الارام ہوگا اور لازم فعل ہے جو اس کے برخلاف ہو یعنی اس کا سمجھنا ایسے متعلق پر متوقف ہو جو فاعل سے وابستہ ہے (جیسے قعد و غلام و دبیہ و مرہ و غیرہ)۔



و المتعدی قد یكون إلى مفعول واحد كصوب زيد عمرو أو إلى مفعولين كاعطى زيد عمرو وادعنا وبعجور  
 وفضل، متعدی کبھی متصرف واحد کی طرف ہوتا ہے جیسے صوب بہ عمرو اور کبھی فعل متعدی ہوتا ہے وہ مفعولوں کی طرف جیسے عطی بہ  
 فیه الاقتصار علی أحد مفعولیه کاعطیت زیداً واعطیت درهماً بخلاف باب علیت و ایی لافعال مفاعیل  
 عمرو و درهماً و زیداً ہے اس میں وہ مفعولوں میں سے ایک مفعول پر اقتصار رہتا جیسے اعطیت زیداً یا اعطیت درهماً بخلاف باب  
 بعجور أعلم الله زید عمرو و افاضلاً و بنداً و ی و انبأ و تب و أخبر و خبر و حدث و هذه السبعة مفعولها الاقوال مع  
 عینب کے اور کبھی فعل متعدی ہوتا ہے جس میں مفعول کی طرف جیسے علم الله زیداً عمرو و افاضلاً لہ تعالیٰ سے بتایا گیا کہ عمرو کا فاعل  
 ہوتا ہے اور فی قبل سے نہ ری، اب، یا، حیر، حیر، حدث اور ان ساتوں افعال کا مفعول اول آخر کے دونوں مفعولوں کے ساتھ  
 لا حیریں کہ مفعول اولی اعطیت فی حوزہ الاقتصار علی أحدھما نقول أعلم الله زیداً و القابی مع الثالث  
 عینب کے دونوں مفعولوں کے ساتھ ہے ان میں سے کسی یکم پر کثرت کرنے کے بار میں جیسے کہ علم الله زیداً عمرو و انراں افعال کے  
 کس مفعول عینب فی عدم جوہ الاقتصار علی أحدھما فلا نقول أعلمت زیداً، خبر الناس بل نقول  
 مفعول ثانی، آثارہ۔ اب علمت کے دو مفعولوں کے ساتھ ہیں ان میں سے کسی یکم مفعول پر کثرت کرنے کے لئے جوہ میں سے۔  
 أعلمت زیداً عمرو و أخبر الناس

نہیں کہہ سکتا أعلمت زیداً عمرو الناس لکن تو کہے گا: أعلمت زیداً عمرو و أخبر الناس میں سے زید و عمرو یا عمرو یا غیر خاص ہوتا  
 وضاحت: مصنف زید فعل مجہول سے فارغ ہوئے کے بعد اب یہاں سے فعل متعدی کو ذکر فرما رہے ہیں  
 اس سے کہ فعل مجہول فعل متعدی میں ہوتا ہے اس فعل میں مصنف بتاتیے ہیں کہ ایسی صورت پر نہیں ہوتی کہ ذکر فرمائی ہیں۔

پہلی بات: فعل متعدی اور فعل لازم کی تعریف  
 دوسری بات: فعل متعدی کی اقسام  
 تیسری بات: متعدی پر مفعول سے متعلق قواعد

پہلی بات: فعل متعدی اور فعل لازم کی تعریف

فعل متعدی کی تعریف: فعل متعدی وہ فعل ہے جس کے معنی کا سمجھنا ایسے متعلق پر متوقف ہو جو فاعل کے علاوہ  
 ہو جیسے صوبہ اس سے مارا اس فعل کو سمجھنے کے لیے فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہے۔

فعل لازم کی تعریف: فعل لازم وہ فعل ہے جس کے معنی کا سمجھنا ایسے متعلق پر متوقف نہ ہو جو فاعل کے  
 علاوہ ہو جیسے قعد (وہ بیٹھا) اور قام (وہ کھڑا ہوا) اب یہ دونوں فعل مفعول کے محتاج نہیں۔

دوسری بات: فعل متعدی کی اقسام  
 فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں۔



کابل قسم: متعددی ایک مفعول حتی وہ فعل جو ایک مفعول کے طرف متعدی ہو۔

جیسے کہ **رب زید غفر** اور (زید نے عمر کو مارا)

**دوسری قسم:** متحدہ پرومغبول جینی، ۵۰ فیصل خورد و مخصوص کی طرف متعدی ہو اور یک پر کثرت کا تر ہو۔

جیسے اعطیت ریذا درہقا (میں نے ریڈ کو ایک درہم دیا)

اس کو اغلیب زیندا اور اغلیت جزہما دونوں پڑھنا جائز ہے۔

**تیسری قسم:** یہ نکل جوتندی ہو وہ مغفلوں کی طرح۔ اور ایک پر کثرت ہو یعنی یا تو دلوں کو حذف کریں گے

یہ وہ نہیں گواہ کر رہیں۔ اور یہ افسانہ قلوب میں ہوتا ہے۔

جیسے **قلب رید الفاضل** (میں نے زید کو فاضل ہوئے کہا)

متعدی چسپہ مفعول یعنی وہ فعل جو متعدی ہو نہیں سکتا۔

فعلی، بیاب، احب، حبی، عدم اللہ یاد نکرو۔ فاصلہ لکھتے وقت یہ یاد رکھو کہ

فاضل سے ایسا اعمہ غیور معنوی کی طرف متعدی ہے اس پر باقی کو قیاس کریں۔

تیسری بات      متعدی بہ سہ مفعول سے مشق قواعد

پہلا قصہ: نیا سونے کا پہلا معصوم خیر کے دونوں معصوموں نے ساتھ ساتھ انعطاب کے دونوں

مفتوں کی بات ہے دونوں مفتوں میں سے کسی ایک پر جواز اقتصاد میں۔ پس ان کے پیچھے مفتوں کو دوسری ورتیری

کے بغیر ذکر کر سکتے ہیں لہذا **أَعْمَدُ الدَّرِيدُ** کہنا درست ہے ورنہ ان کے وہم کے اثر میں یہ مفعول کو پہلے مفعول بنے

بغیر بھی ذکر کرتے ہیں جیسے تو کہہ سکتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ عَمْرُوْا اِلٰہِ صَلَٰوٰ

دوسرا قاعدہ: سہ ماہیوں فعال کا دوسرا ورثہ مفصول باب غنیمت کے دو مفتوحوں کی ماسد ہے کسی ایک پر

مقدمہ جو قصہ، جس میں ان کے دوسرے اور تیسرے قطعوں کا کچھ صرف کرنا ہے لیکن دوسرے دوسرے

میں سے کسی ایک کے ذکر کرتے وقت دوسرے کا ذکر ضروری ہے، پس **اعصاب ریذ**، **عصر**، **اخیر**، **لہا**، **س**، **مہ** کہتے ہیں۔

کیہ فداں فہلوں کا دہرا در تیرا منصوبہ حقیقت میں باپِ خدمت کے منصوبوں ہیں۔

أَعْمَالُ الْقُلُوبِ

فصل الأعمال لقديس عيشت وظنت وقسيس جلد - ورأيت ورعمت ووجدت وهي أعمل تدخلى على

۱۔ تلوینہ عیب ظنیت، حسبت، خبث، ریا، عجب و حجاب اور بے فعالی جو مبتدیانہ درجہ ہے

المبدأ والخبر في الفعلية من علمت زيداً عاشقاً علم أن هذه الأفعال خواص بها أن لا



راعل ہوئے میں اذان کو سہول ہوئی بنا عیب ہے جس جیسے علمت بد حدیث در حال لکراں افعال میں خصوصیت ارجح سے جس  
تقصیر علمی احمد معصوم بھا بخلاف باب عظیمت فلا تفلون علمت زید، و منها جو ر الإلعاء اذانو سبط  
وس میں سے یہ ہے کہ افعال قلوب سے دو مقصودوں میں سے کسی ایک پر انشا کرنا جائز نہیں بخلاف باب عیب کے (کہ اس کے دو  
مقصودوں میں سے کسی ایک پر انشا کرنا جائز ہوتا ہے) البتہ علمت زید نہیں کہہ سکتے ہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے عمل کو  
بحو رید طلست قائم و ناخوڑت بحو رید قائم طلست و سبہ و سبہ تابعی غی العمل اذ وقعت قبل الاستفہام  
کہتا ہے۔ یہ وسط میں واقع ہوں جیسے رید طلست۔ ہامد و امس قلوب \* حر میں واقع ہو چکے رید ہامد طلست اور ان میں سے یہ  
بحو علمت اذید عندک أم عمر و وقیل لہی بحو علمت ما رید فی الذار و قبل لاہ لا یئذیہ بحو علمت  
یہ ہے کہ فعل قلوب مستحب مہرگی درم ہوتا ہے پہلے واقع ہوں تو یہ تعلق ہوں گے (یعنی خطہ جس میں مرید گے اور جس میں مرید  
گے) جیسے علمت اذید عندک أم عمر و \* و لہی سے پہلے جیسے علمت ما رید فی الذار اور لاہ لا یئذیہ سے پہلے جیسے علمت  
لرید مطلب و منها بحو رن یکنون فاعلہا و معولہا صیغہیں ہنسی و واجدہ بحو علمتہی مطلق و طلستک  
رید مصبق وال میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس فعل کا لائل در خصوص شئی واہ کی توضیہیں ہوں یہ جائز ہے جیسے عیبی مصبق  
اھاصل و علم اہ قد یکنون طلست بمعنی اٹھت و علینت بمعنی عرفت و رائت بمعنی انصرت و  
اور طلست اھاصل در حال کوہ طس بمعنی الھم کے معنی میں ہوتا ہے اور علمت بمعنی عرف اور اب بمعنی صرف اور  
و جدت بمعنی اھیب لھما لھما فتصب معولاً و وجد فقط فلا یکنون جیسہ میں أفعال القلوب و جدت الکتاب  
و جد بمعنی اھیب ہا ہے پس اس صورت میں یہ معنی و مذکورہ سبب یہ ہیں صرف اس وقت یہ افعال قلوب نہ ہوں گے جیسے و جدت الکتاب

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ اس فصل میں چار باتیں ذکر فرما رہے ہیں۔

- پہلی بات : فعل قلوب کی تعداد
- دوسری بات: فعل قلوب کا عمل
- تیسری بات: افعال قلوب کی خصوصیات
- چوتھی بات : فعل قلوب اگر پہے معنی میں مستعمل نہ ہوں تو یہ افعال قلوب نہیں کہلا سکیں گے ورنہ  
ی افعال قلوب والا عمل کریں گے

### پہلی بات افعال قلوب کی تعداد

فعل قلوب حصہ استقرار کی کے یقین سے سات ہیں ورنہ عرفت، اعتقدت اور اودت بھی فعل قلوب میں  
سے ہیں اور ان معنیوں کی جانب متعدی جو کر مستعمل ہوتے ہیں گمان پر فعل قلوب کے حکام جاری نہیں ہوں گے۔

**افعال قلوب سات ہیں:** علمت، طلست، عیب، خلئت، رآیت، رعت، و جدت





## دوسری بات افعال قلوب کا عمل

فعال قلوب کا عمل یہ ہے کہ یہ عین مبداء رزخ پر داخل ہوتے ہیں یہ بعد اور خبر دونوں کو نصب دیتے ہیں مفعول ہونے کی بنا پر۔

## تیسری بات افعال قلوب کی خصوصیات

**پہلی خصوصیت:** فعال قلوب نے دو مفعولوں میں سے ایک مفعول پر اکتفا کر نہیں برخلاف باب اعطیہ نے کہ ان کے دو مفعولوں میں سے ایک پر کفایت ہے لہذا **عصمت ریدہ** کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس نے دونوں مفعول بمنزل ایک کلمے کے ہوتے ہیں۔

**دوسری خصوصیت:** ان کا عمل شروعیہ کا ردینہ جائز ہے جب کہ یہ قلوب اپنے دونوں مفعولوں کے درمیان

مذکور ہوں جیسے **ریدہ عفتت قائم** یا پہلے کے آخر میں مذکور ہوں جیسے **ریدہ قائم عفت**

**تیسری خصوصیت:** جب افعال قلوب استفہام، نفی، جزم، ابتداء سے پہلے واقع ہوں تو یہ معلق ہوں گے یعنی معلقا علی نہیں کریں گے اور معنی عمل کریں گے اس کے معنی ہونے کی وجہ سے کہ نفی، استفہام، جزم، ابتداء، مصدرات کا یہ کو چاہتے ہیں کہ ان سے پہلے دے، افعال کو مل دیں تو ان کی صحت ختم ہو جائے گی۔

استفہام سے پہلے واقع ہونے کی مثال: **علمت اربید عندک اہ عمرو**

نفی سے پہلے واقع ہونے کی مثال: **علمت ما رید فی الدار**

کام ابتداء سے پہلے واقع ہونے کی مثال: **علمت لربید مطلق**

ان تینوں صورتوں میں افعال قلوب کا عمل لغوی باطل ہو جاتا ہے لیکن جن یہ عمل کرتے ہیں اور دونوں جزم بنا پر

مفعولیت محل منسوب ہوتے ہیں اس معنی یہ ہوں گے کہ **عصمت حدہما بعینہ عندک اہ عمرو ریدہ** ایس فی

لدار اور **عصمت ریدہ مطلق مصنف** مصنف نے قبل استفہام کہا تاکہ ہم استفہام بھی شامل ہو جائے جیسے التحدیث کا

قرآن ہے **ایہ الحزین احصی**

**چوتھی خصوصیت:** افعال قلوب کے خواص میں سے ایک خاصیت یہ ہے کہ ان میں جائز ہے کہ اس کا فاعل اور مفعول

اول دونوں ہی واحد و ضمیریں ہوں جو کہ دونوں متصل ہوں صرف متکلم کے لیے یا صرف مخاطب کے لیے یا صرف

غائب کے لیے جیسے **علمنی مطلقا** (میں نے آپ کو جاننے والا بنا دیا) اس میں فاعل اور مفعول دونوں متکلم کی

ضمیریں ہیں ہوتے ہیں اور ہی واحد یعنی متکلم کی طرف لوٹ رہا ہے اور جیسے **ضک فاصلا** (تو نے اپنے آپ کو

فاضل بنا کر کیا) اس میں فاعل اور مفعول دونوں مخاطب کی ضمیریں ہیں جو متصل ہیں ورنہ اگر مخاطب کی طرف

لوٹ رہی ہیں یہ احتمال دوسرے قلوب میں جائز نہیں ہوں **صریہ** کہنا جائز نہیں بلکہ اس صورت میں فصل کریں گے



اور ضرورت منسی کہیں گے۔

**چوتھی بات** افعال قلوب گراہنے معنی میں مستعمل نہ ہوں تو یہ افعال قلوب نہیں کہلا سکیں گے اور نہ ہی افعال قلوب و لا عمل کریں گے

فعال قلوب میں سے بعض افعال کے لیے دوسرے معنی بھی ہیں جب افعال قلوب اس معنوں میں مستعمل ہوں تو یہ افعال قلوب نہیں کہلا سکیں گے اور اس وقت ان کا عمل بھی افعال قلوب والا نہ ہوگا بلکہ یہ صرف ایک مفعول کی طرف متعدی ہوں گے۔

جیسے **صب** بمعنی **اتھمب** ایک مفعول کی طرف متعدی ہے **صب رید** (میں نے رید پر رحمت گائی) کہنا درست ہوگا اور **عصب** بمعنی **عرب** ایک مفعول کی طرف متعدی ہے **عصب رید** (میں نے رید کو پچانا) کہنا درست ہے اور **رأب رید** بمعنی **بصر** رید ایک مفعول کی طرف متعدی ہے **رأب رید** بمعنی **ابصر** رید (میں نے رید کو دیکھا) کہنا درست ہے اور **وحدت** بمعنی **صب** ایک مفعول کی طرف متعدی ہوگا **وحدت رید** (میں گشودہ چیز کو پایا) کہنا درست ہے۔

### افعال ناقصہ

**فصل: لأفعال الناقصة هي أفعال رُفعت لتقدير الفعل على صفة غير صفة مصدرها وهي كان وضاع**  
**أفعال ناقصة** وہ افعال ہیں جو عمل کو کسی صفت پر ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں جو ان کے مصدر و ان صفت کے علاوہ ہیں (یعنی جڑ و ان صفت کے علاوہ ہوں) اور وہ افعال ناقصہ **كان**، **ضحى**، **جاء** وغیرہ ہیں۔ یہ افعال ہمہ سیرہ پر عمل کرتے ہیں و ظل و مات ..... ہلی سحرھا تدخل علی الجملة الاسمية لإفادة بسببھا حکم معناھا ترفع لأؤل  
**تأخر** اپنے معنی کا علم اور اس کی نسبت کو یاد رکھیں (یعنی میں ناقصہ اپنے معنی **مضمر** و **اشترک** کو یاد کریں) میں اس کو یاد کرتے ہیں  
**و نصب الثاني فتقول:** کان رید قائما و کان عسی ثلاثة أقسام باقصة و هي تدل علی ثبوت خبرھا للفاعلھا  
 اور ثانی نصب دیتے ہیں جس کو کہے گا **کان رید قائما** و اگر کہیں گے **کان رید قائما** پر ہے ناقصہ اور یہ حالت کرتا ہے بے حال ہے لیے  
**في لماضي** ہمد لم یحو کان اللہ علیہما حکیمما أو مبطغانحو کان رید شام و قامة بمعنی شب و حصل  
 رہا ماضی میں میں خبر کے ثابت ہوئے پر خود یہ ثبوت ماضی میں دیکھی جیسے **کان** ماضی کا کفرما ہے **کان** **للمضارع** حکیم یا **مقطع**  
 ہو یعنی جہاں سے جد ہوئے وہی ہو جیسے **کان** **ید** سانا (رید جو تھا) و کہیں دوسری قسم تار ہے جو بھی **شب** و **حصل** ہے  
**تخر** کان القتال أي حصل القتال و رائدة لا یعتبر باسمھا معنی لجملة کقول الشاعر  
 جیسے **کان** **قتل** یعنی **حصل** **القتال** (کڑائی لون) اور کان کی قسم اندہ ہے جس کے کرام سے حملہ کا معنی تبدیل نہیں ہوتا ہے  
**جہاد** ایسی ہی بکھر قسمی علی کان المسومة العرب ای علی المسومة

جیسے شاعر کا قول ہے: میرے بیٹے ہوئے کے تیز رفتار گھوڑوں سے اس کی گھوڑوں سے میں بدلتی رہی نہ نشان لے سکا میں بدلتی رہی۔

**وضاحت:** مصنف یہ معارف و احوال کی حالت سے فارغ ہونے کے بعد اب یہاں سے انہیں ناقصہ کو ذکر فرما رہے ہیں۔ اس نکتہ میں مصنف نے پانچ باتیں ذکر فرمادی ہیں۔

- پہلی بات : انہیں ناقصہ کی تعریف
- دوسری بات : انہیں ناقصہ کی تعداد
- تیسری بات : انہیں ناقصہ کا عمل
- چوتھی بات : انہیں ناقصہ کی قسم
- پانچویں بات : انہیں ناقصہ کا استعمال

### پہلی بات : انہیں ناقصہ کی تعریف

انہیں ناقصہ وہ افعال ہیں جو اصل کو کسی صفت پر جو ان کی صفت مصدر کے علاوہ ثابت کرے کے لیے وضع کیے گئے ہوں۔

**قائدہ:** غیر صحتہ مصدر ہاں قید سے افعال ناقصہ کے علاوہ تمام افعال خارج ہو گئے اس لیے کہ تمام افعال فاعل کو اپنے مصدر کی صفت پر ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں مثلاً **صرف** فعل اپنے فاعل کے لیے صفت پر ثابت کر رہا ہے لیکن افعال ناقصہ اپنے فاعل کے لیے اس صفت کو ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں جو صفت ان کے مصدر کے علاوہ جو وہ صفت کی خبر ہوتی ہے جیسے **کھانا** (زید کھانا کھانے والا تھا) اس میں **کھانا** نے اپنے فاعل زید کے لیے صفت قیام کو ثابت کیا جو اس کی خبر ہے وہ یہ صفت قیام اس کی صفت مصدر کی صفت کے علاوہ ہے

**افعال ناقصہ کی وجہ تسمیہ:** ان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ افعال دوسرے افعال کی طرح صرف فاعل کے ساتھ بغیر خبر کے تام نہیں ہوتے بلکہ لہذا یہ نقصان سے خالی نہیں ہیں اس لیے انہیں افعال ناقصہ کہتے ہیں۔

### دوسری بات : افعال ناقصہ کی تعداد

انہیں ناقصہ کل ستہ دہائی میں سے تیرہ اصل ہیں اور وہ یہ ہیں **کھانا، صاف، اسی، صحت، غل**، بات، عدا، ہمارا، باب، ح، ماضی، ہ، نکل، مادام، لیس، چار، تھی میں اور وہ ہیں **کاد، ص، عدا، واج**

### تیسری بات : افعال ناقصہ کا عمل

انہیں ناقصہ جمعہ اسمیہ یعنی مبداء اور خبر پر عمل ہوتے ہیں تاکہ اپنے معنی کا اثر جمعہ اسمیہ کی نسبت کو عطا کریں جیسے **ظاہر** ہے اس معنی **نقل** **صار** **زید علی** (زید علی ہو گیا) اس میں **صار** فعل ناقص ہے **نقل** اسمیہ کی نسبت کو عطا کر رہا ہے کہ زید ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہو گیا ہے یعنی فقر سے غنا کی طرف منتقل ہو گیا ہے تو غنا کی جو نسبت ہے زید کی طرف وہ منتقل یہ ہے اور یہ



نقل ہوئے ہیں۔

انہیں ناقصہ جہد اسمیہ کے قول جز یعنی مبتدہ کو رفع در جز ثانی یعنی خبر کو نصب دیتے ہیں اور اب ان کو مبتدہ اور خبر نہیں کہیں گے بلکہ افعال ناقصہ کا اسم و خبر کہیں گے جیسے کان زائدہ (زید کھڑا ہونے والا ہے)

## چوتھی بات کان کی تین اقسام

فہم کان تین قسم پر ہے: (۱) کان ناقصہ (۲) کان تامہ (۳) کان زائدہ

(۱) کان ناقصہ: کان ناقصہ وہ ہوتا ہے جو صرف فاعل پر تام نہیں ہوتا ہے بلکہ خبر کا محتاج ہوتا ہے جو اپنے فاعل کے لیے راضی میں بنی خبر کے ثابت ہونے پر اکتفا کرے خواہ یہ خبر راضی میں آئی ہو جیسے کان اللہ عیسیٰ حکیم، اللہ تعالیٰ عظیم حکیم ہے (یا محقق ہو یعنی خبر اسم سے جدا ہونے والا ہو۔ جیسے کان زید شامی (زید جوان تھا))

(۲) کان تامہ: کان تامہ وہ ہوتا ہے جو صرف فاعل پر تام ہوتا ہے خبر کی طرف محتاج نہیں ہوتا ہے اور یہ یعنی لب اور حصہ ہے جیسے کان الفاعل یعنی حاصل لفظ (لوائی ہوئی)

(۳) کان زائدہ: کان زائدہ وہ ہوتا ہے جس کا ہونا نہ ہونا برابر یعنی اس کے ساتھ ہونے کی وجہ سے جملہ کا معنی متغیر نہیں ہوگا مثال شعر کے ذریعہ دے رہے ہیں۔

جہاد انہی ابی بکرم نسامی علی کان المسوۃ العزب

ترجمہ: میرے بیٹے ابو بکر کے جیزہ کا گھوڑے کی عربی گھوڑوں سے جن پر تیرے روئی کے نشان لگے ہوئے ہیں ملندہ تر تھا۔

نحل استعبد: اس مثال میں علی کان المسوۃ العزب میں کان زائدہ ہے اس کے بغیر بھی شعر کا معنی پورا ہو رہا ہے گویا کلام میں یہ زائدہ ہے۔

ترکیب: جہاد مضارع ہی مبدل منہ ابی بکر بدل، بدس مبدل منہ ملکر مضارع ہی جہاد کے لیے جہاد مضارع مضارع ہی سے ملکر مبتدہ، نسامی فعل ہی ضمیر متشبه فاعل، علی حرف جر کان زائدہ مسوۃ مہمسوب لعر ب مصب، مہمسوب مضارع ملکر مجرور و مجرور ملکر ظرف لعمیق نسامی فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جہاد فعلیہ خبریہ ہو کر خبر جہاد مبتدہ کے لیے مبتدہ اپنی خبر سے ملکر جہاد اسمیہ خبریہ ہوا۔

و صار لایقنی صو صار یدعنا و أصبح و أمسی و أصبحی تدل علی قنوا مطعون لحملہ ہندک الاوقات اور صار لایقنی کے لیے آتا ہے جہاد یدعنا اور صبح، مسی یعنی تمہو نا جہاد و اوقات کے ساتھ۔ یہی حالت کہ تین صحر أصبح و یدد کز انہی کان لاکو اھی وقت الصبح و بمعنی صار صحر أصبح و یدعنا و لامہ بمعنی دخل



<p>جیسے صلیح یہود کبر (ریڈنگ کے وقت میں ذکر کرے اور تھکا) اور (بیوقوفوں کی) یعنی صد بھی جوتے ہیں جیسے صلیح</p>
<p>فی الصباح والضحی وانمسا وظل وابت بدلائن عسی اقتراہ مصنوب الحيلة یوقتیہما نحو          ویدغیا (ریڈنگ ہو گیا) اور بیوقوفوں تازگی جوتے ہیں اس وقت صلیح کا معنی ہوگا حل فی مصباح اور اصحی فامتی ہوگا حل          فی مصباحی اور عسی کا معنی ہوگا حل فی انمسا اور ظل ورواسیہ دونوں معنوں میں کہہ گئے ہیں اوقات کے نام بدل گئے ہیں</p>
<p>ظل رید کتابا و یسعی صار و مارال وما یرح و مافی وما یفک قدس علی استمرار ثبوت خبرہ بقاعدہ          لا تاتے میں جیسے ظل بد کتابا (ریڈن کے وقت کتاب لے گیا) اور یہ دونوں بھی معنی صد جوتے ہیں جیسے ظل ویدغیا یعنی          صد ریڈغیا ہے (ریڈنگ ہو گیا) اور حل ما یرح و مافی ما یفک الترتیب میں پڑے فاعل کے لیے اپنی تہ کے ثبوت کے</p>
<p>مطلقہ نحو مارال رید امیز و سیرمہا حرف النقی و مدام تدل علی ثبوت خبرہ بقاعدہ ثبوت خبرہ          کسر دو دو م پر جب سے فاعل ہے جرقوں یا جیسے ہمارے یہاں ہوا ہمیشہ رید یہ ہے اور یہاں حرف ثبوتی لڑا ہے و</p>
<p>لما علیہا نحو اقوم مادم لایمیز جاساو لیش بدل علی ہی الحيلة حالا وقیل مصفا          ماد ۱۰۰ مت کرنا ہے ثبوتی ثبوتی پر اس مدت تک کہ اس میں خبر اس کے فاعل کے ثبوت ثابت ہے جیسے فوہ ماد ۱۰۰ لایمیز جاساو (اس میں کسر          رہوں گا جب امیر بنے گا) ہے اور لیس معنی مدنی ہے البتہ مراد سے علی حال و عرض خبر تہ کے مطلقہ کہتے</p>
<p>وقد عرفت بقية أحكامها فی القسم الاول فلا بعدہا</p>
<p>اور ان افعال ناقصہ کے بقیہ احکام تم قسم اول میں پہچان چکے ہو پس ان کو نہیں دہرا میں گئے</p>

یا فحشیں ہست      افعال ناقصہ کا استعمال

صار انتقال ہے یہ آتا ہے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جیسے صاروید غیب (زید غنی ہو گیا) یعنی  
انفعل ریدہ، انفعل فی الغد (زید حالت فقر سے حالت غنائ کی طرف منتقل ہو)

أصبح، أمسى، اصبحی یہ تینوں فعال تین معنوں کے لیے آتے ہیں

(۱) مضمون جملہ کو اپنے اپنے اوقات کے ساتھ ملانے کے لیے جیسے **صبح** **دہد** **کو** یہ اصل میں تھ کر **داکر** **اھی** **وقت** **الصبح** **مسی** **بد** **مسرور** (**رید** **شرم** **ے** **وقت** **خوش** **ہوے** **و** **انھ**) **ر** **صحی** **رید** **حرب** (**رید** **جاشت** **کے** **وقت** **خوشگین** **تھ**)

۲۔ اور یہ تیور اقبال کبھی صدر کے معنی میں آتے ہیں اس وقت اس سے متعلق ان کے اوقات کا علم نہیں ہوگا جیسے  
صبحِ ریدِ حباب (زیرِ پٹی ہوگا)

۱۲۔ یہ تینوں افعال بھی کبھی جاتے ہوتے ہیں اس وقت یہ **دحل** کے معنی میں ہوں گے جیسے **اصبح** کا معنی ہوگا **دحل فی صبح** اور **اصحی** کا معنی ہوگا **دحل فی لصحی** اور **مسی** کا معنی ہوگا **دحل فی لمسا**۔  
یہ دنوں بھی مضمون حمد کو اپنے اپنے اوقات کے ساتھ ملانے پر دست کرتے ہیں جیسے **طل** **طل** اور **بات** :





زید کتاب یعنی حاصل کتبہ فی التہاد (زید کی کتابت میں حاصل ہوں) اور جیسے حالت زید قائمہ ای حاصل ہو وہ فی لیس (زید کی نیند رات میں حاصل ہوتی) اور یہ دونوں کبھی کبھی مصدر بھی ہوتے ہیں جیسے ظل زید غما (زید غنی ہوتا) ظل زید فقیر (زید فقیر ہو گیا)

مارال، ماہو، ماہنی، ماہک: یہ چاروں افعال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کی خبر ثبوت ان کے فاعل کے یہ دائمی ہے جب سے فاعل نے خبر کو مقبول کیا ہے جیسے مدارس زید صبر (زید ہمیشہ سے صبر کرتا ہے) یعنی جب سے صبر امرت تو اس وقت سے زید کی امارت دائمی ہے کبھی جدا نہیں ہوتی۔

زید صبر خلاف النہی: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ چاروں افعال کو حرف ثنی لازم سے یعنی جب ان افعال سے درود امر و استمرار کا راہ کی حالت و حرف ثنی اس کو لازم ہوگی کیونکہ حرف ثنی واجبہ سے ان میں درود و استمرار کا معنی پیدا ہوگا اس لیے کہ ان افعال کے معنی میں ثنی پائی جاتی ہے جیسے زل کا معنی زلزل ہونا کی طرح ہرج اور ہسی کا معنی بھی زلزل ہونا ہے اور اہک کا معنی جد ہونا ہے جب ان افعال پر مانا فیہ دخل ہوتا ہے تو ثنی بھی ہوتی ہے ورنہ بدلہ ہی النہی ثابت و استمرار یعنی ثنی کی ثنی سے ثبوت و درود و استمرار کا معنی پیدا ہوگا تاہم ہر حال میں ان کا معنی ہوگا کہیں زلزل ہو یعنی ہمیشہ رہا۔

مادام: یہ کسی امر کو مدت کے ساتھ موقت کرنے پر دلالت کرتا ہے جب تک فعل کے لیے اس کی خبر کا ثبوت ہے جیسے اقوام مادام الامیر حالس (میں ہزار ہوں گا جب تک میرے بیٹے نہ رہے) اس مثال میں مشکلم نے اپنے کلمے ہونے مدت و امیر کے بیٹے کی مدت تک موقت امتحین کر دی۔

لیس: زمانہ حال میں مضمون حمد کی خبری پر دلالت کرتا ہے اور بعض کا یہ کہنا ہے لیس مطلق ثنی پر دلالت کرتا ہے۔ معارف ناقصہ کے بقیہ حکام چودہ جلدی قسم میں گذر چکے ہیں مصنف رحمہ فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ وہ دہرے کی حاجت نہیں۔

## افعال مقاریہ

فضل: افعال المقاریہ ہی افعال و صیغۃ للذلالۃ عسی دہ الخبر لما جعلہ وھی عسی ثلاثۃ أقسام الأول: یہ فصل افعال مقاریہ کے ہیں میں ہے ہا۔ مقاریہ وہاں ہیں جن میں خبر ہا کے فاعل کے ایک کرنے پر دلالت کرنے کے لیے صیغہ لبر جاء وھو عسی وھو فعل جہام لا یستعمل مہ غیر الماضي وھو فی الفعل مثل کاد إلا ان خیرہ فعل کیا گیا ہے اور دو تین قسم پر ہیں ہاکی قسم (جسی امید) کے لیے اور وہ عسی ہے اور عسی فعل جہام سے اس سے ماضی کے علاوہ دوسرے فعل متماثل نہیں یا جاتا ہے یہ عمل میں کسی طرح ہے (جسی سن میں نہیں عمل مصدر ہوتی ہے) ثانی آتا ہے کہ عسی کی مضارع مع ثنی عسی زید ان یفوزہ و یجوزہ تقدیم الخبر علی اسمہ نحو عسی زید یفوزہ و قد یجوزہ





فعل مضارع سے ساتھ ہوتے ہیں۔ گناہ کی خبر سے ہیے عسی رید یہاں جوڑا ہے خبر مقدمہ مرکب سے اسم پر چلتے عسی کی نحو عسی رید یقوم والا ہی لمحصوب وهو کہ دو خبرہ مضارع دونوں نحو کاد رید یقوم وقد تدخل ان یقوم رید اور بھی بھی ان کو حذف کیا جاتا ہے جیسے عسی رید یقوم اور اس قسم حصوں سے ہے آتے اور وہ کہ ہے اور اس کی خبر مضارع ہوتی ہے مثلاً یہ جیسے کاد رید یقوم یہ خبر سے ہوئے کے قریب ہے اور

ان علی خبرہ نحو کاد رید ان یقوم و لثالث بالآخذ والشرع فی النہی وهو طفق وحمل و کرب و آخذ کہی بھی بھی ان بھی داخل ہوتا ہے جیسے کاد رید ان یقوم (یہ خبر سے قریب ہے) اور تیسری قسم لآخذ اور لشرع ہی فعل کے ہے آتی ہے اور وہ طفق اور حمل اور کرب اور آخذ میں استعمال ہوا مثل کاد طفق رید یکسب و او شک واستعمالہ مثل عسی و شاد اور ان کا استعمال گناہ کی طرح ہے جیسے طفق رید یکسب (زید نے گناہ شروع کر دیا) اور او شک بھی اور اس کا استعمال عسی اور کاد کی طرح ہے۔

**وضاحت:** مصنف نے یہاں لایا حال مانعہ کو ذکر فرما دے کے بعد یہاں سے الحال مقدار کو ذکر فرما دے ہیں اس فصل میں مصنف نے دو باتیں ذکر فرمائی ہیں۔

پہلی بات : فعل مقار بہ کی تعریف  
دوسری بات : افعال مقار بہ کی اقسام

**پہلی بات** افعال مقار بہ کی تعریف

فعل مقار بہ وہ افعال ہیں جو خبر و پے فاعل سے نزدیک کرنے پر دلالت کریں۔

**فائدہ** افعال مقار بہ کا عمل : یہ الحال بھی فعل ناقص کی طرح اسم و رفع و خبر کو صوب دیتے ہیں۔

**دوسری بات** افعال مقار بہ کی اقسام

(۱) للرجاء یعنی امید کے لیے (۲) للتحصون یعنی حصول کے لیے

۳ الاحتمال والسرور ہی فعل (یعنی فعل میں شروع ہوئے کے لیے)

**پہلی قسم للرجاء:** یعنی امید کے لیے ہے یا مقار بہ امید کے خبر کو فاعل کے قریب کرنے کے لیے ہے اس بات پر زور نہ کرنا ہے کہ منظم امید و رفع رکھتا ہے نہ کہ یقین کہ حصول خبر و فعل کے لیے قریب ہے اور وہ عسی ہے جیسے عسی زید ان یحضر (امید ہے کہ زید غائب نہ آئے)

**دوسری قسم الاحتمال:** اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ عسی فعل جامد ہے اس سے ماضی کے سوا اور کوئی صیغہ نہیں آتا ہے جیسے وغیرہ اس سے مراد ہی مضارع اسم فاعل اور ضم منصوب کے صیغے نہیں آتے ہیں۔



وہو ہی، **اعمل من کاد** اور **فعل عسی** کا فعل کاد کی طرح ہے یعنی وہ کاد کی طرح اسم کو رفع دیتا ہے۔  
کی طرح اس کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے۔

**عسی اور کاد میں فرق:** یہ ہے کہ **عسی** کی خبر مضارع کے ساتھ ہوتی ہے اور **فعل کاد** کی خبر فعل مضارع **غیر** کے ہوتی ہے جیسے **عسی رید**۔ **بقوم** (امید ہے کہ رید غریب کھڑ ہو) اس میں **رید** **عسی** کا اسم ہونے کی بنا پر مرفوع ہے ورنہ **بقوم** محل نصب میں ہے اور اس کی خبر ہے۔

وہو ر **نقدیمہ لبحر علی سہ**۔ **عسی** کی خبر کی تقدیم کے اسم پر ہوتا ہے جیسے **عسی رید**۔ **بقوم** اس مثال میں **بقوم** **عسی** کا فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع ہے اور **رید** **بقوم** کا فاعل ہے اور اس صورت میں **عسی** تائب ہے اس کی خبر کی ضرورت نہیں ہے اور یہی صورت میں **عسی** ناقصہ ہے۔  
**وقد سجد**۔ اور یہی استعمال اس میں **عسی** کی خبر سے اس مصدر کی کاد کے ساتھ مقابلت میں مشابہت کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے **عسی رید** **بقوم**۔

**دوسری قسم للخصول:** دوسری قسم حصول کے لیے ہے یعنی وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خبر کا حصول فاعل کے لیے یقیناً قریب ہے نہ کہ بطور امید کے ورنہ کاد ہے اس کی خبر فعل مضارع **غیر** ان کے ہوتی ہے جیسے **کاد رید** **بقوم** (زید یقیناً کھڑ ہوئے قریب ہے) اس میں **رید** **کاد** کا اسم ہے اور **بقوم** محلاً منصوب موصوفہ کاد کی خبر ہے اور اس مصدر کاد کی خبر پر بھی داخل ہوتا ہے کیونکہ **عسی** کے ساتھ مشابہت ہے جیسے **کاد رید** **بقوم**۔

**تیسری قسم:** فعل کے شروع کرنے کے لیے ہے یعنی وہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ہے کہ متکلم فاعل کے لیے خبر کے حصول کے قریب کی خبر دیتا ہے اس لیے کہ متکلم فاعل کو اس کے شروع کا یقین ہے نہ کہ امید ہو طفق اور اس تیسری قسم کے لیے طفق بمعنی احد اور جعل بمعنی طفق ورتب بمعنی قرب ورتب بمعنی طفق جیسے طفق رید **بعوج** (زید نے یقیناً لکھنا شروع کر دیا ہے)۔

**واستعمال من کاد:** اور تین چاروں الفاظ یعنی **طفق**، **جعل**، **کرب**، **حد** فاعل کاد کی طرح ہے اس لیے چاروں کاد کی طرح اسم و خبر کو چاہتے ہیں نہ تاج کاد کی خبر فعل مضارع **غیر** کے ہوتی ہے جیسے طفق **رید** **بکنت** (زید نے یقیناً لکھنا شروع کر دیا ہے)۔

**واو شک واستعمال من عسی وکاد:** اور **شک** کا استعمال **عسی** و **کاد** کے ساتھ کی طرح ہے  
یعنی بھی خبر ان کے ساتھ فعل **عسی** و **کاد** کے ہوتے ہیں جیسے **واو شک** **رید** **بقوم** **واو شک** **رید** **بقوم**۔

دوسرا صیغہ: **اُحْسَ بَہ** جیسے جس پر یہ اس میں اُحْس امر کا صیغہ ہے لیکن معنی ماش اُحْس ہے



و مرید میں باد صحرہ ڈانکھ ہے اور یہ اس کا فاعل ہے اور مزید میر درست کا ہے۔ و اس صورت میں حسن میں کوئی صیغہ نہیں ہوئی کیونکہ اس کا فاعل ریدہ ماحوا سے یک حسن مرید کے معنی۔ ہوں گے صا و ریدہ و احسن (زید صاحب حسن ہو گیا)

### تیسری بات فعل تعجب کے صیغے جن، فعل سے آتے ہیں اور جن سے نہیں آتے ان کا ذکر

فعل تعجب کے دو صیغے بھی انہی ادواب سے تیار ہوتے ہیں جن سے اسم تفضیل بنایا جاسکتا ہے یعنی صرف علامتی مجرد سے۔ علامتی مجرد بھی وہ جس میں اوس وعیب کا معنی۔ ہو بانی ثانی مزید قید، باغی مجرد، باغی مزید قید اسی طرح علامتی مجرد جس میں اوس وعیب کا معنی ہے ان سے یہ صیغے نہیں آتے ہیں۔

### چوتھی بات جن فعل تعجب کے صیغے نہیں آتے ہیں ان سے فعل تعجب لانے کا طریقہ

ہر اس فعل سے جس سے صیغہ تعجب بنانا مستنع ہے یعنی علامتی مجرد جس میں اوس وعیب کا معنی اوس و علامتی مزید قید و در باغی مجرد و در باغی مزید قید سے فعل تعجب کے پہلے صیغے کو ماضی استبحر حائیں شد سے دوسرے صیغہ کو ماضی استبحر احہ ش شد سے اور مثل قل ت جیسے اصعب یا حسن یا قبح وغیرہ سے بتاتے ہیں اس بلور پر کہ ن لفظ کا کہہ کر کرنے کے بعد جن ادواب سے فعل تعجب لانا مستنع ہے اس کے مصدر کو آگے دیکھا جائے۔ پھر فعل مستنع کے مصدر اس کا معنی پر بنایا جائے یا لایا جائے اور مجرد و بنایا جائے۔

دل کی مثال: ماضی استبحر ح (منظمی ترجمہ کسی چیز نے اس کے نکلے کو صاحب شدت کیا۔) با مح و ترجمہ اس کا ہر نکلن کیا ہی سخت ہے)

ثانی کی مثال: شد و ماضی استبحر احہ (منظمی ترجمہ اس کا نکلے صاحب شدت ہوا، با مح و ترجمہ اس کا ہر نکلن کیا ہی سخت ہے)

ولا یجوز التصریف فیہما۔ مضاف اس عبارت سے یہ بات بیان فرمادے ہیں کہ فعل تعجب کے دونوں صیغوں میں تقدیم و تاخیر کا تصرف جائز نہیں اوس میں معمول پر مقدم کرنا اور ثانی میں صا و مجرد کو مقدم کرنا جائز نہیں ہے لہذا ہمارے مرید احسن و مرید احسن کہن درست نہیں ہے اسی طرح ان کے اور معمول کے درمیان قاصد کرنا بھی جائز نہیں ہے لہذا مرید احسن فی لد (مرید یا حسن فی الدار مرید کہا بھی درست نہیں ہے لیکن ماضی و ماضی کے ہاں ان میں ورن کے معنوں میں طرف کے ساتھ فعل صا ہے کیونکہ طرف میں دو وسعت ہوتی ہے جو غیر طرف میں نہیں ہوتی ہے لہذا ان کے ہاں ماضی احسن لہو مرید (یعنی کس چیر نے آج ریدہ کو صاحب حسن بنایا) کہنا جائز ہے اسی طرح احسن الیوم مرید بھی جائز ہے۔



## افعال مدح و ذم

**فصل أفعال المدح والذم ما وضع لإنشاء مدح أو ذم، أما مدح فله فعلان نعم ولا بعده اسم معروف باللام**

فأول مدح دوام الحال بين أو إنشاء مدح دوم کے لیے متعلق گئے ہیں ہر حال میں مدح پہلے کے لیے فعل میں دل نعم ہے

نحو نعم لرجل ريد أو عضاف بلى المعزاة باللام نحو نعم غلام لرجل ريد وقد يكتوب لأعده مضمرا

اس کا قائل وہ اسم ہوتا ہے جو معروف یا نام ہوتا ہے جیسے نعم مرسل رید یا اس کا قائل وہ ہوتا ہے جو معروف یا نام نہ ہو جیسے نعم غلام

ويجب تمجيد بكرة منصوبه نحو نعم رجلا ريدا أو بما نحو قوله تعالى: فجعنا هي أتي نعم شيئا هي ورید

لرجل ريد اور کئی نعم کا قائل ضمیر ہی ہوتا ہے اس وقت اس کی تکرار موصو کے ساتھ نہ ہوتی ہے جیسے نعم رجلا ريدا تکرار یہ

ہے اور کے مراد ہونے کے لیے اس میں تین لفظ ہوں جو تکرار معنی میں ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرماں **فجعنا هي أتي نعم شيئا هي** اور یہ کو

يسمى لمخصوص بالمدح و حند اسخر حنداً ريد حب فعل المدح و فاعله ذو المخصوص و ريد و نحو

مخصوص بالمدح کا نام یا جاتا ہے (مثنیٰ مذکورہ مثال میں قائل کے بعد مذکورہ واقعہ اس کو قسموں میں سے ہے) **فجعنا هي أتي نعم شيئا هي**

جیسے حید و حب فعل مدح ہے اور اس کا قائل ہے **و ريد** **مخصوص** بالمدح ہے (مثنیٰ کیونکہ مدح ہے) اور جاتا ہے

أن يقع قبل مخصصه أو بعده فتجوز نحو حند رجلا ريدا و حند ريد رجلا أو حان نحو حنداً و اکارندو

مخصوص بالمدح سے پہلے یا اس کے بعد کوں تکرار ہو جیسے حید **رجلا ريدا** **رجلا ريدا** **رجلا ريدا** **رجلا ريدا** کے بعد دیکھئے حال

حنداً و ريداً و اکارندو و اقال المدح فله فعلان أيضا بس نحو بس المرسل ريد و بس غلام لرجل عمرو و بس رجلا

و تیسے حید و رید و اکارندو و اقال المدح بالمدح کیا اور ہر حال میں فعل دوم اس کے دو فعل ہیں دل بس ہے جیسے بس امرجل ريد

اور بس غلام لرجل عمرو اور بس رجلا عمرو (یہاں ہے مرد و عورت کے مراد عامہ مذکورہ ہے) **رجلا ريدا** **رجلا ريدا** **رجلا ريدا** کے

عمرو و ساء نحو ساء الرجل ريد و ساء غلام لرجل ريد و ساء رجلا ريدا و ساء مثل بس فی سائر الاقسام

و ہر فعل ساء سے جیسے ساء مرسل ريد اور مرد ريد اور ساء غلام لرجل ريد (یہ ہے مرد کا غلام ريد)

اور ساء رجلا ريدا (یہاں ہے مرد یا سب مرد کے ريد) اور ساء مثل بس کے ہے ترمیم میں۔

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ اس فصل میں چار باتیں ذکر فرما رہے ہیں۔

پہلی بات: افعال مدح و ذم کی تعریف اور ان کا مدح کے صیغے

دوسری بات: نعم کے فاعل سے متعلق

تیسری بات: المخصوص بالمدح سے متعلق

چوتھی بات: افعال ذم کے صیغے اور ان کے استعمال سے متعلق

پہلی بات: افعال مدح و ذم کی تعریف اور افعال مدح کے صیغے



**افعال مدح و ذم کی تعریف:** فعال مدح نام وہ افعال ہیں جو شاعر مدح و م کے لئے وضع کیے گئے ہیں۔ پس مدحت ریدہ (میں نے ریدہ کی مدح کی) اور ذم صوبہ ریدہ (میں نے ریدہ کی مذمت کی) ایسے نشا و مدح و ذم کے در کمر ریدہ اور شرف ریدہ اور غور ریدہ اور ریدہ ریدہ، ذم کے لیے ہیں نہ کہ شاعر مدح و م کے لیے مذکورہ تعریف سے یہ خارج ہوں گے۔

**افعال مدح و ذم کے صیغے:** فعال مدح ۱۱ م کے دو صیغے ہیں نعم و رحید

**دوسری بات** نعم کے فاعل سے متعلق

نعم کا فاعل وہ ہوتا ہے جو معرف باللام ہوتا ہے جیسے نعم لرحل ریدہ (زید اچھا مرد ہے) یا اس کا فاعل وہ ہوتا ہے جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے نعم غلام لرحل ریدہ (کلی مثال میں لرحل نعم کا فاعل ہے اور دوسری مثال میں غلام لرحل نعم کا فاعل ہے۔

کبھی نعم کا فاعل ضمیر مشتمل ہوتا ہے اس وقت اس کی تیز نکرہ منصوبہ کے ساتھ رانا ضرور ہے جیسے نعم راجلا ریدہ اس مثال میں نعم میں ضمیر ہو مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اور راجلا اس کی تیز ہے (زید اچھا ہے اور م کے مر ہونے کے) یا اس کی تیز لفظ ہوگی جو نکرہ سے اور معنی کسی کے ہے جیسے نعم حق کافر مات ہے۔ نعم اہی۔ نعم نب ہی اس مثال میں نعم میں ضمیر ہو مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اور نکرہ ہے بمعنی کسی یہ ملکہ منصوبہ اور نہ موصوف ہے اور یہ مخصوص بالمدح ہے۔ دوسری قسمی جند ہے جیسے جند ریدہ اس میں حب فعل مدح اس کا فاعل ہے اور زید المخصوص بالمدح ہے۔

**تیسری بات** المخصوص بالمدح سے متعلق

افعال ذم کے دو صیغے ہیں ہنس اور شاء۔ ہنس اور شاء کا استعمال نعم کی طرح ہے یعنی اس دونوں کا فاعل یا معرف باللام ہوگا یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوگا یا اس کا فاعل ضمیر مشتمل ہوگی جس کی تیز یا نکرہ منصوبہ ہوگی یا نکرہ بمعنی کسی ہوگی۔

مثال: ہنس لرحل ریدہ (ریدہ بر مر ہے) یہ ہنس کا فاعل معرف باللام ہونے کی مثال ہے اس میں ریدہ موصوف بالذم ہے۔

ہنس غلام مرحو عمرو۔ ہنس کے فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہونے کی مثال ہے اور ہنس راجلا عمرو یہ فاعل ضمیر مشتمل ہونے کی مثال ہے جس کی تیز راجلا نکرہ منصوبہ ہے۔

دوسری قسمی شاء کی مثالیں: شاء لرحل ریدہ اور شاء غلام لرحل ریدہ اور شاء راجلا ریدہ پس شاء تمام اقسام میں ہنس کی مانند ہے۔





## تمارين

- سوال نمبر ۱: فعل مضارع کے اقسام تفصیل سے لکھیں اور مثالوں کے ساتھ ذکر کریں؟
- سوال نمبر ۲: فعل مضارع کے عوامل نامہ جمع مسئلہ تحریر کرنے کے بعد ان وجوہ اور جملہ ایک منظور ہوتا ہے مثالوں سے سمجھ لکھیں؟
- سوال نمبر ۳: فعل مضارع کے عوامل چارہ کہ مثالوں کے ساتھ لکھیں؟
- سوال نمبر ۴: ہم اور ہمیں کیا فرق ہے؟ مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۵: کہانہ کے بعد فعل کا حذف کرنا جائز ہے؟ مثالوں کے ساتھ واضح کریں؟
- سوال نمبر ۶: تکلف المعجزات کسے کہتے ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۷: شرط اور جر میں فرق کیا ہے؟ جب سے؟ مثال بھی لکھیں؟
- سوال نمبر ۸: شرط اور جر میں تکلف المعجزات کسے کہتے ہیں؟ مثال بھی لکھیں؟
- سوال نمبر ۹: صرف شرط میں جر میں کیا ہے؟ مثال بھی تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۰: شرط اور جر میں جزم کس کا کرے؟ مثالوں کے ساتھ وضاحت کریں؟
- سوال نمبر ۱۱: جر میں لام کا داخل کرنا کس کا کرے؟ اور کیا نامہ؟ ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۲: جر میں لام کا داخل کرنا کس کا کرے؟ اور کیا نامہ؟ ہیں؟ مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۳: کوئی افعال کے بعد ان مقدمہ ہوتا ہے؟ مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۴: فعل امر کی تعریف کریں؟ فعل امر بنائے کا طریقہ بیان کریں؟
- سوال نمبر ۱۵: فعل ماضی سے تم قاعدہ کی تعریف اور مثال لکھیں؟ یہ فعل ماضی بنائے کا طریقہ تفصیل سے بیان کریں؟
- سوال نمبر ۱۶: فعل لازم اور فعل متعدی کی تعریف اور مثال لکھیں؟
- سوال نمبر ۱۷: فعل ناقص کیا ہوتا ہے؟ کس کا ہوتا ہے؟ یا ماضی؟ مثالوں سے واضح کریں؟
- سوال نمبر ۱۸: افعال تلوک کتنے درجوں سے ہیں؟ اور ان کا عمل کیا ہے؟ مثال بھی ذکر کریں۔ اور ان کے خواص تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۱۹: افعال ناقصہ کی تعریف اور عمل لکھیں؟
- سوال نمبر ۲۰: افعال ناقصہ کی اقسام جمع مسئلہ تحریر کریں؟
- سوال نمبر ۲۱: کان اور اس کے اخراجات کا معنی اور استعمال لکھیں؟



سوال نمبر ۲۴: حیدر علی بکر نامی علمی کتاب لکھنؤ عربی علی الصلوة

ہاں لکھنؤ کے کانیا مطلب ہے؟ یہ بھی بتائیں کہ مصنف نے اس شعر کو کس مقصد کے لیے لکھا ہے؟ اور شعر کا ترجمہ اور تریب بھی لکھئے؟

سوال نمبر ۲۳: فضل مقدس نے یہ دو اوراق مدح اشعار تحریر کیے؟

سوال نمبر ۲۲: فضل علی کی تعریف لکھیں اور یہ بتائیں کہ فضل علی کس وقت سے تھے؟

سوال نمبر ۲۵: اعراب مدح امامی کی تعریف اور مثال لکھیں؟ یہ تعال مدح و ذمہ کتنے اعرابوں سے ہیں تحریر کریں؟

## القسم الثالث في الحروف

لقسم الثالث في الحروف وقد مضي تعريقه وأقسامه سبعة عشر: حروف الجرو لحروف لَمْشبهة  
بالفعل وحروف القطب وحروف التثنية وحروف النداء وحروف الإيجاب وحروف الزيادة وحروف  
التفسير وحروف المضمر وحروف التخصيص وحروف التوقع وحروف الاستفهام وحروف الشرط  
وحروف التزاع وتاء التانيث وبنون التثنية وبنون التاكيد

وضاحت:

مصنف نے یہاں سے کلمہ کی تیسری قسم حرف و بیان فرما رہے ہیں۔

حرف کی تعریف اور اس کی علامات گزر چکی ہیں۔ حرف کی سترہ اقسام ہیں۔

(۱) حروف جارہ	(۲) حروف مشبہ بالفعل	(۳) حروف عطف
(۴) حروف تنبیہ	(۵) حروف نداء	(۶) حروف ایجاب
(۷) حروف زیادہ	(۸) حروف تفسیر	(۹) حروف مصدر
(۱۰) حروف تخصیص	(۱۱) حروف توقع	(۱۲) حروف استفہام
(۱۳) حروف شرط	(۱۴) حروف ردع	(۱۵) تائید تانیث
(۱۶) تون تونین	(۱۷) تون تونین	

## حروف جارہ

حروف الجر حروف وضعت لإفضاء فعل وشبهه أو معنى الفعل لى ما يديه نحو مررت به زيداً أو ما زبريد

وهذا في الدار أنو كأي أشيل إليه

ترجمہ مع وضاحت:

مصنف نے یہاں سے حروف جارہ کو تفصیل سے ذکر فرما رہے ہیں،



چنانچہ حروفِ جارہ ذکر کرنے سے پہلے حروفِ جارہ کا قاعدہ ذکر فرما رہے ہیں۔

**حروفِ جارہ کا قاعدہ:** حروفِ جارہ وہ حروف ہیں

جو فعل یا شے فعل یا معنی فعل کا اس اسم تک پہنچانے کے لیے وضع کیے گئے ہیں، جو اس کے ساتھ ملتا ہوا ہے۔

**فعل کی اسم کے قریب کرنے کی مثال:** مردت بربوا (گزارشِ زید کے ساتھ)

اس مثال میں **مردت** فعل کو باء حرف جر نے زید اسم تک پہنچایا ہے۔

**شے فعل کو اسم کے قریب کرنے کی مثال:** ماہا بربوا (میں گزرتے ہوئے کے ساتھ)

اس مثال میں **ماہا** اسم قائل شے فعل ہے اس کو باء حرف جر نے زید تک پہنچایا ہے۔

**معنی فعل کو اسم تک پہنچانے کی مثال:** ہمدانی اندر بواک (پتھر میں تیرے باپ ہے) اس مثال میں **ہمدانی**

معنی فعل ہے کیونکہ یہ **ہمدانی** یا **داسیر** کے معنی میں سے ہے پس **ہمدانی** اندر کے معنی **اشیر** یہ فیہا ہے (میں اس گھر

کی طرف اشارہ کرتا ہوں) اب اس میں **ہمدانی** فعل کو **ہمدانی** کے معنی میں سے لے کر اسم ہے اس تک پہنچایا ہے۔

## حروفِ جارہ کی وضع اور ان کا استعمال

وهي تسعة عشر حرفا من وهي لا ابتداء لغاية وعلامته ان يصح في مقابته الابهاء كما تقول سرت من

المصر الى الكوفة وليسين وعلامته ان يصح وضع لفظ لذي مكانه كقولك تعالى 'فاحتبوا البرجس من

الاثواب وليتبعوا وعلامته ان يصح لفظ بعض مكانه نحو احدث من لدرهم ورائدة وعلامته ان لا

يحتس المعنى باسقاطها نحو ما جاءني من احدى ولا اثر اذ في الكلام العوج حالما للكوفيين واما قوله

قد كان من مطر وشبهه فمعا قول

**وضاحت:** حروفِ جارہ انہیں ہیں۔ اس میں سے میں کو پہلے ذکر فرما رہے ہیں

میں کو پہلے اس لیے ذکر فرما رہے ہیں کہ میں ابتداء کے لیے ہے لہذا یہ ابتداء میں آئے یہی اولیٰ واسبب ہے۔

**حرف میں اور اس کا استعمال:** یہ چار معنوں کے لیے آتا ہے:

(۱) ابتداء غایت کے لیے (۲) تمیز کے لیے (۳) تبعیض کے لیے (۴) زائد

**ابتداء غایت کے لیے:** یعنی اس چیز کی ابتدا بتانے کے لیے جس کی کوئی انتہاء ہو۔ اس کی علامت یہ ہے کہ یہ

ابتداء غایت کے لیے جب ہوگا جب اس کے مقابلے میں کسی کا آنا صحیح ہو جو کہ انتہا نے غایت کے لیے آتا ہے۔

**مثال:** سرت من المصر الى الكوفة (میں نے مصر سے کوفہ تک)

**تمیز کے لیے:** یعنی مقصود کے اندر جوابہم ہوتا ہے، اس کی وضاحت کے لیے آتا ہے۔ اس کی



عادت یہ ہے کہ اگر میں کو ہنساں کی جگہ اُلدی رکھ دیا جائے تو یہ صحیح ہو، جیسے فاحسوا لرحس من الزوان اس میں جن کی جگہ اُلدی رکھ دیا جائے تو معنی درست ہوتا ہے یعنی اُلدی لافوں بہاں میں تھیں یعنی وضاحت کے لیے استعمال ہوا ہے۔

**تبعض کے لیے:** یعنی نفل بعض مجاہد کے ساتھ متفق ہے اس کی عادت یہ ہے کہ میں نے جب رکھ رکھا بعض رکھ دیا جائے تو معنی صحیح رہے، جیسے اُحَد من الدراہم اُی بعض مدر ہم اس میں میں نے جب رکھ رکھا دیا تو معنی درست ہوتا ہے اس سے یہاں میں تبعض کے لیے ہے۔

**زائدہ ہوتا ہے:** کبھی میں کلام میں زائدہ بھی ہوتا ہے اور اس کی عادت یہ ہے کہ اس کلام سے مراد اپنے سے معنی میں کوئی فرق نہ آئے، یعنی کلام میں اس کا ہونا نہ ہونا، ہر جیسے ما جاءنی من احد (میرے پاس کوئی نہیں آیا) اس میں حرف من کلام میں نہ ہوتا اور ما جاءنی احد ہوتا تب بھی کلام درست ہوتا تو یہاں میں زائدہ ہے۔

**من زائدہ کے بارے میں کوفیین اور بصریین کا اختلاف:** من کلام موجب (جس میں نفی نہیں، مستہام نہ ہو) میں زائدہ ہوتا ہے یا کلام غیر موجب میں (جس میں نفی نہیں، مستہام ہو)

**بصریین:** کے نزدیک من کلام غیر موجب میں زائدہ ہوتا ہے اور کلام موجب میں زائدہ نہیں ہوتا جیسے ما جاءنی من احد میں احد میں بصریین کا مذہب تھا رہے اس لیے اس کو چھپے ذکر کر دیا۔  
**کوفیین:** کے نزدیک من کلام موجب میں زائدہ ہوتا ہے جیسے قد کان من مطر  
مجاہد کوفہ کہتے ہیں عربوں کے اس قول میں من زائدہ ہے جو کہ کلام موجب میں واقع ہے۔

**وما فوقہ قد کان:** مصنف نے بظاہر اس عبارت سے کوفیوں کو جواب دے رہے ہیں کہ عرب کا قول قد کان من مطر اور اس کے ہم مثل متوں (یعنی تاویل کیے ہوئے) ہیں یعنی عرب کے مذکورہ قول میں زائدہ نہیں ہے بلکہ یہ تو جمعیت کے لیے ہے جیسے قد کان من مطر یعنی بعض مطر کے معنی میں سے یا تمیز کے لیے ہے قد کان شئی من مطر یا بطور دھارتا قہ ہے گویا کسی کہے والے نے کہا میں کان من مطر اس جو ب میں کہا قد کان من مطر

### من کا استعمال ذیل کے معنوں میں بھی ہوتا ہے

- ۱۔ کبھی میں بھی آتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرما ہے، یا ایہا الذین امنوا اذ ابوا دی بصلواتہ من یوم جمعہ
- ۲۔ کبھی میں معنی بآتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، بطور من طرف حق تعالیٰ بطور حق تعالیٰ
- ۳۔ کبھی میں معنی بدن آتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، یا عیسیٰ بن مریم اذ ابوا من الاخرہ یدی بدن الاخرہ
- ۴۔ کبھی میں معنی عسی آتا ہے، جیسے: ومصریہ من النور عسی لغوم
- ۵۔ کبھی میں معنی قسم آتا ہے، جیسے: من ربی لا فعل کد

(۶) بکھی فصل سے لیے آتا ہے، جب صبح و متفقہ چیزوں میں سے دوسرے پر داخل ہو، جیسے واللہ بعلم المصباح

وہی وہی لا یتھاء العایۃ کما مر و بمعنی مع قلباً کھولہ تعالیٰ، فاعسلوا و جو ھکھو و ایدیکم الی المیزاق

الی چارہ اور اس کا استعمال: حروب چارہ میں سے دوسرا حرف ہا سی ہے۔ یہ انتہا غایت کے لیے آتا ہے۔ یہ مرابتدایہ کے مقابلے میں واقع ہوتا ہے، جیسے سرب میں نصرة لی لکوفہ اور کھی سی بمعنی مع کے آتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فاعسلوا و جو ھکھو و ایدیکم الی المیزاق (تم اپنے چہروں کو اور ہاتھوں کو کھنیوں سمیت دھو) یہاں الی بمعنی مع کے ہے۔

و حتی وھی مثل الی محو بہت بار حہ حتی و بمعنی مع کثیراً محو قبلہ مع حاج حتی المثة و لا تدخل الاعی الظاہر فلا یقال حہ و خلافاً للمبرد و قول الشاعر:

فلا والله لا یلقى الناس فقی حفاک یا الہی ربی و فشاہ

حتی چارہ اور اس کا استعمال: حروب چارہ میں سے تیسرا حرف چارہ حتی ہے۔ یہ بھی کسی کی طرح انتہا غایت کے لیے آتا ہے، جیسے بسبب حہ حتی الصبح (میں گذشتہ رات سو یا صبح تک)

و بمعنی مع کثیراً و حسی بمعنی مع ہو کہ کلام عرب میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے، جیسے فدا و احاح حسی المثة ی مع المثة (حاجی کوٹ مع یادہ پوجا جیوں کے آگئے) انصاف جمع معاش کے ہے۔

نوٹ: حنی بمعنی مع کثرت سے آتا ہے اور حنی بمعنی الی کم آتا ہے۔

حسی اور الی میں فرق: الی اسم ظاہر اور ضمیر دونوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے لی ریدہ اور لیدہ ہنادرست ہے اور حنی صرف اسم ظاہر پر داخل ہوتا ہے، لہذا حہ کہنا درست نہیں۔

خلافاً للمبرد ہامبرد حقیقی حتی چارہ کو ضمیر پر داخل ہونے کو نہ کہتے ہیں اور وہ انداز میں شاعر کا شعر پیش کرتے ہیں جس میں حسی ضمیر پر داخل ہو ہے جیسے مذکورہ شعر میں حفاک میں ک ضمیر پر داخل ہو ہے۔

صنف اللہ ہامبرد حسی کو یہ جواب دیتے ہیں کہ اس طرح کا شعر ثابت ہے حتی جمہور شاعرات کے نزدیک مذکورہ شعر میں جو حتی ک ضمیر پر داخل ہے یہ ثناء ہے جس پر قیس نہیں کیا جا سکتا ہے۔

شعر

فلا والله لا یلقى الناس فقی حفاک یا الہی ربی و

ترجمہ: خدا کی قسم کوئی آدمی نہیں رہے گا اور نہ جو اس کی یہاں تک کہ بے امن رہا ہو، حتی نہیں رہے گا۔



**حکمل استشہاد:** مذکورہ شعر میں **حسی** ک حرف پرواغل ہے۔ اس میں چند صراحت کا اختلاف ہے۔

۱۔ جوہریت ناقوس ہے کہ **حشاک** یا **اس** ہی زید میں **حسی** جو کہ ضمیر مجرور تک پرواغل ہوا ہے جس پر قیاس کرنا مستفاد اور شہاد ہے۔

۲۔ مہر صاحب **حسی** کو ضمیر مجرور پرواغل ہونا جو مقرر رہے ہیں۔

۳۔ مصنف **حسی** کے نزدیک یہ گام تاف ہے۔

**ترکیب:** فلا میں لا زائدہ ہے۔ **والله قسم** جار مجرور متعلق ہے ہو کہ قسم ہو **لا یبقی** فعل کے لیے، **اباس** مبدا مرفعی مدح ہو، **اب** مبدا منزع مبدا ملکہ فاعل ہو **لا یبقی** فعل کے لیے، **حشاک** جار مجرور متعلق ہو **لا یبقی** سے۔ **اب لا یبقی** فعل ہے فاعل اور متعلق سے ملکہ جو فعلیہ خبریہ ہوا۔ یا حرف تداء میں **مضاف** **اسی** مضاف الیہ، **مضاف** زیادہ مضاف الیہ **اب** مضاف مضاف الیہ ملکہ مضاف الیہ ہوا پہلے مضاف کے ہے، **ب** مضاف مع مضاف الیہ ملکہ مضاف الیہ ہوا، **اس** مضاف مع المضاف الیہ ملکہ مضافی ہو، **اس** یا حرف مع لہذا کی ملکہ جمادائیہ ثانیہ ہوا۔

وفي هي للظرفية نحو زائد في الدار والماء في الكور

**فی جارہ اور اس کا استعمال:** حرف جارہ میں سے ایک حرف **فی** ہے۔ **فی** ظرفیت کے لیے ہے یعنی پتے، جہاد کو پتے، قیل کے لیے ظرف، **تا** آپ جیسے **زید فی** نہ (زید گھر میں ہے) اور **سواء فی** نکور (پانی مشکیزہ میں ہے)

ومعنى على قلبنا نحو قوله تعالى: ولأصلكم في حدود العجل

**وضاحت مع معنی:** اور حرف **فی** عسی کے معنی میں بھی آتا ہے کیونکہ یہ آتا ہے، جیسے، **لقد تعالیٰ کافر من** ہے، **ولأصلکم فی حدود** **العجل** عسی **حدود** **العجل** میں تم کو بگور کے تھو پر مشرور مولیٰ دوگا)

والباء وهي للإعلاق نحو مورب بريد أي التعلق موزري بموضع يعرف منه ريدو للإستعانة نحو كتبت بالقلم وقد يكون للتعبية كقوله تعالى كنتم ظلماتم نفسكم باتخاذكم العجل والمصاحبة كخروج ريد بعشيرة للمقابلة كقوله هذا بذاك والظرفية كجلست بالمسجد ولتعبية كنهيت بريد و زائدة لئلا في لغير التهي نحو ما زائد بقائم وفي لاستفهام نحو هل زائد بقائم وسقاغ في لرفع نحو بحسبك رند وكفى بالله شهيداً وفي المصوب نحو ألقى بيده

**جارہ اور اس کا استعمال:** حرف جارہ میں سے پانچواں **ہا** ہے اور یہ چند معنوں میں استعمال ہوتا ہے، جو یہ





- ہیں: (۱) الصاق کے لیے (۲) استعانت کے لیے (۳) تعیل کے لیے  
(۴) مصدحت کے لیے (۵) مقابلہ کے لیے (۶) تعدیہ کے لیے  
(۷) ظرفیت کے لیے (۸) رائدہ ہو۔

(۱) **الصابق کے لیے:** یعنی اس امر کا فائدہ لینے کے لیے کہ کوئی چیز اس کے مجرورے ساتھ ملحق اور متصل ہے۔ جیسے صورت بریدہ ای التصوی مروی بعد صبح بقرب مصر بہ (مثلاً زید کے پاس گزرا یعنی میرا گزرا اس جگہ کے ساتھ ہے جس جگہ سے زیادہ قریب ہے)

(۲) **استعانت کے لیے:** استعانت کے معنی مدد دینے کے ہیں۔ ہاء استعانت وہ ہوتی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ میرے بعد سے میرا فعل مدد طلب کرتا ہے، جیسے **کفیت بالعدم** (میں نے قلم کے ساتھ لکھا یعنی قلم کی مدد سے لکھا)

(۳) **تعیل کے لیے:** ہاء بھی تعیل کے لیے ہوتی ہے، جیسی یہ بتلائے کے لیے کہ میرا فعل کا سبب اور علت ہے، جیسے **مدتوا لی کافرنا من انکم ظلمتمہ بمسکم باننا ذکم لعن** (سب شک تم نے اپنے نفس پر پھیرے کہ وہو بنات کے سبب ظلم کیا) اس میں **اتحاد ذکم لعن** (یعنی پھیرے کی پرستش) ظلم کے لیے سبب اور علت ہے۔

(۴) **مصدحت کے لیے:** یعنی اس فائدہ لینے کے لیے کہ اس کا بعد و سرے کے ساتھ تعلق فعل میں شریک ہے جیسے **خروج دہ بعشیرہ** (دید اپنے منہ کے ساتھ نکلا) اور کسی عد مت یہ ہے۔ ہاء جگہ لفظ مع رکھنے سے معنی گنج دہ کے۔

(۵) **مقابلہ کے لیے:** یعنی اس امر کا فائدہ لینے کے لیے کہ اس کا مجرور کسی دوسری شے کے مقابلہ میں ہے جیسے **کعبہ ہدایہ** (کعبہ ہدایہ دہ گ) (میں نے اس کو اس کے مقابلہ میں بیچا)

(۶) **ظرفیت کے لیے:** جیسے **حسب بالمعجدا فی المسجد** (میں مسجد میں بیٹھا ہوں)  
(۷) **تعدیہ کے لیے:** یعنی فعل لازم لفعول متعدی بنادتی ہے، جیسے **دھیب بریدہ** یعنی ادھبتلا میں رید کو لے گیا)

(۸) **زائدہ:** یعنی بارائدہ بھی ہوتی ہے۔ ہاء کے رائدہ آونے کے مقامات: رائدہ ہونا وہ مقام پر قوی ہے اور باقی مقامات پر ہائی ہے۔  
**قیاسی:** جن مقامات پر با زائدہ ہوتی ہے،

ت میں سے ایک سے کسی کی خبر پر با زائدہ ہوتی ہے جیسے **مارید بقائم** (زید کھڑ نہیں ہے)



اور دوسرے مقام پر ہے کہ استفہام کی شرط یہ ہونا لازمہ ہوتی ہے جیسے **ہل رید، بقائہ** (یا زید کھڑے ہے؟)

**وہم صاع فی النہر لوع** اس کا عطف قیاس پر ہے اور باؤسما عام فروع میں لازمہ ہوتی ہے

نو وہ مرفوع مستند ہو، جیسے **بحسبک** (بندر) تھوڑا بڑکا ہے اس میں مبتدا ہے اس پر باؤراکدہ ہے۔

نو وہ مرفوع خبر ہو جیسے **بحسبک** ہو بد اس میں زید خبر ہے اس پر باؤراکدہ داخل ہوا ہے

اور خود مرفوع فاعل ہو جیسے **کنی باللہ شہید** ای **کنی اللہ شہید** اس میں لفظ نہ فاعل ہے اس پر باؤ

راکدہ داخل ہے۔

**وہی منصوب** اس کا عطف مرفوع پر ہے اور باؤ منصوب پر بھی لازمہ ہوتی ہے، جیسے **القی مدہ ی انقی مدہ**

(اس نے اپنے ہاتھ کو ڈالا) اس میں مفعول ہے جس پر باؤراکدہ داخل ہوتی ہے۔

**والملاحہ وہی فیلا یخصاص نحو الجمل للعرس و المال لرید و لتعبدین کظیر بہ لتادیب و ابدہ کقولہ تعالیٰ**

**و ذل لکم ای و ذلکم و بمعنی عن اذا ستعمل مع القول کقولہ تعالیٰ: و قال امین کھرو و البیدین اموالو**

**کان حیر انا سبقونا الیہ و فیہ نظر و بمعنی الن و فی القسم للتعجب کقولہ النہر لی شفر**

**لہ یبقی علی الاثم ذو حیدہ ہشتم صر بہ الظیان و الاثم**

**لام جارہ اور اس کا استعمال:** نام پانچ معنوں کے لیے آتا ہے۔

(۱) اختصاص (۲) تعین (۳) عن کے معنی میں (۴) زائدہ (۵) بمعنی وا،

(۱) **اختصاص کے لیے:** یعنی اپنے یا بعد کو کسی چیز کے لیے ثابت کرنے کے لیے

نو وہ ثبوت بطریق اشتقاق ہو، جیسے **احسن منسرب** (یہ گام گھوڑے کے لیے ہے)

نو وہ بطریق منیت ہو جیسے **العال لرید** (یہ راؤ بڑکا ہے) یعنی اس کی ملکیت ہے۔

(۲) **تعین کے لیے:** یعنی یہ بیان کرنے کے لیے کہ اس کا مجرور کسی چیز کی علت ہے۔

حوادہ علت ذہنی ہو جیسے **صر نہ لتادیب** (میں نے اس کو مارا اور اسے سکھانے کے لیے) اس میں تادیب

صرب کی علت مادی سے جو کہ ذہن میں ہے۔

نو وہ علت خارجی ہو، جیسے **حر جب لمحہ للثک** (میں تیری مخالفت کی وجہ سے غلا) اس میں مخالفت خرم

کی علت ہے جو کہ خارجی ہے۔

(۳) **زائدہ:** لام پارہ زائدہ ہوتا ہے جیسے **ذل لکم ای و ذلکم** (وہ تمہارا ہے) اور یہ اس وقت ہوگا

جب کہ فعل متعدی معہ ہو جس اس میں متعدی بغض ہے۔

(۴) **عن کے معنی میں:** اور نام جارہ بمعنی عن ہوتا ہے جب کہ وہ قول یا اس کے مشتقات کے ساتھ واقع ہو جیسے



نہ تعنی کافران ہے وہاں اندیں کترو اندیں مومو کاں خیر ماسبقو انہ (کہا ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا ان لوگوں نے حق میں جو ایمان لائے کہ اگر یہ دیں بہتر ہوتا تو مؤمنین ہم پر اس دین کی طرف سقت نہ کرتے) یہاں لندین، غی البدین کے معنی میں ہے۔

(۵) **واو کے معنی کے لیے:** دردم بچارہ بمعنی واو قسم ہوتا ہے اور اس کا جواب قسم امور عظام میں سے ہوتا ہے جس سے تجب کیا جاتا ہو جیسے **لہ لایو حوالا حل** (والہ) (اللہ قسم موت کو نہیں ہوتی) اس میں لام واو قسم کے معنی میں ہے در موت جو ب قسم امور عظام میں سے ہے کیونکہ اس کا متعلق امور عظام میں ہوتا ہے، اس لیے کہ **طہر الذباب** (اللہ کی قسم مٹی اڑی) نہیں کہا جاتا ہے

### شعر ہزلی کا قول

لہ یقی علی الایام فوجید مسمو بہ نظی و الاس

**مشکل لغات:** در حیدر گرہ جو پہاڑی کمر کے سینگ پر موی ہے۔ **مسمو:** بندہ پڑ

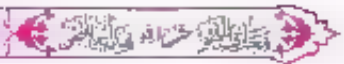
**الظی:** خوشبو ارگاس جس کو یاسمین کہتے ہیں۔ **الاس** بمعنی درخت ریحان

**ترکیب:** **لہ** در مجرور معنی **لسم** فعل کے **یقی** فعل، **غلی** الایام جار مجرور معنی **یقی** کے، قائل ہے **یقی** کا، با حرف جار، **مسمو** موصوف، **بہ** نیز مقدم، **نظی و لام** معطوف علیہ معطوف مکرر مبتدا مؤخر، **مسمو** خبر مکرر صفت **مسمو** موصوف کے ہے، موصوف صفت سے مکرر مجرور با حرف جار کے لیے متعلق کے لیے پڑ یہ جملہ جو ب قسم ہو۔

ورب وہی بتلیل کما ان کم الحیوۃ لبتکثیر وتستحق صدر الکلام ولا تدخل الا علی بکرہ موصوفہ بحر رب رحل کریم لقیثہ او مصمر بنہم مفرد مذکر ابد ممتز بکرہ منصوبہ بحر ربہ رخلا و ربہ در حبس و رخلا و ربہ مرآۃ کد البک وعند الکوفین یحب المطابقۃ بحر ربہما رجس و ربہما رخلا و ربہا امرأۃ وقد تلحقها ما الکافۃ لتدخل غلی لجمسین بحر ربہما قام ربہ و ربہا قائم ولا بد لہا من فعلی ماضی لأن للتصیین لمتحقق وهو لا یتحقق الا بد و یند ف دیک الفعل غایا کفولک رب رحل اکثر مبی فی جواب س فال هل لقیثہ س اکثر مک ۲ آخر رب رحل اکثر مبی لقیثہ

فان اکثر مبی صلیا لرحل و لقیثہ فغیرا و هو منصرف

**رب چارہ و اس کا متعلق:** حرف جارہ میں سے ساتواں حرف سے یہ تقبیل کے لیے آتا ہے جیسے خبر یہ نکشیر کے لیے آتا ہے۔



**تقلیل کے لیے:** "وَرَبُّنَا تَقْلِيلُ" کے لیے آتا ہے، یعنی پہلے، بعد کے الفاظ میں قلت پیدا کرنے کے لیے، جس طرح کمرہ بریائت و تکثیر کے لیے آتا ہے اور بحدہ کلام میں آتا ہے۔

رب کمرہ مہمودہ پر داخل ہوتا ہے جیسے **رب رحل کمرہ لقیہ** (میل سے چند بزرگ آدمیوں سے ملاقات کی)۔  
یاد رہے ضمیر مہم پر داخل ہوتا ہے، لیکن یہ ضمیر صرف مفرد مذکر ہوگی یا تمیز کے مطابق ہوگی، اس میں بھرتین و کوفین کا اختلاف ہے۔

**بھرتین:** بھرتین کے نزدیک ضمیر مہم ہمیشہ مفرد مذکر ہوگی، خواہ اس کی تیز نشانی ہو یا جمع مذکر ہو یا مؤنث، اس لیے کہ ضمیر مہم حصہ ہی اللہ کی طرف ہوتی ہے اور اسی چیز کی طرف نہیں ہوتی ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہو، بہت اس کی تیز نشانی ہوگی جیسے **ربہ رحلا، ربہ رحلیں، ربہ رحلا، ربہ امرأۃ**

**کوفین:** کوفین کے نزدیک ضمیر مہم کی تیز نشانی کے ساتھ مطابقت ضروری ہے، جیسے

**ربہ رحلا، ربہما رحلیں، ربہما رحلا، ربہما رحلیں، ربہما رحلیں**

اگر کبھی کبھی رب کے ساتھ ماکذہ لاحق ہوتا ہے جو رب کے فعل کو مذکور کے لیے اس صورت میں، ماکذہ رب کے ساتھ ماکذہ لکھا جائے گا، ماکذہ ذکر کے نہیں لکھا جائے گا۔

**لقد حمل علی الجسدین:** جب رب کے ساتھ ماکذہ لاحق ہوتا ہے تو اس وقت وہ دو جسدوں (سمیہ و فعلیہ) پر داخل ہوتا ہے۔ اس وقت وہ اس نسبت کی تقلیل یا تکثیر کے لیے ہوگا جو جسد میں ہے، جیسے **ربما فہر بدیہ رب کے جسد فعلیہ پر داخل ہونے کی مثال ہے یا ربما بدیہ فہر بدیہ رب کے جسد سیمیہ پر داخل ہونے کی مثال ہے۔**

**ولانہا من فعلی ماضی:** مصنف **ربما** اس عبارت سے یہ بیان کر رہے ہیں کہ رب کے ساتھ جو فعل متعلق ہوگا اس کا فعل ماضی ہونا ضروری ہے اس لیے کہ رب تقلیل و تکثیر کے لیے وضع کیا گیا ہے اور یہ ماضی میں تصور ہے۔

**شکال:** قرآن کریم میں رب فعل مضارع کے ساتھ ستموں ہوئے جب کہ مذکور عبارت سے معلوم ہو کہ رب صرف فعل ماضی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے **ربما بدیہ** و **ربما بدیہ**

**جواب:** یہ ہے کہ رب قرآن کریم میں جو فعل مضارع پر داخل ہے یہ ستموں سے اور ہاں **ربما بدیہ** کے معنی فعل ماضی و ماضی ہے اس لیے کہ وہ دو چونکہ چھپنے والے ہیں وہ ستموں سے متعلق شہد کے ہے گویا وہ ہوئی گیا۔

**ربما حذف دلک:** بعض اور یہ فعل جس سے رب متعلق ہے کثرت ستموں میں گرتیہ ہو تو سے حذف کرنا جائز ہے جیسے تم سے کوئی شخص پوچھے **من لقیہ من اکرمک؟** (کیا تم نے اس شخص سے ملاقات کی جس نے تمہارا کرم کیا؟) جواب میں **رب رحل کمرہ** کہہ کر ماضی میں لقیہ اس میں لقیہ رب کا فعل ہے جو حذف ہے اور حذف پر قرینہ ملتا ہے۔



و او رب و ہی النوا انی یمنہ بہا ہی اوب الکلام کقول الشاعر شعر۔

وبلدا لیس بہا انیس إلا الیعا فیر ولا العیس

واؤ دست جاہ اور اس کا استعمال: حروف چارہ میں سے آٹھواں حرف و و رب ہے اور و او بھتی رب وہ ہے جو شروع کلام میں آتی ہے۔ مثال شعر کا شعر

وبلدا لیس بہا انیس إلا الیعا فیر ولا العیس

ترجمہ: اور میں نے بہت سے شہروں کو طے کیا اس میں سوائے یحییٰ و ربیس سے اور کوئی انیس و و دست نہیں ہے۔ لغات: انیس، یعنی دست، الیعا فیر، جمع یعفر کی ہے یعنی نیا، رنگ کا ہٹ انیس جمع انیس کی و ر سفید پاول والا اوٹ۔

و او القسم و ہی تحتص بالظاہر نحو واللہ و امر حمس لاضرہس فلا یعال وک

واؤ قسم اور اس کا استعمال: حروف چارہ میں سے نواں حرف و و قسم ہے و و قسم اسم ظاہر کے ساتھ خاص ہے۔ پس و اسم ضمیر پر داخل نہیں ہوتی۔ جیسے واللہ و امر حمس لاضرہس و او قسم اسم ظاہر پر داخل ہوتی ہے واللہ وک لاضرہس نہیں کہا جاتا ہے۔

و و القسم و ہی تحتص باللہ و خذہ فلا یقال تا مر حمس و قولہم ربوب الکعبۃ شد

تاؤ قسم اور اس کا استعمال: حرف چارہ میں سے سواں حرف تاؤ قسم ہے تاؤ قسم حرف لفظ اند پر آتی ہے، سے عددہ کسی اسم ظاہر یا ضمیر پر داخل نہیں ہوتی ہے، جیسے تاللہ وک تاؤ حمس نہیں کہا جاتا۔ اشکال: یہ ہوتا ہے کہ عرب لوگ ثوب الکعبۃ استعمال کرتے ہیں؟ جواب: یہ شاذ ہے اور شاذ کا معنی وہ کے حکم میں ہوتا ہے۔

و و القسم و ہی نہ حل علی الظاہر و المضمیر نحو باللہ و بالتو خمب وک

باؤ قسم اور اس کا استعمال: حروف چارہ میں گیارہواں حرف باؤ قسم ہے و باؤ قسم اسم ظاہر اور ضمیر، نواں پر داخل ہوتی ہے جیسے باللہ و بالتو حمس کی طرح وک کہا جاسکتا ہے۔

ولا یبدل القسم من الجواب و ہی جملة تسمى القسم علیہا فان کانت موحدة یجب دخول اللام فی الاسمیة والفعلیة نحو واللہ لئن قاتلہم و واللہ لأفعلن کذا و ذ فی الاسمیة نحو واللہ ان یردد لقائم و ان کانت مفصلة و جب دخول ما و لا عنیہا نحو واللہ یدر بد قائم واللہ لا یقبہ و یردد



**اولاد بقسم میں جواب** مصنف البتہ حروف قسم کو بیان کرنے کے بعد اب یہاں سے جو ب قسم کو بیان کر رہے ہیں۔ اس قسم کے لیے جو ب قسم کا ہونا ضروری ہے اور جو ب قسم دو ہے جس پر قسم کھالی جاتے جیسے واللہ لا صریب رید (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور روں گا) اس میں واللہ قسم ہے۔ لا صریب رید۔ جواب قسم ہے۔ وہی حملہ کسی معنی میں۔ اور جو ب قسم حمد ہوگا اس کا نام **لقسم علیہ** ہوگا یعنی جس پر قسم نکالی ہوئی ہو۔

**ان کا سبب حیا** سب یہ حمد جو جو ب قسم واقع ہے یا تو حمد مثبت ہوگا یا منفی ہوگا اگر حمد مثبت واقع ہو تو حملہ اسمیہ اور حمد نعیمی صورت میں اس پر متاکید کا داخل ہونا ضروری ہے، گویا یہ حمد فعلیہ اور حمد سببہ دونوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

حمد اسمیہ مثبہ کی مثال: واللہ لریبہ فانی

حمد نعیمیہ مثبہ کی مثال: واللہ لا فعلیٰ عمدا

**جملہ اسمیہ میں ان کے داخل ہونے کی مثال:** ان نصف صرف حمد اسمیہ پر داخل ہوگا جیسے واللہ ان رید لقائم اور اگر یہ جواب قسم نفی ہو تو جو ب میں ص اور لا میں سے کسی یک کا داخل ہونا ضروری ہے۔

**مثال:** واللہ ف رید لقائم اس میں حمد اسمیہ میں غانا فی داخل ہے اور

واللہ لا یصر رید یہ حمد نعیمیہ کی مثال ہے جس میں لا نایہ داخل ہے۔

واعلم انہ قد حذف حروف تنقی لرو ل اللس کفو بہ تغالی : ما لہ یفتو بذکر یوسف انی لا تلتو

مصنف رحمہ اللہ یہاں سے یہ بات بیان فرما رہے ہیں کہ حرف نفی کو کبھی کبھی جملہ فعلیہ منفی، جب کہ جواب قسم واقع ہو، حذف کر دیا جاتا ہے۔ یہ ن وقت ہے جب متنی کا مثبت سے لٹپٹاں کا اندیشہ ہو۔

**مثال:** واللہ یفتو تذکر یوسف اس میں تصور تذکر یوسف جواب قسم ہے یہ اصل میں لا یفتو تھا، حرف نفی کو حذف کر دیا گیا، اس لیے کہ مضارع مثبت جب جواب قسم واقع ہوتا ہے تو اس پر ص کا آنا ضروری ہے اور یہاں چونکہ فعل مضارع پر لام نہیں ہے، لہذا معلوم ہوا کہ یہ حمد متنی ہے اور حرف نفی محذوف ہے۔

وقد یحذف جواب لقسم ان تقدم ما يدل عليه بخورید قائم واللہ او تر سبط القسم بخورید واللہ قائم

**ترجمہ مع وضاحت:** اور کبھی جو ب قسم حذف کر دیا جاتا ہے اس وقت جب کہ قسم پر یہاں جملہ مقدم ہو جو جواب قسم پر درست کر دیا ہو جیسے **رید قائم واللہ** اس کی اصل تقدیری عبارت **واللہ لریبہ قائم** ہے۔ **رید قائم** جو قسم پر مقدم ہے وہ جواب قسم کے محذوف ہونے پر درست کر رہا ہے۔ یہ جواب قسم اس وقت حذف کر دیا جاتا ہے جب کہ قسم اس حمد کے درمیان میں واقع ہو جو جواب پر درست کر رہا ہے جیسے **رید واللہ قائم**، اصل میں تقدیر **واللہ رید قائم**





و عن ألف جاورق نہ حر و میت السهم عن القوم الى الضیہ

عن جاورق اور اس کا استعمال: عن حروف جاورق میں سے، رہا ہر حرف ہے اور عن جاورق کا وزن کے لیے آتا ہے جنی اپنے محاورے کسی چیز کو در کر کے لیے۔

مثال: و میت سهم عن نفوس لی الضیہ (میں نے تیرہاں سے شکار کی طرف پیچھا) جنی تیرہاں سے جاورق کی شکار کی جانب۔

و غنی بلا سغلا سغلا و زید غنی السطح

غنی جاورق اور اس کا استعمال: حروف جاورق میں سے تیرہاں حرف غنی ہے اور غنی متعدد کے لیے آتا ہے۔ استعدہ کے معنی ہیں ہندی طلب کرنا، بھی جو اس بات پر رست کرے کہ میرے مدح پر کسی چیز کی ہندی طلب کی گئی ہے اور استعدہ خواہ مخفی ہو جیسے زید علی السطح (زید چھت پر ہے) یا عکلی ہو جیسے علیہ فی (اس پر قرع ہے)

و قد یكون عن و علی اسمین إذا دخل عینہما من کما نفورنی خلست من عن یمید و نزلت من غنی الفرس ترجمہ مع وضاحت: عن اور غنی کبھی اسم بھی ہوتے ہیں جب کہ ان پر عن جاورق داخل ہو جائے عن کا داخل ہونا ان کے اسم ہونے کی علامت ہے اور اس وقت عن بمعنی جا رہا ہوگا اور عن بمعنی فوق ہوگا جیسے حسب من عن یمید (میں اس سے ادنی جا رہا ہوں) اور نزلت من علی الفرس (میں گھوڑے سے اتر رہا ہوں)

والکاف بتشبیہ محو زید کعمر و زوالہ کقولہ تع لی، لیس کمنہ سی و قد یكون اسفا کقول الشاعر: یضحک عن کالبرد المسہ

کاف تشبیہ اور اس کا استعمال: حروف جاورق میں سے چودھواں حرف کاف تشبیہ ہے، جو تشبیہ کے لیے آتا ہے۔ تشبیہ سے ہے چہ چیزوں کا ہونا ضروری ہے: (۱) مشہد (۲) مشہد بہ (۳) وہ تشبیہ (۴) حرف تشبیہ یہاں صرف حرف تشبیہ کو در کیا جاتا ہے جیسے زید کعمر و (زید عمر کی طرح ہے) و کاف جاورق کبھی زندہ ہوتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ لیس کمنہ سی (اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے) اس میں مشہد پر کاف جاورق زندہ ہے۔

و کاف جاورق کبھی اسم ہوتا ہے بمعنی مثل کے جب کہ اس پر حرف جر داخل ہو۔  
مثال: شعر یضحک عن کالبرد المسہ اس میں البرد پر کاف اسم ہے بمعنی مثل  
ترجمہ: عورتیں سدا میں سے ہنستی ہیں جو بھانٹ (یعنی اریکی) میں چنگھے ہوئے موت کی مانند ہیں۔

ومدومد للزناج امللا لئلاء في اسماضي كما تقور في شعبان فارأيه عذرجب او للظرفية في الحاضر  
بحر مارأيه مد شهر ما وعنديو منا اي في شهر ما وفي يومنا

لہذا درمندا اور اس کا استعمال:

حروف حارہ میں پندرہ ہواں حرف مد ورسو ہوں حرف مند سے یہ دونوں

ظرف زمان کے لیے آتے ہیں۔ پھر ظرفیت کے بعد یا تو دونوں حرف ماضی میں ابتداء زمانہ کے لیے آتے ہیں یعنی زمانہ ماضی میں فعل کی بناء کے لیے ہوں گے جیسے شبہاں کے مہیہ میں آپ کا قول عارضہ مدد جب (میں نے اس کو جب کے مہیہ سے نہیں دیکھا) یعنی میرے اس کے نہ دیکھنے کی بناء پر جب کے مہیہ سے ہے۔

یا زمانہ حاصر میں ظرفیت کے لیے آتے ہیں یعنی یہ بتانے کے لیے کہ فعل کا تمام زمانہ بھی زمانہ حاصر ہے جیسے ما

آئندہ نہ دیکھ رہا اور ما آئندہ مہیہ ہوا (میں نے اس کو مہیہ میں یا آج کے دن سے نہیں دیکھا) یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کا چکر زمانہ یہ موجود مہیہ یا موجودہ دن ہے۔

و خلاو عدا، حاشا للإستغناء عن جدي القوم خلاو يهدو ساشا عمر وو عدا بكر

خلاف و عدا و حاشا اور ان کا استعمال :  
حروف چارہ میں سے سر ہواں حرف حلا، ثحار ہواں حرف  
عد و رائیہ سوال حرف حاشا ہے یہ تینوں حروف تثناء کے ہے آتے ہیں یعنی بنے مابعد کو ماقبل کے حکم سے خارج  
کرنے کے ہے آتے ہیں جیسے ساء ہی الفوم خلاف و عدا و حاشا عمرو و عدا ہنگو  
یہ تینوں حروف بھی حرف ہوتے ہیں اور کبھی فعل۔ ان کے دخول کو جوو گئے تو یہ حرف چارہ ہوں گے اور جب تم  
ان کے دخول کو نصب دو گئے تو یہ فعل ہوں گے۔

## الْخُرُوفُ الْمُسَبَّحَةُ بِالْمَعْل

فصل: الحروف المنبهة بالفعل من إن و أن و كان و لست و لكن و لعل هذه الحروف تدخل على الجملة الاسمية فتنصب الاسم ويرفع الخبر كما عرفت نحو أن زيد قائم و قد يدخلك ما نكافه فتدخلك في الفعل و حينئذ تدخل على الأفعال نحو تقوا ما قام زيد و أعلم أن المكسورة الهمزة لا تغير معنى الجملة من توكيده و أن المنثورة الهمزة مع ما بعدها من الاسم و الخبر في حكم المنفردة وليدك يجب التمسك و إذا كانت في ابتداء الكلام نحو أن زيد قائم و بعد القول كقوله تعالى يقول إنها بقرة و بعد المؤخر مثل نحو ما رأيت لذي في المساجد و إذا كانت في خبرها اللام نحو أن زيد لقائم و يجب الفتح حيث يقع لا يجلسو بلغي أن زيدا عالما و حيث يقع مفعولا نحو كرهت أنك قائم و حيث يقع مبتدأ نحو عندي أنك قائم و حيث يقع مصدرا إليه نحو عجبت من طول أن بكرنا قائما و حيث يقع محذورا نحو عجبت من

۱۰ بکر اقسام و بعد از آنکه عدد ذکر مسک و بعد از آنکه بخور و لا اُله الا الله حاصر لغالب رسید

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ حروفِ جر کو ذکر فرمانے کے بعد اب یہاں سے حروفِ مشبہ بالفاعل کو ذکر فرما رہے ہیں۔ حروفِ مشبہ بالفاعل سے متعلق ابداً عیسٰی پاتیس ذکر کی جائے گی، پھر ہر حرف کی تفصیل دہری کی جائے گی۔

پہلی بات : حروف مشبہ بالفعل کی وجہ تسمیہ

۱۰ صوفی ہات۔  
حروف مشبہ بالثقل کا عمل

تیسری بات: حروف مشبہ بالفعل نامعلوم

پہلی بات      حروف مشبہ بالفعل کی وجہ تسمیہ

حروف مشبہ بالفعل کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان حروف کی مشابہت فعل کے ساتھ فقط بھی ہے اور مستند بھی۔

**مشابہت لفظی:** اس طرح ہے کہ جس طرح فعل غلاٹی اور ربا جی ہوتے ہیں، اسکا طرح بہ حروف بھی غلاٹی اور ربا جی ہوتے ہیں ان حروف اور بیت غلاٹی ہیں اور کن اور مک اور عین ربا جی ہیں۔

مشابہت معنوی: اس طرح ہے کہ اِس اَل حقیقہ کے معنی میں ہے اور کمالِ شہادت کے معنی میں ہے  
 ممکن اس قدر کہتے ہیں کہ اِس اَل حقیقہ کے معنی میں ہے اور اَل حقیقہ کے معنی میں ہے جس اِس اعتبار  
 سے ان حروف کی فصل کے ساتھ مشابہت معنوی ہوئی۔

دوسری بات      حروف مشہد بانفعل کا عمل

یہ حروف اسم کو نصب اور ثبوت کو رفع دیتے ہیں جیسے ان رُفد اقامت

تیسری بات      حرف مشہد باغفل کا دخول

ن حروف کا مد دخول اسم ہوتا ہے، یہ حروف فعل پر داخل نہیں ہوتے۔ فعل پر اس وقت دخل ہوتا ہے جب ان حروف کے بعد ما کافہ آجائے۔ اس وقت ما کافہ حروف نہیں مرنے سے روک دیتا ہے جیسے **انما قاتلہ** اس میں ما کافہ کی وجہ سے عمل نہیں رہا ہے۔ **ما کافہ** حتیٰ میں حصرا اور تا کیلید پید کر دیتا ہے۔

مختلف اشیاء یہاں سے لے کر انکسور و الہجہ و لہجہ حاشیہ کے درمیان فرق بیان فرما رہے ہیں۔

پہ اور ن میں فرق

**پہلا فرق:** - لمکسورۃ الجسد کے معنی کو تہذیب نہیں کرتا ہے، بلکہ جسد کے معنی کو پختہ اور مضبوط کرنا ہے۔ مثلاً ان ریدہ فایم اس مشابہ میں ان سے لگے جسد کے معنی کو تہذیب نہیں کیا ہے بلکہ مضبوط اور مستحکم کیا ہے۔ اور ان



لمفتوحہ لہمز ہے مابعد اسم اور خبر سے ملکر مفعول کے حکم میں ہوتا ہے اور حمد کو مفعول کے حکم میں کرنے کا طریقہ ہے کہ خبر مفعول کی اسم کی طرف اضافت کی جائے مثلاً ملعی رید فاسم کی تقدیر کی عبارت ہائمی فاسم و بد ہے۔  
 دوسرا فرق: ن لمکسورۃ لہمزۃ آخر مقامات پر آتا ہے۔ مصنف نے کتاب کے چار مقامات کا ذکر کیا ہے اور ان سے متوجہ لہمزۃ سات مقامات پر آتا ہے۔

### ن المکسورۃ لہمزۃ کے مقامات

(۱) ان کلام کی ابتدا میں آتا ہے۔ جیسے اِن رَیْذَ الْفَاتِمَہِ کیونکہ حمد ابتدا کلام میں ہوتا ہے اور اپنی بھی جملے کے معنی کو پکا کرتا ہے

(۲) قول کے بعد یعنی قال بقول کے بعد۔ جیسے بقول امہاتیرۃ

(۳) اسم موصول کے بعد۔ جیسے ما رایت المدی ایلی المباحد

(۴) جب اس کی خبر میں نام ہو۔ جیسے اِن رَیْذَ الْفَاتِمَہِ

(۵) جواب قسم میں۔ جیسے والله ان رید الفاسم

(۶) حرف تاء کے بعد۔ جیسے یا بسی۔ ن الله عظمیٰ حکم الدین

(۷) بتاویہ کے بعد۔ جیسے مر من فاس حتی بہم لا یزحہ (فاس یا زہو یہاں تک کہ وہ اس کی میدان نہیں رکھتے ہیں)

(۸) حرف تہم کے بعد۔ جیسے لا ان ولیداء الله لا خوف علیہم ولا هم یخربون

### ن لمفتوحۃ لہمزۃ کے مقامات

(۱) جہاں ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر فاعل واقع ہو رہا ہو وہاں ان آئے گا۔ جیسے مدقنی ان ینذ فاسم اس میں ن رید فاسم فاعل واقع ہو رہا ہے۔

(۲) جہاں ان ہے اسم اور خبر سے ملکر مفعول واقع ہو رہا ہو وہاں ان آئے گا۔ جیسے کرمہا تک فاسم اس میں ن اپنے اسم اور خبر سے ملکر مفعول واقع ہو رہا ہے۔

(۳) جہاں ن اپنے اسم اور خبر سے ملکر مستند واقع ہو رہا ہو وہاں ان آئے گا۔ جیسے عیدی تک فاسم

(۴) جہاں ن اپنے اسم اور خبر سے ملکر مضاف یہ واقع ہو رہا ہو وہاں ان آئے گا۔ جیسے عجیب من حلوں کی مکر فاسم (شکر کے طور قیام سے متعجب ہوا) یہاں بتاویل مفرد ہو مضاف الیہ ہے۔

(۵) جہاں ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر مجرور واقع ہو رہا ہو وہاں ان آئے گا۔ جیسے عجیب من ان مکر فاسم یہاں بھی بتاویل مفرد مجرور ہے۔





(۶) جہاں بولا کے بعد۔ جیسے لو سک عبدہ لا کومسک

(۷) جہاں بولا کے بعد۔ جیسے ولا احد عمر بعد رید

وبجور العطف علی اسمہاں لمکسورہ بالرفع والنصب باعتبار لمحی واسقط

نحو ان وید اقامہ وعمر ووعمر

مصنف رحمہ اللہ یہاں سے یہ بتا رہے ہیں کہ ان سکسورہ مہم کے اسم پر کسی اسم کا عطف کرنا بھی جائز ہے اس صورت میں معطوف کو مرفوع اور منصوب دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

مثال: ان رید اقامہ وعمر ووعمر

حطوف کو مرفوع اس سے پڑھ سکتے ہیں کہ اس صورت میں معطوف کا عطف رید پر ہو رہا ہے ورید ابتدا میں واقع ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے لہذا عمر کو بھی مرفوع پڑھ سکتے ہیں۔  
ور معطوف کو منصوب اس لیے پڑھ سکتے ہیں کہ اس صورت میں معطوف جی عمر کا عطف رید کے لفظ پر ہو رہا ہے ورید الفتح منصوب ہے ان کا اسم ہونے کی وجہ سے اس عمر کو بھی منصوب پڑھ سکتے ہیں۔

واعلم ان ان سکسورہ بجور دخول اللام علی خبرها وقد نصب خبرها باللام کقولہ تعالیٰ وان کلالمالیو فیہم

وضاحت: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے اس بات کو ذکر فرما رہے ہیں ان سکسورہ کی خبر یہ لام کا داخل کرنا جائز ہے کیونکہ یہ لام بھی تاکید کے لیے آتا ہے اور ان بھی تاکید کے لیے آتا ہے۔

ان مشقہ کو مخففہ پڑھنے کی صورت: اس مشقہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے یہاں اوقات مخففہ کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں اس کی مشابہت ناتیہ کے ساتھ ہوتی ہے، پھر ان محففہ ورائیہ کے درمیان فرق کرنے کے لیے اس کی خبر پر لام تاکید کا آنا ضروری ہے خواہ اس کو عمل دیا جائے خواہ نہ دیا جائے۔

ان محففہ کا عمل کرنے کی مثال: و کلالمالیو فیہم اس میں ان محففہ سے ور کلالمالیو کا اسم ہے اور لہذا پر جو ہے وہ مخففہ اور ان تاقیر کے درمیان فرق کرنے کے لیے، پھر ان کو زائد کیا تاکہ اور اسم کا اجتماع لازم آئے جو کہ مکروہ ہے۔

وجیبہ یجوز، لغاؤہ کقولہ تعالیٰ وکلسماعیل لدیہا محصورون

ترجمہ مع وضاحت: وراں وقت جب کہ ان سکسورہ مخففہ ہو تو اس کے عمل کا الی، یعنی باطن و ناسخ ہے وراں میں عمل دینے سے عمل نہ دینا بہتر ہے، کیونکہ ان فعل کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے عمل کرتا تھا اب محففہ ہونے کی صورت میں ان کے دو حرن ہونے کی وجہ سے مشابہت کامل نہ رہی۔





**عمل نہ بنے کی مثال:** وان كل لم جميع ندبا محضروا اس میں ہر محققہ کا عمل باطل ہو گیا ہے۔

ويعود حولها على لأفعال عني لمبتد و لخبر كقوله تعالى: وان كنت من قبلة لمن الغافلين و و  
ظنك لمن لكاديب و كذا لك أن المفتوحة قد تحذف فحينئذ يجب عماليها في صحيح شاب مقدرو  
فقد حل على لجملة اسمية كانت نحو بلغني أن ريد عالم أو لعبية نحو بلغني أن قد قام ريد

**وضاحت:** اور اس محققہ میں مبتدہ کا ت افعال پر داخل کرنا جائز ہے جو مبتداء و خبر پر داخل ہوتے  
ہیں۔ اور یہ افعال ناقصہ اور فعال قلوب ہیں جیسے لہ تعالیٰ فافان سے کہ و ن تک مہ قبہ نس بعافیس یہ افعال  
ناقصہ پر داخل ہونے کی مثال ہے۔ و ن ظنک نس لکادیب یہ فعال قلوب پر داخل ہونے کی مثال ہے۔

**ان مسئلہ کو مخففہ پڑھنے کی صورت:** مصنف یہاں سے یہ قدر ہے لکھا کہ جس طرح ان مکسورہ کو مخففہ پڑھنا  
جائز ہے، اس طرح ن مفتوحہ کو بھی مخففہ پڑھنا جائز ہے اس وقت کے میں نے اسے پڑھ دیا ہے کہ اس کے بعد ضمیر  
شان مقدر ہوگی جو کہ اس کا اسم بنے گی اور اس کے بعد جو جمد ہوگا وہ جر ہے گی پھر وہ جمد خواہ سمیہ ہو یا نصیب۔

ان مخففہ جملہ اسمیہ پر آنے کی مثال: بلغني أن ريد عالم

ان مخففہ جملہ نصیب پر آنے کی مثال: بلغني أن ريد

ويعجب دخول السين أو سوف أو قد أو حرف النفي على الفعل كقوله تعالى عليم أن سيكون مكتم مر صي  
**وضاحت:** اور اس محققہ میں المتعملة جب نفس پر واقع ہوتو اس وقت السين یا سوف یا قد یا حرف نفي کا  
فعل پر داخل ہونا ضروری ہے تاکہ و مخففہ و ن مصدر یہ میں فرق ہو جائے کیونکہ مصدر یہ ن حافظ پر داخل نہیں ہوتا۔  
جیسے لثلاثان کافران ہے علم ان سيكون مکتم مر صي

والضجیر لمنشتر اسمان والحفنة حبرها

یہاں مصنف نے مخففہ کی ترکیب بتا رہے ہیں کہ ضمیر شان مشترک منقوہ مخففہ کا اسم ہوگی اور بعد و ا جمد  
ن کی خبر ہوگا۔

وكان يستبیه نحو كان ريداً سد وهي مركبة من كاف انسيه و ن لمكسورة وانما فتحت لظنيم  
نكاف عليها وتقدیره ريداً كالاتد وقد تحذف فتلمي غي العمل نحو كان ريداً سد

**کان لتنبیه:** حروف مشبہ یا فعل میں سے تیس حرف کا ہے یہ حرف تشبیہ کے لیے آتا ہے اور اس کی ترکیب  
کاف تشبیہ اور ن مسورہ سے ملکر ہوں ہے، پھر کاف تشبیہ جو نہ ماخری، اس کو مقدمہ مرکب دیا ہے، اس لیے ن ہوگی ور





مجموعہ کان ہو گیا جیسے کان وید افسد اس کی اصل عبارت یوں تھی۔ رید کا لہجہ  
کان کون مختلفہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اس وقت یہ عمل نہیں کرے گا جیسے **ن** رید سے کیونکہ اس کی شکل  
مشابہت فعل کے ساتھ ہوتی نہیں رہتی ہے۔

ولکن لاسندر اک ویتو سطہیں کلامیں متغایرہں فی المعنی

مخبر ما جاء فی رید نکر عمر اجزاء و عاب رید لکن بکر حاضر

**لکن لاسندر اک**۔ حروف مشبہ بالفعل میں سے چوتھا حرف لکن سے ورید متدرک کے لیے آتا ہے  
یعنی کلام سبق میں جو ہم پیدا ہو تھا، سے اور کرنے کے لیے آتا ہے جیسے **ما جاء فی رید لکن عمر** اجزاء  
لکن ایسے دو کلاموں کے درمیان واقع ہوتا ہے جو کہ معنی کے اعتبار سے مقارن اور مختلف ہوتے ہیں۔ ان میں ایک  
جمدا کرٹی کا ہے تو دوسرا جمدا اثبات کا ہوگا۔ جیسے **عاب رید لکن بکر حاضر**

ویجور معہالو وحو قہن رید و لکن عمز واقاعد

**لکن** کے ساتھ واو کو ذکر کرتا بھی جائز ہے کیونکہ دونوں استدراک کے لیے آتے ہیں جیسے **قہن رید و لکن عمز واقاعد**

ونہ صفت فتنی سطر مشی رید و لکن بکر عمد

**لکن** کو بھی نوٹ مختلفہ کے ساتھ بھی پڑھتے ہیں اس صورت میں یہ عمل نہیں کرے گا جیسے **مشی رید و لکن بکر عمد**  
اس وقت یہ حروف عاطفہ میں سے ہوگا۔

ولیت لعتمی بحو نیب ہیندا عنیدا و جوار الفزاء لیت رید اقامتا بمعنی انمی

**لیت**۔ حروف مشبہ بالفعل میں سے پانچواں حرف ہے اور یہ فتنی کے لیے آتا ہے یعنی کسی چیز کا برکمل محبت طلب  
کرتا ہے **بہ ہیندا** (کاش ہندو نہ رہے پس ہوئی۔)

**ما مہر ہیندا**۔ **ب** کے دونوں یزوں کو حسب دیے کو پڑکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ **لیت** بمعنی انمی  
فعل ہے۔ **کو** **لیت** **بہ ہیندا** بمعنی انمی سے (میں زید کے گھر سے ہونے کی تمنا کرتا ہوں) یہ دونوں معنوں  
ہونے کی وجہ سے مضموع ہونے۔

ولعل للفرحی کقول الشاعر حب الصالحین ولسب مہم

**لعل**۔ حروف مشبہ بالفعل میں سے چھٹا حرف **لعل** ہے اور یہ ترحمی کے لیے آتا ہے، یعنی یہ کلام کے لیے جس کی  
مید کی جائے جیسے **شرفا فون**

اجِبُ الصَّالِحِينَ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ

ترجمہ: میں نیک لوگوں سے محبت کرتا ہوں حالانکہ میں خود اس میں سے نہیں ہوں۔ شاید اللہ تعالیٰ میرے لئے کی تواریق عطا فرمائے۔

**محل استشہاد۔** محل اس میں توبہ کے مافی میں ہے۔

**ترکیب:** **اجب فعل**، **آں ضمیر مستقر** و **الحال** **عاعل**، **الضامین** **مفعول** پہ ہوا، **واو حاسیہ**، **لست فعل ناقص** **ضمیر بار** اس کا **سم** ہو، **منہم جار مجرور** و **ملک متعلق** **ثابت** کے **جو** **تجرید** ہو، **ب** **لست فعل ناقص** پہنے **سم** و **تجرید** **ملک** **حاصل** ہو، **ب** **اے ضمیر** و **خال** مع **الحال** **ملک** **عاعل** ہوا **اجب فعل** کے **پہ**، **ب** **جب فعل** پہنے **عاعل** اور **مفعول** پہرے **ملک** **جملہ** **نعتیہ خبریہ** ہو، **لعل حرف ارتقاء** **مضب** **بالفعل** **انظر** **حال** **اللہ** اس کا **سم** ہوا، **ہو** **رقی فعل** **نعت** و **قاریہ**، **یا** **ضمیر متصل** اس **ہوا**، **صلاحتی** **مفعول** **تثانی** ہو، **اب** **ہو** **رقی فعل** پہنے **عاعل** اور **ہو** **نعت** **مفعول** سے **ملک** **خبر** **مواعیل** کے لیے، **اب** **لعل حرف مضب** **بالفعل** **اچنے** **سم** و **تجرید** سے **ملک** **جملہ** **اسم خبریہ** ہوا۔

وَشِدَّ الْجُزُيَّاءُ فِي لَعَلِّ لَغَاتٍ ۖ عَلُوٌّ عَلَيْهِمْ وَأُنْزِلَ الْوَلَدُ

وعند المبرزة أصله على يده فيه اللام والنون في فروغ

**وضاحت:** اہل کفر و دنیا اگر باوجود کفر و پناشا اور ہے جیسے اہل زہد قائم کہنا۔

اور کلمہ **لعل** میں چند زینت بھی ہیں جیسے **عل** اور **عی** اور **آن** اور **لائل** اور **لعل**

عام میراثہ بخشیے کے ہاں **اصل** کی **اصل** سے اس میں لازمہ کندہ یا گئی **تولع** ہوا۔ باقی اعضاء اس کی فرع ہیں۔

خروف، نعطف عشرة، ثواب، القاء، وسم، وحشي، أو، وسم، وسم، ولا، وسم، ولكن، فالاربعة الأولى مجموع

**وضاحت:** مصنف **ج** حرف مشبہ بالفعل سے فارغ ہونے کے بعد اب یہاں سے حروف عاطفہ کو ذکر فرما رہے ہیں اور یہی اس حروف ہیں۔

فالأربعة لاوبللمجموع. بتدوير الحروف جمع کے لیے ہیں۔ (۱) الواو (۲) الیاء (۳) نون (۴) حمی

مصنف **شیخ** کے ہر حرب و تقصیل، کفر، رہے ہیں۔

فألوو بسجف معنقا حء ريدو ضر و تنوء كان ريدو مقنشا في المجي ءأم قمر و

**ادو عا غفہ کا استعجال:** دو مطلق جمع کے ہے آء ہے یعنی اس میں ترتیب ضروری نہیں، بلکہ صرف جمع کے لیے آتا ہے مثلاً **حاء یدو عمرو** (میرے پاس زید آیا اور عمرو) اب آء میں شواہ زید پہلے آئے یہ عمر و پس اس کے دونوں کی آئے کی خبر ہے۔

وانشاء لترتيب بلا فہلہ نحو فامريد فعمرو ادا کاں ريد منقذوا عمرو و متاخر ابلامہ

**فام عطفہ کا استعمال:** فاء ترتیب بد مہمت کے ہے ہے جیسے **فام ريد فعمرو** (ريد کتر ہوا پھر عمرو) یہ اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ پہلے ريد آیا ہے اس کے فوراً بعد عمل عمرو آیا ہے بغیر کسی تاخیر کے۔

و ثم لترتيب بمہلہ نحو دحل ريد ثم عمرو ادا کاں ريد مقلما و بينهما مہمہ

**ثم عطفہ متعین:** حروف عطفہ میں سے تیسرے حرف **ثم** ہے۔ **ثم** ترتیب کے ہے آتا ہے مہمت کے ساتھ۔ جیسے **دحل ريد ثم عمرو** (زيد داخل ہوا پھر عمرو داخل ہوا) اس میں **ثم** اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ پہلے ريد داخل ہوا ہے اور اس کے کچھ دیر بعد عمرو داخل ہوا ہے۔ اس میں ترتیب تاخیر کے ساتھ ہے۔

و حتی کثم فی لترتيب المہمہ لآن مہلہ اقل من مہمہ ثم و بشرط ان یکن موقوفہ داجلا فی النعطف علیہ و ہی تعید قوۃ فی المعطوف نحو مات الناس حتی لانیاء او صغفا نحو قدم لحاج حتی لمشاۃ

**حتی عطفہ کا استعمال:** حروف عطفہ میں سے چوتھے حرف **حتى** ہے۔ **حتى** بھی ترتیب اور مہمت میں **ثم** کی طرح ہے **حتى** میں **ثم** کے نسبت مہمت کم ہوتی ہے، **حتى** کے علاوہ جتنے حروف عطفہ ہیں ان میں معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان معیاریت ہوتی ہے، لیکن **حتى** کا معطوف معطوف علیہ میں داخل ہوتا ہے اور معطوف علیہ کا جز بن جاتا ہے اور یہ **حتى** معطوف معطوف علیہ میں داخل ہونا یا نوقوت کا لاندہ دے گا یعنی یہ بتائے ہے کہ اس کا معطوف اجزائے معطوف علیہ میں سے ایک قوی جز ہے۔

**مثالیں:** مات الناس حتی لانیاء (لوگ مر گئے یہاں تک کہ انبیاء بھی مر گئے) المضعف کا فائدہ دے گا جیسے قدم الحاج حتی لمشاۃ (حاجی آگئے یہاں تک کہ پیدل چلے والے بھی آئے) اس میں پہلی مثال میں لانیاء الناس میں قوی جز ہیں اور دوسری مثال میں المساۃ یعنی پیدل چلنے والے حاجی میں سے بزمضعف ہے۔

و از و ما و ام ثلاثہا نشوت الحکم لأحد الأمرین مہمہ لا یعیہ نحو سررت برحق و امرأۃ و اما بعد تکتون حرف العطف و انعم علیہا یا آخری نحو العذۃ یا مروخ و اما فرد

**حروف عطفہ میں سے او، اما اور ام کا استعمال:** حروف عطفہ میں سے پانچواں حرف **أو** و چھٹا حرف **اما اور ام** ہیں۔ یہ تینوں حروف دوا مروں میں سے ایک امر کے لیے جو نہ تنظیم متعین نہیں ہے فکرم ثابت کرنے کے لیے آئے ہیں، یعنی یہ تینوں اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ نسبت معطوف اور معطوف علیہ میں سے کسی ایک کے لیے بطور اہم کے ہے، جیسے **مرد یا عورت** (میں مرد یا عورت کے پاس سے گزر رہا ہوں)



ایمان۔ پندرہ ہر حرف عطف اس وقت ہوگا جب اس سے پہلے دوسرا قیامہ بنا اور شروع ہی سے یہ معلوم ہو جائے کہ حکم مروج میں سے کسی یک کے لیے ہے جیسے **عدد اور وصو** و **امام فرد** (عدد، تو زوج سے، فرد)۔

ویجوزن یفقم امام علی و بخوریدہ امام کاتب اؤ ائی

حرف ایم کو اوپر مقدم کرنا پڑتا ہے۔ جیسے **ریدہ امام کاتب و امی**

و امی قسمیں مخصوصہ وہی مایسأل بہا عن تعین<sup>۱</sup> احد الامرین و المسائل بہا یعلم ثبوت احدہما منہما بحالاف<sup>۲</sup> او ما یؤن التائل بہما لا یعلم بشرط احدہما اصلا و تستعمل بثلاثۃ شرائط الاول: ان یقع قیدہا ہمزۃ نحو ارید عندک ام عمر<sup>۳</sup> الثانی: ان یقفہا بظن مایلی البشرۃ اعنی ان کان بعد البشرۃ اسم فکذا لک بعد ام کما مر و ان کان فعل فکذا لک بعد ہا نحو ارید ام رید اذ قعد<sup>۴</sup> فلا یقال: ارایت رید ام عمرو<sup>۵</sup> والثالث: ان یکون احد الامرین المشوہین محققا و بما یکون الاستفہام عن التعین قبل ذلک یجب ان یکون جواب ام یا للتعین ذوں نعم اولاً  
فاد فیل ارید عندک ام عمرو ولا یجوز ان یشتعین احدهما

ام، طرک و دواقم اور ام متصل کے استعمال کی شرائط

ام کی دو قسمیں ہیں: (۱) ام مصدر (۲) ام مقطوع

**ام متصل:** وہ حرف عطف ہے جس سے ذریعہ کلام میں مذکور دو چیزیں اس میں سے ایک کی تعین کے لئے رہنے میں سوال کیا گیا ہو۔ سو کرتے ہیں اس بات کو جانتے ہیں کہ حکم مروجوں میں سے کسی ایک کے لیے ہے **لا علی** تعین اس سائل اس ابہام کو دور کر کے تعین کرانا چاہتا ہے۔

بعد لاف دو امام۔ مصنف اللہ ام میں اور او میں فرق بیان فرما رہے ہیں۔

**فرق:** ام کے ذریعہ حوا کرتے وال کلام میں مذکور دو چیزوں میں سے ایک کو غیر معینہ طور پر جانتا ہے کہ حکم ان میں سے کسی ایک کے لیے ہے جب کہ اور امام کے ذریعہ سوال کرتے وال شخص کلام میں مذکور دونوں چیزوں میں سے کسی ایک کو بالکل نہیں جانتا ہے نہ طریق تعین۔ بطریق ابہام۔

ام کے مستعمل ہونے کے لیے تین شرائط

**پہلی شرط:** ام مصدر سے پہلے ہمزہ استفہام لفظوں میں موجود ہو۔

**دوسری شرط:** ام مصدر کے ساتھ بھی وہی چیز مائی ہو جو کہ ہمزہ کے ساتھ مائی ہوئی ہے یعنی ہمزہ کے ساتھ فعل



ہے تو متعدد کے ساتھ بھی فعل ہو جیسے **مردم تعدد** اگر ہمزہ کے ساتھ سم ہے تو ہم متعدّد کے ساتھ بھی سم ہو جیسے **رید عندک ام عمرو**

**احترازی مثال:** **أَوَأَشْنِلُ إِذَا مَعْمُرُوہ** کہنا درست نہ ہوگا۔

**تیسری شرط:** جن لامریب المستویس کے با میں سوں کی جارہے ان دونوں میں سے ایک منکلم کے نزدیک ہو۔ اب منکلم مخاطب سے کسی ایک تین کے بارے میں سوں کر رہا ہو، مگر وجہ ہے کہ جب ہمزہ اور سے سوں کر رہا ہو تو جواب میں تین ہونا ضروری ہے **ف معہ** اور لاتے جو **یا** بنا درست نہیں ہے۔

**مثال:** **رید عندک م عمرو** سے سوں کیا جائے تو اس کے جواب میں **معہ** یا **لا** کہنا درست نہیں بلکہ متعجبہ طور پر یا زید کا نام ذکر کرے گا یا **عمرو** کا۔

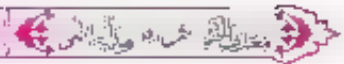
أَمَّا إِذَا شَنْلُ يَأُو وَإِنَّمَا لَجَوَابِهِ مَعْمُرُو لَا

**وضاحت:** **ورج** اور **د** کے ذریعہ سوں کیا جائے تو اس کے جواب میں **معہ** یا **لا** کا نا درست ہے۔ جیسے **حاء** **ک** **رید** و **عمر** اور **حاء** **ک** **رید** **امام عمرو** کے جواب میں **معہ** یا **لا** کہہ سکتے ہیں کیونکہ س جہ سوں سے متعجبہ ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی تیرے پاس رہا ہے یا نہیں ان سے سوال تین کا نہیں ہوتا ہے

و منقطعہ وہی متکون بمعنی بل مع لہمزة كمالوزائت شحاح من بعيد و قلب: **إنہ لایہی عسی سبل الفلعل ثم حصل لك الشك أنہی شاة فقلت أم ہی شاة تفصدا الإعراب عن الآخر لا قول واستألف بسؤال آخر معناه بل ہی شاة**

**آم منقطعہ اور اس کا استعمال:** **م** منقطعہ وہ ہے جو کچھ بل و ہمزہ متبعا ہوتا ہے یعنی جس جگہ **م** منقطعہ ہوگا وہاں پہلے الے کا م سے اعراض نہ اب ہوگا وراہ کلام جوام منقطعہ کے بعد مذکور ہے اس سے سوں ہوگا جیسے آپ نے دور سے شبید (صورت) کو بھی تو آپ نے کہا **إنہ لایہی** (بے شک وہ اونٹ ہے) وریہ بات آپ نے تین کے ساتھ کی۔ پھر آپ کو شک ہو گیا اس بات میں کہ وہ بکری ہے بے شک پید ہوئے کے بعد آپ نے کہا **آھ ہی شاة ہی بل ہی شاة** (بلکہ وہ بکری ہے) اب **آم** منقطعہ کے ذریعہ پہلے کے کام سے اعراض کر رہا ہے و دوسرا سوال کر رہا ہے **ام ہی شاة ہی بل ہی شاة** کے معنی میں ہے۔

و اعلمہ ان المنقطعہ لا تستعمل إلا في الخبر كما مر في الاستفهام نحو **أعندک رید أم عمرو** و نسبت **أؤلاع** عن حصول رید ثم خبرت عن السؤال الأول و اعلمت في السؤال عن حصول عمرو



**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ یہاں سے اس بات کو رد فرما رہے ہیں کہ اُم مقطوعہ صرف خرمیں اور استقہام میں استعمال ہوتا ہے۔

**استقہام کی مثال:** عندک رید عمرو ویدہ پچھلے رید کے بارے میں سوال کیا گیا پھر اس سے اعراض کر کے عمرو کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔

ولا وبل ولكن لثبوت الحكم لأحد الأعراب معين

**حروف عطف میں سے لا اور بل اور لیکن کا استعمال:** حروف عطف میں سے انہوں حروف لا اور نون حرفیں اور دواں حرف لکے ہیں یہ تینوں حروف عطف دو مروس میں سے کسی ایک کے لیے بطور تعین کے حکم رہا بیت کرنے کے لیے آتے ہیں۔

فأما لا فيضي ما وجب له قول من الناس نحو جاءني ريد لا عمرو

**لا:** یہ حرف عطف سے اس حکم کی نفی کرے گا ہے جو معطوف علیہ کے لیے ثابت ہے۔

**مثال:** جاءني ريد لا عمرو

و بل للأضرب عي الأول والأثبث للناسي نحو جاءني ريد بل عمرو ومعادل جاءني عمرو و

ما جاءني بكر بل خالد ومعادل ما جاءني خالد

**بل:** یہ حرف معطوف علیہ سے حکم کو پھیرنے اور معطوف کے لیے حکم ثابت کرنے کے لیے آتا ہے۔

**مثال:** جاءني ريد بل عمرو اس کا معنی ہے جاءني عمرو و

وما جاءني بكر بل خالد

ولكن لا مسدودا ويرمى التضي فيها نحو جاءني ريد لكن عمرو وبعد هذا نحو قام بكر لكن خالد لم يعم

**لكن:** یہ حرف متدرج کے لیے آتا ہے (اسی کلام سابق میں پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے

لیے آتا ہے) **لكن** سے پہلے یا بعد میں نفی کا ہونا ضروری ہے حرف نفی جب پہلے ہو۔ جیسے ما جاءني ريد **لكن** عمرو

اور حرف نفی بعد میں ہو۔ جیسے قام بكر **لكن** خالد لم يعم

## حُرُوفُ التَّشْبِيهِ

**فصل:** حروف التشبيه ثلاثة ألا وأما وما وضعت لتبهيه المخاطب مثلا بقوله شي ومن الكلام فلا وأما لا





لندخلان لا علی الجملة اسمیة کانت بحر قولہ تعالیٰ الا بہم ہم المفسدون وقول الشاعر شعرا  
والدی انکی واضعک والدی= امانت واحیی والدی افروہ الامر واقعیة بحر املات الفعل والال تصرین  
ولکانت ہا تدخل علی الجملۃ الاسمیۃ بحر ہا ید قائمہ و لفسرد بحر ہد و ہولاء

**حروف تخیل اور ان کا استعمال:** مصنف ایسی حروف ملاحظہ سے قرعہ ہونے کے بعد اب یہاں سے  
حروف تخیل بیان فرما رہے ہیں۔ حروف تخیل تین ہیں (۱) لا (۲) ا (۳) ہا یہ تین حروف مخاطب و تخیل اور آگاہ  
کے لیے وضع کیے گئے ہیں تاکہ متکلم کے کلام میں سے کوئی فوت نہ ہو جائے۔  
الا، اُہ: یہ دونوں حروف سرب حمد پر داخل ہوتے ہیں حمد خواہ اسمیہ ہو یا تخیلہ ہو۔

جملہ اسمیک مثال: الا بہم ہم المفسدون (خبر و روہی ف ذکر کرنے والے ہیں) اس میں لا جملہ اسمیہ پر داخل  
ہے۔ اور جیسے شاعر کا قول  
شعر

انما والدی انکی واضعک والدی امانت واحیی والدی ظروہ الامر  
ترجمہ: خبر و اقسام ہے اس ذات کی جو دلاتی ہے اور ہدایتی ہے و اقسام ہے اس ذات کی جو ہدایتی ہے اور ہدایتی ہے  
و اقسام اس ذات کی جس کا حکم حکم ہے (یعنی قیامت کے دن حکمرانی مدتوں کے بعد قدرت میں ہوں)  
محل استشہاد: اہا اس میں حرف تخیل سے حمد اسمیہ پر داخل ہے۔

**ترکیب:** اہا حرف تخیل، واو تخیل، حرف جار، والدی اسم موصول، انکی فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل ہو کر  
معطوف علیہ ہوا، و حرف معطف، اصحک فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل ہو کر معطوف ہو، ب معطوف علیہ اپنے معطوف  
سے ملکر صمد ہوا، اب اسم موصول اپنے صمد سے ملکر خبر ہو، ب حرف جار اپنے خبر و ر سے ملکر متعلق، اقسام فعل  
مخذوف سے، واو تخیل، والدی اسم موصول اہا ب مل اپنے معطوف سے مل کر صمد ہو، واو حرف معطف، حی فعل اپنے  
فاعل سے ملکر معطوف ہوا، ب معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صمد ہو، ب اسم موصول اپنے صمد سے ملکر خبر ہو،  
ب حرف جار اپنے خبر و ر سے ملکر متعلق ہوا فعل مخذوف سے، پھر قسم فعل ہے فاعل اور متعلق سے ملکر قسم ثانی ہوا،  
واو تخیل حرف جار، والدی اسم موصول ہا امر فاضل اپنے مضارع سے ملکر مبتدہ ہوا، الامر خبر ہو، ب مبتدہ اپنی خبر  
سے ملکر صمد ہو، اب اسم موصول اپنے صمد سے ملکر خبر ہو، ب حرف جار اپنے خبر و ر سے ملکر متعلق ہو، قسم فعل  
مخذوف سے پھر قسم فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم ثالث ہوا۔

**جملہ فعلیہ کی مثال:** املات فعل (نبرد تو مت کر) اور الال تصرین (نبرد تو مت مار) اس میں پہلی مثال میں  
اہا و دوسری مثال میں الا جملہ فعلیہ پر داخل ہے۔



ہا: تغیر میں سے تیرا حرف ہا ہے یہ ہمد اسمیہ اور مفرد پر دخل ہوتا ہے۔

جملہ اسمیہ کی مثال: ہا ربہ قائم (خبر: مذکر بھڑ ہے)

مفرد پر دخل ہونے کی مثال: ہدا و ہولاء اس میں د اور ہولاء مقرر ہیں۔

فصل: حروف البداء خمسة یاو ایا و ہیا و آی و الهمزة المصوحۃ فای و الهمزة المفتوحة بقرب و آی

و ہیا للتعیند و یا للہما و لیسو منط و قد شرأ حکام المادی

حروف نداء اور ان کا استعمال: مصنف رحمہ اللہ حروف تغیر کو یوں لکھے ہیں کہ اب یہاں سے حروف نداء یوں

نمرہ سے ہیں اور تراف نداء پانچ حروف ہیں۔ (۱) یا (۲) ای (۳) ہی (۴) ائی (۵) الهمزة المصوحۃ

ئی اور الهمزة المفتوحة: یہ دونوں حروف نداء قریب کے لیے آتے ہیں۔

ایا اور ہیا: یہ دونوں حروف نداء بعید کے لیے آتے ہیں۔

یا: یہ حرف نداء قریب نداء بعید نداء متوسط اور استغاثہ اور تدبیر کے لیے آتا ہے۔

فصل: حروف الإیجاب ستة نعم و بلی و أجل و حیر و ان و آی امانعم فلنقریر کلام مہی فتیقہ کاراؤ

مسیب نحو جادرید قلب نعم و انا جادرید قلنت نعم و بلی تختص بالإیجاب مہی مستعھا کقولہ تعالیٰ

لست ببریکم قالو بلی أو عجزا کما یقال ہم یقم رید قلنت بلی آی فدقار و ہی بالایجاب بعد الإستمہام

ویر مہا القسم کما ہا قیل ہن کار کما قلنت آی واللہ و أجل و حیر و ان آی صدقک فی ہذا لخبیر

حروف ایجاب اور ان کا استعمال: مصنف رحمہ اللہ یہاں سے حروف ایجاب کو ذکر فرما رہے ہیں۔

حروف ایجاب چھ ہیں: (۱) نعم (۲) بلی (۳) أجل (۴) حیر (۵) ان (۶) آی

نعم: یہ جواب کلام میں بلی کے علم کو ثابت کرنے کے لیے آتا ہے خواہ وہ کلام میں بلی ثابت ہو یا منفی خواہ استقامت ہو خواہ غیر۔

کام مثبت کی مثال: جیسے کوئی آپ سے کہے انا جادرید تو آپ جو ب میں کہیں گے نعم

کلام منفی کی مثال: جیسے کوئی آپ سے کہے انا جادرید تو آپ جو اب دیر گے نعم

بلی: کلمہ بلی اس کام کو ثابت کرنے کے لیے آتا ہے جو پہلے منفی ہو خواہ وہ منفی بصورت مستعھا ہو یا بصورت حیر۔

منفی استعھا کی مثال: جیسے اللہ کا فرمان ہے کہ المسبریکم رکی میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

تمام ارواح نے جواب دیا بلی

منفی خبر کی مثال: جیسے کوئی کہے لہ یقم رید (زید کھڑ ہو) تو آپ جواب میں بلی آی فدقار

آئی: کلمہ ای استعھا کے بعد اثبات کے لیے آتا ہے اور اس کو قسم لازم ہے جیسے



کہہ جائے ہل کال کدہ" تو تم اس کے جواب میں "یہی واللہ"۔

آج کل جب ان: یہ تینوں کلمات خبر کی تصدیق کے لیے آتے ہیں جو خواہ مثبت ہو جو منفی۔

مثال: "جاء زيد" کہا جائے تو اس کے جواب میں آپ آج کل کہتے ہیں یا "جاء" کہتے ہیں یا "نہی" کہتے ہیں۔

فصل حروف الزيادة سبعة ان وان وما ولا ومن ولب واللام في سراد مع ما لتأنيده نحو ما ان زيد قائم و  
مع ما المصدرية نحو تنظر ما ان يجلس الامير ومع لما نحو سنا ن حست حست وان سراد مع لما نحو  
قوله تعالى: فلما ان جاء نبشير ربيس واو القسم ونو نحو والله ان لو لمث قمت ولب سراد مع ذو معنى وي  
واين وان لشرطية كما يقول: اذما صمت صمت وكذا الواقي وبعد بعض حروف الجزر نحو قوله  
تعالى فمارحمة من الله وعماقيل ليصبح ناديس ومما حطبتهم غرقوا فدخلوا ذرا وريد ضد يقى  
كما ان عمرو واخي رلاتر دمع لوار بغد النمي بخو عاجا بي ريد ولا عمرو ووبغدان لقصديره نحو قوله  
تعالى فان ما صنعت ألا تسجد اذ امر بك وقبل القسم نحو قوله تعالى: لا أقسم بهذا الا بعد بمعنى أقسم  
وأنا من والباء ولام همد مز ذكرها في حروف الجزر فلا يعيدها

وضاحت: مختلف صنف یہ حروف بیجا پ کو ذکر کرنے کے بعد اب یہاں سے حروف زیادت بیان فرما رہے ہیں۔

حروف زیادت سات ہیں ورا دیہ ہیں: ( ) ان (۲) او (۳) م (۴) لا (۵) کم (۶) لباء (۷) لام

حروف زیادت سے مراد وہ حروف ہیں جو کلام میں زائد ہوتے ہیں جن کے نہ ہونے سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کلام میں ان حروف کو ان کے بعض دیگر فوائد ہوتے ہیں۔ مثلاً کامرینت کے لیے، بربری وزن کے لیے، تاکید کے لیے۔

ان: یہ حرف بھی ماقبہ کے ساتھ زائد ہوتا ہے، بھی مصدر یہ کے ساتھ زائد ہوتا ہے اور بھی لہجے کے ساتھ زائد ہوتا ہے۔

ان کا ماقبہ کے ساتھ زائد ہونے کی مثال: ما ان زيد قائم ی ما رید قائم

ن کا ماقبہ مصدر یہ کے ساتھ زائد ہونے کی مثال: تنظر ما ان يجلس الامير

ن کا لہجے کے ساتھ زائد ہونے کی مثال: ما ان حست حست ای لما حست حست

ان: حروف زائدہ میں سے دوسرے حرف ن ہے کہ لہجے کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے لہجہ ن جاء البشير (جب کہ خوشخبری دینے والا آیا) اس میں ان زائد ہے اور اس وقت بھی زائد ہوتا ہے جب دو لو اور دو قسم کے درمیان واقع ہو جو اس پر مقدم ہے جیسے واللہ ان لو لمث قمت



ما' تیسرا حرف، اے ما ہے یہ حروف شرطیہ کے ساتھ زائد ہوتا ہے یعنی جب یہ اے، مشی، ائی، اہل اور اہی کے ساتھ استعمال ہو لیکن یہ کلمات شرطیہ نہ ہوں تو لفظ ما زائد نہیں ہوگا جیسے دما صمب صمب، صی ما تہب دہب، یا ما تدعو، فہ لا سماء، الحسنى، ایمانہ حسن، حسن، ایمانہ یس من البشر، حدہ۔

نکملہ ما بعض حروف جر کے ساتھ بھی زائد ہوتا ہے جیسے لہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ فمما رحمۃ من اللہ لبہم فی طرہ عما قلین یصعبہا د میں اس مثال میں عما اصل میں عن مائتہ اکی طرہ مما حطیبتہم عربہ لہا دحواسر اس مثال میں مما اصل میں عن مائتہ اکی طرہ رید صدیقی کما۔ عمروا حمی

لا: یہ کلمہ کسی واو کے ساتھ زائد ہوگا جوئی کے بعد واقع ہے جیسے ما حیا، ہی ریدو لا عمر اکی طرہ معمر یہ کے بعد بھی زائد ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ما معک ألا تسعدہا د امر تکس میں لازا کہ ہے وریہ ان تسعدہ کے معنی میں ہے۔ فی طرہ قسم سے پیسے بھی زائد ہوتا ہے جیسے لا قسم، بھہ، بعد معنی اقسام ہے۔

من، بقاء، لام: ان تینوں کا ذکر حروف جارہ کی بحث میں گزر چکا ہے۔ دوبارہ اعادہ ضروری نہیں ہے۔

### حروف تفسیر اور ان کا استعمال

اصل، حرف التفسیر آیہ ان لہای کقولہ تعالیٰ: و سأل القریة أي أهل القریة کاتک تصرہ لعل القریة و ان بسما یستریہا بمعنی القبول کقولہ تعالیٰ: و نادیناہن یا ایہا الذین قلن لا ان کتب ادھو لفظ لعل لا معناه

وضاحت، حروف التفسیر حروف زائدہ کے بعد اب یہاں سے حروف تفسیر کو بیان فرما رہے ہیں۔

تفسیر کے حروف ہیں: (۱) ائی (۲) ان

ائی: کلمہ ائی مہم چیز تفسیر کے لیے آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے و سأل القریة ای أهل القریة (آپ اہل! یہ سے سوال کریں) یہاں اهل القریة تفسیر ہے۔

ان: اور کل ان سے اس فعل کی تفسیر کی جاتی ہے جو بمعنی قبول ہو جیسے امر عندا، کتابت وغیرہ

مرئی مثال: امرتہا انکم، کتابت کی مثال کتب الہی اکرم

نداء کی مثال: جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ و نادیناہن یا ایہا الذین قلن لا بمعنی قبول ہے۔

حترازی مثال: کتب لہا ان کتب کہنا، ست کتب ہے کیونکہ اس فعل تفسیر آتا ہے جو قول کے معنی میں ہو جب کہ اس مثال میں صراحتہ لفظ قبول کے بعد واقع ہے۔

یہ چند اسم پر دُعا ہوتا ہے اور اس کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے جیسے **عَلِمَ** اُنکِ قائم **ہی** عیب  
**قیامک** اس میں اُن نے جملہ اسمیہ کو مصدر کے معنی میں کر دیا۔



## حروف تخفضیف

**لفظ:** حروف التخفضیف أربعة وهي: هـ لا و لا و لولا و لها صدر الكلام ومعناها حصل على الفعل ان حدث على المصدر نحو هـ لا ماكن ولولا ان حدث على الماضي نحو هـ لا صرنا ولولا ان حدث على المصدر نحو هـ لا ماكن ولولا ان حدث على الماضي نحو هـ لا صرنا ولولا ان حدث على المصدر نحو هـ لا ماكن

**وضاحت:** مصنف اللغوی اب یہاں سے حروف تخفضیف کو بیان فرما رہے ہیں۔

تخفضیف سے مراد ہمارا اور برا بھلا کرنا ہے، یعنی ایسے حروف جن سے کو بھار جائے۔

**حروف تخفضیف چار ہیں:** (و) ہلا (ا) لا (ا) لا (ا) لا (ا) لا

**حروف تخفضیف کا استعمال:** یہ حروف کلام کے شروع میں آتے ہیں اب اگر یہ حروف فعل مضارع پر داخل ہوں تو ان حروف کا معنی نفس پر بھارنا ہوگا جیسے ہلا لا کل (تو کیوں نہیں کھا تا ہے)

در گریہ حروف ماضی پر داخل ہوں تو یہ درست و درست کے لیے آتے ہیں جیسے ہلا صرنا ولولا (تو نے) یہ (کو کیوں نہیں مارا) جب یہ حروف ماضی پر آئیں تو اس وقت تخفضیف باعتبار وفات سے یعنی فوت شدہ چیز پر بھارنا۔

ولا تدخل الا على الفعل كفاصر

یہ حروف فعل پر داخل ہوتے ہیں اس لیے کہ ترغیب یا ملامت فعل پر ہوتی ہے خواہ عطا موجود ہو یا تقدیر موجود ہو۔

وان وقع بلغها اسم فباصدار فعل كذا تقول صرنا قولا هـ لا ولولا أي هـ لا صرنا ولولا ان حدث على المصدر

**وضاحت:** مصنف اللغوی اس عبارت سے اس بات کو بیان فرما رہے ہیں کہ حروف تخفضیف تو فعل پر داخل ہوتے ہیں لیکن کچھ حروف کے بعد اسم واقع ہوتا ہے، فعل مقدّر کا معمول ہوگا۔ جیسے آپ کا قول اس شخص کے متعلق جس نے چوری توں کو مارا ہو سنا ہے کہ ہلا ریڈ ای ہلا صرنا ولولا اس میں زید اسم ہے، یہ اس فعل کا مفعول ہے جو ہلا کے بعد مقدر ہے۔

**وجمعہا مذکبة:** یہ سب مرکب ہوتے ہیں۔ ان کا جز ثانی حرف نفی ہوگا ورنہ ہر کبھی شرط، کبھی استفہام، ورنہ کبھی مصدر ہوگا۔

ولولا معنى اخر وهو مع الجملة الثانية لوجود الحمله لا ولى نحو لولا علي لم يرك عمر

**وضاحت:** مصنف اللغوی فرما رہے ہیں کہ لولا کے تخفضیف کے بعد ایک معنی درج کی ہے اور وہ یہ ہے کہ





بہم ثانیہ کا منشی ہو، سبب وجہ و جملہ اہل۔

مثال: لولا عی بہک عمر (اگر علی نہ ہوتے تو عمر جاگ ہو جاتے) چونکہ علیؑ نہیں موجود تھے، اس لیے عمر جاگ ہلاک ہوئے۔

و جیہد یحتاج الی الجمعلین اؤلاہما اسمیۃ ابدال

و ر ب لولا کے دوسرے معنی لیے جائیں اس وقت وہ دو جملوں کی طرف محتاج ہوگا جن میں سے پہلا جملہ ہمیشہ سید ہوگا اور دوسرا خود سید ہو یا فدیہ۔ وراں کو یہ لا استعاذہ کہتے ہیں اور پہلے کو لولا تحفیضیہ کہتے ہیں۔

## حرف التوقع

حرف التوقع ہد: حرف تخصیص کے بعد یہاں سے حرف توقع کو بیان کر رہے ہیں و حرف توقع ہد ہے۔

## حرف توقع کا استعمال

وہی فی الماہی القریب لماہی الی لحوال بعد ر کب لامیر آی قریب ہد

و ر قہ جب ماضی پر داخل ہوتا ہے تو ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے مثلاً آپ اس شخص کو خبریں جو میرے سوا ہونے کا متک ہو و ر کب لامیر جی ب سے کچھ دیر پہلے امیر ہو رہا ہو چکا ہے۔ "فی قریب ہد" معنی اس سے آ رہا ہو۔

و لاخں دمک سمیٹ حرف التقریب ایضا

و ر ای وجہ سے کہ قہ ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے اس کو حرف تقریب کہتے ہیں۔

و لہذا اندر الماہی فیصلح ان یقع حالا

چونکہ قہ ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے اس لیے ماضی کے لیے بھی لازم ہے کہ اس میں حال کے قریب ہونے کی حدیث موجود ہو۔ اس لیے قہ ماضی و قہ لدی ہو کہہ جائز نہیں ہے، اس لیے کہ حال اور اس کے حال کے زمانہ میں قریب نہیں ہے۔

و قدیجی للناکیدہ اکاں حوالا لمن یسل من قادی قادی قادی

و ر قہ کبھی تا کیہ بھی آتا ہے جب کہ ماضی جس پر داخل ہے کسی سو سے جواب میں واقع ہو رہی ہو، مثلاً وہی شخص سوال کرے "هل قادی" تو آپ اس کے جواب میں کہو "قادی قادی" (تحقیق یہ کھڑا ہے)

و فی المصارع لیتقبل محو ان لکذوب قادی صدق و ان احو قادی محل

اور قہ کبھی جب مصارع پر داخل ہو تو تقبیل کا کذہ دیتا ہے جیسے "مکذوب قادی صدق" (تحقیق جھوٹ دہشت والا کبھی)



ن بھی ہوتا ہے اور ان امور اذ قد یحق (تحقیق کی بھی غل بھی کرتا ہے)

وقد یجی للتحقیق کفرہ تعالیٰ: قد یدعہ اللہ المعرفین

اور قد بھی فعل مضارع تحقیق کے ہے تاکہ جیسے بدعتی کا فرمان ہے کہ قد یدعہ اللہ المعرفین  
(تحقیق اللہ تعالیٰ روکنے والوں کو تاتا ہے)

ویخورد الفصل بیہا ویس لفعل بالقسم یخورد قد ولہ احسن

ورفعہ فعل کے د میں ن قسم کے ساتھ فصل کر، بھی جڑ ہے جیسے قد واللہ، حمست (اللہ کی قسم تحقیق تو نے چھایا)

وبعد الفعل بعدد عند القرینۃ یخورد قول الشاعر شاعر قد الترحل غیر ان رکابہا سبب بر حاف

وکان قد ای وکان قدر ان

ورفعہ کے بعد بھی بھی فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے جب لڑی قرینہ موجود ہو، جیسے شاعر کا قول

شعر

أبد الترحل غیر أن رکابا لما نزل برحلتا وکان قد

لغات: ابد بمعنی قرب ہے نزدیک ہوا، لترحل بمعنی کوچ کرنا، غیر بمعنی لا ہے (رکاب بمعنی اونٹ  
جن پر سفر کرتے ہیں، لما حرف ٹی ہے و حال جمع حال بمعنی کچا وہ، قد میں توحین ترم ہے۔

ترجمہ: قریب ہو گیا کوچ کرنا، سوائے اس کے کہ ہماری ساریوں نے ہمارے کچا وہ کے ساتھ ابھی تک کوچ نہیں  
کیا ورنہ کوچ کرنا قریب ہو چکا ہو گا کہ وہ کوچ کر چکیں۔ اس لیے کہ کوچ کرنے کا ہم پندرہ روزہ رہ چکے ہیں۔

محل استشہاد: اس شعر میں قد کا محض محذوف ہے ورنہ ہے کما

ترکیب: قد فعل ماضی، بعد فعل بمعنی مستثنیٰ سے غیر حرف استثناء، ن حرف مشبہ بالفعل، رکاب مضاف  
مضاف الیہ سے ملکر اس کا اسم ہو، لما نزل فعل، ہی ضمیر مستتر وادی، ہو حالہا جار مجرور و لکھ متعلق ہو لما نزل فعل کے  
لیے، واد حالہ کا، مخفف من المثل حرف از حروف مشبہ بالفعل ہوا، ہی ضمیر محذوف سم ہوا کما کے ہے،  
قد در اصل قدر است تھا اب قد کے بعد فعل محذوف ہے اب ترکیب میں قد لت فعل ہی ضمیر متعلق فاعل ہو اب فعل  
مع فاعل طر خبر کان، اب کان واد ہر سے و اسم و خبر سے لرحل ہوا ہی ضمیر واد حال سے اب ہی ضمیر  
وادل حال سے لرحل فاعل ہو لما نزل فعل کے ہے اب لما نزل فعل نے فاعل و متعلق سے لرحل خبر ہوا ان کے  
یے اب ان اپنے اسم و خبر سے لرحل مستثنیٰ ہوا ب مستثنیٰ سے لرحل فاعل ہوا قد فعل ماضی کے لیے ابد  
فعل نے فاعل سے لرحل خبر فعلیہ خبر پر ہوا۔



## حروف استفہام

خرفا لاسفہام الهمزة وهل ولهما صذر الكلام وتدخلان على الجملة اسمية كانت نحو أريد قائم؟

او فعلية نحو هل قام زيد؟ ودخولهما على الفعلية أكثر في الاستفهام بالفعل ولي

مصحف: کتاب یہاں سے حروف استفہام کو بیان فرما رہے ہیں استفہام کے دو حروف ہیں (۱) ہمزہ (۲) اہل درید دونوں حروف ابتدا کلام میں آتے ہیں تاکہ مخاطب کو معلوم ہو سکے کہ جسے کلام کس قسم کا ہے۔

**حروف استفہام کا استعمال:** یہ دونوں حروف جملے پر داخل ہوتے ہیں جملہ اسمیہ ہو خواہ جملہ فعلیہ ہو البتہ

جملہ فعلیہ پر راء ہونا اکثر ہے کیونکہ فعل سے استفہام نسبت اسم کے بہتر ولی ہے۔

جملہ اسمیہ کی مثال: "اُرید قائم؟" جملہ فعلیہ کی مثال: "هل قام زيد؟"

وقد تدخل الهمزة في مواضع لا يجوز هل فيها نحو أريد، صرت، وأتصرب زيد وهو نحوك "وأريد

عندك أم عمرو؟" أو من كان راقص كان ولم ذما وقع ولا يستعمل هل في هذه المواضع

**ہمزہ اور هل میں فرق:** مصحف: کتاب یہاں سے ہمزہ اور هل میں فرق بیان فرما رہے ہیں کہ ہمزہ کا استعمال

بشدت کم زیادہ ہے یعنی ہمزہ ایسی جگہوں پر داخل ہوتا ہے جہاں هل کا داخل ہونا ناجائز ہے اور ہمزہ چار جگہیں ہیں۔

(۱) فعل کے ہوتے ہوئے ہمزہ اسم پر داخل ہو۔ جیسے "أريد ان تصروا" اہا نر ہے جب کہ هل رید اصرت ناجائز ہے۔

(۲) یہ ہے کہ ہمزہ نکر فعل نے بے لانا نر ہے جب کہ هل کا نانا نر نہیں جیسے "انصر بريد وهو احب؟"

(۳) آیا اور یہ کو دلاتا ہے جب کہ وہ تیرا بھائی ہے) ہا ناز سے اور هل نصر بريد وهو احب؟ ہا ناز نہیں ہے

اس لیے کہ استفہام کے لیے صرف ہمزہ آتا ہے نہ کہ هل۔

۳ یہ ہے کہ ہمزہ ام متحد کے ساتھ لانا نر ہے جب کہ هل کا ام متحد کے ساتھ لانا ناز سے جیسے "أريد

عندك أم عمرو؟" ہا ناز ہے اور هل رید عندك ام عمرو "کہا ناز نر ہے۔

۱۴ یہ ہے کہ ہمزہ حروف عطف پر داخل ہو سکتا ہے جیسے "من كان راقص كان راقصا" ام ذما وقع اور حروف عطف

پر هل نہیں آ سکتا ہے۔

**ہمزہ محذوف:** مصحف: کتاب یہاں سے ایک بحث کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں لیکن اس کو ذکر نہیں کیا۔

**بحث:** یہ ہے کہ بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں هل آتا ہے اور ہمزہ کا اس جگہ لانا ناجائز ہے۔

**پہل جگہ:** یہ ہے کہ هل پر حرف عطف داخل ہوتا ہے جب کہ ہمزہ پر حرف عطف داخل نہیں ہوتا ہے۔ جیسے



پہلے اسے سمجھیں

دوسری جگہ:

یہ ہے کہ اُجکے بعد ہل آسکا ہے جب کہ ہمزہ نہیں آسکتا۔

تیسری جگہ:

یہ ہے کہ ہر ثبات میں لگی کے لیے آتا ہے نہ کہ ہمزہ جیسے ہل ثوب الخضر ی نہ یثوب

چوتھی جگہ:

یہ ہے کہ ہل نفی کا فائدہ دیتا ہے جہاں تک کہ لام کے بعد ثبات کے لیے لا جا کر ہے نہ کہ

ہمزہ جیسے ہل جراء الإحسان إلا الإحسان

## حروف شرط

حروف الشرط ثلاثہ۔ ہن ولو وأما لہا مصدر الکلام ویدخل کل واحد منہا علی حملین اسمیین کالذی أو  
فعلیتین أو مختلفتین ہن للإستعمال وإن دخلت علی لمعنی نحو إن زدتني فکرمک و لو للمعنی  
وإن دخلت علی المضارع نحو لو تزدني أكثر فکرمک

وضاحت:

مصنف رحمہ اللہ اس فصل میں حروف شرط کو بیان فرما رہے ہیں۔

حروف شرط میں ہیں اور یہ ہیں: (۱) إن (۲) لو (۳) أما

حروف شرط کا استعمال:

یہ تینوں جملہ نظام میں آتے ہیں تاکہ مخاطب کو معلوم ہو جائے کہ آگے کس قسم کا کلام  
آ رہا ہے اور ان تینوں میں سے ہر ایک دو حصوں پر داخل ہوتا ہے خود و دونوں جملے اسید ہوں یا خود و دونوں جملے فعلیہ  
ہوں خود وال میں سے ایک جملہ اسید ہو دوسرا فعلیہ۔ ان میں سے پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔

إن: کلمہ إن زمانہ استغراق کے لیے آتا ہے اگرچہ ماضی پر واضح ہو جیسے درسی فاکرمک (گرتا میری  
زیادت کرے گا تو میں تیرا اکرام کروں گا)

لو: کلمہ لو زمانہ ماضی کے لیے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہوگا۔ جیسے لو مرو دہی فاکرمک (گرتو  
میرے زیادت کرتا تو میں تیرا اکرام کرتا)

ويلو مہا افعال لفظ کما مر أو تقدیر اسحر إن انبار نوری فان اکرمک

مصنف رحمہ اللہ فرما رہے ہیں کہ ان اور لو دونوں کے لیے فعل کا ہونا لازمی ہے۔ یہ ہمیشہ فعل پر ہی داخل ہوتے  
ہیں۔ فعل خود لفظ ہو جیسے مثالوں سے واضح ہے یا تقدیر۔ جیسے ان استر بری ہا اکرمک۔ ان میں ان کے بعد  
فعل مقدر ہے۔ اسی طرح ان کسرت نوری ہے جب فعل حذف کر دیا گیا تو ضمیر متصل متصل سے بدلتی اور است  
ہوتی

واعلم ان لا تستعمل لامی الامور المشکوكة فلا يقال انیک ان طلع الشمس و لو تدن علی نعی



الجملة والذات بسبب نصي لجملة الأولى كقولنا لا اله الا الله

مصنف **انتبه** یہاں سے یہ بتا رہے ہیں کہ ظہر ان کا شہس امور مشکوکہ میں ہوتا ہے حتیٰ جیسے کاموں میں جن کے ہونے نہ ہونے میں شک ہو ظہر ان کا استعمال ہوتا ہے جس آپ کا یہ ہوا درست ہوگا کہ **انک ان طلب الشمس** کیونکہ سورج کا طلوع ہونا یقینی ہے جبکہ یوں کہا جائے گا کہ **انک ان طلبت الشمس** **لو:** دو شرطیں اس بات پر لازم کرتا ہے جہد ثانیہ متقی ہے پر جب جسموں کے متقی ہونے کے جیسے اللہ تعالیٰ کا کلمات ہے **لو کان فیہما لہذا لا اللہ لہذا** (اگر زمین اور آسمان میں کئی الہ ہوتے تو اللہ کے علاوہ تو فساد و بربادی ہو جاتا) اس میں جہد ثانیہ متقی ہے بسبب جہد اول کے متقی ہونے کے یعنی زمین و آسمان میں فساد پر نہیں ہوا اس لیے کہ اس میں کئی خدا نہیں ہیں۔

وإذا وقع القسم في أول الكلام وتقدم على الشرط يجب أن يكون الفعل الذي تدخل عليه حرف الشرط ماصلاً لعظامحو و الله أو أنتبسي لا كرمك أو معنی محو واللہ ان لم تانی لا ہجر تک و جب قسموں کا کام میں واقع ہو اور حرف شرط پر مقدم ہو تو ہر فعل کا ماضی ہونا ضروری ہے جس پر حرف شرط داخل ہے چاہے لفظ ماضی ہو جیسے **واللہ انتبسی لا کرمک** یا معنی محو **واللہ ان لم تانی لا ہجر تک** اللہ کی قسم اگر تو میرے پاس نہیں آئے گا تو میں تجھ کو بے ہودہ عطا کروں گا اس میں **لم تانی** معنی ماضی ہے اس لیے کہ نئی جہد بلام مصادر و ماضی کے حتیٰ میں کرتا ہے۔

وحيث تكرر الجملة الثانية في اللفظ حو ان القسم لا جزاء لشرط فلهذا لا يجب فيها ما وح في جواب القسم من اللام و محو كما رأيت في امثالين

و اس وقت جہد ثانیہ غیر لفظ کے قسم کا جواب ہوگا نہ کہ شرط کا

**فد لك و جب فیہا ما و جب فی حو ب القسم:** یہی وجہ ہے کہ اس میں ال چیزوں کا آنا ضروری اور واجب ہے جن کا جواب قسم پر داخل ہونا ضروری ہے مثلاً لام کا داخل ہونا جہد سابعہ میں ان کا داخل ہونا جہد منقلبہ میں ص اور لا کا داخل ہونا وغیرہ۔

وإذا وقع القسم في وسط الكلام جاز أن يعتبر القسم بأن يكون الجواب له محو إن أنتبسي والله لا أنك و جدر أن يلغى محو إن تانی واللہ انک و أما لتعصیل ما ذکر مجملاً محو التانی و سعید أم الیس **سعدوا فی الجنة و أما الیدین شقوا فی النار**

جب حرف شرط یا اس کے غیر کے قسم پر مقدم ہونے کی وجہ سے قسم درمیاب کا کام میں آجائے بشرط ماضی اور

مضارع اور تادوس کا کرے کیونکہ یہ بھی جائز ہے کہ قسم کا اعتبار کیا جائے تو وہ اس کا ماضی ہونا ضروری ہے۔ جیسے ان  
 انہی واللہ لا یتکلم اور یہ بھی جائز ہے کہ قسم کو مطلق قرار دیا جائے اور جواب و جزا قرار دیا جائے اب اس جزا کا ماضی  
 ہونا ضروری نہیں بلکہ مضارع بھی ہو سکتی ہے جیسے ان فانی واللہ انک

ما: ما شرطہ اس چیز کی تفصیل نہ ہے تاہم اس کا حکم سے پہلے ذکر کیا ہو جیسے ما لدین سعد و فنی  
 محمدا و ما لدین سعد فنی اس میں سعید اور شقی مجس ہیں اور ما لدین سعد و سے سعید کی تفصیل ہے اور ما  
 لدین سعد سے شقی کی تفصیل ہے۔

و یجب فی جوابہا ان یکنون لاول سینہ لدینی

جب تفصیل ہے آتا ہے تو اس کے جواب میں قاء نا، نا واجب ہے، اور اس میں حمد وں کا تہمید ثانیہ کے لیے  
 سبب بننا واجب ہے تاکہ وہ اور بیعت کے شرہ ہوئے پردالت کریں۔ جیسے آیت مذکورہ میں فنی لمحہ و فنی ال  
 پردہ آئی ہے اور حمد اور بیعت حمد ثانی و حسن جنت کا سبب ہے، کی طرح شق و ت جواب مار کا سبب ہے۔

وان یحذف فعلها مع ان الشرط لا یند لمس فعلی

ورکھ امانے فعل کو حذف کرنا واجب ہے، ہر جزا اس کے کہ ما شرطہ کے لیے لعل کا ہونا ضروری ہے جس پردہ داخل ہے  
 و دانک لیکن تسیفا عی ان مقصود یہاں حکم الاسم لواقیع بعدھا نحو انما یدھنطلق تقدیر و نہایت یکں  
 من شیء حرید مطلق لحدف النفس و الجار و المجور و حتی بقی اما حرید مصطب و لما لم یسبب دخول الشرط  
 علی فاء الجراء بقیو انما انی لحرء انک سی و وضعوا الجراء لاوں ہی اما و انما عو صاخی الفعلی المصحوف  
 و صاحت۔ یہاں سے مصنف رحمہ اللہ ما کے فعل کے حذف و جد کر فرما رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ

حذف فعل سے اس مرتبہ ہو جائے کہ امانے جو تفصیل ہوئی ہے اس سے مقصود قسم ہے جو امانے کے بعد واقع ہے نہ  
 کہ فعل جیسے امانہ حرید مصطب اس کی تقدیری عبارت یوں ہوگی مہم یکں من شیء حرید مصطب (جو کہ بھی ہو یہ  
 چنے والا ہے) اس سے فعل یکں جو شرط ہے و جہاں مجرور جو من شیء ت حذف کر دیئے گئے اور مہم یکں حدہ امانہ کو قائم  
 مقام کر دیا گیا یکن اما حرید مصطب رہ گیا۔ اب صرف شرط کو جزا پر داخل ہونا مناسب نہیں تھا تو ہم نے اس قاء و جزا  
 اول رفید سے نقل کر کے جزا ثانی مصطب کو دے دیا اور جزا اول کو امانہ اور قاء کے درمیان فعلی ممدوف کے عوض میں رکھ  
 دیا تو اب اس گیا امانہ رفید لمصطب

ثم ذالک لکرم ان کان ضالحو لا ینداء فهو مبتدأ کما مر و لا فاعل یدھن یکنون بعد انما یؤم الجمعة علی جمعة  
 حرید مصطب لمصطب عام فی یوم الجمعة علی، نظریۃ

مذہب







وَلَيْسَ تَكُونُ حُرُوفٌ بِطَعْمٍ إِذَا لَمْ يَحْقِيقِ الْخَفْلَةُ حُرُوفَ الْإِسْمِ بِطَعْمٍ بِمَعْنَى أَنْ

مصنف رحمہ فرما رہے ہیں کہ بعض حركات کے مزید ایک کلاس بمعنی **حرف** ہوتا ہے تو اس وقت حرف ہوتا ہے نہ کہ اسم بمعنی ان جو تحقیق ہجر کے لیے آتا ہے، جیسے **کلاس** **لِاسْمٍ بِطَعْمٍ بِمَعْنَى** (تحقیق سان سرکشی کرتا ہے) لیکن یہ بڑا ہی ضعیف ہے، اس لیے اس کو **قائل** سے نہ فرما رہے ہیں۔

## تائید تائیس ساکنہ اور اس کا استعمال

فصل: إتمام التائیس اثنا عشرة تحقّق المصنفی لیدل علی تأیید ما استدل به القس بحرف ضریب هندی

**وضاحت:** مصنف رحمہ یہاں سے تائیس ساکنہ کو بیان فرما رہے ہیں اور وہ ماضی کے آخر میں آتی ہے تاکہ وہ اس بات پر اکتفا کرے کہ فعل کا مسند یہ ماضی ہے تو مسند یہ فاعل یا نائب فاعل۔  
**قائل کی مثال:** **ضربت هند** **نائب فاعل کی مثال:** **ضربت هند**  
 اور یہ تاء ماضی کے ساتھ فاعل ہے غیر ماضی کے ساتھ لائن نہیں ہوتی ہے۔

وَعَزَلْتُ مَا وَضَعْتُ جُزْءًا بِالْحَاقِقِ

تاء تائیس ساکنہ جہاں ارادہ جب ہے وہ کہاں جائے گی اس کی بحث فعل کی فصل میں تفصیل سے گزری چکی ہے اور یہ کی ضرورت نہیں ہے۔

وَأَدَّ الْقِيَامُ كَيْسَ بَعْدَهُ وَحِبُّ حَرْفٍ يَكْهَانُ كَسْرًا لَمْ يَكُنْ دُحْرُوكَ بِالْكَسْرِ بِحُورٍ فَدَقَامَ الصَّلَاةَ

ورد ہے تاء تائیس ساکنہ کے بعد حرف ساکن ہوتا ہے اس وقت تاء تائیس ساکنہ کو حرف کسرہ یا تاء ادب ہے تاکہ التقاء ساکنین لازم نہ آئے اور تاء کسرہ اس لیے آئے کہ قاعدہ ہے **لَا تَكُنْ دُحْرُوكَ بِالْكَسْرِ** (ساکن کو جب حرکت کی جاتی ہے تو سہ کے ذریعے حرکت دی جاتی ہے) جیسے **دَقَامَ الصَّلَاةَ**

وَحَرْكُهُ لَا تَحِبُّ وَدَمًا حَذَفَ الْأَحْزَابَ مَكْرُوهًا فَلَا يَقَالُ وَهَاتِ الْمَرْأَةَ لَأَنْ حَرْكُهَا عَارِضٌ وَاقْعُدْ لِدَفْعِ

التقاء الشاكين

یہ عبارت ایک سوال مقدر کا جواب ہے

**سوال:** یہ ہے کہ جب التقاء ساکنین کی وجہ سے دو ساکنوں میں سے ایک ساکن حذف ہو جاتا ہے تو تاء ساکنہ کے متحرک ہونے کی صورت میں مخدوف ساکن کو نوٹ آنا چاہیے کیونکہ حذف کی علت التقاء ساکنین تھی جو اکل ہو گئی پس **حذف** **لمرأة** میں تاء کے متحرک ہونے کی وجہ سے اف لاٹ آنا چاہیے جب کہ دوسرا کن لاف اور تاء کے پائے جانے کی وجہ سے حذف ہو گیا تھا، حالانکہ وہ الف و ایں نہیں ہوتے۔



**جواب:** یہ ہے کہ تائید ساکن کی حرکت کی وجہ سے وہ حرف ح تاء کے ساکن ہونے کی وجہ سے حذف ہو گیا ہے وہ وہاں نہیں آئے گا ہیں اس لیے اس تاء کی حرکت عارضی ہے جو کہ انشاء کنہیں سے بچانے کے لیے آئی گئی ہے نہ کہ اصلی اور حرکت عارضی مندرجہ سکون کے ہوتی ہے پس **اسم امر** اور **ماں** لہذا نہیں کہیں گے۔

وقولهم المراءون ومانا ضعيف

مصنف **اسم امر** کا قول **اسم امر** مانا کہ جس میں الف التاء انشاء کنہیں کی وجہ سے حذف ہو گیا تھا موت آیا ہے، یہ ضعیف ہے۔

واما لحاق علامة التنبيه وجمع المذكر وجمع المؤنث فصعيف فلا يقدل فاما المراءون وقاموا الزيدون وقص لساء

یہ صارت ایک سوال مفرد کا جواب ہے۔

**سوال:** یہ ہے کہ جب علامت تشبیہ اور علامت جمع بھی علامت تائید کی طرح ہیں تو جب فاعل ہم ظاہر ہو تو فعل کے ساتھ علامت تائید اور علامت جمع بھی حق کرنی چاہیے تاکہ علامت تشبیہ اور علامت جمع فاعل کے تشبیہ و جمع ہونے پر دلالت کرے حالانکہ ایسا نہیں کیا جاتا ہے جب کہ علامت تاء تشبیہ فعل کے ساتھ لاحق کی جاتی ہے۔

**جواب:** مصنف **لہذا** اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ فعل کا فاعل جب اسم ظاہر ہو تو فعل کے ساتھ علامت تشبیہ اور علامت جمع کا حق کرنا ضعیف ہے پس **لما لم يردن** اور **قامو المراءون** اور **قص لساء** فاعل کے تشبیہ اور جمع ہو ہے یہ درست کر رہے ہیں۔

فاعل جب اسم ظاہر ہو اور فعل کے ساتھ علامت تشبیہ اور جمع لاحق ہوں جائے تو اس صورت میں تیس خرابیاں، زمر آئیں گے۔

**خرابیوں**

(۱) جب فاعل تشبیہ و جمع پر دلالت کر رہا ہو تو فعل کے ساتھ علامت تشبیہ اور علامت جمع لاحق کرنا یہ سہ ہوگا۔

(۲) اس صورت میں افعال ذکر لازم آئے گا

(۳) تعدد فاعل لازم آئے گا اسم ظاہر اور ضمیر کی صورت میں۔

وبسندبر الجاحدي لا يكون العسماء بعلامات قبل المذكر بل علامات داله على احوال الفاعل  
كهاء التثنية



**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ یہاں سے فعل کا فاعل اسم ظاہر ہونے کے باوجود علامات شمار نہ ذکر کرنے کی تاویل کر رہا ہے۔ یہ ہیں کہ علامت مثبتیہ اور منع فعل کے ساتھ حق ہونے کی صورت میں جب کہ اس کا فاعل اسم ظاہر ہو تو اس صورت میں یہ ضم کر اس کا فاعل نہیں ہوتا کیونکہ اس صورت میں اظہار فعل الزام آئے گا جو نہ جائز ہے بلکہ اس صورت میں ضم علامت ہوں گی جو احوال فاعل پر دلالت کریں گی کہ فاعل مثنیٰ ہے یا جمع۔ چنانچہ تاثرات ساکنہ منہ یہ کے مؤثر ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اگر یہ تاثرات ضمیر ہوتی تو فاعل کے اسم ظاہر یہ سے کی صورت میں اس کا حذف کرنا درمی تھا۔

### توین اور اس کی اقسام اور ن کا استعمال

التوین من مناسکة تتبع حركة حركات الكلمة ولاننا نؤكد الفعل وهي أربعة أقسام الأول للتمكين وهو ما يدل على أن الاسم متمكن من مقتضى لاسمية أي أنه منصرف نحو ريد ورجل و كسي لتذكير وهو ما يدل على أن الاسم مكرّم وهو أي اسكت سكر فاما في قلب ما وانصب لكونه معناه اسكت السكوت الا ان والذات للعرض وهو ما يگون عوضا عن المصاف اليه نحو جيسلر مناعتيل ويزميد أي جين اذ كان كذا وانواع للمقابلة وهو التوین بدی یصل جمع لمؤن اسمالم نحو مسلمات وهذه الاربعة تعترض بالاسم والخاص للترلم وهو الذي يمحوق بحر الابهت والمصاريع كقول الشاعر 'فلي سرم عدل و لعتاس' و قولی 'اصب نقد اصاص و كقولہ 'ساعلك وعب كس رقد یحذف من العلم اذا كان فوصوف باب مصافابی علم اخر نحو حدیسی ریدس عمر و ریدسہ بکیر

**وضاحت:** مصنف رحمہ اللہ یہاں سے توین کو بیان فرما رہے ہیں  
**نون توین کی تعریف:** نون توین وہ نون سانس جو کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہو ورنہ فعل کی تاکید کے لیے نہ ہو۔

**توین کی اقسام:** توین کی پانچ اقسام ہیں ورنہ یہ ہیں:  
(۱) توین ممکن (۲) توین تکبیر (۳) توین غص (۴) توین متبدر (۵) توین ترنم  
**توین ممکن:** وہ ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ اسم اسمیت کے تقاضے میں مضبوط ہے یعنی اس کے منصرف ہونے پر مت کرے جیسے رید، رجس اس توین کو توین صرف بھی کہتے ہیں اس لیے کہ یہ منصرف اور غیر منصرف کے درمیان فصل کر دیتی ہے۔  
**توین تکبیر:** وہ ہے جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے پس یہ توین معرفہ و نکرہ میں فرق کر دیتی ہے جیسے



جہ اس کا معنی ہے اس کے سکون مافی وقت ما (تو چپ رہ چپ رہنا کچھ وقت) اور اس کو اگر بغیر تنوین کے پڑھیں جی جہ تو معنی ہوگا اس کے سکون الّاں (تو چپ رہ خاص چپ رہنا اس وقت)

**تنوین عوض:** تنوین عوض ہو ہے جو مضاف الیہ عوض میں ہو جیسے **حیدر** یہ اصل میں جیس دکان کدا تھا۔ اب جمد کو تخفیف کی خاطر حذف کر کے **د** پر تنوین لائے جو کہ مضاف الیہ کے عوض ہے اسی طرح **ساعت** اصل میں **ساعہ** دکان کدا تھا ورنہ وہ یہ اصل میں **یوم** دکان کدا تھا پھر اب بھی مضاف یہ کے عوض میں تنوین لے آئے۔

**تنوین مقابلہ:** وہ ہے جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں جمع مذکر سالم کے ہوں کے مقابلہ میں آئے۔ جیسے **مسما** کیونکہ اس کے مقابلے میں اور کوئی چیز نہیں تھا۔

اور تنوین کی یہ چاروں اقسام علم کے ساتھ خاص ہیں۔

**تنوین ترنم:** وہ ہے جو ایادت اور مصرعوں سے آخر میں تسمین صوت کے لیے آئے۔ جیسے شاعر کا قول

شعر

اقبی اللوم غاڈل ولعائن اقولی ا أصبت بعد اصص  
ترجمہ: اے حاذق و ملامت اور عتاب کو کم کر اگر میں کوئی صحیح کام کروں تو کہہ کے تمہارے صحیح کام یہ ہے۔

**محل استشہاد:** اس شعر میں تنوین ترنم **لعب** اور **اصص** ہے جو اصل میں العتاب اور اصحاب تھے۔

**ترکیب:** اقبی فعل مرأب ضمیر فاعل ہوا، لوم معطوف علیہ، و واطفہ العصب معطوف، ب معطوف علیہ ہے معطوف سے مل کر معصوب ہے اقبی کا، اب قبی فعل اپنے فعل اور معطوف سے ملکر جمد معطوف علیہ ہوا، و واطفہ جو بی فعل، اب ضمیر مستتر فاعل ہو، ب فعل اپنے فاعل سے مل کر قوب ہو، لقد صبی معطوف ہو قول کے لیے، اب قوب اپنے مقبوضہ سے مل کر جزائے مقدمہ ا حرف شرط اصبت فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط مؤخر، اب جزائے مقدمہ یعنی شرط مؤخر کے ساتھ مل کر معطوف ہو، اب معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جمد معطوف ہو۔ یہ عادت اصل میں ادعو عادلة، ادعو فعل، صمیر مستتر فاعل ہو، عادله مقولہ ہے، ب فعل اپنے فاعل و مقولہ سے مل کر جمد فعلیہ خبر یہ ہوا۔

**و و صرا شعر:** یا ہب علك و عسك اس میں یا طرف تداء ہے، ہب اصل میں ہی تھا و و علك اصل میں علك تھا عسك اس میں عسك تھا تنوین ترنم اكر عسك اس میں عسك اور عسی کی خبر محذوف ہے۔ اصل میں تھا علك فجد رقا و عسك فجد

ترجمہ: اے میرے باپ قریب ہے کہ تو رزق کو پائے گا۔

اور بھی کبھی تم سے تنوین کو جو نہ حذف یا عادت ہے جب کہ علم معطوف ہو جیسے و کی طرف جزائے ہی سم کی



عشر مہینے پر۔ جیسے جو نبی و پیغمبر و درہند بہ بکر

## نون تاکید کی اقسام و ران کا استعمال

فصل: نون التأكيد وهي وجع لئلا يكيد الأمر والمصدر إذا كان فيه طلب بارء قد لينا كيد الماضي وهي على صريح حقيقة ساكنة أهد نحو اصرى والشيء مفتوحة أهدا لن لم يكن قبلها ألف نحو اصرى ومنكسور فإن كان قبلها ألف نحو اصرى باي، اصرى نا

**وضاحت:** مصنف نے اس فصل میں نون تاکید کو بیان فرما رہے ہیں۔

**نون تاکید:** وہ ہے سے امر اور مضارع کی تاکید کے لیے وجع یا گیا ہے جب کہ اس میں طلب کے معنی میں ہوں اس لیے کہ نون تاکید سے اس چیز کی تاکید ہوتی ہے جس میں طلب ہو۔

**بارء:** اور نون تاکید لفظ کے مقابلہ میں ہے جو ماضی کی تاکید کے لیے سے اسی طرح نون تاکید مضارع کی تاکید کے لیے ہے بشرطیکہ اس میں طلب کے معنی ہوں۔

**نون تاکید کی اقسام:** نون تاکید دو قسمیں ہیں: (۱) خفیفہ (۲) ثقیلہ

**نون تاکید خفیفہ:** یعنی جو ہمیشہ سُن ہوتا ہے۔ جیسے اصرى

**نون تاکید ثقیلہ:** یعنی جو ہمیشہ مشدّد ہوتا ہے اور یہ نون مفتوح ہوتا ہے جب کہ اس سے پہلے الف تہ

ہو جیسے اصرى اور تراى سے پہلے تہ ہوتا ہے کہہ رہا ہوگا جیسے اصرى، اصرى

وتدخل في الأمر والنهي والاستعظام والتمني والعزم جواز لأن في كل منها طلب نحو اصرى ولا

تصرى ونهل تطرى ولعل تطرى والآنزل بها فصب خبراً

دروں تاکید نون ثقیلہ ہو یا خفیفہ یا امر، تمنی، استعظام تمسّ اور عرض پہ جواز داخل ہوتا ہے کیونکہ اس سب میں

طلب: ۱ معنی موجود ہوتا ہے۔

**نون خفیفہ کی مثال:** مر جیسے اصرى، تمی جیسے لا تطرى، استفہم جیسے هل تطرى،

تمنى جیسے لب تصرى، عرض جیسے الآنزل بها فصب خبراً

وقد تدخل في القسم وحوالو وقوعه على ما يكون مطلوباً للتعظيم غائلاً ودر لا يكون خبر القسم عن

معنى الك كيد كما لا يخلو أوله منه نحو والله لأفعلن كذا

دروں تاکید جو ب قسم پر داخل ہوتا ہے۔ سب کہ جو ب قسم متکلم کو کثر مطلب ہو۔ یہاں قسم سے مراد جو ب

قسم ہے اور نہ قسم پر تاکید داخل نہیں ہوتی ہے۔ پس جو ب قسم میں نون تاکید، نے کی وجہ یہ ہے کہ قسم اکثر ک چیز پر



داخل ہوتی ہے جس کا وجود منظم کو مقصود اور مطلوب ہوتا ہے۔ گویا یہ قسم میں تاکید ہوتی ہے تو قویوں نے رد کیا۔  
جواب قسم میں بھی تاکید ہوتا کہ قسم کا آخر بھی تاکید سے جان نہ ہو جس طرح اس کا اور تاکید سے حالی نہیں ہے جیسے واللہ

لا فیل کدا

وَاغْلِمْ بِحَبِّ صِهْ مَا قَبِلَهَا فِي الْجَمْعِ الْمَذْكُورِ اَصْرُهَا لِيَدُلَّ عَلَى وَاوِ الْمَحْدُوفَةِ وَكَسْرِ مَا قَبِلَهَا فِي

الْمَحْذُوفَةِ اَصْرُهَا لِيَدُلَّ عَلَى الْيَاءِ الْمَحْدُوفَةِ

**وضاحت:** مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں سے نوں تاکید کے مائل کا حال بیان فرما رہے ہیں۔

**تفصیل:** جمع مذکر غائب ورجع مذکر حاضر میں نوں تاکید عقیدہ ہو یا خفیہ ہو اس سے پہلے وے حرف پر  
ہمیشہ فتہ ہوگا تاکہ یہ صنف وہ کے حذف ہونے پر دلالت کرے جو التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گیا ہے  
جیسے اصرہن ۱۰۔ واجب ہے مومن مخاطب کے صیغہ میں نوں تاکید کے مائل کا کسور ہونا تاکہ اس بات پر دلالت کرے  
کہ بالتقاء ساکنین کی وجہ سے حذف ہو چکی ہے۔ جیسے اصرہن

وَفَتْحِ مَا قَبِلَهَا عَدَاهُمَا

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ جمع ماضی و مضارع و واحد مؤنث حاضر کے علاوہ صیغوں میں نوں تاکید سے پہلے  
وے حرف کو ہمیشہ فتح دیا جائے گا اور وہ یہاں صیغے میں ۱۔ واحد مذکر غائب (۲) جمع مؤنث غائب (۳) واحد مذکر  
حاضر (۴) واحد منکلم (۵) جمع منکلم (۶) حشر مذکر غائب (۷) حشر مذکر حاضر (۸) حشر مؤنث غائب (۹) حشر  
مؤنث حاضر (۱۰) جمع مؤنث غائب (۱۱) جمع مؤنث حاضر

أَمَّا فِي الْمَعْرُوفِ فَلَا تَهْ لَوْ ضَمَّ لِلنِّسْبِ بِالْجَمْعِ الْمَذْكُورِ وَلَوْ كَسَرَ لِلنِّسْبِ بِالْمَخَاطِبَةِ

۱۔ ص کے صیغوں میں نوں تاکید سے پہلے وے حرف کو فتح دینا اس لیے واجب ہے کہ اگر ضم دین گئے تو جمع مذکر  
کے صیغے کے ساتھ مشابہت ہو جائے گی اور اگر کسر دین گئے تو وہ جمع مؤنث حاضر کے صیغہ کے ساتھ مشابہت ہو جائے  
گی اور اگر ساکن کیا جائے تو التقاء ساکنین لازم آئے گا پس فتح دینا لازم ہوا۔

وَأَمَّا فِي الْمَعْرُوفِ فَلَا تَهْ لَوْ ضَمَّ لِلنِّسْبِ بِالْجَمْعِ الْمَذْكُورِ وَلَوْ كَسَرَ لِلنِّسْبِ بِالْمَخَاطِبَةِ

ورچا حشر کے صیغوں میں ۱۔ جمع مؤنث غائب حاضر کے دونوں صیغوں میں نوں تاکید سے پہلے وے حرف کو  
فتح دینا اس لیے ضروری ہے کہ ان صیغوں میں نوں تاکید سے پہلے لف ہوتا ہے اور لف قائم مقام فتح کے ہوتا  
ہے۔ جیسے اصرہن و اصرہا

وَرِيدَاتِ الْأَنْفِ قَبْلَ النَّوْنِ هِيَ لِجَمْعِ الْمُؤَنَّثِ لَكِنَّا هَذَا جَمْعُ ثَلَاثِ مُؤَنَّثَاتٍ مَوْنِ الصَّغِيرِ وَنَوْنِ الْفَاقِدِ

در جمع مؤنث کے صیغوں میں نون تاکید سے پہلے الف زیادہ آیا گیا ہے۔ صغیر **مفعل** یہاں سے اس کی وجہ کو ذکر فرما رہے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ تین نونوں کا جتماع لازم نہ آئے جو کہ مکروہ ہے۔ ن تین نونوں میں سے پہلا نون ضمیر کا ہے اور دوسرے دونوں تاکید ثقیلہ کے ہیں، کیونکہ نون تاکید ثقیلہ مشدود ہوتا ہے اور وہ دونوں کے حکم میں ہوتا ہے وہ الف کو اس سے لایا گیا کہ وہ حروف میں سب سے ادا حرف سے جیسے **احضر لیدی**

وَمِنْ الْخَفِيفَةِ لَا تَدْخُلُ فِي لِقْنِيَةِ وَلَا فِي الْجَمْعِ لِأَنَّهَا مَوْحُو كَسْبِ الثَّوْنِ لَمْ يَسَّ عَلَى خَفِيفَةِ فَعَمَّ كَسْبُ

عَلَى الْأَصْلِ وَبِأَقْبَيْنِهَا سَاكِنَةٌ يُلْزَمُ الْبَقَاءُ السَّاكِنِ عَلَى غَيْرِ حَذْوِهِ وَهُوَ غَيْرُ خَفِيفٍ

درفوں تاکید خفیفہ ثنویہ کے صیغوں میں، اکل نہیں آتا ہے خواہ وہ مذکر کے ہوں یا مؤنث نے اور نہ جمع مؤنث کے صیغوں میں آتا ہے اس لیے کہ اگر نون خفیفہ حرکت دی جائے تو وہ خفیفہ نہیں رہے گا اور اصل پر باقی نہیں رہے گا کیونکہ خفیفہ کی وضع سکون کے لیے ہے۔

۱۔ اس کو ساکت رکھیں جو کہ اس کی اصل ہے تو اس صورت میں غف ورفون میں ابقاء سانشیں **علی غیر حذوہ** رہے گا جو کہ خفیفہ مستحسن ہے اور ناجائز ہے۔

### تمارين

سوال نمبر ۱: حروف چار وکتے اور کون کون سے ہیں لکھیں۔

سوال نمبر ۲: ۱۔ کے معانی جمع امثله لکھیں؟ اور مصداق لی اقسام جمع امثله تحریر کریں؟ اور یہ بھی بتائیں کہ باہ

راکتہ کب جاتی ہے؟ مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۳: لام کے معانی جمع امثله لکھیں؟

سوال نمبر ۴: رب کا معنی اور مثال لکھیں اور بتائیں کہ رب جمعہ پر رب اصل ہوتا ہے؟ اور اس کی شرط کیا

ہے؟ مثال سے واضح کریں؟

سوال نمبر ۵: ویدہ فیس بھا ایس والا لہذا لہو ولا ایس وورب کے کہتے ہیں؟ مذکورہ شعر

س غرض کے لیے دکر یا ہے؟ اس شعر کا ترجمہ اور ترکیب کیجئے اور یہ بھی بتائیں کہ، و قسم کس

کے ساتھ خاص ہے؟

سوال نمبر ۶: تاہم کس کے ساتھ خاص ہے؟ مثال سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۷: ہاء قسم کس پر داخل ہوتی ہے؟ مثال سے وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۸: لفظی عنی الاماقد واحد مستحویہ طاقن والاس شعر کا مجاورہ ترجمہ کریں اور

یہ بھی بتائیں کہ یہ شعر کس بات کو ثابت کرنے کے لیے لایا گیا ہے؟

سوال نمبر ۹: عن کا معنی اور مثال لکھیں؟

سوال نمبر ۱۰: علی کا معنی اور مثال لکھیں؟

سوال نمبر ۱۱: عن اور علی اسم کے معنی میں سب استعمال ہوتے ہیں؟ مثالیں بھی ذکر کریں؟

سوال نمبر ۱۲: کالب کا معنی اور مثال لکھیں؟

سوال نمبر ۱۳: ہذا اور ہذا کا معنی اور مثالیں لکھیں؟

سوال نمبر ۱۴: حاشا اور عدا کس کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟ دونوں کی مثالیں بھی لکھیں؟

سوال نمبر ۱۵: حروف مشبہ بالفعل کو ذکر کرنے کے بعد ان کا عمل ذکر کیجیے اور ان کی فعل کے ساتھ مشابہت کو بھی لکھیں؟

سوال نمبر ۱۶: حروف عطف کتنے اور کون سے ہیں؟ دو دو ذرا رقم اور حتی کس معانی کے لیے استعمال ہوتے اور اس کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

سوال نمبر ۱۷: حروف تہذیب کون سے ہیں؟ یہ حمد پر داخل ہوتے ہیں یا مفرد پر؟ تفصیل سے لکھیں۔

سوال نمبر ۱۸: حروف یحی ب کتنے ہیں؟ کون سے ہیں؟ ہر ایک کا عمل، استعمال اور مثالیں تحریر کریں؟

سوال نمبر ۱۹: حروف زیادت کون سے ہیں؟ زائد ہونے کا مطلب واضح کریں حروف زیادت مع، مثلاً، کر کریں؟

سوال نمبر ۲۰: حروف مصدر کتنے ہیں اور ان کا آپس میں لڑق کیا ہے؟

سوال نمبر ۲۱: حروف تہذیب کتنے ہیں اور ان کو حروف تہذیب کیوں کہتے ہیں؟ اور ان کی ایک ایک مثال بھی دیجیے؟

سوال نمبر ۲۲: حروف توفیق کا دوسرا نام کیا ہے؟ اور کتنے معنی کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟ مسئلہ کے ساتھ وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۳: تنوین کی تعریف کرنے کے بعد ان کی اقسام خمسہ بیان کریں اور مثالیں بھی تحریر کریں؟



## تَسْهِيلُ الْأَصْطِلَاحَاتِ وَالْأَمْثِلَةِ

عرف الحرف	علم بأصوب تعرف بها أحول واحر الكلم ثلاث من حيث الإعراب والنسب وقيمة تركيب بعضها مع بعض
عرض الحرف	صيانة لنسب عن الخطر المنطوق في كلام تعرف تكملة وتكلام
موضوعة الحرف	نقط وضع جنى مفرد
تعريف التكملة	كلمة تدل على معنى في نفسها غير مفرد واحد الأربعة الثلاثة أعني القاضي والحل ولا تستعمل كزحل وعجم
تعريف الاسم	كلمة تدل على معنى في نفسها دلالة تفتقر بحرفي ذلك المعنى كحرف كلمة لا تدل على معنى في نفسها بل تدل على معنى غير هاتين من
تعريف الحرف	حرف هو كيمي في الأساس والاشتراك في الكيمياء بل الأخرى بحيث نقب المخطوط فائدة نامة يصح الشكوت عنها بحرفي لانه وقام زيد
تعريف المعرب	وهو كل سم زك مع غيره ولا يشبهه سوى لأصغر أعني الحرف والامر الحاضر والقاضي بخو زيد تعرف في قام زيد
تعريف المعرب	ما يختلف آخره باختلاف العو من خلافا لفظ نحو جاءني زيد وزايت زيد وموت زيد أو تقدير نحو جاءني موسى وزايت موسى وموت موسى
تعريف الإعراب	ناب مختلف آخر المعرب كاصفة نعتة والكسرة والواو لاء والالف
تعريف العامل	ما يقع ونصب وحر كعدم عامل في قام زيد
تعريف الإعراب	هو آخر الإعراب كالدال عن الإعراب في قام زيد
تعريف المصروف	هو ما ليس فيه سبيل أو واحد منها يقوم مقامها من أسباب منع الحرف فريد ويسمى الاسم المنعك





أَنْ يَدْخُبَهُ حُرُوفُ أَثَلَاثٍ مَعَ تَوِينٍ تَقُولُ حَامِي زَيْدٌ وَ أُمِّي زَيْدٌ وَ مَرُوتٌ يَرْيَدُ	حَكَمٌ مُصَرَّفٌ
هُوَ مَا فِيهِ سَبَابٌ أَوْ وَاحِدٌ مِنْهَا يَقُومُ مَقَامُهَا مِنْ سَبَابٍ مَعَ اضْطِرَابٍ أَلْعَدْلُ وَ لَوْضَفُ وَ أَلْيَيْتُ وَ الْمَعْرِفَةُ وَ الْعِجْمَةُ وَ لُحْمُغٌ وَ أَلْتَرَكْتُ وَ أَلْيَفُ وَ أَلْيُوبُ وَ أَلْتَرَانْدُوبُ وَ عَرَبٌ أَلْجَعُ	تَعْرِيفٌ بِإِضْرَابٍ أَسَانُفٌ مَعَ اضْطِرَابٍ
أَنْ لَا يَدْخُبَهُ أَكْثَرُهُ وَ الشَّوِينُ وَ يَكُونُ فِي مَوْضِعِ الْحَرْفِ مَعْنَوْهَا أَيْدُ تَقُولُ حَامِي أَحْمَدُ وَ زَايْتُ أَحْمَدُ وَ مَرُوتٌ أَحْمَدُ	حَكَمٌ غَيْرُ مُصَرَّفٍ
هُوَ تَغْيِيرُ السَّيْقِ مِنْ صِيغَتِهِ لِأَصْلِيهِ بِنِ صِيغَةٍ أُخْرَى تَحْقِيفًا أَوْ تَقْدِيرًا فَعَمِرَ وَ يُفَرِّقُ	عَرِيفٌ مُعَدَّلٌ
تَكُونُ لاسِمٌ دَلَالَةً عَلَى ذَاتٍ مَبْهَمَةٍ مَحْدُودَةٍ مَعَ تَغْيِصِ صِفَاتِهَا كَقَوْلِهِ هِيَ أَنْ تَكُونُ نَكْبَةً مِنْ أَوْضَاعٍ لَعَلَّهَا تَكُونُ رَاحِيَةً	عَرِيفٌ بِوَضْعٍ
هُوَ كُلُّ جَمْعٍ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ تَكْسِيرُهُ حُرُوبٌ أَوْ ثَلَاثَةٌ أُخْرَى وَ سَطْرُهَا سَاكِنٌ كَدَرَاهِمٍ وَ مَسَاجِدَ	عَرِيفٌ بِتَعْدِيدِهِ
كُلُّ اسْمَيْنِ صَمٌّ أَحَدُهُمَا بِنِ الْأُخْرَى عَلَى غَيْرِ جِهَةِ الْإِصَابَةِ كَقَوْلِكَ كُلُّ سَمٍ فَتَنَهُ فَعَلٌ أَوْ صِفَةٌ شَأْنٌ إِلَيْهِ عَلَى مَعْنَى الْهَوَمِ لَا وَقَعَ عَلَيْهِ نَحْوُ قَامَ رِيْدٌ	عَرِيفٌ بِتَرْكِيبٍ عَرِيفٌ لَدُنْ عَيْنٍ
هُوَ كُلُّ مَفْعُولٍ خُذِفَ وَاعْدُهُ وَ قِيَمَ الْمَفْعُولُ مَقَامَهُ نَحْوُ ضَرَبَ رِيْدٌ	عَرِيفٌ بِمَشْعُورٍ مِمَّا مُمِصِّمٌ يَدْعِيهِ
هُمَا شَيْئَانِ تَحْدَرِي عَنِ الْغَوَامِلِ نَقْصِيهِ أَحَدُهُمَا مُسَدِّدٌ إِلَيْهِ وَ يُنْشِئُ الْمُسَدِّدُ وَ ثَنَائِي مُسَدِّدُهُ وَ يُسَمَّى الْحَقْمُ نَحْوُ زَيْدٌ قَائِمٌ	تَعْرِيفٌ بِمُسَدِّدٍ وَ خَلْفٍ
ثَمَنٌ مُسَدِّدٌ إِلَيْهِ وَهُوَ صِيغَةٌ وَقَعَبٌ يَدْخُلُ حُرُوفُ سَجِيٍّ نَحْوَ مَا قَاتَمَ زَيْدٌ	يَعْرِفُ قَدِيمٌ حَرَمٍ الْمُسَدِّدُ
هُوَ الْمُسَدِّدُ يَدْخُلُ حُرُوفًا نَحْوُ أَيْ رِيْدٌ قَائِمٌ	تَعْرِيفٌ بِحَرَمٍ
فِي كَوْنِهِ مَقْرَأٌ لَا مُجَلَّةٌ أَوْ مَعْرُوفَةٌ أَوْ مَكْرُوهٌ كَقَوْلِكَ حَبْرٌ لُثْمٌ	حُكْمٌ
هُوَ الْمُسَدِّدُ إِلَيْهِ يَدْخُلُ حُرُوفًا نَحْوُ كَرَّ يَدْ قَاتَمَ	تَعْرِيفٌ بِسَمٍ

الجمهورية العربية السورية  
وزارة التعليم والبحث العلمي  
جامعة دمشق  
كلية الآداب  
قسم اللغة العربية  
مادة النحو والصرف  
٢٠٢٠



هو التمسك بالشيء بعد دخولها خوفه يُدْقَأَة	يعرف به صولا للمسبوقين بس
هو التمسك بعد دخول نحو لا حل فانه	يعرف به حر لا يفتي حسن
هو مضارع معي مذكور فعله وتذكرت كدكرت صرنا و لتياب سوم نحو خست حسه القاري و ياب العدد نحو خست حسه	يعرف به للمعرب يصلقي
هو اسم ما وقع عليه فعل فاعل كضربت ريد عمر	يعرف به للمعرب به
هو متعوض بتقدير من تخذرت بما بعده نحو ياك و الأسد	يعرف به لتخدير
هو كل اسم بعدها فعل وشبهه تستعمل فيك لفعل غل ذلك الاسم بصيغة والمعنى يخبث بواسطة عليه هو و فاسمه حصه نحو ريد امرئته	يعرف به فاضمه عاوده على شرط قصير
هو اسم مذكور يخرب اسماء فقط نحو يا عند الله	يعرف به المندى
هو حذف في آخره يلاحظ كذا تقول في هيك بامال	يعرف به المندى يعرف
هو الصحيح عليه يا أو واكتمل ما ينداء ووارثه	يعرف به المندى المندوب
هي لأعراب ونداء من حكم المندى	حكم المندى مندوب
هو اسم ما وقع فعل الفاعل فيه	يعرف به المندوب فيه
من ارماني نحو ضمت دهرًا و لعكابي نحو خست خنتك	يعرف به المندوب له
وهو اسم ما لا يخيد يقع الفعل المذكور فيه ويُنصب بتقدير الام نحو ضربته تذب	يعرف به المندوب له
هو ما يذكر بعد أو و بمعنى مع لفصاحته معصور فعل نحو جاء تبرذ و الخشب	يعرف به المندوب له
هو نداء على ياب هيئة فاعل أو المفعول به أو كنيها نحو حاء رندرك و ضربت ريد مشدود و لقيت عضواً اكبتين	يعرف به حاء



Figure 1



تعريف المفعول بالتخريف	هو ما يع نسب إليه ما نسب إلى شئونه و كلاً من مفعولات يتلک بشئونه
تعريف لياكبه	هو ما يع يد على تقرير المشوع في ما نسب أو يد على شئونه لكم لكل أفراد المشوع
تعريف تد	هو تدع نسب إليه ما نسب إلى مشوعه وهو المفعول بالشيء تد، مشوعه
تعريف سطر الحيد	هو تدع عز صفة يوضع مشوعه وهو أشهر اسمين شيء مخد فـ تد حقيقي عمر
تعريف الاسم المسمى	هو اسم وقع عز مركب مع غيره
تعريف بمصر	مسم وضع ليدل على مذكلم أو مخاطب و عاب تقدم ذكره مظاً أو معني أو حكمي
تعريف أنش' لأشيرة	ما وضع يد على شئ إليه
تعريف لموضوب	اسم لا يصلح أن يكون جزءاً من حملة إلا بصفة تعدد
تعريف شيء راجع	هو كل اسم بمعنى الآخر والماضي نحو روند زيد
تعريف اسماء لأصوب	كل اسم حكمي به صوب كعاق مصوب الغرب أو صوب به شأنكم كمح لإدحه العير
تعريف لمرتب	كل اسم ركب من كلمتين نسب بينهما نسبة
تعريف الكتابات	هي أسماء تدل على عدي منهم ذهبكم و كذا و حديث منهم وهو كيب و ديب
تعريف المعلوم	اسم وضع لشيء معين كزيد
تعريف المكرة	ما وضع شيء غير معين كزحل و قمر
تعريف بعين	ما وضع شيء معين لا يدول غيره بوضع و حين كزيد
تعريف شيء حدد	ما وضع ليدل على كمية حدد بأشياء
تعريف المسمى	ما لا يكون به علامة الثابت كزحل
تعريف الموت	ما به علامة الشيء لفظ أو تقديراً

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26



عَرِبَتْ بِمَعْنَى الْمَعْدَى	هُوَ مَا يَنْوَقِفُ فِيهِمْ مَعَهُ عَلَى غَيْرِ الدَّعَى كَضَرَتْ رَيْدٌ غَمَرًا
تَعَرِبَتْ بِمَعْنَى اللَّازِمِ	هُوَ مَا لَا يَنْوَقِفُ فِيهِمْ مَعَهُ عَلَى غَيْرِ الدَّعَى كَقَعَدَتْ رَيْدٌ
بَعْرِيفٌ أَفْعَالٌ تَامَّةٌ	هِيَ أَفْعَالٌ وَضَعَتْ بِتَقْوِيرِ الدَّعَلِ عَلَى صِفَةٍ غَيْرِ صِفَةٍ مُصَدَّرَةٍ مَحْزُوكًا رَيْدٌ قَاتِمٌ
بَعْرِيفٌ أَفْعَالٌ مُتَّصِلَةٌ	هِيَ أَفْعَالٌ وَضَعَتْ لَهَا لَآلَةً عَلَى ذَنْوٍ حَقَرٍ لِدَعَلِهَا مَحْزُوعَسَى رَيْدٌ نَ يَقُومُ
بَعْرِيفٌ بِمَعْنَى الْمُتَعَبِّ	مَا وَضَعَ لِإِنْشَاءِ الشَّعْبِ نَحْوُ مَا أَحْسَنَ رَيْدًا
بَعْرِيفٌ بِمَعْنَى لِمَنْحِ وَيْدَةٍ	مَا وَضَعَ لِإِنْشَاءِ مَنْحٍ وَدَمٍ نَحْوِ نَحْوِ رَحْلًا رَيْدًا وَبَشٍ نَحْوِ رَيْدٍ
بَعْرِيفٌ حَرْفٌ فِي خَرٍ	خَرَوْتٌ وَضَعَتْ لِإِقْصَاءِ فَعْلٍ وَشَهْدَةٍ وَ مَعْنَى تَعْمَلِي يَأِي مَا تَشَهُ نَحْوِ مَرَرْتُ بِرَيْدٍ وَأَنَا مَرُّ بِرَيْدٍ هَذَا فِي الدَّارِ أَمْوَكٌ
مِنْ	هِيَ لَانْتِهَاءِ الْعَايَةِ نَحْوُ مَرَرْتُ مِنْ الْكُفَّةِ فِي الْكُفَّةِ
إِلَى	هِيَ لَانْتِهَاءِ الْعَايَةِ نَحْوُ مَرَرْتُ مِنْ بَطْنِيهِ فِي الْكُفَّةِ
حَتَّى	عَلَى مِثْلِ يَلِي نَحْوُ مَشَتْ أَسَارَ حَتَّى الصَّاحِ
نَ	هِيَ بِمِثْلِ رَيْدٍ نَحْوُ رَيْدًا فِي سَارٍ
أَ	هِيَ لِلْإِنْصَابِ نَحْوُ مَرَرْتُ بِرَيْدٍ
لَا	هِيَ لِلْإِنْخِصَابِ نَحْوُ الْخُرُوفِ لِقُرْسِي
رَبَّ	هِيَ بِمِثْلِ رَبِّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَفَتْ
وُ رَبَّ	هِيَ أَمْوَاكُ النَّبِيِّ يُسَدُّ فِي وَنَ تَكْلَامٍ كَقَوْلِ الشَّاعِرِ وَتَمْدُّ لِنَسِي بِأَنْسَرٍ إِلَّا الْبَعْدِيَّةُ وَالْأَنْعَشُ
وُ لَتَسِمِ	هِيَ تَقْتَضِي بِالْعَاطِمِ نَحْوُ وَالِدٍ وَلَزَمِي لِأَضْرَبَتْ فَلَا يُقَالُ وَكَ
بِشَ تَسِمِ	هِيَ تَقْتَضِي بِاللهِ وَخَدُّهُ هَلَا يُقَالُ بِالرَّحْمَنِ وَفَوْقَهُمْ رَبُّ الْكَفَّةِ نَبَدٌ
بِشَ التَّسِمِ	هِيَ تَدْخُلُ عَلَى بَطْنِهِ وَاسْمُهُ نَحْوُ بِاللهِ وَبِالرَّحْمَنِ وَبِكَ
عَلَى	هِيَ لِلْإِمْتِعَالِ نَحْوُ رَيْدًا عَلَى اسْطَحِ

هِيَ بِلْتَنَسِيَّةٌ مَخْوَرَةٌ بِدَعْمَرٍ	الْكَافُ
بِلْتَمَدٍ مَا لَاتَدَّ فِي الْعَصَايِ كَيْ يَقُوْثَ فِي شَعْرٍ مَا رَأَيْتُ مَدْرَجِبَ وَلِلطَّرِيفِ فِي خَاصِرِ مَخْوَرَاتِهِ مَشْهُوبٌ وَمُتَدَيُّ مَا يَ فِي شَهْرَةٍ وَ فِي يَوْمٍ	مَدْرُودٌ
لِلْإِسْتِثْنَاءِ نَخْوُ خَدَّيْ الْعَقُومِ حَلَا رَيْدٍ وَحَاشَ عَمْرُو وَغَدَ بَكْرٍ بَسْتَقَّةً وَأَرْ وَكَتَّ دَيْتٌ وَلَكِنْ وَعَلَّ هَذِهِ أَحْرُوفٌ يَدْخُلُ عَيْنُ أَحْمَدُ الْإِسْمِيَّةُ تَنْصِبُ لِاسْمٍ وَتَرْفَعُ أَحْزَرَ مَخْوَانٌ رَدَا فَاثَمَ	حَلَا وَغَدَ وَحَاشَ أَحْزَرُ فَإِسْمِيَّةٌ مَخْوَرَةٌ
عَشْرَةٌ الْوَاوُ وَثَمَةُ وَثَمٌ وَحَيٌّ رَأَى وَثَمٌ وَلَا رَسْلٌ رَسْلٌ	أَحْرُوفٌ مُعْطَفٌ
هِيَ لِلْجَمْعِ مَقْطَعٌ نَخْوُ حَادٍ يَدُوْ عَمْرُو سَوَاءٌ كَرِيْدٌ تَقْدَمُ فِي أُنْجِيَةٍ أَمْ عَمْرُو	نَوُ
هِيَ بِمُتَرْتِيبٍ بِالْمُهْلَةِ مَخْوُ قَدَمٍ رَدَّ عَمْرُو	الْهَاءُ
هِيَ لِلتَّرْتِيبِ بِمُهْمِلَةٍ نَخْوُ دَخَلَ رَيْدُ ثَمَ عَمْرُو	ثَمَ
هِيَ تَكْتَفِي فِي تَرْسٍ وَ لَمُهْلَةٍ لَا أَنَّ مُهْمِلَهَا أَقْلٌ مِنْ مُهْمِلَةٍ ثَمَ نَخْوُ مَاتَ سَامِلٌ خَيَّ الْأَسَاءِ	خَيَّ
ثَلَاثَتُهَا شُكُوتٌ حُكْمٌ لِأَحَدٍ الْأَمْرِيَيْنِ مُهْمَلٌ لَا يَعِيهِ مَخْوُ مَرَزَتْ يَرْجُلٍ أَوْ يَمْرَادٍ وَمَا يَمَّ تَكُونُ أَحْرُوفٌ لُغَطْبٌ إِذَا تَقَدَّمَ عَيْنُهَا إِذَا أُخْرَى نَخْوُ الْعَدَدُ ثَارُوحٌ وَيَتُورِدُ	زَوَاوِي
هِيَ مَا يُسْأَلُ مِنْهَا عَنْ تَعَبِي أَخِي الْأَمْرِيَيْنِ وَالسَّائِلُ بِهِ يَعْلَمُ ثُبُوتُ أَخِي هَاهُنَا مَخْوُ رَيْدٌ عِنْدَكَ مَ عَمْرُو	ثَمَ مُعْطَفَةٌ
هِيَ مَا تَكُونُ بِمَعْنَى نَلَّ مَعَ طَمَرَةٍ كَمَا يُورَثُ شَعْرٌ مِنْ عَيْنٍ وَقُبْتُ بِهَا لِأَمْلٍ عَلَى سَتَرٍ تَقْطَعُ ثُمَّ حَصَلَ بَكَ الشُّكُّ أَتَاهُ مَقْبُتٌ أَمْ هِيَ شَيْءٌ تَقْضُدُ لِأَعْرَاصٍ عَلَى الْإِحَارِ الْوَاوُ وَالشُّكُّ بِأَوَّلِ أَحْزَمَةٍ نَلَّ هِيَ شَائِدَةٌ	أَمْ مُقْطَعَةٌ
لَشُبُوتٌ لِحُكْمٍ لِأَحَدٍ الْأَمْرِيَيْنِ مَخْوُ جَعَلِي يَدُّ لَا عَمْرُو	لَا وَنَلَّ رَسْلٌ



بِ	بِأَضْرَابٍ عَنِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرَاتِ لِلَّذِينَ يَخْبِرُونَ رِبِّهِمْ غُفْرَتُهُمْ
كس	هُوَ لِأَسَدٍ كَثِيرٍ مِمَّا تَقُولُ فِيهَا يَخْبِرُونَ حَائِزِي يَدْلِكُنْ عَمْرُو وَ بَعْدَهُ يَخْبِرُونَ تَكْرُرُ لَكِنْ حَائِلُهُمْ يَشْفِي
حروف تنبيه	ثَلَاثَةٌ أَلَا وَأَمَّا وَهَـ رُصِفَتْ لِنِسْبَةِ صَحَابَةِ لَيْلَا يَقُوهُ شَيْءٌ مِّنْ تُكْلَامٍ يَخْبِرُونَهُ تَعْلَى لَا إِلَهُمْ هُمْ الْمُسَدُّونَ
حروف بدء	حَسْبُكَ وَأَنْتَ وَفِي رَأْيٍ وَفُتْرَةٍ لِمَعْنُوحةٍ يَ وَفُتْرَةٍ لِمَعْنُوحةٍ يَنْقَرِبُ وَيَا وَهَبِ يَسْجُدُ وَيَا هَيْهَاتُ وَيَسْجُدُ
أَوْفٍ ذِيح	مُسْتَقَّةٌ نَعْمَ وَبِئْسَ وَحَيٍّ وَخَيْرٍ وَبِئْسَ وَبِئْسَ
نعم	هُوَ لِيَقْرَبُ كَلَامٍ سَابِقٍ مُثْنًا كَأَوْفَى يَخْبِرُونَ أَحَدَهُمْ لَيْسَتْ نَعْمُ وَأَمَّا أَحَدٌ نَدُّ قَعَتِ نَعْمُ
بِ	لُحْصَتُ بِوَعْدِ مَا تَقُولُ امْتَنِعْ مَا كَتَبْتَهُ لَكَ عَالِ أَسْتَبْرِكُمْ قَدَّوْا بِئْسَ أَوْحَرَ كَيْ تَقُولُ مُمْضٍ يَدْلِكُنْ بِي يَ عَمْرُو
ب	هِيَ ثَلَاثَاتٌ بَعْدَ الْإِسْمِ وَبِئْسَ الْإِسْمُ كَيْ يَدْلِكُنْ هِيَ كَأَنَّ كَدَّاهُ قَعَتِ يَ وَاللَّهِ
حرف وحة مبدئ	نَصِيدِيكَ الْخَيْرَ كَمَا دَقِيقُ حَاءٍ رَيْدُ قَلْبٍ أَجَلٍ وَحَيْرَ أَوْفَى أَيْ أَصْدَقُكَ بِئْسَ مَدْلِكُنْ
حرف ابرودة	سَجْنَةُ إِنْ وَأَنْ وَمَا وَلَا وَمِنْ وَلِئَاءِ وَاللَّامُ
ن	تُرَادُّ مَعَ مَا تَقُولُ يَخْبِرُونَ مَا يَدْلِكُنْ مَعَ مَا الْمَصْدَرِيَّةُ يَخْبِرُونَ يَنْظُرُ مَا يَحْمِلُ الْأَمِيرُ وَمَعَ مَا يَخْبِرُونَ لَأَنْ جَلَسَتْ خَبَرَتْ
ن	تُرَادُّ مَعَ مَا يَخْبِرُونَ قَوْلُهُ نَعْدَا فَلَمَّا أَنْ حَاءُ لِنِسْبَةِ وَبِئْسَ وَبِئْسَ الْإِسْمُ وَلَوْ تَخْبِرُ وَاللَّامُ يَوْفَقُ فَعَبْتُ
ن	تُرَادُّ مَعَ يَدْلِكُنْ وَأَيُّ وَأَيُّ رِبَابٍ لِنِسْبَةِ كَيْ تَقُولُ إِذْ مَا صُنِفَتْ صُنِفَتْ وَكَذَلِكَ أَيْ وَبَعْدَ بَعْضِ حُرُوفِ الْخَرِّ يَخْبِرُونَ قَوْلُهُ بَعْضُ لَيْسَ زَحْمَةٍ مِّنْ لَّهِ وَعَمَّا فَهِيَ لِيُضْمَحْنَ نَدْمَسَ وَمَعَا حَطَبَتِ بَعْضُ أَعْرَفُوا نَدْحُوا مَرَاوِ نَدَّ صَدِيقِي كَيْ أَلَّ عَمْرُو أَحْيَى



لَا	ثَرَأْتُ مَعَ الْوَاوِ بَعْدَ النَّفْيِ نَحْوُ مَا جَاءَنِي زَيْدٌ وَلَا عَمْرُو وَبَعْدَ أَنْ الْمَضْرُوبَةُ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى: قَالَ مَا مَنَعَكَ إِلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ وَ قَبْلَ الْقَسَمِ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى: لَا أَقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ بِمَعْنَى أَقْسِمُ
مِنْ وَالْهَاءِ وَاللَّامِ	فَقَدْ مَرَّ ذِكْرُهَا فِي حُرُوفِ الْجُرِّ فَلَا تُعِيدُهُ
حُرُوفُ التَّنْبِيْهِ	إِثْنَانِ أَيٍّ وَأَنْ
أَيٍّ	كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ أَيُّ أَهْلِ الْقَرْيَةِ
أَنْ	إِسْمٌ يَفْسِّرُ بِهَا بِمَعْنَى الْقَوْلِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ
حُرُوفُ الْمَضَرِّ	ثَلَاثَةٌ مَا وَأَنْ وَأَنْ
مَا وَأَنْ	لِلْجُمْلَةِ الْفِعْلِيَّةِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: وَصَافَتْ عَلَيْكُمْ الْأَرْضُ بِأَرَحَبِ أَيٍّ بِرَحْبَتِهَا وَتَوَلَّى الشَّاعِرُ: يُسِرُّ الْمَرْءَ مَا ذَهَبَ اللَّيْلُ = وَكَانَ ذَهَابُهُ لَهُ ذَهَابًا وَأَنْ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى: فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَيُّ قَوْمٍ
أَنْ	لِلْجُمْلَةِ الْإِسْمِيَّةِ نَحْوُ عَلِمْتُ أَنْكَ قَائِمٌ أَيٍّ عَلِمْتُ قِيَامَكَ
حُرُوفُ التَّخْصِيصِ	هِيَ أَرْبَعَةٌ هَلْ وَالْأَوَّلُ وَالْوَمَّا وَمَا وَاصْدُرَ الْكَلَامِ وَمَعْنَاهَا حُصِّ عَلَى الْفِعْلِ إِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَضَارِعِ نَحْوُ هَلْ نَأْكُلُ وَلَوْمْ إِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَاضِي نَحْوُ هَلْ أَصْرَبْتُ زَيْدًا وَحِينَئِذٍ لَا تَكُونُ تَخْصِيصًا إِلَّا بِاعْتِبَارِ مَا قَاتَ
لَوْ لَا	لِمَعْنَى آخَرَ وَهُوَ امْتِنَاعُ الْجُمْلَةِ الثَّانِيَةِ لَوْ جُودِ الْجُمْلَةِ الْأُولَى نَحْوُ لَوْ لَا عَلَيَّ هَلْكَ عَمْرٌ وَحِينَئِذٍ يَخْتَلِجُ إِلَى الْجُمْلَتَيْنِ أَوْلَاهُمَا اسْمِيَّةٌ أَبَدًا
حَرْفُ التَّوَقُّعِ قَدْ	هِيَ فِي الْمَاضِي لِتَحْرِيبِ الْمَاضِي إِلَى الْحَالِ نَحْوُ قَدْ رَكِبَ الْأَمِيرُ أَيٍّ قُبِيلَ هَذَا وَقَدْ يَحْيَى لِلتَّأَكِيدِ إِذَا كَانَ جَوَابًا لِمَنْ يَسْأَلُ هَلْ قَامَ زَيْدٌ؟ تَقُولُ قَدْ قَامَ زَيْدٌ وَفِي الْمَضَارِعِ لِلتَّقْلِيلِ نَحْوُ إِنْ الْكَذُوبَ قَدْ يَصْدُقُ وَإِنْ الْجَوَادِقَ لِيَحْلُ وَقَدْ يَحْيَى لِلتَّحْقِيقِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمَعْرُوفِينَ
حَرْفَا الْإِسْتِفْهَامِ	أَلَمْ تَرَ قَوْمَهُلْ وَلَهُمَا صَدْرُ الْكَلَامِ وَتَدْخُلَانِ عَلَى الْجُمْلَةِ اسْمِيَّةٌ كَانَتْ نَحْوُ أَرَيْدُ قَائِمٌ؟ أَوْ فِعْلِيَّةٌ نَحْوُ هَلْ قَامَ زَيْدٌ؟

ثَلَاثَةٌ: إِنْ وَلَوْ أَنَّا وَمَا صَدُرَ الْكَلَامُ وَيَدْخُلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا عَلَى جُهْدَيْنِ إِسْمِيَيْنِ كَأَنَّا أَوْفَعِلَيْنِ أَوْ مَحْلِفَيْنِ	حُرُوفُ الشَّرْطِ
لِلْمُضِيِّ وَإِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَاضِي نَحْوُ إِنْ رَزَقْنِي فَأَكْرَمَكَ	إِنْ
لِلْمَاضِي وَإِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمُضَارِعِ نَحْوُ لَوْ تَزَوَّجَنِي أَكْرَمْتُكَ	لَوْ
لِتَقْصِيلِ مَا ذَكَرَ مُجْمَلًا نَحْوُ النَّاسُ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ أَمَّا الَّذِينَ شِعِدُوا فِيهِ الْجَنَّةِ وَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فِيهِ النَّارِ	أَمَّا
وُضِعَتْ لِزَجْرِ الْمُتَكَلِّمِ وَرَدِّهِ عَمَّا تَكَلَّمَ بِهِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَأَمَّا إِذَا مَا ابْنَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ لَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ كَلَّا أَيُّ لَأَقْتَكَلَّمُ بِهَا فإِنَّهُ لَيْسَ كَذَلِكَ	حُرُوفُ الرَّدِّ كَلَّا
تَلْحَقُ الْمَاضِي لِيَدُلَّ عَلَى تَأْيِيدِ مَا أُسْبِدَ إِلَيْهِ الْفِعْلُ نَحْوُ ضَرَبْتُ هَذَا	تَاءُ التَّأْيِيدِ السَّائِكَةِ
لَوْ سَاكِنَةٌ تَتَّبِعُ حَرَكَةَ آخِرِ الْكَلِمَةِ وَلَا لِتَأْيِيدِ الْفِعْلِ	التَّنْوِينُ
هُوَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْإِسْمَ مُمَكَّنٌ فِي مُقْتَضَى الْإِسْمِةِ أَيْ أَنَّهُ مُنْصَرَفٌ نَحْوُ زَيْدٌ وَرَجُلٌ	التَّنْوِينُ لِلْمُسْكَنِ
هُوَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْإِسْمَ لَكِبْرَةٌ نَحْوُ صِهْ أَيْ أُنْكِتُ سُكُوتًا مَا نَبِيٌّ وَقَبِي مَا وَأَمَّا صِهْ بِالسُّكُونِ فَمُعْنَاهُ أُنْكِتُ السُّكُوتَ أَلَّا نَ	التَّنْوِينُ لِلتَّكْبِيرِ
هُوَ مَا يَكُونُ عَوَضًا عَنِ الْمَضَابِ إِلَيْهِ نَحْوُ حِينَئِذٍ وَسَاعَتَيْدٍ وَبَوْمَيْدٍ أَيْ حِينَ إِذَا كَانَ كَذَا	التَّنْوِينُ لِلْعَوَضِ
هُوَ التَّنْوِينُ الَّذِي يَلْحَقُ جَمْعَ الْفُرُوقِ السَّالِمِ نَحْوُ مُسْلِمَاتٍ	التَّنْوِينُ لِلْمُقَابَلَةِ
هُوَ الَّذِي يَلْحَقُ بِأَخْرِ الْأَبْيَاتِ وَ الْمَضَارِعِ كَقَوْلِ الشَّاعِرِ : أَقْلِي الْمَوَمَ عَاذِلَ وَالْعِثَابَيْنِ = وَقَوْلِي إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنِي وَكَقَوْلِهِ يَا أَبَتَا عَلَيَّكَ أَوْ عَسَاكَنِ	التَّنْوِينُ لِلتَّرْتِيمِ
وُضِعَتْ لِتَأْيِيدِ الْأُمُورِ الْمُفْصَلِ إِذَا كَانَ فِيهِ طَلَبٌ بِأَوَّلِهِ لِتَأْيِيدِ الْمَاضِي وَهِيَ عَلَى صَرِيحَيْنِ خَفِيفَةٍ أَيْ سَاكِنَةٍ أَبَدًا نَحْوُ اضْرِبْنِ وَالْغَيْلَةَ مَفْتُوحَةٍ أَبَدًا إِنْ لَمْ يَكُنْ قَبْلَهَا أَلِفٌ نَحْوُ اضْرِبْنِ وَمَكْسُورَةٍ إِنْ كَانَ قَبْلَهَا أَلِفٌ نَحْوُ اضْرِبَانِ، اضْرِبَانِ	تَوْنُ التَّأْيِيدِ



وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ فِي الْبِدَايَةِ وَالْآخِرَةِ

..... ﴿تَوَكَّلْ بِالْخَيْرِ﴾ .....

آج بروز جمعرات 2 جمادی الاول 1434 ہجری بمطابق 14 مارچ 2013ء بمقام جامع مسجد فاطمہ (غازی ٹاؤن فیز 1 طبر) **ہدایۃ النجور** کی شرح مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ محض اللہ ہی کا احسان اور اس کا فضل ہے۔ اس کتاب سے فائدہ حاصل کرنے والوں سے گزارش ہے کہ بندہ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کا حامی اور مددگار ہے۔

مَعَارِفُ النُّحُو

أَوْ مُشْرَح

هَدَايَةُ النُّحُو

مَكْتَبَةُ عَمْرِو فَايُوق

4/491 شارع فيصل - الرياض

Tel: 021-34604566 Cell: 0334-3432345